الحمد للہ والصلوٰۃ علی نبیہ کہ کتاب ہدایت مآب

الموضوعات الکبرٰے مشہور بہ

موضوعات کبیر

از تصنیف

ملا علی قاری

سنہ ۱۳ھ

حنفی

مترجم اردو

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب در مطبع صدیقی لاہور مطبوع گردید

فہرست مطالب کتاب موضوعات کبیر مترجم

صفحہ	مطلب
۱۴۰	جو شخص فجر مین الم نشرح اور الم ترکیف پڑہے اُسکی آنکھین بیمار نہین ہوتین
〃	جو کوئی آخر جمعہ رمضان مین فرائض قضا کرے تو ستر برس کی عمر تک اوسکی فوت نماز کا بدلہ ہو جاتا ہے یہ قطعًا باطل ہے
۱۴۱	جو شخص رات کے وقت بہت نماز پڑہے دنکے وقت اوسکا مُنہ روشن ہوتا ہے اسکا کچہ اصل نہین ۔
〃	جو شخص زرد جوتا پہنے اُسکو غم کم ہوتا ہے یہ حدیث موضوع ہے
〃	جو شخص شطرنج سے کہیلے وہ ملعون ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہین بلکہ کذب ہے
۱۴۲	جو شخص قبل ظہر کے چار رکعت پہ ہمیشگی نہ کرے اُسکو میری شفاعت نہ پہونچے گی یہ حدیث موضوع ہے ۔
〃	جس کے پاس صدقہ نہ ہو وہ یہود پر لعنت کرے یہ حدیث صحیح نہین ۔
〃	جو شخص اپنے عیال پر عاشورہ کے دن فراخی کریگا اللہ تعالے اوسپر تمام برس فراخی کرے گا یہ حدیث صحیح نہین ۔
۱۴۴	مرد پہلے مرنے سے یہ حدیث ثابت نہین
〃	مومن فریب کہا جاتا ہے یہ سعید بن جبیر کا کلام ہے ۔
۱۴۶	آدمی بادشاہون کے دین پر ہین کہا سخاوی نے مین اسکو حدیث نہین جانتا
〃	آدمی سوئے ہوئے ہین جب مرتے ہین بیدار ہو جاتے ہین یہ حضرت علی کا قول ہے
۱۵۰	مشت زنی کرنے والا ملعون ہے اس حدیث کا کچہ اصل نہین ۔

صفحہ	مطلب
۱۵۱	میرا وصی اور میرے بہید کی جگہہ اور اہل مین میرا خلیفہ اور بہتر اوس سے جسکو مین خلیفہ اپنے پیچھے بناون علی بن ابی طالب ہے یہ حدیث موضوع ہے ۔
〃	سفید پہول میرے پسینے سے پیدا ہوا ہے الخ یہ حدیث موضوع ہے ۔
〃	وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے یہ حدیث ضعیف ہے ۔
〃	حرام زادہ جنت مین داخل نہ ہوگا یہ حدیث باطل ہے
〃	مین بادشاہ عادل کے زمانہ مین پیدا ہوا ہون یہ حدیث باطل ہے
۱۵۲	گدہے کے پیشاب سے کچہ خوف نہین یہ حدیث باطل ہے ۔
〃	مشتری کے پاس مزہ چکہنے مین کچہ خوف نہین یہ حدیث باطل ہے
۱۵۴	نہ دیکہہ اوسکی طرف جسنے کہا ہے اور دیکہہ جو کچہ اوسنے کہا ہے یہ حضرت علی کا قول ہے ۔
〃	فاسق کی غیبت نہین یہ حدیث باطل ہے
〃	نہین کوئی جوان مگر علی اور نہین تلوار مگر تلوار ذو الفقار اس حدیث کا کچہ اصل نہین ۔
۱۵۵	دس درم سے کم مہر نہین اسکی سند مین بشر بن حبیب ہے اور وہ کذاب ہے
۱۵۶	ولد الزنا جنت مین داخل نہ ہوگا یہ حدیث موضوع ہے ۔

صفحہ	مطلب
۱۵۷	جب تو وضو کرے کہہ بسم اللہ والحمد للہ یہ حدیث منکر ہے ۔
۱۵۸	اے علی جب تو توشہ لے تو پیاز نہ بہول کہا سخاوی نے یہ محض کذب ہے
〃	اے علی جوتیان لوہے کی بنا اور انکو علم کی طلب مین فنا کر یہ حدیث موضوع ہے
۱۵۹	اے علی کاغذ اور دوات لا الخ یہ حدیث موضوع ہے ۔
۱۵۹	قوم کی امامت وہ کرائے جو سب سے خوب شکل ہو یہ حدیث موضوع ہے ۔
۱۶۰	بدہ کا دن ہمیشہ نحس ہے اس کا کچہ اصل نہین
۱۶۱	دن تمہاری روزی کا نحر کا دن ہے
۱۷۷	جو شخص ضحی کی اتنی اتنی رکعتین پڑہے ستر نبیون کے برابر ثواب پاوے
۱۷۹	اللہ تعالے نے آسمان کو عاشورہ کے دن پیدا کیا ہے یہ حدیث موضوع ہے
〃	طعام کہا کر پیٹ بہرنے کیلئے پانی نہ پیو الخ یہ حدیث موضوع ہے ۔
〃	اپنے دسترخوان پہ ساگ رکہو اسلئے کہ یہ شیطانون کو ہانکتا ہے
۱۸۰	روغن بنفشہ تمام روغنون پر فضیلت رکہتا ہے ۔
〃	کہچڑی اور کرفس الیاس علیہ السلام کا طعام ہے موضوع ہے ۔
〃	ہمیشہ لازم پکڑو کہانا انگور کا ساتہ روٹی کے موضوع ہے ۔

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل القرآن العظیم
القدیم۔ وبینہ بالاحادیث لثابتہ
علی النبی الکریم۔ بنقل الصحابۃ
والتابعین واتباعھم من ائمۃ الذین
المجتہدین فی الطریق القویم صلی
اللہ وسلم علیہ وشرف وکرم لدیہ
وعظم من انتسب الیہ **اما
بعد** فیقول خادم الکلام
القدیم۔ ولازم الحدیث القویم
علی بن سلطان محمد القاری
الراجی عفو ربہ الباری۔
ان کلام اللہ محفوظ بفضلہ وکرمہ

سب حمد واسطے اللہ کے جس نے نازل کیا قرآن بزرگ
قدیم کو۔ اور بیان کیا اوسکو ساتھ احادیث محکمہ کے اوپر
نبی بزرگ کے۔ ساتھ نقل صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین کے اماماں دین مجتہدین سے بیچ رستہ
سیدھے کے رحمت ہو اللہ کی اور سلام اوپر
اوسکے اور شرافت اور بخشش نزدیک اوسکے اور عزت
ہے اوس شخص کی جو منسوب ہو اوسکی طرف
بعد حمد اور صلوۃ کے پس کہتا ہے خادم کلام
قدیم کا اور ملازمت کرنیوالا حدیث محکم کا علی بن سلطان
محمد قاری امیدوار بخشش رب اپنے پیدا
کرنے والے کی کا۔ کہ کلام اللہ تعالے کی محفوظ
ہے ساتھ اوسکے فضل اور کرم کے

عن الخطأ في نقطه وقلمه في رسمه - وذلك
لقوله سبحانه (انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون)
وقد اقيم بحفظه جمع محافظون مع بعد
العهد عن زمانه عليه السلام الى يومنا
وهو المتجاوز عن الالف من الهجرة الى
مدينة الاسلام لكن الاحاديث المبينة
للاحكام - صارت ظنية عند الانام - لاجل
بعد الايام - فلهذا وقعت احاديث موضوعة
بين العوام لكن العلماء الاعلام - قاموا بحق
القيام - وميزوا بين الصحيح والسقام -
والحسن والضعيف والمرفوع والموقوف
والمقطوع والموضوع - فقد روى الحافظ
ابو نعيم في الحلية عن ابي هريرة مرفوعا
(ان لله عند كل بدعة كيد بها الاسلام وليا
من اوليائه يذب عن دينه - يدفع ما وضع
بعض اعدائه ثم ما تواتر عنه عليه السلام معنى و
كاد ان يتواتر مبنى ما اخرجه الشيخان والحاكم
عن ابي هريرة رضي الله عنه (من كذب على
متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وفي رواية
لهما وللترمذي والنسائي وابن ماجة والدارقطني
عن انس انه قال انه ليمنعني ان احدثكم حديثا
كثيرا ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال
(من تعمد على كذبا فليتبوأ مقعده من النار)
ولهم ايضا عن علي رضي الله عنه قال قال
النبي صلى الله عليه وسلم (لا تكذبوا
على فانه من كذب على فليلج النار)

خطا سے جو کسی نقطہ اور قلم اور رسم الخط مین واقع ہو - اور یہ بسبب
قول اللہ سبحانہ کے (بیشک ہم نے نازل کیا نصیحت کو اور بیشک
ہم ہی اوسکے نگہبان ہین) اور تحقیق کھڑی ہو چکی ہے اوسکے یاد کرنیکے
لئے ایک جماعت حافظون کی باوجود دوری عہد کے آنحضرت کے زمانہ سے
آج دن تک اور یہ دن تجاوز کر گیا الا ہی ہزار سے جس دن سے آنحضرت
نے مدینہ اسلام کی ہجرت کی ہے لیکن وہ حدیثین جو احکام کے بیان
کرنے والی ہین خلقت کے نزدیک ظنی ہو گئی ہین بسبب دوری زمانہ کے
پس اسی سبب سے احادیث موضوعہ عوام مین مروج ہو گئی ہین لیکن بڑے
بڑے عالمون نے اچھی طرح سے کھڑے ہو کر صحیح اور سقیم اور حسن اور ضعیف
اور مرفوع اور موقوف اور مقطوع اور موضوع مین تمیز کر دی ہے
پس حافظ ابو نعیم نے حلیہ مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت
کی ہے (بے شک اللہ تعالے کے لئے ہر جس سے اسلام مین
فریب ہوتا ہے ولیون مین سے ایک ولی ہے جو اس بدعت
کو دین سے دور کر دیتا ہے یعنے جو کچھ کسی دشمن نے بنا لیا ہے اوسکو ہٹا
دیتا ہے - پھر آنحضرت سے یہ معنے بطور تواتر کے ثابت
ہوئی ہین اور قریب ہے کہ الفاظ بھی اوسکے تواتر کو پہونچ
جاوین وہ یہ ہے جسکو شیخان اور حاکم نے ابی ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جو شخص مجھپر دیدہ دانستہ جھوٹ بولے
پس چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ سے بنائے - اور اون دونو کی ایک روایت
مین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی مین انس سے
ہے کہ اوسنے کہا بے شک مجھکو بہت احادیث بیان کرنے سے یہ بات
منع کرتی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھپر جان
بوجھ کر جھوٹ بولے تو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بنائے اور نیز
انہین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اوسنے فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھپر جھوٹ نہ بولو اس لئے کہ جو شخص
مجھپر جھوٹ بولے وہ آگ مین داخل ہوگا + +

الاوسط عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ مرفوعا
(من کذب علی متعمدا او رد شیئا امرت بہ فلیتبوأ بیتا فی
جہنم) ولاحمد وابی یعلی عن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعا (من
کذب علی فھو فی النار) ولاحمد والبزار وابی یعلی والدارقطنی
والحاکم فی المدخل عن عثمان رضی اللہ عنہ انہ کان یقول ما
یمنعنی ان احدث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان لا اکون
اوعی اصحابہ عنہ ولکنی اشہد لسمعتہ یقول (من قال
علی کذبا فلیتبوأ بیتا فی النار) ولابی یعلی والطبرانی عن طلحۃ
ابن عبید اللہ مرفوعا (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ
من النار) وللبزار وابی یعلی والدارقطنی والحاکم
فی المدخل عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انہ علیہ السلام
قال (ان کذبا علی لیس ککذب علی احد من کذب علی
متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار) ولاحمد وھناد بن السری
فی الزھد والبزار والطبرانی والحاکم فی المدخل عن ابن عمر
مرفوعا (ان الذی یکذب علی یبنی لہ بیت فی النار) و
لاحمد والحارث بن ابی اسامۃ فی مسندہ والطبرانی عن
معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما مرفوعا (من کذب
علی فلیتبوأ مقعدہ من النار) ولاحمد والبزار وابی یعلی
والطبرانی عن خالد بن عرفطۃ مرفوعا من کذب علی متعمدا
ولفظ الدارقطنی من قال علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ
من النار ولاحمد والحارث بن ابی اسامۃ والبزار والطبرانی
والحاکم فی المدخل عن یحیی بن میمون الحضرمی ان ابا موسی
الغافقی سمع عقبۃ بن عامر الجہنی یحدث علی المنبر
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث فقال
ابو موسی ان صاحبکم ھذا لحافظ او ھالک انہ علیہ السلام

اوسط میں ابی بکر صدیق سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھپر جان بوجھکر
جھوٹ بولے یا رد کرے اوس چیز کو کہ جسکا میں حکم دیا ہوں پس وہ اپنا گھر
جہنم میں بنائے اور احمد وابی یعلی میں عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے
جو کوئی مجھپر کذب بولے وہ آگ میں ہے۔ اور احمد وبزار وابی یعلی ودارقطنی
وحاکم نے مدخل میں عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کرتے تھے مجھے
حدیث بیان کرنے سے یہ بات منع نہیں کرتی کہ اوسکے صحابیوں سے یاد رکھنے والا نہیں
لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے جو شخص مجھپر
جھوٹھ کہے وہ اپنا گھر آگ میں بناے۔ اور ابی یعلی اور طبرانی میں طلحہ بن
عبید اللہ سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھپر جان بوجھکر جھوٹھ بولے
وہ اپنی جگہہ آگ میں بناے۔ اور بزار وابی یعلی اور دارقطنی اور حاکم نے مدخل
میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کی ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا ہے جھوٹھ بولنا مجھپر اور وںپر جھوٹھ بولنے کیطرح نہیں جو کوئی مجھپر جھوٹھ
بولے پس وہ اپنی جگہہ آگ میں بناے اور احمد وہناد بن السری نے زہد میں
اور بزار اور طبرانی اور حاکم نے مدخل میں ابن عمر سے مرفوع روایت کی ہے تحقیق
جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولتا ہے اوسکا گھر آگ میں بنایا جاتا ہے اور احمد اور
حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے معاویہ بن ابی
سفیان سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص مجھپر جھوٹھ بولے تو وہ اپنی
جگہہ آگ میں بنائے۔ اور احمد اور بزار اور ابی یعلی وطبرانی میں خالد
بن عرفطہ سے مرفوع روایت ہے جو شخص مجھپر جان بوجھکر جھوٹھ
بولے اور دارقطنی کے لفظ یہ ہیں جو شخص کہے مجھپر جو میں نے نہیں کہا پس اپنی
جگہہ آگ میں بناے۔ اور احمد وحارث بن ابی اسامہ وبزار وطبرانی وحاکم
نے مدخل میں یحیی بن میمون حضرمی سے کہا اوس نے کہ ابو موسی غافقی نے سنا
عقبہ بن عامر جہنی کو حدیث کرتے منبر پر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ابو موسی نے تحقیق صاحب
تمہارا یہ حافظ ہے یا ہالک ہے تحقیق۔

كان آخر ما عهد الينا ان قال (عليكم بكتاب الله و
ستر جعون الى قوم يحبون الحديث عني فمن قال
علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده من النار ومن حفظ شيئا
فليحدث به) ولاحمد وابي يعلى والطبراني عن عقبة بن عامر
مرفوعا (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)
ولاحمد والبزار والطبراني عن زيد بن ارقم مرفوعا
من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) و
لاحمد عن قيس بن عبادة الانصاري مرفوعا (من
كذب علي متعمدا فليتبوأ مضجعا من النار او بيتا في
جهنم) وللبزار والعقيلي في الضعفاء عن عمران بن حصين
مرفوعا (من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار) وللطبراني
في الاوسط عن عبد الله بن عمر ان رجلا لبس حلة مثل
حلة النبي صلى الله عليه وسلم ثم اتى اهل بيت من المدينة
فقال انه عليه السلام امرني اي اهل بيت من المدينة شئت
استطلعت فاعدوا له بيتا وارسلوا رسولا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاخبروه فقال لابي بكر وعمر رضي
الله عنهما (انطلقا اليه فان وجدتماه حيا فاقتلاه ثم
حرقاه بالنار وان وجدتماه قد كفيتماه فحرقاه) فاتياه
فوجداه قد خرج من الليل يبول فلدغته حية افعى فمات
فحرقاه بالنار ثم رجعا اليه صلى الله عليه وسلم فاخبراه
الخبر فقال عليه السلام (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) ولابن عدي في الكامل عن بريدة قال كان حي
من بني ليث على ميلين من المدينة وكان رجل قد
خطب منهم في الجاهلية فلم يزوجوه فاتاهم وعليه حلة
فقال ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كساني هذه

آخر عہد رسول اللہ کا ہمارے ساتھ یہ ہی کہ کہا اونہوں نے لازم پکڑو کتاب اللہ
کو اور قریب ہے کہ تم رجوع کروگی اس قوم کیطرف جو دوست رکھتے ہیں مجھ سے
حدیث کرنی کو پس جو شخص کہے مجھپر جو میںنے نہیں کہا وہ اپنا ٹکانا آگ
میں بنا اور جو شخص کچھ یاد رکھے پس بیان کرے اور احمد ابی یعلی وطبرانی نے عقبہ
بن عامر سے مرفوع روایت ہی جو شخص مجھپر جان بوجھکر کذب بولے پس اپنا
ٹکانا آگ میں بنا اور احمد بزار وطبرانی میں زید بن ارقم سی مرفوع روایت ہی
جو کوئی مجھپر جان بوجھکر جھوٹھ بولے پس اپنا ٹکانا آگ میں بنا۔ اور احمد
میں قیس بن عبادہ انصاری سی مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھپر دیدہ
دانستہ کذب بولی پس اپنی خوابگاہ آگ میں بنائے یا اپنا گھر دوزخ
میں۔ اور بزار وعقیلی سے ضعفا میں عمران بن حصین سے مرفوع
روایت ہے جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولی پس اپنا ٹکانا آگ میں تلاش
کرے اور طبرانی سی اوسط میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ ایک آدمی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح کپڑے پہنے پہر مدینے ایک گھر میں آیا اور کہا کہ
رسول اللہ نی مجھے امر کیا ہی کہ مدینہ میں جس گھر والوں کو دیکھنا چاہوں
دیکھوں تو انہوں نے اوسکے واسطے ایک گھر تیار کیا اور ایک آدمی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بھیجا اور خبر دی فرمایا رسول اللہ نے ابوبکر
وعمر رضی اللہ عنہما کو جاؤ تم اوسکی طرف اگر تم اوسکو زندہ پاؤ تو قتل کرو
پہر اوسکو آگ میں جلا دو اور اگر اوسکو مردہ پاؤ تو تب بھی جلا دو وہ آئے
تو دیکھا کہ وہ بول کرنیکے لئے رات میں نکلا اوسکو ایک بہری سانپ نے
کاٹا اور مر گیا پہر اوسکو اون دونوں نی جلا دیا پہر حضرت صاحب کے پاس جا کر اوسکی خبر دی
فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی جان بوجھکر مجھپر جھوٹھ بولی پس اپنا
ٹکانا آگ میں بنا اور ابن عدی سے کامل میں بریدہ سے روایت ہے کہ بنی
لیث سی ایک قبیلہ مدینہ سی دو میل کے فاصلہ پر رہتا تہا
نے جاہلیت میں اونکی طرف منگنی کی تہی اونہوں نے نکاح نکر دیا پہر
پاس کپڑا اوڑھ کر آیا اور کہا کہ یہ لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پہنایا

وامرني ان احكم في اموالكم ودمائكم ثم انطلق فنزل على
تلك المرأة التي كان يخطبها فارسل القوم الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال كذب عدو الله ثم ارسل رجلا فقال
(ان وجدته حيا فاضرب عنقه وان وجدته ميتا فاحرقه)
فوجده قد لدغته افعى فمات فحرقه بالنار فذلك قوله
عليه السلام (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)
وللطبراني عن عبد الله بن محمد بن الحنفية قال انطلقت
مع ابي الى صهر لنا من اسلم من اصحاب النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم يقول ارحنا بها يا بلال يعني الصلوة قلت سمعت
هذا من رسول الله فغضب واقبل يحدثهم انه عليه السلام
بعث رجلا الى حي من احياء العرب فلما اتاهم قال ان النبي عليه
السلام امرني ان احكم في نسائكم ما شئت فقالوا سمعا وطاعة
لامر رسول الله وبعثوا رجلا اليه عليه السلام فقال ان فلانا
جاءنا فقال ان رسول الله امرني ان احكم في نسائكم فان كان
عن امره فسمعا وطاعة وان كان عن غير ذلك فاحببنا
ان نعلمك فغضب عليه السلام وبعث رجلا من الانصار
وقال (اذهب فان وجدته فاقتله واحرقه بالنار) فانتهى اليه وقد مات
ودفن فامر به فنبش ثم احرقه بالنار ثم قال قال رسول الله
عليه السلام (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)
وقال اتراني اكذب على رسول الله بعد هذا وللطبراني
في الاوسط عن زيد بن ارقم والبراء بن عازب رفعاه
(من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) و
للطبراني عن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه مرفوعا
(من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)

اور امر کیا ہے کہ تمہارے مالوں اور خونوں مین حکم کروں پھر چل کر جس عورت
کی طرف منگنی کی تھی اوسکے گھر اترا اور اوس قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف آدمی بھیجا فرمایا کہ اللہ کے دشمن نے جھوٹھ بولا پھر آنحضرت نے ایک آدمی بھیجا
اور اوسکو کہا کہ اگر تو اوسکو زندہ پاوے تو اوسکی گردن مار اگر مردہ پاوے تو اوسکو
جلا دے جب آیا تو اوسکو زہری سانپ کی کاٹنے سے مردہ پایا پھر اوسکو آگ سے
جلا دیا اور فرمایا جو کوئی جان بوجھکر کذب لگاوے وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بناوے
اور طبرانی مین عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ کہا اوسنے میں اپنے
باپ کے ساتھ طرف سسرال اپنے کی جو قبیلہ اسلم سے صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے تھا چلا - پس مینے اوسکو سنا کہ کہتا تھا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے - اے بلال ہمکو نماز سے خوش کر مینے کہا کیا تو یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے - پس غصہ ہوا اور انکو حدیث سنانے لگا
رسول اللہ نے ایک آدمی طرف ایک قبیلہ کی عرب کے قبیلوں سے بھیجا - جب
پاس آیا تو کہا کہ مجھے رسول اللہ نے امر کیا ہے - کہ تمہاری عورتوں مین جسطرح چاہوں
حکم کروں - اونہوں نے کہا سنا ہمنے اور مانا - امر رسول اللہ کا اور اونہوں نے ایک
آدمی کے ہاتھ حضرت صاحب کی طرف کہلا بھیجا - کہ ہمارے پاس فلاں آدمی آیا -
کہ مجھے رسول اللہ نے امر کیا ہے کہ تمہاری عورتوں مین حکم کروں اگر یہ اوسکا حکم ہے تو ہم
نے مانا - اگر کسی اور کا ہے ہم دوست رکھتے ہیں کہ اوسمیں آپ کو خبر کریں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
غصے ہوئے اور ایک آدمی انصار سے بھیجا اور کہا تو جا اور اوسکو قتل کرکے آگ مین جلا
جب اوسکی طرف پہنچا تو دیکھا وہ مر کر مدفون ہوا ہے پھر حکم دیا او قبر کھود کر
آگ مین جلا دیا پھر رسول علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی مجھپر جان بوجھکر جھوٹھ لگاوے
ٹھکانا آگ مین بناوے پھر اس صحابی نے کہا کیا تو مجھے گمان کرتا ہے کہ اس حدیث کے بعد
رسول اللہ پر جھوٹھ بولونگا اور طبرانی نے اوسط مین زید بن ارقم اور
براء بن عازب سے مرفوع روایت ہے جو کوئی جان بوجھکر مجھپر کذب لگاوے
وہ اپنی جگہ آگ مین بناوے - اور طبرانی مین ابو موسی اشعری سے مرفوع روایت
جو کوئی جان بوجھکر مجھپر جھوٹھ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بناوے

وللطبرانی فی الاوسط عن معاذ بن جبل رضی الله عنه مرفوعا
(من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) وللطبرانی عن عمرو
بن مرة الجهنی بهذا اللفظ وکذا الطبرانی فی الصغیر عن نبیط
بن شریط وکذا الطبرانی عن عمار بن یاسر وکذا له عن عمرو بن
عبسه وکذا له عن عمرو بن حریث وکذا له وللدارمی عن
ابن عباس وکذا له عن عتبة بن غزوان وکذا له ولابن عدی
عن العرس بن عمیرة وکذا له وللدارمی عن یعلی بن مرة و
کذا له وللبزار عن ابی مالک الاشجعی عن ابیه واسمه طارق
بن اشیم وله ولابی نعیم والاسمعیلی فی معجمه عن سلمان
بن خالد الخزاعی مرفوعا بلفظ (من کذب علی متعمدا
فلیتبوأ بیتا فی النار) وللطبرانی عن عمرو بن دینار ان بنی
صهیب قالوا لصهیب یا ابانا اصحاب النبی یحدثون
عن ابائهم فقال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول
(من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) وللطبرانی
بهذا اللفظ عن السائب بن یزید وله عن ابی امامة الباهلی
بلفظ من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده بین عینی جهنم
وله عن ابی قرصافة انه علیه السلام قال حدثوا عنی
بما تسمعون ولا یحل لرجل ان یکذب علی فمن کذب
علی او قال علی غیر ما قلت بنی له بیت فی جهنم یوقع فیه
وله عن رافع بن خدیج مرفوعا لا تکذبوا علی فانه لیس
کذب علی ککذب علی احد وله عن اوس بن اوس الثقفی
مرفوعا من کذب علی نبیه او علی عینیه او علی والدیه
لم یرح رائحة الجنة وله فی الاوسط عن حذیفة
بن الیمان لا تکذبوا علی ان الذی یکذب علی یلج النار وله
فی الاوسط عن ابی خلدة قال سمعت میمون الکردی

اور طبرانی نے اوسط میں معاذ بن جبل سے مرفوع روایت کی ہے کہ جو کوئی مجھپر جان
بوجھکر کذب بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے اور اسی لفظ سے طبرانی میں عمرو
بن مرہ جہنی سے ہے۔ اور ایسا طبرانی نے صغیر میں نبیط بن شریط سے۔ اور ایسا کہ
طبرانی میں عمار بن یاسر سے۔ اور ایسا ہی اسمیں عمرو بن عبسہ سے۔ اور ایسا ہی عمرو
بن حریث سے۔ اور ایسا ہی اوسمیں اور دارمی میں ابن عباس سے۔ اور ایسا ہی اسمیں عتبہ
بن غزوان سے۔ اور ایسا ہی اس میں اور ابن عدی میں عرس بن عمیرہ
سے اور ایسا ہی اسمیں اور دارمی میں یعلی بن مرہ سے اور ویسا ہی اس
میں اور بزار میں ابی مالک اشجعی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور نام اوسکا طارق
بن اشیم ہے۔ اور اسمیں اور ابی نعیم میں اور اسمعیلی کے معجم میں سلمان بن خالد
خزاعی سے ان لفظوں سے مرفوع روایت ہے جو کوئی جھوٹ بولے مجھپر جان
بوجھکر وہ اپنا گھر آگ میں بنالے اور طبرانی میں عمرو بن دینار سے ہے کہ صہیب کے
بیٹوں نے اپنے باپ صہیب سے کہا اے ہمارے باپ نبی صلی الله علیہ وسلم کے یار اپنے باپوں سے
حدیثیں بیان کرتے ہیں (اور تم کچھ بیان نہیں کرتے) اوسنے جواب دیا کہ
مینے رسول کریم سے یہ سنا ہے جو شخص جان بوجھکر مجھپر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں
بنالے۔ اور انہیں الفاظ سے طبرانی میں سائب بن یزید سے ہے اور اسمیں ابی امامہ باہلی
سے ان لفظوں سے ہے جو کوئی مجھپر جان بوجھکر کذب بولے وہ اپنی جگہ جہنم دوزخ کے بیچ
بنالے اور اسمیں ابی قرصافہ سے ہے فرمایا علیہ السلام نے جو مجھسے سنتے ہو وہ بیان کرو اور کسی کو
حلال نہیں کہ مجھپر جھوٹ بولے پس جو کوئی مجھپر جھوٹ بولے یا کہے میرے کہنے کے سوا تو اوسکے واسطے
گھر دوزخ میں تیار کیا جاتا ہے وہ اوسمیں ڈالا جاویگا اور اسمیں رافع بن خدیج سے مرفوع روایت
ہے نہ جھوٹ بولو مجھپر کیونکہ مجھپر جھوٹ بولنا اوروں پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں
اور اسمیں اوس بن اوس ثقفی سے مرفوع روایت ہے جسنے جھوٹ بولا
اپنے نبی پر یا اپنی آنکھوں پر یا اپنے ماں باپ پر جنت کی بو نہ سونگھیگا
اور اسی سے اوسط میں حذیفہ بن یمان سے ہے مجھپر جھوٹ نہ بولو مجھپر جھوٹ
بولنے والا بڑا بے دلیر ہے . . . . . . اور اسی سے
اوسط میں ابی خلدہ سے ہے اوسنے کہا سنا مینے میمون کردی سے

وھو عند مالک بن دینار وقال له مالک بن دینار ما للشیخ لا یحدث عن ابیه فان باباً قد ادرک النبی علیه السلام وسمع منه فقال کان ابی لا یحدثنا عنه علیه السلام مخافۃ ان یزید او ینقص فی الکلام وقال سمعته علیه السلام یقول (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار) وله عن سعد بن المدخاش عنه علیه السلام (من علم شیئا فلا یکتمه ومن کذب علی فلیتبوأ بیتا فی جہنم) ولابی محمد الرامهرمزی فی کتاب المحدث الفاصل عن مالک بن عتاهیة انه علیه السلام عهد الینا فی حجة الوداع فقال (علیکم بالقران وسترجعون الی اقوام یحدثون عنی فمن عقل شیئا فلیحدث به ومن قال علی ما لم اقل فلیتبوأ بیتا فی جهنم) وللطبرانی والرامهرمزی عن رافع بن خدیج قال مر علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما ونحن نتحدث فقال ما تحدثون فقلنا ما سمعنا منک یا رسول الله قال (تحدثوا ولیتبوأ من کذب علی متعمدا مقعده من جهنم) ولابن سعد والطبرانی عن المقنع التمیمی قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم بصدقة ابلنا فامر بها فقبضت فقلت ان فیها ناقتین هدیة لک فامر بعزل الهدیة من الصدقة فمکثت ایاما وخاض الناس ان علیه السلام باعث خالد بن الولید الی رقیق مضر لصدقتهم فقلت والله ما عند اهلنا من مال فاتیته علیه السلام فقلت ان الناس خاضوا فی کذا فرفع النبی علیه السلام یدیه حتی نظرت الی بیاض ابطیه وقال اللهم لا احل لهم ان یکذبوا علی قال المقنع فلم احدث عنه علیه السلام الا حدیث نطق به کتاب او جرت به سنة یکذب علیه فی حیاته فکیف بعد مماته

جس وقت وہ مالک بن دینار کی پاس تہا مالک بن دینار نی اوس کو کہا کیا ہوا شیخ کو کہ وہ حدیث اپنی باپ سے بیان نہین کرتا حالانکہ تیری باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہی اور اوس سے سنا ہی جواب دیا کہ میرا باپ اس خوف سے حدیث بیان کرتا تہا کہ شاید کوئی لفظ کلام مین زیادہ ہو جاوے یا کم اور اوسنی کہا ہی کہ مینے رسول کریم سے سنا ہی جو کوئی جہوٹہہ بولی مجہپر جان بوجہکر وہ اپنی جگہہ آگ مین بناوے - اور اسمین ابن سعد بن مدخاش رسول اللہ سے روایت کرتا ہی جو کوئی کچہہ علم جانتا ہی وسکو نہ چہپاوے اور جو مجہپر جہوٹہہ لگاوے وہ اپنا گہر دوزخ مین بناوے - اور ابی محمد رامہرمزی سے کتاب محدث فاصل مین مالک بن عتاہیہ سے ہی کہ رسول کریم نے حجۃ الوداع مین ہم سے عہد کیا ہی اور فرمایا تم لازم پکڑو قرآن کو اور شتابی تم ایسی قوموں کی طرف رجوع کروگے جو مجہسے حدیث کرینگے پس جو کوئی یقیناً حدیث جانتا ہو سو وہ بیان کرے اور جو کوئی کہے مجہپر وہ چیز کہ مینے نہین کہی پس وہ اپنا گہر دوزخ مین بناوے اور طبرانی اور رامہرمزی مین رافع بن خدیج سے ہی کہا اوسنے ہم ایک دن باتین کر رہے تہے کہ رسول کریم ہمپر گذرے پس فرمایا کیا باتین کرتے ہو ہمنے عرض کی کہ جو کچہہ آپسے سنا ہی فرمایا حدیثین بیان کرو اور جو کوئی مجہپر دیدہ دانستہ جہوٹہہ بولیگا وہ اپنی جگہہ دوزخ مین بناوے - اور ابن سعد اور طبرانی مین مقنع تمیمی سے ہی کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے صدقہ کے اونٹ لایا رسول اللہ نے حکم دیا تو قبض کئے گئے پہر مینے عرض کی کہ اسمین دو اونٹ آپکے واسطے ہدیہ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہدیہ کے علیحدہ کرنیکا حکم کیا پہر مین کتنے دن ٹہرا اور آدمی باتین کرنی لگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو مضر کے غلاموں کی طرف صدقہ لینی کو واسطے بہیجا ہی مینے کہا قسم اللہ کی جو ہماری پاس مال تہا سو وہ مین رسول اللہ کے پاس لایا تو پہر مینے رسول اللہ کی خدمت مین عرض کی کہ آدمی یہ باتین کرتی ہین رسول اللہ نے دعا کیواسطے دونو ہاتہ اوٹہائے یہانتک کہ مینے سفید بغلون مبارک کے دیکہی اور فرمایا الہی مین انکو جہوٹ حلال نہین کرتا کہ وہ مجہپر جہوٹہہ بولین مقنع نی کہا مین کوئی حدیث رسول اللہ سے بیان نہین کرتا مگر وہ جو کتاب اللہ سے ناطق ہو یا سنت ہو رسول اللہ کی زندگی مین جہوٹ کا یہ حال ہے پس خیال کرو

للدارقطني عن رافع بن خديج قال كنا عند رسول الله صلى
الله عليه وسلم فجاء رجل فقال يا رسول الله ان الناس
يحدثون عنك كذا وكذا قال ما قلته ما اقول الا ما انزل
من السماء ويحكم لا تكذبوا علي فانه ليس كذب علي
ككذب على غيري وللبزار عن ابن عمر مرفوعا (ان افرى
الفرى ما لم تر ومن افرى الفرى من قال علي ما لم اقل) و
للعقيلي في كتاب الضعفاء عن ابي كبشة الانماري بلفظ
(من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وللعقيلي
عن غزوان بهذا اللفظ وله وللطبراني في الافراد عن
رافع (من كذب علي فليتبوأ مقعده من جهنم) ولابن عساكر
في تاريخه عن واثلة بن الاسقع سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان من الكبائر ان يقول الرجل علي ما لم اقل
ولابن عدي والحاكم في المدخل من طريق اخر عن واثلة بن
الاسقع مرفوعا (ان من افرى الفرى من قولني ما لم اقله او
ارى عينيه في المنام ما لم تر) وللخطيب في تاريخه عن النعمان
بن بشير ولفظه من كذب علي فليتبوأ مقعده من النار
وللطبراني عن اسامة بن زيد بلفظ (من قال علي ما لم اقل
فليتبوأ مقعده من النار) وللحاكم في المدخل عن جابر
بن عبد الله اشتد غضب الله على من كذب علي متعمدا
وللحاكم في المدخل عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده
مرفوعا (من كذب علي متعمدا فعليه لعنة الله والملائكة
والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل) وللحاكم في
المدخل عن حذيفة (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) وللحاكم في المدخل عن عبد الله بن الزبير و
من حدث عني كذبا فليتبوأ مقعده من النار) وللبزار

دارقطنی مین رافع بن خدیج سے ہے کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیٹھے
ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے رسول خدا تجھسے آدمی ایسی ایسی حدیثین بیان کرتے
ہین فرمایا مینے نہین کہا مین نہین کہتا مگر وہ جو آسمان سے نازل ہوا اور محکم ہو
جھوٹھ نہ بولو مجھپر کیونکہ مجھپر جھوٹھ بولنا اورونپر جھوٹھ بولنے کی طرح نہین اور بزار
مین ابن عمر سے مرفوع روایت ہے بڑی سے بڑا افترا اوس چیز کا بیان کرنا ہے کہ
تونے نہین دیکھی اور بڑے سے بڑا مفتری وہ شخص ہے کہ کہے مجھپر جو مینے نہین کہا۔
اور عقیلی کی کتاب الضعفا مین ابی کبشہ انماری سے ان لفظون سے ہے جو کوئی مجھپر
جھوٹھ بولے وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بنالے۔ اور عقیلی مین غزوان سے انہین الفاظ سے ہے اور
انہین کے ہے طبرانی کی افراد مین رافع سے ہے جو کوئی مجھپر کذب بولے تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
مین بنائے۔ اور ابن عساکر کی تاریخ مین واثلہ بن اسقع سے سنا ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے گناہون سے یہ کہ آدمی مجھپر وہ چیز کہے کہ مینے نہین
کہی اور ابن عدی اور حاکم کی مدخل مین دوسرے طریق سے واثلہ بن اسقع سے
مرفوع روایت ہے بڑی افترا اوسی سے ہے کہنا مجھپر جو مینے نہین کہا اور دکھلانا
اپنی آنکھون کو وہ خواب جو اونہے نہین دیکھی اور خطیب کے تاریخ مین نعمان
بن بشیر سے ان لفظون سے ہے جس شخص نے مجھپر کذب لگایا وہ اپنی جگہ آگ
مین بنائے۔ اور طبرانی مین اسامہ بن زید سے ان الفاظ سے جو کوئی کہے مجھپر جو
مینے نہین کہا وہ اپنا ٹھکانا آگ مین بنائے۔ اور حاکم کے مدخل مین جابر
بن عبد اللہ سے ہے سخت ہے غضب اللہ کا اوس شخص پر جو مجھپر جھوٹھ
بولے۔ اور حاکم کے مدخل مین بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا
سے مرفوع روایت کرتا ہے جو شخص جھوٹھ بولے جان بوجھکر مجھپر
اوسپر اللہ تعالی اور فرشتون اور آدمیون سب کی لعنت ہو اور اوس
سے مال قبول ہوگا اور نہ بدلا اور حاکم کے مدخل مین حذیفہ
سے ہے جو شخص مجھپر کذب بولے وہ اپنی جگہہ آگ مین بنائے۔
اور حاکم کے مدخل مین عبد اللہ بن زبیر سے ان الفاظ سے جو کوئی
مجھسے جھوٹھی حدیث بیان کرے وہ اپنی جگہہ آگ مین بنائے اور بزار

الى اهلها امساء فقال انّ رسول الله بعثني اليكم ان اتضيف
في ايّ بيوتكم شئت وكان ينتظر بيوت المساء فاتى رجل منهم النبي
عليه السلام فقال ان فلانا اتانا يزعم انك امرته ان يبيت في
اي بيوتنا شاء فقال كذب يا فلان انطلق معه فان
امكنك الله منه فاضرب عنقه واحرقه بالنار ولا
اراك الا قد كفيته فجاءت السماء فصبت فخرج ليتوضأ
فلسعته افعى فمات فلما بلغ ذلك النبي عليه السلام قال
(هو في النار) ولابن قانع في معجم الصحابة وابن الجوزي عن
عبد الله بن ابي اوفى بلفظ (من كذب علي متعمدا فليتبوأ
مقعده من النار) وكذا لهما عن يزيد بن اسد وكذا لهما
عن عفان بن جبيب وللجوزقاني وابن الجوزي عن رجل من الصحابة
ولفظه (من تقول علي ما لم اقل فليتبوأ بين عيني جهنم مقعدا
ولابن صاعد وغيره عن عائشة بلفظ (من قال علي ما لم اقل
فليتبوأ مقعده من النار) وللدارقطني وابن الجوزي
عن ام ايمن ولفظهما (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) ولابن الجوزي عن علي ولفظه من كذب
على رسول الله فانما يدمث مجلسه من النار) ولابن
الجوزي عن ابن عباس رضي الله عنهما قال العباس يا رسول
الله لو اتخذت لك عريشا تكلم الناس فوقه ويسمعون
فقال (لا ازال هكذا يصيبني غبارهم ويطأون عقبي
حتى يريحني الله منهم فمن كذب علي فمقعده النار) ولابن
عدي عن شعبة (من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) وكذا لابن خليل عن زيد بن ثابت وكذا له عن
عن كعب بن قطبة وكذا له عن والد ابي الشعراء وكذا له
هذا ولابي نعيم عن عبد الله رغب ولابي نعيم عن جابر

رات کی وقت اوس عورت کی اہل کیطرف آیا اور اوسکو کہا کہ مین رسول
اللہ کا ایلچی ہون مجھے اونہی تمہاری طرف بھیجا ہے کہ تمہاری جس گھر مین چاہون مہمان رہون
اور وہ رات اسیوقت اوسکے گھر کا انتظار کرتا تھا پس ایک آدمی اونمین سے رسول
اللہ کیطرف آیا اور کہا کہ فلان آدمی ہمپاس آیا ہے اور کہتا ہے کہ اپنی مجھے حکم دیا ہے کہ
تمہارے جس گھر مین چاہون رات گذارون پس فرمایا رسول اللہ نے اوسنے جھوٹھ کہا ہے اے
فلان تو اسکے ساتھ جا اگر تجھے اللہ تعالی اوسکی پکڑنی کی قوت دے تو اوسکی گردن مار
اور اوسکو جلا دے اور میرے پاس نہ آنا جب تک اوسکا کام نہ کر لینا پس بادل آیا اور مینہ برسا
آدمی وضو کرنیکے لئے نکلا اوسکو سانپ نے کاٹا اور مر گیا جب رسول اللہ کو یہ خبر پہونچی فرمایا کہ
وہ آگ مین ہے اور ابن قانع کی معجم الصحابہ مین اور ابن جوزی نے عبد اللہ بن ابی اوفی
سے ان الفاظ سے لایا ہے جو شخص مجھ پر بناوٹ کر جھوٹھ لگاوے تو وہ اپنی جگہہ آگ مین بناوے
اور ایسا ہی وہ دونو یزید بن اسد سے لائے ہین اور ایسا ہی حاکم مین عفان بن جبیب سے اور جوز
قانی اور ابن جوزی ایک صحابی ان الفاظ سے لائی ہین جو شخص بنا کر کہے مجھپر
وہ چیز کہ مینی نہین کہی وہ اپنی جگہہ جہنم دونو آنکھ کے بیچ بناوے - اور ابن صاعد وغیرہ عائشہ سے ان الفاظ
سے لائی ہین جو شخص کہے مجھپر وہ چیز کہ مینے نہین کہی وہ اپنی جگہہ آگ مین بناوے
دارقطنی مین اور ابن جوزی ام ایمن سے اور لفظ ان دونو کی یہ ہین جو شخص جان بوجھ کر
مجھپر جھوٹھ بولی وہ اپنی جگہہ آگ مین بناوے - اور ابن جوزی علی سے اور لفظ اوسکے یہ ہین جو
شخص جھوٹھ بولی رسول اللہ پر وہ اپنی جگہہ آگ سے نرم کرے - اور ابن جوزی مین
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتا ہے عباس نے کہا یا رسول اللہ
اگر ہم آپکے واسطے منبر بنا دین تاکہ آپ اوسپر لوگونسے کلام کرین اور لوگ سنین
پس فرمایا مجھے ہمیشہ انکا غبار پہونچتا رہیگا اور میری پیچھا روندتے رہینگے تاکہ اللہ تعالی
مجھے اونسے خلاص کریگا جو کوئی مجھپر جھوٹھ بولیگا اوسکی جگہہ آگ ہے - اور ابن
عدی شعبہ سے جو شخص جھوٹھ بولی مجھپر دیدہ دانستہ اپنی جگہہ آگ مین بناوے
اور ایسا ہے ابن خلیل زید بن ثابت سے اور ایسا ہی وہ کعب بن قطبہ سے
اور ایسا ہی وہ والد ابی الشعرا سے اور ایسا ہی اسمین یہ ہے
اور ابی نعیم مین عبد اللہ رغب سے اور ابی نعیم مین جابر

بن جاس بلفظ (من قال علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعده من النار) **تنبیه** قال الحافظ السیوطی روی هذا الحدیث اکثر من مائة من الصحابة وجمع طرقه الیهم جمع من اهل الصنایة وقد نقل ابن الجوزی عن ابی بکر محمد بن احمد بن عبد الوهاب الاسفرائینی انه لیس فی الدنیا حدیث اجتمع علیه العشرة المشهود لهم بالجنة غیر حدیث من کذب علی الی آخره قال ابن الجوزی وما وقعت لی روایة عبد الرحمن بن عوف الی الآن انتهی ومن لطیف ما یذکر فی ذلک ما رواه العلامة ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد الغوری صاحب التصانیف قال حدثنا ابو بکر احمد بن محمد بن علی المودب حدثنا ابو المظفر محمد بن عبد الله بن الحسام السمرقندی قال سمعت الخضر والیاس یقولان سمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول (من قال علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعده من النار) قال الذهبی هذا الحدیث املاه ابو عمرو بن الصلاح وقال هذا وقع لنا فی نسخة الخضر والیاس قال الذهبی هذه نسخة ما ادری من صنعها **فائده** قال شیخ مشائخنا الحافظ جلال الدین السیوطی لا اعلم شیئا من الکبائر قال احد من اهل السنة بتکفیر مرتکبه الا الکذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فان الشیخ ابا محمد الجوینی من اصحاب الشافعی وهو والد امام الحرمین قال ان من تعمد الکذب علیه علیه السلام کفر کفرا یخرجه عن الملة وتبعه علی ذلک طائفة منهم الامام ناصر الدین ابن المنیر من ائمة المالکیة قلت ویویدهما قوله علیه السلام (لیس کذب علی ککذب علی غیری) وکذا امره بقتل من کذب علیه واحراقه بعد موته وذلک ان الافتراء علیه

بن حاسب سے ان الفاظ سے جو شخص کہے مجھپر وہ چیز جو میں نے نہیں کہی وہ اپنی جگہ آگ میں بناوے **تنبیہ** حافظ سیوطی نے کہا ہے اس حدیث کے ایک سو سے زیادہ صحابہ نے روایت کی ہے اور ایک جماعت اہل نجابت سے سب طرق اسکو جو صحابہ تک ہیں جمع کئے ہیں اور ابن جوزی نے ابے بکر محمد بن احمد بن عبد الوہاب اسفرائینی سے نقل کرتا ہے کہ کوئی حدیث دنیا میں نہیں جسپر عشرہ مبشرہ جمع ہوئے ہوں سوا اس حدیث کی۔ ابن جوزی کہتا ہے کہ میں اب تک عبد الرحمن بن عوف کی روایت پر واقف نہیں ہوا انتہی اور عجیب لطیفہ جو ہمیں ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ جسکو علامہ ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد غوری صاحب التصانیف نے روایت کی ہے کہا اوسنے حدیث کی ہمکو ابو بکر احمد بن محمد بن علی المؤدب نے کہا اوسنے حدیث کی ہمکو ابو المظفر محمد بن عبد اللہ بن حسام سمرقندی نے کہا اوسنے سنا ہے خضر اور الیاس کو دونو کہتے تھے سنا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہے مجھپر وہ چیز کہ میں نے نہیں کہا ہے بیٹھ جاوے اپنی جگہ آگ میں۔ ذہبی کہتا ہے ابو عمرو بن صلاح نے اس حدیث کو لکھا کر اور کہا اوسنے ہمنے اسکو نسخہ خضر والیاس میں دیکھا ہے ذہبی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کون اسکا بانی ہے الاہی **فائدہ** ہمارے مشائخ کے شیخ حافظ جلال الدین سیوطی نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ کسی نے اہل سنت سے کہا ہو کہ مرتکب گناہ کبیرہ کا کافر ہو جاتا ہے مگر کذب سے آنحضرت پر کیونکہ ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعی سے ہے اور والد امام الحرمین کا کہتا ہے کہ جو شخص عمداً دانستہ رسول اللہ پر جھوٹھ بولے وہ کافر ہو جاتا ہے یعنے اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور ایک گروہ اوسکا اسپر تابع ہوا ہے۔ انمیں سے امام ناصر الدین ابن منیر اماں مالکیہ سے ہے۔ میں کہتا ہوں ہاں دونو کو رسول علیہ السلام کا قول تائید دیتا ہے مجھپر کذب بولنا اور وں پر کذب بولنے کی طرح نہیں اور اسیطرح رسول اللہ کا امر کرنا قتل کا اوس شخص کو جو اونپر کذب بولے اور جلانا اوسکا بعد مرنے کے اور یہ اسلئے ہے کہ افترا رسول

روایت کرنا خضر والیاس کا رسول اللہ صلعم سے

على الله فانه (ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى) و
نقويه قوله في ما تقدم ما اقول الا ما نزل من السماء فاذا كان
كذلك (فمن اظلم ممن افترى على الله كذبا) (انما يفترى الكذب
الذين لا يؤمنون بآيات الله) اي الكذب على الله ورسوله
فان الكذب على غيرهما لا يخرجه عن الايمان باجماع
اهل السنة والجماعة **فصل** اخرج مسلم والترمذي
وصححه وابن ماجه عن المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال (من حدث عني حديثا وهو يرى انه كذب
فهو احد الكاذبين) بروايت صيغة الجمع والتثنية وكذا
اخرجه مسلم وابن ماجه عن سمرة بن جندب مرفوعا ولابن
ماجه عن علي بلفظ (من روى عني حديثا وهو يرى انه كذب فهو
احد الكاذبين) وللبزار وابن عدي عن انس رضي الله
عنه ولفظه (من كذب علي في رواية حديث فليتبوأ مقعده من
النار) ولابن شاهين عن انس رضي الله عنه بلفظ (من
كذب علي في حديث جاء يوم القيمة مع الخاسرين) وللدارقطني
في الافراد عن انس رضي الله عنه مرفوعا (والذي نفس
ابي القاسم بيده لا يروي عني احد ما لم اقله الا تبوأ مقعده
من النار) ولاحمد وابن عدي عن ابن عباس رضي الله عنهما
بلفظ (اتقوا الحديث عني الا ما علمتم فانه من كذب
علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار) وللطبراني عن ابي امامة
ولفظه من حدث عني حديثا كذبا متعمدا فليتبوأ مقعده
من النار) قال النووي في شرح مسلم يحرم رواية الحديث
الموضوع على من عرف كونه موضوعا او غلب على ظنه
وضعه فمن روى حديثا علم وضعه فهو مندرج في الوعيد
قال ولا فرق في تحريم الكذب عليه عليه السلام بين ما كان في

اللہ تعالی پر افترا ہے کیونکہ نہیں بولتا پیغمبر اپنی خواہش سے نہیں بولتا
کچھ مگر جو اوسکی طرف وحی ہو اور اوسکی تائید رسول اللہ کا قول جو پہلے گذر چکا ہے
میں نہیں کہتا مگر جو آسمان سے نازل ہو پس جبکہ ایسا ہوا پھر کون ہے ظالم اوس
شخص سے جو اللہ تعالی پر کذب بولے۔ در کذب وہ لوگ افترا کرتے ہیں جو آیات اللہ پر
ایمان نہیں لاتے یعنے کذب اللہ اور رسول اللہ پر کیونکہ کذب سوا اللہ و رسول کے
ایمان سے خارج نہیں کرتا ہے اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے۔ **فصل** مسلم اور
ترمذی اور اوسنے اسکو صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ میں مغیرہ بن شعبہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جو شخص مجھسے حدیث بیان کرے حالانکہ وہ جانتا
ہو کہ یہ جھوٹی ہے وہ ایک جھوٹوں کا ہے یہ لفظ صیغہ تثنیہ اور جمع سے مروی ہے
اور ایسے ہی مسلم اور ابن ماجہ میں سمرہ بن جندب سے مرفوع روایت ہے۔ اور ابن
ماجہ میں علی سے ان الفاظ سے جو کوئی مجھسے حدیث نقل کرے حالانکہ جانتا ہو کہ یہ
جھوٹی ہے پس وہ ایک جھوٹوں کا ہے۔ اور بزار اور ابن عدی انس سے ان الفاظ سے
بیان کرتے ہیں جو شخص روایت حدیث میں مجھپر کذب بولے تو وہ اپنی جگہ آگ
میں بنائے۔ اور ابن شاہین انس سے ان الفاظ سے جو شخص حدیث میں مجھپر کذب بولے
قیامت کی دن ٹوٹا کھانے والوں کے ساتھ ہوگا۔ اور دارقطنی افراد میں
انس سے مرفوع نقل کرتا ہے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ نفس ابی القاسم کا
جسکے ہاتھ میں ہے جو شخص میرے کہنے کی برخلاف روایت کرے وہ اپنا ٹھکانا
آگ میں بنائے اور احمد اور ابن عدی ابن عباس سے ان لفظوں سے مجھسے حدیث
کر نہیں بجز جو تم جانو کیونکہ جس شخص نے دیدہ دانستہ مجھپر کذب بولا وہ اپنا ٹھکانا
آگ میں بنائے اور طبرانی ابو امامہ سے اور لفظ اوسکے یہ ہیں جو شخص جان بوجھکر
مجھسے جھوٹی حدیث بیان کرے وہ اپنی جگہ آگ میں بنائے۔ امام نووی
شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں حدیث موضوع کا بیان کرنا اوس شخص
پر حرام ہے جو یقینا جانتا ہو کہ یہ موضوع ہے یا اوسکو غالب ظن اوسکی
وضع کا ہو پس جو کوئی حدیث یقینی موضوع کو یا ظنی موضوع کو بیان کریگا
تو وہ وعید میں داخل ہوگا کہا امام نووی نے اور حرمت کذب میں جو آنحضرت پر بولا جاوے

الاحکام وما لا حکم فیہ کالترغیب والترھیب والوعظ
وغیر ذلک من انواع الکلام فکلہ حرام من اکبر الکبائر
واقبح القبائح باجماع المسلمین الذین یعتد بھم فی
الاجماع الی ان قال وقد اجمع اھل الحل والعقد علی
تحریم الکذب علی آحاد الناس فکیف بمن قولہ شرع
وکلامہ وحی والکذب علیہ کذب علیہ تعالی قال عز وعلا
(وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی) قال الحافظ
جلال الدین السیوطی اطلق علماء الحدیث علی انہ لا یحل
روایۃ الموضوع فی ای معنی کان الا مقرونا ببیان وضعہ
بخلاف الضعیف فانہ یجوز روایتہ فی غیر الاحکام و
العقائد قال وممن جزم بذلک النووی وابن جماعۃ و
الطیبی والبلقینی والعراقی قلت وقد صرح بہ حافظ
عصرہ العسقلانی فی شرح نخبۃ وقال الدارقطنی
توعد علیہ السلام بالنار من کذب علیہ بعد امرہ
بالتبلیغ عنہ ففی ذلک دلیل علی انہ انما امر ان یبلغ عنہ
الصحیح دون السقیم والحق دون الباطل لا ان یبلغ
عنہ جمیع ما روی عنہ لانہ قال علیہ السلام (کفی بالمرء اثما
ان یحدث بکل ما سمع) اخرجہ مسلم من حدیث ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ ثم من روی عن النبی علیہ السلام
حدیثا وھو شاک فیہ صحیح او غیر صحیح یکون کاحد
الکاذبین لقولہ علیہ السلام من حدث عنی حدیثا وھو
یری انہ کذب حیث لم یقل وھو یستیقن انہ کذب و
للتحرز عن مثل ذلک کان الخلفاء الراشدون والصحابۃ
المنتجبون ینقمون کثرۃ الحدیث عنہ علیہ السلام وکان
ابو بکر وعمر یطالبان من روی لھما حدیثا عنہ علیہ السلام

احکام میں ہو یا غیر احکام میں (مثل ترغیب اور ترہیب وعظ وغیرہ کی احکام نہ
کچھ فرق نہیں ہے ایسی سب جھوٹھ میں بڑی گناہوں سے اور بڑی قبیح چیز ہے ساتھ
اجماع اون مسلمانوں کے جنکا اعتبار اجماع میں ہے یہانتک کہ کہا امام نووی نے
علماء اہل حل اور عقد نے اجماع کیا ہے کہ کسی آدمی پر کذب لگانا جائز نہیں پس کیونکر
جائز ہو گا کہ جسکے کلام شرع ہے اور کلام اوسکی وحی ہے اور اوسپر کذب بولنا اللہ تعالی
پر کذب بولنا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور نہیں بولتا (پیغمبر) اپنی خواہش
سے نہیں کلام اوسکی مگر وحی جو اوسکی طرف وحی ہوتی ہے اور حافظ جلال الدین
سیوطی نے فرمایا ہے کہ علماء حدیث نے کہا ہے کہ نہیں حلال بیان کرنا روایت
موضوع کا جس معنے میں ہو مگر اسطرح کہ اوسکا موضوع ہونا بھی بیان کیا
جاوے برخلاف حدیث ضعیف کے کہ روایت اوسکی غیر احکام اور غیر عقائد میں جائز ہے
کہا اور جن شخصوں نے کہ اوسپر جزم کیا ہے یہ ہیں امام نووی اور ابن جماعۃ اور
طیبی اور بلقینی اور عراقی میں کہتا ہوں حافظ عسقلانی نے شرح نخبہ میں وہ اپنے
ساتھ تصریح کی ہے اور امام دارقطنی نے فرمایا ہے کہ آنحضرت نے وعید سنایا ہے
اوس شخص کو جو جھوٹھ بولی آپ پر بعد حکم کرنی آنحضرت کے تبلیغ احادیث کا
اور اسکو اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ آنحضرت سے صحیح حدیثیں پہونچایا ہے سوا
ضعیفوں کے اور حق پہونچائے سوا باطل کے نہ یہ کہ جمیع احادیث پہونچاوے
اسلیئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کافی ہے آدمی کو گناہ کہ جیسا سنا اوسی طرح
کرے جو اوسنے سنا ہے مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے پھر اگر کوئی آنحضرت سے
روایت بیان کرے جسمیں اوسکو خود شک ہو صحیح ہے یا نہیں تو وہ بھی ایک
ان کاذبوں سے ہے اسلیئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے جو شخص حدیث میری
بیان کرے حالانکہ وہ اسکی کذب کا ظن کرتا ہو تو وہ بھی آنحضرت نے یہ نہیں
کذب نہیں فرمایا یعنی یقین کرتا ہے کہ کذب ہے اور اسی پرہیز کے لیئے خلفاء
اور صحابی برگزیدہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بہت حدیثیں بیان
کرنے سے بچتے تھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر گواہ طلب
کرتے تھے اس شخص سے جو ایسے حدیث بیان کرے آنحضرت سے

لم يسمعه عنه باقامة البينة عليه انه في ذلك و
كان علي يستحلفه عليه وكان بعض المحتاطين من
المحدثين من الصحابة والتابعين كان يقول قريبا
من هذا او نحو هذا او شبيه هذا كل ذلك خوفا من
الزيادة والنقصان او السهو والنسيان وكان من جملة المحتاطين
في هذا الامر والشان ابو حنيفة النعمان وقد اخبر عليه
السلام بما يقع في اخر الزمان في امته من الروايات
الكاذبة والاحاديث الباطلة فحذرهم عن ذلك
خوفا ان يقع هالك هنالك فقال سيكون في اخر
الزمان اناس من امتي يحدثونكم بما لم تسمعوا انتم
ولا اباؤكم فاياكم واياهم اخرجه مسلم من حديث
ابي هريرة رضي الله عنه وهذا قيل الاسناد من الدين
لانه عليه مدار المجتهدين **فصل** قال الحافظ زين
الدين العراقي في كتابه المسمى بالباعث على الخلاص
من حوادث القصاص ثم انهم يعني القصاص ينقلون
حديثه عليه السلام من غير معرفة بالصحيح و
السقيم فان اتفق انه نقل حديثا صحيحا كان
آثما في ذلك لانه ينقل ما لا علم له به وان صادف
الواقع كان آثما باقدامه على ما لا يعلم قال وايضا
فلا يحل لاحد ممن هو بهذا الوصف ان ينقل حديثا
من الكتب بل ولو من الصحيحين ما لم يقرأه على من
يعلم ذلك من اهل الحديث وقد حكى الحافظ ابو بكر
بن خير اتفق العلماء على انه لا يصح لمسلم ان يقول قال
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كذا حتى يكون عنده
ذلك القول مرويا ولو

جو انہوں نے سنی ہو اور راوی پر اوسکو خوف دلاتی تھی اور حضرت علی راوی
قسم لیتے تھے اور بعضے احتیاط والی محدثین صحابہ اور تابعین میں سے حدیث
بیان کرتے یہ لفظ فرماتے قریبا من ہذا او نحو ہذا او شبہہ ہذا یعنے وہ ان الفاظ
قریب قریب یا مثل اسکی یا اسکی مشابہ اور یہ بات اس خوف سے تھی کہ کہیں کمی
بیشی یا نقصان یا سہو اور نسیان نہ ہو اور جو شخص اس امر و شان
میں احتیاط کرتے تھے او نکے امام ابو حنیفہ بن نعمان تھے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آخر زمان میں میری امت
میں احادیث کاذبہ اور روایات باطلہ پھیل جاینگی اور آنحضرت نے
ڈرایا کہ امت کوئی ایسے امر میں ہلاک ہو جاوے پس فرمایا آخر زمانہ
میں میری امت سے ایسی آدمی ہونگی کہ حدیثیں بیان کرینگے جو تم نے
نہیں سنی ہونگی اور نہ تمہارے باپوں نے انسے بچنا امام مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت
کی ہے اور اسیواسطے کہا گیا ہے کہ اسناد دین ہے اسلئے کہ اسپر مدار
مجتہدین کا ہے **فصل** اور حافظ زین الدین عراقی نے اپنی کتاب
میں جسکا نام باعث علی الخلاص من حوادث القصاص ہے فرمایا ہے
پھر وہ قصہ بیان کرنے والی حدیث پیغمبر علیہ السلام کے سوای معرفت
سقم اور صحت کے بیان کر دیتے ہیں کہا حافظ نے اگر اتفاقا صحیح
حدیث بھی بسند نقل کر دی تو اسمیں بھی گنہگار ہے گا کیونکہ آپ نے
نقل کیا او چیز کو جسکو جانتا نہ تھا اگرچہ واقع کے مطابق ہے ہو گیا
تو بھی گنہگار ہے گا بسبب اقدام اوسکے او چیز پر جسکو جانتا نہ تھا کہا
حافظ نے جو شخص کہ ایسا ہو اوسکو حدیث بیان کرنی کتابوں سے
بھی جائز نہیں بلکہ اگرچہ صحیحین ہوں جب تک اہل حدیث سے
جو عیہ جانتے ہوں پڑھ نہ لے - اور حافظ ابو بکر بن خیر نے حکایت
کی ہے کہ علماء نے اسبات پر اتفاق کیا ہے کہ کسی مسلمان
کو یہ کہنا درست نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
یوں فرمایا ہے جب تک اوسکے پاس کوئی روایت موجود نہو اگرچہ

ولو علی اقل وجوہ الروایات لقولہ علیہ السلام

(من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ

من النار) وفی بعض الروایات

من کذب علی مطلقا من غیر تقیید

فصل

قال الجوزقانی بسندہ الی ابی العباس السراج یقول شہدت محمد بن اسمعیل

البخاری دفع الیہ کتاب من ابن کرام یسالہ عن احادیث

منہا حدیث الزہری عن سالم عن ابیہ مرفوعا الایمان

لا یزید ولا ینقص فکتب محمد بن اسمعیل البخاری علی ظہر

کتابہ من حدث بہذا استوجب الضرب الشدید

والحبس الطویل اوردہ الذہبی فی المیزان وفی المیزان

ایضا قال ابوداؤد سمعت یحیی بن معین یقول فی

سوید الانباری ہو حلال الدم وقال الحاکم انکر علی

سوید حدیثہ فیمن عشق وعف وکتم وقال یحیی بن معین

لما ذکر لہ ہذا الحدیث لو کان لی فرس ورمح غزوت سویدا

وفی المیزان ایضا قیل لابن عیینۃ روی معلی بن ہلال

عن ابن ابی نجیح عن مجاہد عن عبداللہ قال التقنع

من اخلاق الانبیاء فقال ابن عیینۃ ان کان المعلی یحدث

ہذا الحدیث عن ابن ابی نجیح ما احوجہ ان یضرب عنقہ

واخرج العقیلی عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ علیہ

السلام اذا اطلع علی احد من اہل بیتہ کذب کذبۃ

لم یزل معرضا عنہ حتی یحدث اللہ توبتہ واخرج العقیلی ایضا

انہ علیہ السلام ابطل شہادۃ رجل فی کذبۃ قال معمر لا

ادری ما تلک الکذبۃ اکذب علی اللہ ام کذب علی رسول

اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم **فصل** قال الدارقطنی

ایک طریقہ ہے کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے جو شخص جان بوجھ

کر مجھپر جھوٹھ بولے وہ اپنی جگہہ آگ میں بنائے - اور بعض روایتوں میں یون

ہے جو شخص مجھپر جھوٹھ بولے سوائے قید متعمدا وغیرہ کی **فصل**

جوزقانی نے سند ابی العباس سراج تک بیان کرکے کہا ہے

کہا اوس نے مین محمد بن اسمعیل بخاری کی خدمت مین حاضر

ہوا - اوسوقت اونکی پاس ایک کتاب ابن کرام کی طرف سے

آئی تھی جسمین اوسنے چند حدیثین پوچھی تھین ایک اونمین سے

جو زہری سالم سے اور سالم اپنے باپ سے مرفوع روایت کرتا ہے

ایمان کی ورزیادتی قبول نہین کرتی پس محمد بن اسمعیل بخاری نے اوس کتاب کے

پر لکہدیا کہ جو شخص یہ حدیث بیان کرے مین اوسکیلئے سخت مار اور لمبی قید

واجب کہتا ہون - ذہبی میزان مین یہ نقل لایا ہے اور یہبھی میزان مین ہے کہا

ابوداؤد نے یحیی بن معین سے مینے سنا کہتے تھے سوید انباری کا خون حلال ہے

اور کہا حاکم نے مین سوید کی حدیث کا انکار کرتا ہون اوس شخص کے

حق مین کہ عاشق ہوا اور بچا اور چھپایا یحیی ابن معین کے جب پاس یہ

حدیث ذکر کی گئے فرمایا اگر میرے پاس گہوڑا اور نیزہ ہوتا تو مین سوید کے

جنگ کرتا - اور یہ بھی میزان میں ہے ابن عیینہ کو کہا گیا معلے بن ہلال

ابن ابی نجیح سے اوسنے مجاہد سے اوسنے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ اوڑہنا

پہننا اخلاق انبیا سے ہے پس ابن عیینہ نے فرمایا اگر معلی یہ حدیث ابن ابی نجیح

سے بیان کرتا ہے تو مین اوسکی قتل مین کچہہ حجت نہین کرتا - اور عقیلی نے

حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اہل بیت

پر جھوٹھ کا ظن کرتے (کہ مثلا فلان آدمی نے جھوٹھ بولا ہے) تو اوس سے

اعراض کرلیتے تاکہ اللہ تعالی اوسکے توبہ اوتارتا اور عقیلی نے بھی روایت

کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی گواہی

اوسکے جہوٹھ کی سبب باطل کردی معمر کہتا ہے مین نہین جانتا کہ یہ

اوسنے اللہ تعالی پر بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر **فصل** کہا امام دارقطنی

فان توهم متوهم ان التكلم فيمن يروي حديثا
مردودا غيبة له يقال له ليس هذا كما توهمت في ذلك
ان اجماع اهل العلم على ان هذا واجب ديانة للدين ونصيحة و
للمسلمين وقد حدثنا القاضي احمد بن كامل حدثنا
ابو سعيد الهروي حدثنا ابو بكر بن خلاد قال قلت
ليحيى بن سعيد القطان اما تخشى ان يكون هؤلاء
الذين تركت حديثهم خصماءك عند الله تعالى
فقال لان يكون هؤلاء خصماء احب الي من ان يكون النبي
عليه السلام خصمي يقول لم تذب الكذب عن حديثي
قال واذا كان الشاهد بالزور في حق يسير تافه
حقير يجب كشف حاله فالكاذب على رسول الله
احق واولى لان الشاهد اذا كذب في شهادته لم يعد
كذبه المشهود عليه والكاذب على رسول الله يحل
الحرام ويحرم الحلال ويتبوأ مقعده من النار فكيف
لا يجوز الوقيعة فيمن قد تبوأ مقعده من النار بكذبه
على النبي المختار ثم روي عن سفيان الثوري انه
كان يقول فلان ضعيف وفلان قوي وفلان خذوا
عنه وكان لا يرى ذلك غيبة قال وسئل مالك و
سعد وابن عيينة عن الرجل لا يكون ثبتا في
الحديث فقالوا جميعا بين امره قال وقيل لشعبة هذا
الذي تكلم في الناس اليس هو غيبة فقال يا احمق
هذا دين وفي تركه محاباة قال وقد قال محمد بن بندار
الجرجاني لاحمد بن حنبل انه ليشتد علي ان اقول فلان
ضعيف وفلان كذاب فقال احمد اذا سكت انت
فمتى يعرف الجاهل الصحيح من السقيم وروي ان سفيان

اگر کوئی شخص یہ شک کرے کہ جو شخص حدیث مردود بیان کرے اوسمین
کلام کرنی غیبت ہے تو اوسکو یون جواب دینا چاہئے کہ یہ شک باطل ہے کیونکہ
اہل علم نے اسبات پر اجماع کیا ہے کہ یہ کام رعایت دین اور خیرخواہی مسلمانون
کیلئے واجب ہے اور تحقیق حدیث کہی ہمکو قاضی احمد بن کامل نے اوسکو ابو سعید
نے اوسکو ابوبکر بن خلاد نے کہا ابوبکر بن خلاد نے مینے یحیی بن سعید قطان
سے کہا کیا تو خوف نہین کرتا اون شخصون سے جنکی تو حدیث چھوڑ
دیتا ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک تیری مخاصم ہونگی کہا اوسنے اونکا مخاصم
ہونا میرے نزدیک بہتر ہے اسی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے
مخاصم ہون اور کہین کہ میری حدیث سے تو نے کذب کیون نہ دور کیا۔ کہا
اوسنے اور جب تھوڑی شئی بی قدر پر جھوٹھی گواہ ہون تو اونکا حال ظاہر کرنا
واجب ہے پس جو شخص رسول اللہ پر جھوٹھ بولیگا تو اوسکا کشف حال بطریق
اولی واجب ہوگا کیونکہ گواہ جب اپنی گواہی مین جھوٹھ بولے تو اوسکا کذب مشہود لہ
سے تجاوز نہین کرتا اور کاذب رسول اللہ پر ہو تو وہ حلال کو حرام اور حرام
کو حلال کر دیتا ہے اور اپنی جگہہ آگ مین بناتا ہے پس کیونکر ایسے شخص کا
حال جو اپنی جگہہ آگ مین بسبب کذب بولنے کے نبی علیہ السلام پر بنا چکا
ہو ظاہر کرنا ناجائز ہوگا۔ پہر سفیان ثوری سے مروی ہے کہ وہ کہا کرتے
تھے فلان (شخص) ضعیف ہے اور فلان قوی اور فلان سے حدیث لو اور فلان سے
نہ لو اور اسکو غیبت نہ جانتا تہا۔ کہا اوسنے امام مالک اور سعد اور ابن عیینہ
سے ایک آدمی کا سوال ہوا جو حدیث مین قوت نہ رکھتا تہا پس سب نے
سائل سے کہا کہ اوسکا احوال بیان کر۔ کہا اوسنے شعبہ سے پوچھا گیا
کہ جو تو لوگون مین کلام کرتا ہے کیا یہ غیبت نہین پس کہا اوسنے اے احمق
یہ دین ہے اور چھوڑنا موجب خوف کا ہے۔ کہا اوسنے محمد بن بندار جرجانی
نے احمد بن حنبل سے کہا مین اپنی نفس پر یہ بات کہنی سخت دشوار جانتا
ہون کہ فلان ضعیف ہے اور فلان جھوٹھا ہے پس امام احمد نے کہا جب تو چپ کریگا
تو جاہل کیونکر سقیم کو صحیح سے پہچانے گا۔ اور روایت کی گئی ہے کہ سفیان

الثوری هو رجل فقال کذاب والله لولا انه لا یحل
لی ان اسکت لسکت وعن الشافعی اذا علم الرجل من محدث
الکذب لم یسعه السکوت علیه ولا یکون ذلک غیبة
فان مثل العلماء کالنقاد فلا یسع الناقد فی دینه ان
لا یبین الزیوف من غیره وکان شعبة بن الحجاج یقول
تعالوا نغتاب فی دین الله وکذا روی عن ابن عیینة فی
المیزان قال ابن حبان سمعت جعفر بن ابان المصری علی
یمکتر حدثنا محمد بن رمح حدثنا اللیث عن نافع
عن ابن عمر مرفوعا من سر المؤمن فقد سرنی ومن
سرنی فقد سر الله الحدیث وینادی یوم القیمة این
الله فیقوم سؤال المساجد فقلت یا شیخ اتق الله و
لا تکذب علی رسول الله فقال لست منی فی حل انهم
تحسدونی لاسنادی فلم ازل به حتی حلفت ان لا یحدث
بعد ان خوفته بالسلطان مع جماعة فصل روی
انه صلی احمد بن حنبل ویحیی بن معین فی مسجد
الرصافة فقام بین ایدیهم قاص فقال حدثنا احمد بن
حنبل ویحیی بن معین قالا حدثنا عبد الرزاق عن
معمر عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال لا اله الا الله خلق الله تعالی من کل کلمة منها طیرا
منقاره من ذهب وریشه من مرجان واخذ فی قصة نحو من
عشرین ورقة فجعل احمد بن حنبل ینظر الی یحیی ویحیی
ینظر الی احمد فقال له انت حدثته بهذا فقال والله ما
سمعت بهذا الا الساعة فلما فرغ من قصصه واخذ
القطیعات ثم قعد ینتظر بقیتها قال له یحیی بن معین
بیده تعالی فجاء متوهما لنوال فقال له یحیی من حدثک

ثوری ایک آدمی پر گذرے تو فرمایا قسم اللہ کی یہ کذاب ہے اگر چپ
کرنا منع نہ ہوتا تو مین چپ کرتا - اور امام شافعی سے ہے جب کوئی شخص کسی
محدث مین جھوٹھ معلوم کرے تو اوسکو اوسپر چپ کرنا جائز نہین اور یہ غیبت نہوگا
اسلیئے کہ علما پرکھنے والے کے طرح ہین پس جو شخص اپنے دین مین پرکھنے والا ہو
اوسکو گنجایش نہین کہ ردی کو کھرے سے بیان نہ کرے - اور شعبہ بن حجاج
کہتے تھے آؤ دین اللہ مین غیبت کرین اور ایسا ہی ابن عیینہ سے مروی ہے
اور میزان مین ہے کہا ابن حبان نے مینے جعفر بن ابان مصری کو کہتے ہوے
یہ پڑھتے سنا حدیث کی ہمکو محمد بن رمح نے اور اونے کہا حدیث کی ہمکو لیث
نے نافع سے اور اونے ابن عمر سے مرفوع بیان کی ہے جسنے مومن کو خوش
کیا اوسنے مجھکو خوش کیا اور جسنے مجھکو خوش کیا اوسنے اللہ تعالی کو خوش کیا الحدیث
اور اسی سند سے کہتا تھا قیامت کے دن آواز دیا جایگا کہان ہین اللہ کے دشمن پس
سوالی مسجد کے کھڑے ہونگے مینے کہا اے شیخ اللہ سے ڈر اور رسول اللہ پر جھوٹ مت کہہ
اوسنے کہا نہین تو مجھ حلت مین تم میرے اسناد کیلئے میرا حسد کرتی ہو مینے اوسکے
ساتھ رفاقت نہ کی یہانتک کہ اوسنے قسم کی کہ پھر کبھی حدیث بیان نہ کرونگا
بعد اسکے کہ مینے اوسکو اور اوسکے ساتھیوں کو بادشاہ کا خوف دلایا **فصل** روایت کیگئی ہے
کہ امام احمد بن حنبل و یحیی بن معین نے مسجد رصافہ مین نماز پڑھی پھر اونکے سامنے ایک قصہ
بیان کرنیوالا کھڑا ہوا اور کہا حدیث کی ہمکو احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے اون دونو نے
عبدالرزاق سے بیان کی اونے معمر سے اور اوس نے قتادہ سے اونے انس سے کہا انس نے فرمایا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہے لا الہ الا اللہ تو اللہ تعالی اوسکے ہر ایک کلمہ سے جانور
پیدا کرتا ہے چونچ اوسکی سونے کی ہے اور داڑھی اوسکی کلیوں سے الخ تو اوسنے اس قصہ کی قریب
بیس ورق کے بیان کیے پس امام احمد بن حنبل یحیی کیطرف دیکھنے لگے اور کہا تونے
اوسکو یہ حدیث بیان کی ہے کہا اوسنے قسم اللہ کی مینے نہین سنی یہ حدیث مگر اس ساعت جب
وہ اپنے قصہ سے فارغ ہوا اور پیسے لیلئے اور بیٹھکر باقی پیسون کی انتظار
کرنے لگا تو یحیی بن معین نے ہاتھ سے اوسکو بلایا وہ بخشش کا
گمان کرکے آیا یحیی نے کہا تجھکو یہ حدیث کس نے بیان کے

هذا الحديث فقال احمد بن حنبل ويحيى بن معين فقال
انا يحيى بن معين وهذا احمد بن حنبل ما سمعنا بهذا
قط في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فان كان
لا بد والكذب فعلى غيرنا فقال له انت يحيى بن معين قال
نعم قال لم ازل اسمع ان يحيى بن معين احمق ما تحققته
الا الساعة فقال له يحيى كيف علمت اني احمق قال كانه
ليس في الدنيا يحيى بن معين واحمد بن حنبل غيركما قد
كتبت عن سبعة عشر احمد بن حنبل ويحيى بن معين
فوضع احمد كمه على وجهه وقال دعه يقوم فقام
كالمستهزئ بهما وعن الطرطوشي لما دخل سليمان بن
مهران الاعمش البصرة نظر الى قاص يقص في المسجد فقال
حدثنا الاعمش عن ابي اسحق عن ابي وائل فتوسط
الاعمش الحلقة وجعل ينتف شعر ابطه فقال له القاص
يا شيخ الا تستحي نحن في علم وانت تفعل مثل هذا فقال
الاعمش الذي انا فيه خير من الذي انت فيه قال كيف
قال لاني في سنة وانت في كذب انا الاعمش وما حدثتك
مما تقول شيئا وقال الذهبي في الميزان قال جعفر بن
الحجاج الموصلي قدم علينا محمد بن عبد الله السمرقندي
الموصل وحدث باحاديث مناكير فاجتمع جماعة من
الشيوخ وصرنا اليه لننكر عليه فاذا هو في خلق من
العامة فلما ابصرنا من بعيد علم انا جئنا للنكر
فقال حدثنا قتيبة عن ابن لهيعة عن ابي الزبير عن
عن جابر انه عليه السلام قال القرآن كلام الله غير
مخلوق فلم نقدر ان نتقدم عليه خوفا من العامة و
رجعنا وعن الشعبي دخلت في مسجد اصلي فاذا الى

کہا اوسنے احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے کہا یحیی تو میں ہون یحیی
بن معین اور یہ احمد بن حنبل ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
حدیثون میں یہ حدیث کبھی نہیں سنی اگر تونے ضرور جھوٹھ ہی بولنا ہے
تو ہمارے غیر پر بولنا پھر اوسنے کہا تو یحیی بن معین ہے کہا اوسنے ہان پھر کہا
اوسنے میں ہمیشہ سے سنتا تھا کہ یحیی بن معین احمق ہے لیکن اب
یقین ہو گیا پس یحیی نے اوسکو کہا تونے کسطرح معلوم کیا کہ میں احمق ہون
اوسنے کہا کیا دنیا میں سوائے تم دونو کے اور کسی کا نام یحیی بن معین اور احمد بن
حنبل نہیں میںنے یہ حدیث سترہ احمد بن حنبل اور یحیی بن معین سے لکھی ہے
پھر امام احمد نے آستین اپنی منہ پر رکھی اور کہا چھوڑ اسکو جائے پس اوٹھکر
ٹھٹھا کرتے ہوئے چلا اور طرطوشی سے ہے جب سلیمان ابن مہران یعنی اعمش
بصرہ میں داخل ہوا تو اوسنے دیکہا کہ ایک شخص مسجد میں قصہ بیان کر رہا ہے
کہ کہا اوسنے حدیث کی ہمکو اعمش نے ابی اسحق سے اوسنے ابی وائل سے الخ
پس اعمش بیچ حلقہ کی بیٹھ کر بغلونکے بال اوکہیڑنے شروع کیے تب قصہ
خوان نے اعمش سے کہا اے شیخ کیا تو شرم نہیں کرتا کہ ہم علم کی باتیں کر رہے
ہیں اور تو ایسا کرتا ہے اعمش نے کہا جسکام میں میں مشغول ہون وہ بہتر ہے اوس سے
کہ جسمیں تو ہے اوسنے کہا کسطرح کہا اعمش نے اسلیے کہ میں سنت میں مشغول
ہون اور تو جھوٹھ میں کیونکہ میں اعمش ہون اور میںنے تیرے پاس کبھی یہ حدیث بیان
نہیں کی اور امام ذہبی میزان میں لکھتے ہیں جعفر بن حجاج موصلی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس
محمد بن عبد اللہ سمرقندی موصل میں آیا اور منکر حدیثیں بیان کرنے لگا ایک جماعت شیوخ
کی جمع ہوئے اور ہم سب ملکر اوسکے طرف چلے تاکہ اوسپر اوسکے حدیثون کا انکار کریں جاکر
دیکہا تو عام آدمیوں میں بیٹھا ہے جب اوسنے ہمکو دور سے آتے دیکہا تو معلوم کر گیا کہ ہم
پر انکار کرنیکے لیے آئے ہیں تب اوسنے یہ حدیث شروع کی حدیث کی ہمکو قتیبہ نے
ابن لہیعہ سے اوسنے ابی الزبیر سے اوسنے جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قرآن اللہ
کی کلام ہے مخلوق نہیں پس ہم اوسکے پاس آنے کی بسبب عام آدمیوں کے دلیری نہ کر سکے اور
واپس چلے گئے اور شعبی سے ہے کہ میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کیلیے داخل ہوا

وضعتها فيكم احرم فيها الحلال واحل فيه الحرام ما قال النبي عليه السلام منها حرفا فقال الرشيد اين انت يا زنديق عن عبد الله بن المبارك وابن اسحق الفزاري ينخلانه فيخرجانه حرفا حرفا وفي كتاب العقيلي عن علي بن عبد الرحمن الواسطي انه قال عند موته وضعت في فضل علي سبعين حديثا واخرج الخطيب عن الربيع بن خيثم ان من الحديث حديثا له ضوء كضوء النهار تعرفه وان من الحديث حديثا له ظلمة كظلمة الليل تنكره

فصل ولما كان اكثر القصاص والوعاظ جاهلين بالتفسير وروايته وبالحديث ومراتبه ورد لا يقص على الناس الا اميرا او مامورا او مراء رواه ابن ماجة بسند صحيح عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ولابي داود بسند جيد عن عوف بن مالك بلفظ مختال بدل مراء وللطبراني عن عبادة بن الصامت بلفظ متكلف وروى الطبراني عن خباب بن الارت مرفوعا ان بني اسرائيل لما هلكوا قصوا قال الزين العراقي ومن آفات القصاص ان يحدثوا كثيرا من العوام بما لا يبلغه العقول ويرفعهم فيلقوا في الاعتقاد السيئة هذا لو كان صحيحا فكيف اذا كان باطلا وقد قال ابن مسعود ما انت محدث قوما حديثا لا تبلغه عقولهم الا كان لبعضهم فتنة رواه مسلم في مقدمة صحيحه قلت ومن آفاتهم ان يدخل عليهم العجب والغرور في سائر الامور فروى الامام احمد بسند صحيح عن الحارث بن معاوية انه ركب الى عمر بن الخطاب فساله عن القصص قال ما شئت قال انا اردت ان انتهي الى قولك قال اخشى عليك ان تقص

جنکو مینے بنایا ہی اونمین حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حرف بھی نہین رشید نے اوسکو جواب دیا تو عبد اللہ بن مبارک اور ابن اسحق فزاری سے خبر نہین رکھتا کہ وہ دونو ہر ایک کو ایک ایک حرف کرکے علیحدہ کر دینگے۔ اور عقیلی کی کتاب مین علی بن عبد الرحمن واسطی سے ہی کہ اوسنے موت کے وقت کہا کہ مینے علی کی فضیلت مین ستر حدیثین بنائی ہین اور خطیب نے ربیع بن خیثم سے نقل کیا ہے کہ بعض حدیثین جنکی روشنی دن کیسی روشنی ہے تو پہچانتا ہے اور بعض حدیثین جنکا اندھیرا رات جیسا اندھیرا ہے تو انکار کرتا ہی

فصل اور جب کہ بہت قصہ خوان اور واعظ تفسیر روایت اور حدیث اور اوسکی مراتب سے جاہل ہوتے ہین اسی لئے وارد ہوا ہے کہ آدمیون پر قصہ نہین بیان کرتا مگر امیر یا جسکو حکم ہوا ہو یا ریاکار ابن ماجہ نے بسند صحیح عمرو بن شعیب سے اوسنے باپ سے اوسنے دادا سے روایت کی ہے اور ابو داود مین جید سند کیساتھ عوف بن مالک سے مرائی کے بدلے لفظ مختال کا ہے (معنے دونو کی ایک ہین) اور طبرانی مین عبادہ بن صامت سے لفظ متکلف ہی (یعنے تکلف سے باتین بنانی والا) اور طبرانی نے خباب بن ارت سے مرفوع روایت کی ہی کہ بنی اسرائیل بسبب قصہ خوانی کی ہلاک ہوئے کہا زین عراقی نے قصہ خوانون کی آفتون سے یہ ایک آفت ہی کہ عوام الناس کو ایسی حدیثین سناتے ہین جنکو عقل اور فہم نہین پہونچتی اس سبب سے اونکی اعتقاد بری ہو جاتے ہین جب صحیح حدیث کی بیان کرنے سے یہ آفت ہی تو باطل کا کیا حال ہے اور ابن مسعود کہتے ہے جب تو انکی قوم کو ایسی حدیث سنائی کہ جسکو عقل نہ پہونچ سکے تو بعضونکے لئے وہ فتنہ ہوگا روایت کیا اسکو امام مسلم نے مقدمہ صحیح مین بیان کیا ہی مین کہتا ہون انکی آفتون سے ہی کہ اونکی دلمین خود پسندی اور غرور تمام کامون مین ہو جاتا ہی امام احمد نے بسند صحیح حارث بن معاویہ سے روایت بیان کی ہی کہ حارث عمر بن خطاب کے طرف سوار ہو کر گیا اور اونسے قصہ خوانی کی بابت پوچھا اونہونے کہا تو کیا ارادہ کرتا ہی کہا مین ارادہ کرتا ہون کہ آپکی قول کی طرف انتہا کر دون کہا عمر نے مین تجھپر یہ خوف کرتا ہون جب تو قصہ کریگا

فترتفع فی نفسک ثم تقص فترتفع فی نفسک حتی
یخیل لک انک فوقهم بمنزلة الثریا فیضعک الله
تحت اقدامهم یوم القیمة بقدر ذلک وروی الطبرانی
بسند جید عن عمرو بن دینار ان تمیما الداری
استاذن عمر فی القصص فابی ان یاذن له ثم استاذنه
فقال ان شئت واشار بیده الذبح قال العراقی فانظر
توقف عمر فی اذنه فی حق رجل من الصحابة الذین
کل واحد منهم عدل مؤتمن واین مثل تمیم فی
التابعین ومن بعدهم واخرج ابن عساکر عن بکیر
ان تمیما الداری استاذن عمر فی القصص فقال له عمر
اتدری انک ترید الذبح ما یؤمنک ان ترفع نفسک حتی
تبلغ السماء ثم یضعک الله واخرج ابن عساکر عن حمید
بن عبد الرحمن ان تمیما الداری استاذن عمر فی القصص
سنین فابی ان یاذن له فاستاذنه فی یوم واحد فلما
اکثر علیه قال له ما تقول قال اقرأ علیهم القرآن وآمرهم
بالخیر وانهاهم عن الشر قال عمر ذلک الذبح ثم قال
عظ قبل ان اخرج فی الجمعة فکان یفعل ذلک یوما
واحدا فی الجمعة واخرج ابن عساکر عن ابی سهل بن مالک
عن ابیه عن تمیم الداری انه استاذن عمر فی القصص
فاذن له ثم استاذنه بعد فضربه بالدرة قلت ولعله زاد
علی جلوسه المرة وروی ابن ماجه بسند حسن عن ابن
عمر قال لم یکن القصص فی زمن رسول الله علیه السلام
ولا زمن ابی بکر ولا زمن عمر وکذا رواه احمد والطبرانی عن
السائب بن یزید وروی الطبرانی من طریق مجاهد
عن هذا عن العبادلة ای عبد الله بن عمر وعبد الله بن

تیرا نفس بلند ہوگا پھر قصہ کریگا پھر بلند ہوگا یہانتک کہ تو خیال کریگا کہ مین
ثریا کیطرح انکے اوپر ہون پس اللہ تعالی تجھکو اسی قدر کیموافق قیامت کے
روز اونکی قدمونکے نیچے رکھیگا اور طبرانی نے باسند جید عمرو بن دینار سے
روایت کی ہی کہ تمیم داری نے حضرت عمر سے وعظ کی بابت اذن مانگا اونہوں
نی اذن نہ دیا پھر اذن مانگا کہا عمر نے اگر تو ذبح ہونا چاہتا ہی (تو خیر) اور ہاتھ
سے گردن کی طرف اشارہ کیا عراقی کہتا ہی خیال کر کہ حضرت عمر نے صحابی
مرد کو وعظ کا اذن نہ دیا حالانکہ ہر ایک صحابیوں مین سے عادل وامین ہی اور
کہان ہے کوئی مثل تمیم تابعین مین اور اونکے پیچھے والون مین۔ اور ابن عساکر نے
بکیر سے روایت کی ہی کہ تمیم داری نے حضرت عمر سے وعظ کیلئے حکم مانگا اوسکو
حضرت عمر نے کہا کیا تو ارادہ ذبح ہونیکا رکھتا ہی تیری نفس کا بلند ہونا تجھے
بے غم نہین کرتا کہ تو آسمان تک پہونچے پھر تجھے اللہ تعالی گرا دیگا اور ابن عساکر
نے حمید بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ تمیم داری حضرت عمر سے کئی
سال تک وعظ کی بابت اذن مانگتا رہا اور وہ انکار کرتے تھے تا کہ ایک
روز اوس نے اذن مانگا جب اوسنے بہت دفعہ کہا تو حضرت عمر نے کہا تو کیا
کہتا ہی کہا اوسنے مین اونپر قرآن پڑہونگا اور اونکو نیکی کا حکم کرونگا اور برے
کاموں سے منع کرونگا کہا عمر نے یہ ذبح ہونا ہی پھر وعظ کر جمعہ کی روز نکلنے سے
پیش جمعہ کی روز کیا کرتا تھا اور ابن عساکر ابی سہل بن مالک سے وہ اپنے
باپ سے وہ تمیم داری سے روایت کی ہے کہ تمیم داری نے حضرت عمر سے
وعظ کی بابت حکم مانگا اوسکو حکم دیا پھر ایک روز اوس پر گذری تو اوسکو
درہ سے مارا مین کہتا ہون شاید اوس نے مجلس مقرر پہ زیادتی کی ہو
اور ابن ماجہ نے بسند حسن سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نہین
تھے وعظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور نہ ابو بکر کے زمانے
مین اور نہ عمر کے زمانہ مین اور ایسے ہی احمد اور طبرانی نے
سائب بن یزید سے روایت کی ہے۔ اور طبرانی نے عبادلہ
سے یعنے عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن +

عباس و عبد الله بن الزبير وعبد الله بن عمرو قالوا قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم (القاص ينتظر المقت) فهذا اخبار عن الغيب فيعد من المعجزات وخرق العادات واخرج احمد في الزهد عن ابي المليح قال ذكر ميمون القصاص فقال لا يخطى القاص ثلاثا اما ان يسمن قوله بما يهزل دينه واما ان يعجب بنفسه واما ان يامر بما لا يفعل فلهذا قال عليه السلام (القاص ينتظر المقت) ثم من جملة الآفات في مجلس القاص ما اخرج المروزي في كتاب العلم وابو نعيم في الحلية عن ابي قلابة قال ما امات العلم الا القصاص سنة فلا يتعلم منه شئ واخرج ابو نعيم عن سعيد بن عاصم قال كان قاص يجلس قريبا من مسجد محمد بن الواسع فقال يوما وهو يوبخ جلساءه مالي ارى القلوب لا تخشع ومالي ارى العيون لا تدمع ومالي ارى الجلود لا تقشعر فقال محمد بن واسع يا عبد الله ما ارى القوم اتوا الا من قبلك اي الذكر اذا خرج من القلب وقع على القلب واخرج المروزي في كتاب العلم وابو نعيم عن الاعمش قال سمعت ابراهيم النخعي يقول ما احد يبتغي بقصصه وجه الله غير ابراهيم التيمي ولوددت انه انفلت منه كفافا لا عليه ولا له واخرج ابو نعيم عن ابراهيم النخعي قال من جلس ليجلس اليه فلا تجلس اليه واخرج ابو نعيم في الحلية عن الزهري قال اذا طال المجلس كان للشيطان فيه نصيب واخرج ابن المبارك عن عقبة بن مسلم قال العبد يسمع الرجل والرجلين والثلاثة والاربعة واذا عظمت الحلقة

عباس اور عبد الله بن زبیر اور عبد الله بن عمرو کہا انہوں نے فرمایا ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے (قصہ خوان اسکی عذاب کی انتظار ہی کرتا ہی) یہ خبر ہی غیب سے پس معجزات اور خرق عادات سے شمار کی جائیگی اور امام احمد زہد میں ابی الملیح سے نقل کرتا ہی کہا اوسنے ذکر کیا میمون نے قصہ خوانوں کا کہ قصہ خوان تین باتوں سے خطا نہیں کرتا یا تو اپنی بات کو فربہ کرتا ہی اس طرح کہ اسے دین پر گھاٹا کرتا ہی یا اپنے نفس کو پسند کرتا ہی یا امر کرتا ہی ایسا کہ خود نہیں کرتا اسی لئے آنحضرت صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا ہی (قصہ خوان الله کے غضب کے انتظار ہی کرتا ہی) پھر اون آفتوں سے جو قصہ خوانوں کے مجلسوں میں ہوتی ہیں ایک یہ ہے جسکو مروزی کتاب العلم میں اور ابو نعیم حلیہ میں ابی قلابہ سے روایت کی ہے کہا اوسنے نہیں مارا ہی علم کو مگر قصہ خوان اگر کوئی شخص کسی قصہ خوان کے پاس ایک سال تک صحبت کرے تو کچھ نفع اس سے حاصل نہ کریگا ابو نعیم نے سعید بن عاصم سے نقل کیا ہی کہ ایک واعظ مسجد محمد واسع کی قریب بیٹھتا تھا ایک دن تنبیہ کرکے اپنے ہم نشینوں کو کہنے لگا کیا ہوا مجھی کو میرا [illegible] دلوں کو ڈرتی نہیں اور آنکھیں روتی نہیں چمڑے نہیں کانپتے [illegible] محمد بن واسع نے کہا اے عبد الله اس قوم کی کوئی کمی [illegible] نہیں یعنی نصیحت اگر تیری دل سے نکلتی تو اونکے دل پر اثر کرتی اور مروزی کتاب العلم میں اور ابو نعیم اعمش سے نقل کیا ہی کہا اوسنے [illegible] ابراہیم نخعی کو کہتے کوئی شخص نہیں [illegible] ابراہیم تیمی کے [illegible] کرتا ہو جو اسکی [illegible] اور میں چاہتا ہوں [illegible] اور پھر [illegible] ابو نعیم [illegible] نخعی سے نقل کیا [illegible] شخص [illegible] اور ابو نعیم نے حلیہ میں زہری سے نقل کیا ہے کہا اوسنے جب مجلس لمبی ہو تو اوس میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے۔ اور ابن مبارک عقبہ بن مسلم سے نقل کرتا ہے بات ایک آدمی یا دو یا تین یا چار کی سنتے ہیں جب حلقہ [illegible]

فانصتوا وانتم واخرج المروزي عن سالم ان
ابن عمر كان يلقى خارجا من المسجد فيقول ما اخرجني
الا صوت قاصكم هذا واخرج ايضا عن مجاهد قال جاء
رجل قاص فجلس قريبا من ابن عمر فقال له قم فابى ان
يقوم فارسل الى صاحب الشرط وارسل اليه شرطيا فاقامه
وروي عن الحسن ان القصص بدعة وان رفع الصوت
بالدعاء لبدعة وان مد الايدي بالدعاء لبدعة وان
اجتماع الرجال والنساء لبدعة ومن اللطائف انه
كان في مسجد الكوفة قاص يقال له زرعة فارادت
ام ابي حنيفة ان تستفتي في شيء فافتاها ابو حنيفة
رحمه الله فلم تقبل قالت ما اقبل الا ما يقول زرعة
القاص فجاء بها ابو حنيفة رحمه الله الى زرعة فقال
هذه امي تستفتيك في كذا وكذا فقال انت اعلم مني
وافقه فافتها انت فقال ابو حنيفة قد افتيتها بكذا
وكذا فقال زرعة القول كما قال ابو حنيفة فرضيت
وانصرفت واخرج ابن عدي عن الحسين الكرابيسي قال
كان ببغداد قاص يقال له ابو مرحوم القاص يجتمع
الناس اليه فقال يوما سلوني عن التفسير بتفسيره
التفسير فقام رجل من وراء الذين فقال يا ابا
مرحوم اصلحك الله فقال اطعنه يا ابن الفاعلة
فقال له رجل دعاك ثم تقول له مثل هذه المقالة
فقال نعم الم تسمع قول الله تعالى (ان الذين ينادونك
من وراء الحجرات اكثرهم لا يعقلون) فقال ماذا
تقول في المزابنة والمحاقلة قال حلق الثياب على السماء
والمزابنة ان تسمي اختك السمر زبونا **فصل**

تو چپ رہو یا لوگون کو پراگندہ کرو اور مروزی نے سالم سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ
بن عمر خارج مسجد سے لغو کلام کرتا تھا تو اوس نے کہا جو مسجد سے تمہارے اس واعظ نے
نکالا ہے اور اوس نے مجاہد سے بھی نقل کیا ہے کہ ایک واعظ قصہ خوان آیا اور
عبداللہ ابن عمر کے پاس بیٹھا عبداللہ نے کہا اٹھ جا تو اوس نے اٹھنے سے
انکار کیا پھر اوس نے حاکم کی طرف آدمی بھیجا اور اوس نے سپاہی بھیجا کہ اوسکو اٹھا
دیا حسن بصری سے روایت ہے قصہ خوانی بدعت ہے اور دعا میں چیخنا اور ہاتھ اونچا کرنا
بدعت ہے اور لمبی ہاتھ کرنی بدعت ہیں اور عورتون مردون کا جمع ہونا بدعت
ہے اور لطیفہ ہے کہ مسجد کوفہ میں ایک واعظ تھا اوسکا نام زرعہ تھا پس امام
ابو حنیفہ رح کی والدہ نے ارادہ کیا کسی حادثہ میں مسئلہ پوچھنے کا امام صاحب نے اوسکو
فتوی دیا اوسنے قبول نہ کیا اور کہنے لگی میں نہیں قبول کرونگی مگر جو زرعہ
کہے گا پس امام صاحب اپنی والدہ صاحبہ کو لیکر زرعہ کی پاس آئے اور کہا
کہ یہ میری ماں ہے تجھسے فلانی حادثہ میں مسئلہ پوچھتی ہے پس واعظ نے
کہا آپ مجھسے زیادہ عالم اور زیادہ فقیہ ہو آپ فتوی دیجئے امام صاحب نے
فرمایا میں نے اوسکو اسطرح فتوی دیدیا ہے تو زرعہ نے کہا اسیطرح ہے جس
طرح امام صاحب نے فرمایا پھر وہ راضی ہو گئی اور ابن عدی نے حسین کرابیسی
سے نقل کیا ہے کہ بغداد میں ایک واعظ تھا جسکا نام ابو مرحوم تھا اوسکے
پاس آدمی جمع ہوتے تھے ایک روز اوس نے کہا مجھسے تفسیر پوچھو تفسیر کے
تفسیر پس ایک آدمی پیچھے سے کھڑا ہوا اور کہا یا ابا مرحوم
[illegible] مرحوم اوسکو [illegible] پھر [illegible]
کسی [illegible] تجھے [illegible] اور تو اوسکو کہتا ہے
کہا ہاں تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے (تحقیق جو
لوگ تجھکو حجروں کے پیچھے سے آواز دیتے ہیں اکثر اونکے بیوقوف
ہیں) پھر کہا اوس نے [illegible] کیا کہتا ہے
محاقلہ یہ ہے کہ [illegible]
مسلمان کو برا نام کہو (الحرص [illegible] کے معنی [illegible]

ولما رأيت جماعة من الحفاظ للسنة جمعوا الاحاديث
المشتهرة على الالسنة وبينوا الصحيح والحسن و
الضعيف وميزوا الموقوف والمرفوع والموضوع بالقاصد
الحسنة سنح بالبال لفاتر اختصار تلك الدفاتر
بالاقتصار على ما قيل فيه انه لا اصل له او موضوع باصله
ليكون سببا للضبط على احسن مصنوع في فصله فان
الاحاديث الثابتة لا تحد ولا تحصى فلا يمكن ان
جمعها يستقصى ثم ما اختلفوا في انه موضوع تركت
ذكره للحذر من الخطا لاحتمال ان يكون موضوعا من
طريق وصحيحا من وجه اخر فان هذا كله بحسب ما
يظهر للمحدثين من حيث نظرهم الى الاسناد ولا
فلا مطمع للقطع في مقام الاسناد لتجويز العقل ان
يكون الصحيح في نفس الامر ضعيفا او موضوعا و
الموضوع صحيحا مرفوعا الا الحديث المتواتر فانه افاد
العلم اليقيني يكون مقطوعا ولذا قال الزركشي بين
قولنا لم يصح وقولنا موضوع بون بين فان الوضع
اثبات الكذب وقولنا لم يصح انما هو اخبار عن عدم
الثبوت ولا يلزم منه اثبات العدم والله سبحانه
اعلم ثم اعلم انه قد يكون الحديث موضوعا بحسب
المبنى وان كان صحيحا مطابقا للكتاب او السنة بحسب
المعنى واسأل الله التوفيق على دلالة التحقيق وهو
الهادي الى سواء الطريق وها انا اذكر الاحاديث
على ترتيب حروف الهجاء من الافعال والحروف و
الاسماء حرف الهمزة - حديث آخر الطب
الكي كلام وليس بحديث قاله ابن الديبع اليماني

فصل جب مینے جماعت حافظان سنت کو دیکھا کہ اونہون نے حدیثین جو زبانزد
مشہور مین جمع کی ہین اور اونہون نے بیان کردیا صحیح اور حسن و ضعیف کو
اور علیحدہ کردیا موقوف اور مرفوع اور موضوع کو اچھی طرح سے تو میرے سست دل
مین گذرا کہ اون دفترونکو مختصر کردون اس طرح سے کہ جو لوگون نے اونکے
حق مین کہا ہی وہی لفظ لکھون جس سے اوسکا کچھ اصل نہین یا اصل
اوسکا موضوع ہی تاکہ اچھی طرح سے اپنی فصل مین سبب اونکی ضبط کا
ہو کیونکہ احادیث ثابتہ اتنی ہین کہ اونکا شمار نہین ہوسکتا اور اونکا جمع کرنا
ممکن معلوم نہین ہوتا پھر جس حدیث کی موضوع ہونے مین اختلاف ہی اوسکو
مینے ترک کردیا ہی اس خوف سے کہ شاید ایک طریقہ سی موضوع ہو اور دوسرے
طریقہ سی صحیح ہو کیونکہ یہ کل بات محدثین کو اسناد مین نظر کرنے سے ظاہر ہوئی
ہے اور اگر اسناد کیطرف خیال نہ کیا جائی تو کوئی شئے اسناد کی مقام مین یقین
کا فائدہ نہین دیتی کیونکہ عقل جائز رکھتا ہی کہ جو حدیث نفس الامر مین
صحیح ہو ضعیف اور موضوع ہوجاوے اور موضوع مرفوع صحیح ہوجاوی
مگر حدیث متواتر کہ یہ یقینی علم کے فائدہ مین یقینی ہے اسی واسطے زرکشی
نے کہا ہے کہ ہماری ان دو قولون مین فرق ظاہر ہے یہ حدیث
صحیح نہین ہوئی اور یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ موضوع مین کذب کا
ثابت کردینا ہے اور عدم صحت مین اوسکے ثبوت ہونیسے خبر دینی ہے
اور اس سے اثبات عدم کا لازم نہین آتا اور اللہ تعالی بہت جاننے والا ہے
جاننا چاہیئے کہ کبھی حدیث باعتبار بنیے کی موضوع ہوتی ہے اور باعتبار معنے
کے صحیح اور موافق واسطے کتاب و سنت کے اور مین اللہ سی توفیق کا سوال
کرتا ہون کہ مجھے تحقیق پہ دلالت کرے وہی ہدایت کرنیوالا ہی سیدھے
راستہ کی طرف اور مین حدیثون کو ترتیب حروف ہجا پر
ذکر کرتا ہون خواہ افعال ہون یا حروف یا اسما. **حرف**
الھمزہ - حدیث آخر طب کا داغ لگانا ہے
یہ کلام ہے حدیث نہین ہے یہ ابن دیبع یمانی نے +

تلمیذ السخاوی فی مختصر مقاصدہ والمشہور کما قال
العسقلانی فی امثلۃ العرب اخر الدواء الکی **حدیث**
آیۃ من کتاب اللہ خیر من محمد وآلہ قال العسقلانی
لم اقف علیہ **حدیث** الانبیاء قادۃ والفقہاء سادۃ
ومجالستہم زیادۃ موضوع علی ما فی الخلاصۃ **حدیث**
ابو حنیفۃ سراج امتی موضوع باتفاق المحدثین +
حدیث ابی اللہ ان یصح کتابہ قال السخاوی لا اعرفہ
حدیث الابدال من الاولیاء لہ طرق عن انس
مرفوعا بالفاظ مختلفۃ کلہا ضعیف ذکرہ ابن الدیبع
عن ابن الصلاح اقوی ما روینا فی الابدال قول علی انہ
بالشام یکون الابدال واما الاوتاد والنجباء والنقباء فقد ذکر
بعض مشائخ الطریقۃ ولا یثبت ذلک قلت قال
الزرکشی فی مسند احمد من حدیث عبادۃ بن الصامت
مرفوعا الابدال فی ہذہ الامۃ ثلاثون مثل ابرہیم
خلیل الرحمن کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا وہو
حسن ولہ شاہد من حدیث ابن مسعود فی الحلیۃ قال
السیوطی ولہ شواہد کثیرۃ بینتہا فی التعقبات علی
الموضوعات ثم افردتہا بتألیف مستقل **حدیث**
اتخذوا عند الفقراء ایادی فان لہم دولۃ یوم القیمۃ
فاذا کان یوم القیمۃ نادی مناد سیروا الی الفقراء
فیعتذر الیہم کما یعتذر احدکم الی اخیہ فی الدنیا
قال العسقلانی لا اصل لہ وقال السخاوی بعد ایراد
احادیث بمعناہ وکل ہذا باطل وسبق الحکم بہ للعلامۃ
الذہبی وابن تیمیۃ وغیرہما ذکرہ ابن الدیبع قلت
قال شیخ مشائخنا الحافظ جلال الدین السیوطی

شاگرد سخاوی نے اپنے مختصر مقاصد مین کہا ہے اور مشہور یہی ہے جیسا کہ
عسقلانی کہا ہے عرب کی امثال ہے آخر دوا داغ ہے **حدیث**
ایک آیۃ کلام اللہ کی بہتر ہے محمد سے اور اوسکی آل سے کہا عسقلانی
مین اسپر واقف نہین ہوا **حدیث** انبیا کہینچنے والی ہین اور فقیہ
سردار ہین اور اونکی مجلس علم زیادہ کرتی ہے خلاصہ مین ہے کہ یہ
موضوع ہے **حدیث** ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے باتفاق محدثین
موضوع ہی **حدیث** انکار کیا اللہ نے مگر کہ اپنی کتاب کو صحیح رکہیگا کہا سخاوی
نے مین اسکو نہین پہچانتا **حدیث** ابدال دلیا اون سے ہین بہت طرق
انس سے مرفوعا مروی ہے سب کے سب ضعیف ہین اوسکو ابن دیبع نے ذکر کیا
ہے اور ابن صلاح سے ہے تو بہتر روایتون سے جو ابدال کی باب مین بیان کی
ہین علی کا قول ہے کہ شام مین ابدال ہوتے ہین و لیکن اوتاد اور نجیب اور نقیب
بعض مشایخ نے انکو طرق بیان کئے ہین اور اونسے ثابت کوئی نہین ہے مین
کہتا ہون زرکشی نے کہا ہی کہ مسند امام احمد مین عبادہ بن صامت سے مرفوع
روایت ہی اس امت مین تیس ابدال ہین ہر ایک مثل ابراہیم خلیل اللہ
کے جب ایک اونمین سے مرتا ہی تو اللہ تعالی اوسکی جگہ دوسرا مقرر کر دیتا ہے یہ
حدیث حسن ہے ابن مسعود کی حدیث جو حلیہ مین ہے اوسکی شاہد ہے امام سیوطی
نے کہا ہی اوسکی بہت شاہد ہین جنہین تعقبات علی الموضوعات مین بیان کیا
ہین پہر مینے ایک سالہ اس باب مین مستقل لکہا ہے **حدیث**
پکڑو تم فقیرونکے نزدیک نعمتین کیونکہ اونکی لئے قیامت کے دن دولت ہی
پس جب قیامت کا دن ہوگا آواز کریگا آواز کرنیوالا کہ فقیرونکی طرف چلو
پھر ایک اونکی طرف عذر کریگا جیسا کہ ہر ایک تم مین سے دنیا مین اپنے بہائی کیطرف عذر
کرتا ہی کہا عسقلانی نے اوسکا کچھ اصل نہین سخاوی نے پہر بیان کی اون احادیث کی
جو اوسکے معنی مین ہین کہا ہے یہ سب باطل ہین ابن دیبع نے ذکر کیا ہے کہ
ذہبی اور ابن تیمیہ اس باب مین ایسا حکم کرنی مین سبقت لیگئے ہین
مین کہتا ہون ہمارے مشایخ کے شیخ حافظ جلال الدین سیوطی نے فرمایا ہی

روی ابو نعیم فی الحلیة عن ابی موسی صد الحدیث
وهو اتخذوا عند الفقراء ایادی فان لهم دولة
یوم القیمة **حدیث** اتقوا البرد فانه قتل اخاکم
ابا الدرداء قال السخاوی لا اصل له فان کان واردا
فیحتاج الی تاویل فان ابا الدرداء عاش بعده علیه
السلام دهرا قال المنوفی ویمکن تاویله فانه علیه السلام
عبر عن المضارع بالماضی لتحقق وقوعه باخبار العادل
حدیث اتقوا الساهات قال السخاوی لم اقف علیه
بهذا اللفظ **حدیث** اتقوا مواضع التهم هو معنی
قول عمر من سلك مسالك التهم اتهم رواه الخرائطی
فی مکارم الاخلاق عن عمر موقوفا بلفظ من اقام نفسه
مقام التهم فلا یلومن من اساء الظن به **حدیث**
اتق شر من احسنت الیه قال السخاوی لا اعرفه ویشبه
ان یکون من کلام بعض السلف وفی المجالسة للدینوری
عن علی رضی الله تعالی موقوفا الکریم یلین اذا استعطف
اللئیم یقسو اذا الطف **حدیث** احذروا صفر الوجوه فانه
ان لم یکن من علة او سهر فانه من غل فی قلوبهم للمسلمین
اورده الدیلمی فی مسنده عن ابن عباس قال العسقلانی
لم اقف له علی اصل وان ذکره ابن القیم فی الطب النبوی
له فذلك بغیر سند **حدیث** اجتماع الخضر والیاس
علیهما السلام فی الموسم کل عام قال الحافظ العسقلانی
لا یثبت فیه شیٔ اقول لعله اراد به عدم الصحة و
الا فقد اخرج العقیلی والدارقطنی فی الافراد وابن
عساکر عن ابن عباس عن النبی علیه السلام قال یلتقی
الخضر والیاس کل عام فی الموسم فیحلق کل واحد منهما

ابتدا اس حدیث کا ابو نعیم نی حلیہ مین ابو موسی سے اسطرح بیان کیا ہی
اور اون لوگون نے فقیر ونکے پاس نعمتین پکڑی ہین کیونکہ اونکا غلبہ ہے
قیامت کے روز **حدیث** بچو سردی سے کیونکہ اوس نے تمہارے بہائی ابا الدرداء
کو قتل کیا ہی کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین اگر یہ آنحضرت سے ثابت ہوتی
تو تب بہی تاویل کے حاجت تھی کیونکہ ابا الدرداء آنحضرت کے بعد بہت زمانہ
زندہ رہا منوفی کہا ہی اسکی تاویل اسطرح ہوسکتی ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے زمانہ ماضی کو مضارع سے بیان کیا ہی کیونکہ اخبار آنحضرت وقوع
ہونا یقینی الثبوت ہے **حدیث** بچو آفتون سے کہا سخاوی نے مین ان لفظون سے
اسپر واقف نہین ہوا **حدیث** تہمت کی جگہہ سے بچو یہ حضرت عمر کے
قول کی معنے ہین وہ یہ ہے جو شخص تہمت کی رستون پر چلیگا متہم ہوگا خرائطی نے
مکارم الاخلاق مین عمر سے موقوفا ان لفظون کے ساتھ روایت کیا ہی جس شخص نے
اپنی نفس کو مقام تہمت مین کہڑا کیا پس ملامت کرے اوسکو جس نے اوسکی حق
مین برا ظن کیا ہی **حدیث** بچو اوسکے شر سے جسکی طرف تو نے نیکی کی ہی کہا سخاوی
نے مین اسکو نہین پہچانتا اور بعض سلف کی کلام سے مشابہ ہی اور مجالستہ دینوری
مین حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے موقوف روایت ہی کریم نرم ہوتا ہی جب
اوسکی طرف کوئی نیکی کرے اور بخیل سخت ہوتا ہی جب نیکی کرے **حدیث** زرد منہ
والون سے خوف کرو کیونکہ یہ زردی بیداری اور بیماری سے نہین ہے بلکہ اس لئے ہی کہ انکے دلمین
مسلمانون کے لئے فریب بہتا ہی دیلمی اسکو اپنی مسند مین ابن عباس سے لایا ہے کہا عسقلانی
نے مین اسکی اصل پر واقف نہین ہوا اگرچہ ابن قیم نے اسکو طب نبوی مین ذکر
کیا ہی وہ بہی بلا سند ہے **حدیث** خضر اور الیاس علیہم السلام حج مین ہر
سال جمع ہوتے ہین حافظ عسقلانی نے کہا ہی اسمین کوئی شئی ثابت نہین ہے
مین کہتا ہون شاید اس کا اس قول سے عدم صحت کا ارادہ ہوگا یعنے اس
باب مین کوئی صحیح حدیث نہین) ورنہ عقیلے اور دارقطنی نے افراد
مین اور ابن عساکر نے ابن عباس سے اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیے ہی ملتے ہین خضر اور الیاس ہر سال حج مین پس ہر ایک

راس صاحبه وتيفرقان عن هولاء الكلمات بسم الله ما
شاء الله لا يسوق الخير الا الله ما شاء الله لا يصرف السوء
الا الله ما شاء الله ما كان من نعمة فمن الله ما شاء الله
لا حول ولا قوة الا بالله الحديث ذكره السيوطي **حديث**
اجتمعوا وارفعوا ايديكم فاجتمعنا ورفعنا ايدينا
ثم قال اللهم اغفر للعلماء ثلاثا كيلا يذهب القرآن
واعز العلماء كيلا يذهب الدين موضوع وكذا اللهم
اغفر للمسلمين واطل اعمارهم وبارك لهم في كسبهم موضوع
كذا في اللآلي **حديث** احياء ابويه عليه السلام موضوع
كما قال ابن دحية وقد وضعت في هذه المسئلة رسالة
مستقلة **حديث** اختلاف امتي رحمة زعم كثير من
الائمة انه لا اصل له لكن ذكره القرطبي في غريب الحديث
مستطردا واشعر بان له اصلا عنده وقال السيوطي اخرجه
نصر المقدسي في الحجة والبيهقي في الرسالة الاشعرية
بغير سند واورده الحليمي والقاضي حسين وامام الحرمين
وغيرهم ولعله خرج في بعض كتب الحفاظ التي لم يصل
الينا والله اعلم انتهى وقال الزركشي اخرجه نصر المقدسي
في كتاب الحجة مرفوعا والبيهقي في المدخل عن القاسم
بن محمد قوله وعن عمر بن عبد العزيز قال قال ما سرني
لو ان اصحاب محمد لم يختلفوا لانهم لو لم يختلفوا لم
يكن رخصة قال السيوطي وهذا يدل على ان المراد اختلافهم
في الاحكام وقيل المراد اختلافهم في الحرف والصنايع
ذكره جماعة فسبحان من اقام العباد فيما اراد وفي مسند
الفردوس من طريق جويبر عن الضحاك عن ابن عباس مرفوعا
اختلاف اصحابي لكم رحمة وذكر ابن سعيد في طبقاته عن

آپس میں مبالغہ کرتا ہی اور یہ کلمات کہکر جدا ہوتی ہیں شروع کرتا ہوں ساتھ
نام اللہ کے جو اللہ چاہی نیکی نہیں کرتا اگر اللہ چاہی اور نہیں پہیرتا برائی کو مگر اللہ جسقدر
وہ چاہی جس قدر نعمتیں ہیں اللہ سے ہیں نہیں پہرنا گناہ سے اور نہیں قوت
طرف نیکی مگر ساتھ مدد اللہ تعالی کی اس حدیث کو سیوطی نے ذکر کیا ہی
حدیث جمع ہو جیو اور ہاتھ اوٹھاؤ پس ہم جمع ہوگئے اور ہاتھ اوٹھائے پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا یا اللہ بخش دے مسلمانونکو
تاکہ قرآن مجید رفع ہو جاوے اور علماؤنکو عزت دے تاکہ دین رفع ہو جاوے موضوع
ہے اور یہ بھی موضوع ہی یا اللہ بخش مسلمانونکو اور اونکی عمرین لمبی کر اور اونکی کسب میں
برکت دے ایسا ہی لآلی میں ہے **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں
باپ کا زندہ ہونا موضوع ہی جیسا کہ ابن دحیہ نے کہا ہے اور میں اس باب میں مستقل
رسالہ لکہا ہی **حدیث** میری امت کا اختلاف رحمت ہے بہت اماموں نے
کہا ہی کہ اسکا کچہہ اصل نہیں لیکن قرطبی نے اسکو غریب حدیث میں شمار کیا ہے
اور کہا کہ اسکا کچہہ اصل ہی اور کہا سیوطی نے نصر مقدسی نے اسکو حجت میں لایا ہے
اور بیہقی رسالہ اشعریہ میں بغیر سند کے لایا ہی اور حلیمی اور قاضی حسین
اور امام الحرمین وغیرہا سکو لائی ہیں شاید بعض کتب حفاظ میں اسکی سند
ہوگی جو ہم کو نہیں ملین اور اللہ بہت جاننے والا ہے انتہی کہا زرکشی
نے نصر مقدسی نے کتاب الحجت میں مرفوع اور بیہقی مدخل میں قاسم بن
محمد کا قول لایا ہے عمر بن عبد العزیز سے ہی کہ کہا اونسے مجھے کوئی
شئے خوش نہ لگتی اگر اصحاب محمد کے اختلاف نہ کرتے کیونکہ اگر وہ
اختلاف نہ کرتے رخصت نہ ہوتی کہا سیوطی نے یہ قول اسپر دلالت کرتا
ہے کہ مراد اختلاف سے اختلاف فی الاحکام ہی اور بعضوں نے کہا ہے
مراد اس سے اختلاف حروف اور صنائع ہے اسکو جماعت نے ذکر کیا ہی پس پاک
ہے وہ ذات جسنے اپنے بندون کو قائم رکہا ہی جسپر اسکا ارادہ ہے اور مسند
فردوس میں جویبر سے اونسے ضحاک سے اونسے ابن عباس سے مرفوع روایت
کیگئی ہی میرے اصحابونکا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے اور ابن سعید نے اپنی طبقات

القاسم بن محمد قال كان اختلاف اصحاب محمد رحمة
للناس قلت ومفهومه ان اختلاف غير هذه الامة
رحمة ونقمة ومما يؤيده معنى وان اختلف مبنى حديث
لا يجتمع امتي على ضلالة رواه ابن ابي عاصم في السنة
من حديث انس ورواه الترمذي من حديث ابن عمر بلفظ
لا يجمع الله هذه الامة على ضلالة ابدا وفي مستدرك
الحاكم عن ابن عباس رفعه لا يجمع الله هذه الامة
على ضلالة ويد الله مع الجماعة ورواه احمد في مسنده
والطبراني في الكبير عن ابي نضرة الغفاري مرفوعا في
حديث فيه سألت ربي ان لا يجتمع امتي على ضلالة فاعطانيها
حديث اخروهن من حيث اخرهن الله يعني
النساء هو في الهداية حديث مشهور قال ابن الهمام لا يثبت
رفعه فضلا عن شهرته والصحيح انه موقوف على
ابن مسعود حديث اخفوا الختان واعلنوا النكاح
قال السخاوي لا اصل للاول وقد وردت احاديث
تشهد للاعلان بالنكاح حديث اذا اردت ان
اخرب الدنيا بدأت ببيتي فخربته ثم اخرب الدنيا قال
العراقي في تخريج الاحياء لا اصل له حديث اذا اراد
الله ان ينزل الى سماء الدنيا نزل عن عرشه بذاته
هذا دجال حديث اذا اكلتم فافضلوا ذكره
السخاوي ولم يتكلم عليه قال ابن الديبع وما في الصحيح
من شربه عليه السلام الفضلة من اللبن وكذا سلت
القصعة في الصحيح يرده قلت لكن يوافقه حديث
لا خير في طعام ولا شراب ليس له سؤر وحديث اذا شربتم
فاسئروا ذكرهما عياض وابن الاثير الثاني والجمع بانه

قاسم بن محمد سے ذکر کیا ہے کہ کہا اوس نے اختلاف اصحاب محمد کا آدمیون
کے لئے رحمت تہا مین کہتا ہون مفہوم اسکا یہ ہے کہ اختلاف غیر اس
امت کا زحمت اور موجب عذاب ہے اور اسکی یہ حدیث باعتبار معنی کے
تائید کرتی ہے اگرچہ مبنی مین مختلف ہے میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی
ابن ابی عاصم نے سنت مین انس سے روایت کی ہے اور ترمذی ابن عمر
سے ان لفظون سے لایا ہے نہ جمع کریگا اللہ تعالی گمراہی پر ہمیشہ اور مستدرک
حاکم مین ابن عباس سے مرفوع روایت ہے نہ جمع کریگا اللہ تعالی اس امت کو
گمراہی پر اور ہاتھ اللہ کا جماعت کے ساتھ ہے روایت کیا احمد نے مسند مین
اور طبرانی کبیر مین ابی نضرہ غفاری سے مرفوعا ایک حدیث مین لایا ہے کہ
سوال کیا مینے اپنے رب سے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہو پس اللہ نے
میرا سوال قبول کیا ہے حدیث پیچھے کرو عورتون کو جیسا کہ پیچھے
اونکو اللہ نے کیا ہے ہدایہ مین ہے کہ یہ حدیث مشہور ہے کہا ابن ہمام نے
اسکا مرفوع ہونا ہی ثابت نہین چہ جائیکہ مشہور ہو صحیح یہ ہے کہ ابن
مسعود پر موقوف ہے حدیث ختنہ پوشیدہ کرو اور نکاح کو مشہور کرو
کہا سخاوی نے پہلے کا کچھ اصل نہین ہے بلکہ بعض حدیثین آئی ہین جو نکاح کی اعلان
کے شاہد ہین حدیث جب مین ارادہ کرتا ہون کہ دنیا کو خراب کرون
تو اپنے گھر کو شروع ہوتا ہون پس خراب کرتا ہون پھر خراب کرتا ہون
دنیا کو کہا عراقی نے تخریج الاحیا مین اسکا کچھ اصل نہین حدیث
جب اللہ تعالی آسمان دنیا کی طرف نزول کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے عرش سے
بذات تعالی سکے بیان کی نیو اکہ دجال ہین حدیث جب تم کہا لو تو چاہئے فضلہ
سخاوی نے اسکو بیان کیا اور اسپر کچھ کلام نہ کی کہا ابن دیبع نے جو صحیح مین
مین آنحضرت کا دودھ کا پس ماندہ پینا اور پیالہ کا چہاٹنا ثبوت ہے اسکو
رد کرتا ہے مین کہتا ہون لیکن یہ حدیث اسکی موافقت کرتی ہے
نہین لیکے اوس طعام اور پانی مین جسکا جوٹہا نہو اور حدیث جب بھی اسکے موافق ہے
پانی پیو تو جوٹہا چھوڑو عیاض نے اسکو ذکر کیا

يجوز استنقاؤه والافضل ابقاؤه بقدر ما ينتفع به
غيره والا فالافضل نقاؤه كما يقال بقوا او نقوا
حديث اذا جئت يا معاذ ارض الخصيب يعني
من اليمن فهرول فان فيها الحور العين قال السخاوي
لا اعرفه وقال المنوفي بل الحكم عليه بالوضع ظاهر
حديث اذا جلس المتعلم بين يدي العالم فتح الله
عليه سبعين بابا من الرحمة ولا يقوم من عنده
الا كيوم ولدته امه واعطاه الله بكل حرف ثواب ستين
شهيدا وكتب الله بكل حديث عبادة سنة موضوع كما
في الذيل **حديث** اذا حضر العشاء والعشاء
فابدؤا بالعشاء قال العراقي لا اصل له في كتب الحديث
بهذا اللفظ واصل الحديث في المتفق عليه بلفظ اذا
وضع العشاء واقيمت الصلوة فابدؤا بالعشاء وقال
السيوطي ووهم من عزاه الى مصنف ابن ابي شيبة و
سبق به العسقلاني في فتح الباري حيث قال لفظ ابن
ابي شيبة وحضرت الصلوة كما اخرجه في مسنده لا
انه في المصنف بلفظ حضرت العشاء كما توهم **حديث**
اذا ذكر الصالحون فحيهلا بعمر ذكره عياض في الاكمال
من قول ابن مسعود وكذا القرطبي وابن الاثير وظاهر
كلام العراقي في الذخيرة في باب الاذان انه حديث
فلعله اراد به حديثا موقوفا **حديث** اذا
رايت القاري يلوذ بالسلطان فاعلم انه لص واذا
رايته يلوذ بالاغنياء فاعلم انه مراء واياك ان تخدع
ويقال يرده مظلمة ويدفع عن مظلوم فان هذه
خدعة ابليس اتخذها القراء سلما من قول الثوري

مطابقت ہوسکتی ہے برتن کا صاف کرنا جائز ہے اور کچھ باقی چھوڑنا افضل
ہے اوس قدر کہ اوس سے دوسرا آدمی نفع اوٹھاوے مگر نا افضل صاف کرنا ہی جیسا کہ کہا
گیا ہی باقی چھوڑو یا صاف کرو **حدیث** اى معاذ جب تو یمن سے زمین سنگریزہ کو آوے
تو جلدی کر کیونکہ اوس میں حوریں کشادہ چشم والی ہین کہا سخاوی نے میں اوسکا نہیں
پہچانتا اور کہا منوفی نی وضع کا اوسپر حکم کرنا ظاہر ہے **حدیث** جب شاگرد
اوستاد کی روبرو بیٹھتا ہی تو اللہ تعالے اوسپر ستر دروازے رحمت کی کھولتا
ہے اور جب اوس سے کھڑا ہوتا ہی تو ایسا ہوتا ہی جیسا اوسکو ماں نے آج جنا ہی اور
اللہ تعالی اوسکو ہر ایک حرف کی بدلے ساٹھ شہید کا ثواب دیتا ہی اور ہر ایک
حدیث کے بدلے ایک برس کے عبادت کا ثواب لکھدیتا ہی۔ یہ حدیث موضوع
جیسا کہ ذیل میں ہے **حدیث** جب نماز عشا اور کہانا حاضر ہو جاوین تو
پہلے کہانا کہاؤ کہا عراقی نی کتب حدیث میں ان لفظوں سے اسکا اصل نہین
ہے اور بخاری مسلم میں اسکا اصل ان لفظوں سے ہی جب کہانا رکہا جاوے اور نماز
کہڑی ہو جاوے تو پہلے کہانا کہاؤ۔ کہا سیوطی نے جس شخص نے اسکو مصنف
ابن ابی شیبہ کے طرف منسوب کیا ہی وہم کیا ہی اور عسقلانی نے اسکے ساتھ
سبقت کی ہے جیسا کہ فتح الباری میں اوس نے کہا ہی لفظ ابن ابی شیبہ کے
یہ ہین اور حاضر ہو نماز جیسا کہ اوس نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے یہ الفاظ اوس
مین نہین حاضر ہو کہانا۔ جیسا کہ بعضوں نے توہم کیا ہی **حدیث** جب نیکو کا
ذکر کیا جاوے تو عمر کی طرف آیئے اونکا ذکر بھی۔ عیاض نے اکمال میں
قول ابن مسعود کا بیان کیا ہی اور ایسا ہی قرطبی اور ابن الاثیر نے بیان کیا ہی
اور ظاہر کلام عراقی کی ذخیرہ میں باب الاذان یہ ہی کہ یہ حدیث ہے شاید اوسکا
حدیث سے حدیث موقوف کا ارادہ ہوگا **حدیث** جب تو قاری کو
دیکھے کہ وہ سلطان سے پناہ پکڑتا ہی پس جان کہ وہ چور ہے اور جب پناہ پکڑے اغنیا
سے پس جان کہ وہ ریاکار ہی اور بچ فریب کہانے سے اور کہا جاتا
ہے کہ ظلم کو رد کرتا ہے اور مظلوم سے دفع کرتا ہے پس تحقیق
یہ شیطان کا فریب ہے اسکو قاریوں نے سیڑہی بنا لیا ہی یہ قول ثوری کا

وکذا قوله انی لالقی الرجل ابغضه فیقول لی کیف
اصبحت فیلین له قلبی فکیف بمن اکل ثریدهم ووطی
بساطهم ومن ثم ورد اللهم لا تجعل الفاجر عندی نعمة
یرعاه قلبی وقیل ما اقبح ان یطلب العالم فیقال هو بباب
الامیر وقد قیل بئس الفقیر علی باب الامیر ونعم الامیر
بباب الفقیر **حدیث** اذا صدقت المحبة سقطت
شروط الادب قال ابن الدیبع لیس بحدیث قلت بل هو
من کلام الجنید کما فی الرسالة القشیریة بلفظ سقطت
شروط ادبها ویقال سقط الادب **حدیث** اذا
صلیتم علی فعموا ای ادخلوا الانبیاء معی وآلی واصحابی
قال السخاوی لم اقف علیه بهذا اللفظ **حدیث**
اذا کان الفئ ذراعا ونصفا الی ذراعین فصلوا الظهر
باطل **حدیث** اذا کبر ولدک وآخه لم یرد بهذا
اللفظ وهو معنی حدیث اورده الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم
والدارقطنی مرفوعا الولد سبع سنین سید وامیر
سبع سنین اخ ووزیر فان رضیت مکانته والا فاضرب
علی جنبه فقد اعذرت فیما بینک وبینه وسنده ضعیف
حدیث اذا کتب احدکم فلا یکتب علیه بلع فانه
اسم شیطان ولکن یکتب علیه الله موضوع کما فی اللآلی
حدیث اذا کنت علی الماء فلا تبخل بالماء قال السخاوی
لم اقف علیه **حدیث** اذا وقع الذباب فی اناء احدکم
فامقلوه صحیح واما فامقلوه ثم انقلوه فمصنوع موضوع
علیها فی المغرب **حدیث** اربع لا یشبعن من
اربع ارض من مطر وانثی من ذکر وعین من نظر و
عالم من علم موضوع کما ذکره ابن الجوزی قال السخاوی

اور ایسا ہی یہ قول اوسکا مین ایسے آدمی کو ملتا ہون جسکو مین دشمن
جانتا ہون پس مجھے کہتا ہی کسطرح تونے صبح کی تو میرا دل نرم ہو جاتا ہی
پس کسطرح حال ہی اوس شخص کا جو اونکا ثرید کہائے اور انکی بچھاؤنے پر بیٹھے
اسیواسطے یہ بات وارد ہوئی ہے یا اللہ نکر فاجر کیلئے میرے پاس نعمت کہ
رعایت کرے اوسکی دل میرا اور کہا گیا ہی کیسی ہے قبیح بات ہی کہ طلب کیا جائے
عالم کو اور وہ امیر کے دروازہ پر ہو اور کہا گیا ہی برا ہی فقیر دروازہ امیر پر اور اچھا ہی
امیر دروازہ فقیر پر **حدیث** جب محبت صادق ہو جاتو شرطین ادب کے گر جاتے
ہین کہا ابن دیبع نے یہ حدیث نہین مین کہتا ہون بلکہ یہ جنید کا کلام ہے جیسا کہ
رسالہ قشیریہ مین ان لفظون سے ہے اوسکے ادب کے شرطین گر جاتی ہین اور کہا جاتا ہے
ادب گر جاتا ہی **حدیث** جب تم مجھپر درود بھیجو پس عام کرو یعنی دوسرے انبیاء کو
میرے آل اور اصحاب کو میرے ساتھ بھی داخل کرو۔ کہا سخاوی نے مین ان لفظون کے
ساتھ اسپر واقف نہین ہوا **حدیث** جب سایہ ڈیڑھ گز تا دو گز تک ہو تو ظہر کی نماز
پڑھو باطل ہے **حدیث** جب بڑا ہو بیٹا تیرا تو اوسکو بہائی بنا۔ ان لفظون سے
نہین آیا ہے لیکن یہ معنے اوس حدیث کے ہین جو طبرانی اوسط مین لایا ہی اور ابو نعیم اور
دارقطنی مرفوع لائے ہین لڑکا سات برس کا سردار اور امیر ہے اور سات برس کا غلام
اور امیر اور سات برس کا بہائی اور وزیر ہے اگر تو اوسکی مرتبہ پر راضی ہوا (تو بہتر) اور
اوسکے اطراف پر مار تو اسکی عذر کو جو درمیان تیری اور اوسکے ہے پہونچ گیا ہی **حدیث**
جب لکھے کوئی تم مین سے تو اوسپر بلع کا لفظ نہ لکھے کیونکہ یہ شیطان کا اسم ہے
لیکن اوسپر اللہ لکھے۔ موضوع ہے جیسا کہ لآلی مین ہے **حدیث**
جب تو پانی پر ہو تو پانی کے ساتھ بخل مت کر۔ کہا سخاوی نے مین اوس پر
واقف نہین ہوا **حدیث** جب مکھی کسی کے برتن مین گرے
تو اوسکو غوطہ دو۔ صحیح ہے لیکن غوطہ دو پہر نکالو یہ الفاظ موضوع
ہین جیسا کہ مغرب مین ہے **حدیث** چار چیزین نہین سیر
ہوتین چار سے زمین پانی سے اور عورت مرد سے اور آنکھ نظر سے اور عالم
علم سے موضوع ہی۔ جیسا کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہی کہا سخاوی نے

وذكره الحاكم في تاريخ نيسابور وابو نعيم في الحلية
من حديث سليمان التيمي عن محمد بن الفضل بن عطية
اتهم بالوضع والكذب قال الزركشي ورواه ابن عدي
من حديث عائشة وقال منكر وقال المنوفي الاشبه
في المشهور انه كلام الحكماء **حديث** الارز
ليس بثابت ذكره ابن الديبع قلت قد خرج ابو نعيم
في الطب النبوي عن علي مرفوعا سيد طعام الدنيا
اللحم ثم الارز وكذا رواه الديلمي **حديث**
الارض في البحر كالاصطبل في البر لم يوجد له اصل
حديث الارضون سبع في كل ارض نبي كنبيكم
يروى عن ابن عباس قال ابن كثير بعد عزوه لابن جرير
وهو محمول ان صح نقله اي عن ابن عباس رضي الله
عنهما انه اخذه من الاسرائيليات وذلك وامثاله اذا
لم يصح سنده الى المعصوم فهو مردود على قائله **حديث**
الارض المقدسة لا تقدس احدا انما يقدس الانسان
عمله اورده مالك في الموطا عن يحيى بن سعيد ان
ابا الدرداء كتب الى سلمان ان هلم الى الارض المقدسة
فكتب اليه سلمان ان الارض الخ وذكره وهو مع كونه
موقوفا منقطع وقد ذكر ابن الملك في شرح خطبة
المشارق كان والدي يقول حاكيا عن مشائخه ان
من دفن بمكة ولم يكن لائقا بها ينقله الملائكة
لكني لم اجد فيه رواية **حديث** استفتحوا بالصدقات
وبقضنا الدين يدور على الالسنة ولم اره بهذا
اللفظ ذكره ابن الديبع **حديث** اسعد الفرد في
زمانه رواه ابو نعيم في الحلية عن طاوس قال كان

حاکم نے تاریخ نیسابور مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین حدیث سلیمان تیمی
سے محمد بن فضل بن عطیہ سے ذکر کیا ہی کہ یہ وضع اور کذب سے متہم ہے کہا
زرکشی نے اور اسکو ابن عدی نے حدیث عائشہ سے روایت کیا ہے اور کہا منکر ہے
اور کہا منوفی نے یہ حکما کی کلام سے مشابہ ہی **حدیث** چاول کے
ثابت نہین ہی اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا ہی مین کہتا ہون ابو نعیم نے
طب نبوی مین علی سے مرفوع روایت کی ہے دنیا کے طعامون کا
سردار گوشت ہی بعد اوسکی چاول اور ایسا ہی دیلمی نے ذکر کیا ہی
حدیث زمین پانی مین مثل طویلہ کے ہی خشکی مین ۔ اسکا اصل
نہین پایا گیا **حدیث** سات زمین ہین ہر زمین مین نبی ہے
مثل نبی تمہارے کے ۔ ابن عباس سے مروی ہے کہا ابن کثیر نے بعد
اسکے نسبت کرنیکے ابن جریر کیطرف اگر یہ نقل ابن عباس سے ثابت
ہو جائی تو اسپر محمول ہے کہ اوس نے اسرائیلیون سے لی ہو اور یہ اور
مثل اسکے اگر سند انکی آنحضرت تک صحیح نہو تو اوسکے قائل
پر مردود ہین **حدیث** زمین مقدس کسیکو پاک نہین کرتی لیکن آدمی
کو اسکے عمل پاک کرتے ہین ۔ مالک نے موطا مین یحیی بن سعید سے روایت
ہے کہ ابا الدرداء نے سلمان کی طرف لکھا کہ تو زمین مقدس کیطرف
چلا آ ۔ پس سلمان نے اوسکی طرف لکھا کہ زمین الخ اور ذکر کیا اوسنے
باوجودیکہ یہ موقوف ہی منقطع بھی ہے ۔ اور ابن ملک نے مشارق
کے خطبہ کی شرح مین ذکر کیا ہی کہ میرا والد بعض مشائخون سے حکایت
کرتا تہا جو شخص مکہ مین دفن کیا جاوے اور اسکے لائق نہو اسکو
فرشتے اوٹھا دیتے ہین لیکن مینے اسمین کوئی روایت نہین دیکھی
حدیث طلب فتح کی کرو ساتھ صدقون کے یا ادا کرنے قرض
کے ۔ یہ حدیث زبانون پر پہرتی ہے اور مینے اسکو ان لفظون
سے نہین دیکھا ذکر کیا اسکو ابن دیبع نے **حدیث** سعید کی
سردار کے لئے اسکے زمانہ مین ابو نعیم نے حلیہ مین طاوس سے روایت کی کہا

يقال فذكره انتهى اورده السيوطي **حديث** اسمعي يا جارة قاله الحجاج لانس حين شكا منه انما مثلي ومثلك كمثل الذي قال اياك اعني واسمعي يا جارة

حديث اشهد اني رسول الله قال الرافعي المنقول انه كان يقول في تشهده اشهد اني رسول الله قال العسقلاني في تخليص تخريجه ولا اصل لذلك بل الفاظ التشهد متواترة عنه فانه كان يقول اشهد ان محمدا رسول الله وان محمدا عبده ورسوله واما في غير التشهد فقد ورد في حديث سلمة بن الاكوع لما خفت ازواد القوم فذكر الحديث ثم قال اشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله وكذا حين بشره جابر بوفاء دين ابيه وبالفضل لبركة دعائه قال اشهد اني رسول الله

حديث من اكرام الميت دفنه قال السخاوي لم اقف عليه مرفوعا وانما اخرجه ابن ابي الدنيا من جهة ايوب السختياني قال كان يقال من كرامة الميت على اهله تعجيله الى حفرته ويشهد له **حديث** اسرعوا بالجنازة قال وقد عقد البيهقي بابا لاستحباب تعجيل تجهيز الميت اذا بان موته واورد فيه ما رواه الطبراني بسنده مرفوعا لا ينبغي لجيفة مسلم ان تحبس بين ظهراني اهله الحديث وللطبراني من حديث ابن عمر مرفوعا اذا مات احدكم فلا تحبسوا واسرعوا به الى قبره وفي لفظ من مات في بكرة فلا يقيلن الا في قبره ومن مات عشية فلا يبيتن الا في قبره ثم قال السخاوي واهل مكة في غفلة عن هذا فانهم غالبا يجيئون بميتهم بعيد الظهر

کہا جاتا تھا پس اسنی اسکو ذکر کیا انتہی اسکو سیوطی لایا ہے **حدیث** سن تو ن اے ہمسائی والی حجاج نی انس سے کہا ہے جب اونسے اسسے شکایت کی میر مثال اور تیری مثال اوس شخص کیطرح ہی کہ کہا اوس نے میری مراد کہتا ہون اور سن تو اے ہمسائے **حدیث** مین گواہی دیتا ہون کہ مین رسول اللہ کا ہون کہا رافعی نے منقول ہے یہ کہ آنحضرت اپنی تشہد کہتی تھے مین گواہی دیتا ہون کہ مین رسول اللہ ہون کہا عسقلانی نے تلخیص مین اسکا کچھ اصل نہین بلکہ الفاظ تشہد کی آنحضرت سے بطور تواتر کی ثابت ہین پس آنحضرت کہتے تھے مین گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول اللہ کا ہی اور بتحقیق محمد اوسکا بندہ ہے اور رسول اوسکا ہی لیکن غیر تشہد مین حدیث سلمہ بن اکوع مین وارد ہوا ہے جب قوم کی توشے کم ہوئے بعد بیان حدیث کی بیان کیا مین گواہی دیتا ہون کہ سوا اللہ کے کوئی لائق عبادت کی نہین ہے اور مین رسول اللہ کا ہون اور ایسا ہی جب جابر نی آنحضرت کو بشارت دی کہ مینی آپکی دعا کی برکت سے باپ کا قرضہ ادا کیا ہی اوسوقت آنحضرت نے فرمایا مین گواہی دیتا ہون کہ مین رسول اوسکا ہون **حدیث** میت کے تعظیم اوسکا دفن کرنا ہے کہا سخاوی نے مین اسکے مرفوع ہونے پر واقف نہین ہوا لیکن اسکو ابن ابی الدنیا نی ایوب سختیانی سے نقل کیا ہی کہ کہا اونے کہا جاتا تھا تعظیم میت کے اسکے اہل پر یہ ہی کہ جلد لیجائین اسکو اوسکی قبر کیطرف اور یہ حدیث جلد کرو ساتھ جنازے کی اوسکی شاہد ہے کہا اوسنی بیہقی نے اسمین ایک باب منعقد کیا ہی جب میت کی موت کا ثبوت قریب ہو تو تجہیز اسکا جلد کرنی مستحب ہے اور اسمین روایت جو طبرانی نے سند مرفوع سے لایا ہے لائق نہین ہے کہ ہر مسلمان کی قید کرنا اوسکی اہل بیچ مین اور طبرانی مین ابن عمر سے مرفوع ہی جب کوئی تم مین سے مری تو اوسکو قید نہ کرو اور جلدی لیجاؤ اوسکو قبر کیطرف اور دوسری طرح ہی جو شخص صبح کو مری پس قیلولہ کری مگر اپنی قبر مین اور جو شخص عشا کیوقت مرے پس نہ رات گذارے مگر اپنی قبر مین کہا سخاوی نے اور اہل مکہ کے اس سے غافل ہین کیونکہ وہ اکثر لاتے ہین اپنے میتون کو بعد ظہر کے

او وقت التسبیح فی السحر وقد یکون مات قبل الوقتین
بکثیر فیضعونه عند الکعبة حتی یصلی الصبح او العصر
ثم یصلی علیه قال الخطابی ولقد صدق رحمه الله فی
انکار ذلك وقد کان ینکر ذلك علیهم شیخنا العارف
بالله محمد بن عراق قلت وقد یعتذر لاهل مکة فی
تاخیرهم انه لاجل اجتماع المسلمین فی الصلوة وتشییع
الجنازة لاسیما فی الازمنة الحارة والله اعلم بالمقاصد
الحسنة والبدع المستحسنة وقد صح عن ابن مسعود
مرفوعا وموقوفا ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله
حسن **حدیث** اکرموا الخبز له طرق کلها مضطربة
وبعضها اشد فی الضعف من بعض قال السخاوی
ولا یتهیأ علیه الحکم بالوضع لاسیما وفی المستدرك
للحاکم عن عائشة رضی الله عنها ان النبی علیه السلام
قال اکرموا الخبز وقال العسقلانی فهذا شاهد صالح
قلت وقد اخرجه البغوی فی معجم الصحابة بزیادة فان
الله انزله من برکات السماء **حدیث** اکرموا الشهود
فان الله یستخرج بهم الحقوق ویدفع بهم الظلم قال
العقیلی انه غیر محفوظ بل صرح الصغانی بانه موضوع
ولم یسندك ذلك العراقی وقال السیوطی رواه الدیلمی
عن ابن عباس قلت قد قال الحاکم صحیح الاسناد ذکره
عنه العراقی فی تخریج احادیث الاحیاء والسیوطی فی
الاحادیث التی رد علی ابن الجوزی فی الموضوعات قال
وسکت عنه الذهبی ای لم یتعقبه علی الحاکم
حدیث اکل الطین حرام علی کل مسلم قال البیهقی
روی فی تخریجه احادیث لا یصح منها شی

اور وقت صبح کی حالانکہ وہ دیر پہلے اس سے مرجاتا ہی اوسکو کعبہ کے پاس
رکھ چھوڑتے ہین صبح اور عصر کی نماز پڑھ کر پھر اوس پر جنازہ پڑھتے ہین
کہا خطابی نے جو سخاوی نے اہل مکہ پر انکار کیا ہی سچ کیا ہی اور اوپر ہمارے
شیخ عارف باللہ محمد بن عراق اسپر انکار کرتا تھا اور کبھی اہل مکہ
کے تاخیر سے یہہ عذر کرتا تھا کہ مسلمان نماز مین بہت جمع ہوتی ہین
اور مشہور ہو جاتا ہے جنازہ خاصکر گرمی کے دنون مین اور اللہ بہتر
جاننے والا ہی اچھی مقصودونکو اور اچھی بدعتونکو اور ابن عباس سے مرفوع
اور موقوف روایت ہی ثابت ہو چکا ہے کہ جسکو مسلمان نیک سمجھین وہ
اللہ کی نزدیک نیک ہے **حدیث** روٹی کی تعظیم کرو۔ اسکے بہت
طرق ہین سب کے سب ضعیف اور مضطرب ہین اور بعض بعض سے زیادہ
ضعیف ہین کہا سخاوی نے اسپر حکم وضع کا کیا نہین جا سکتا کیونکہ
مستدرک حاکم مین عائشہ سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے روٹی
کی تعظیم کرو اور کہا عسقلانی نی یہہ شاہد صالح ہے مین کہتا ہون
اسکو بغوی نے معجم صحابہ مین اس زیادتی سے نکالا ہے کیونکہ اللہ
نے اسکو آسمان کی برکتون سے نازل کیا ہے **حدیث**
گواہون کی تعظیم کرو کیونکہ اللہ تعالے انکے سبب سے حقوق کو نکالتا ہے
اور سبب انکی ظلم کو دفع کرتا ہے۔ کہا عقیلی نے یہ غیر محفوظ ہی
بلکہ صغانی نے تصریح کی ہے کہ یہ موضوع ہے اور عراقی نے اسکو
نہین پایا کہا سیوطی نے اسکو دیلمی نے ابن عباس سے روایت
کی ہے مین کہتا ہون حاکم نے اسکو صحیح الاسناد کہا ہی اوس سے عراقی
نے تخریج احادیث الاحیا مین اور سیوطی نے اون احادیث مین جو
ابن جوزی پر موضوعات مین رد کیا ہے ذکر کیا ہے اور کہا
کہ اس سے ذہبی چپ رہا ہے یعنے حاکم پر کچھ تعقب نہین کیا
حدیث مٹی کا کھانا حرام ہے ہر مسلمان پر کہا بیہقی نے
ایسے بہت حدیثین مروی ہین لیکن صحیح انسے کوئی نہین

وتبعه غيره في ذلك وهو كذلك ذكره السخاوي
وقال الزركشي حديث اكل الطين وتحريمه صنف
فيه جزء واحاديثه لا تصح قلت لا يلزم من عدم
صحته نفي وجود حسنه وضعفه فقد ذكره السيوطي
في جامعه الصغير من رواية الطبراني عن ابي هريرة
رضي الله عنه مرفوعا من اكل الطين فكانما اعان
على قتل نفسه حديث اكل الهريسة ففي المختصر
شكوت الى جبريل ضعفي من الوقاع فدلني على الهريسة
وفي رواية فامرني باكل الهريسة طرقه موضوعة
قيل ضعيفة واما قول معاذ هل اتيت يا رسول الله
بطعام من الجنة قال نعم اتيت بهريسة فاكلتها فزادت
في قوتي قوة اربعين وفي نكاحي نكاح اربعين وكان معاذ
لا يعمل طعاما الا بدأ بالهريسة فقال وضعه محمد بن
الحجاج اللخمي وكان صاحب هريسة غالب طرق الحديث
يدار عليه وسرقه منه كذابون قيل له طريق آخر فيه
ابراهيم قال الازدي هو ساقط عنه وفي شرح ابن حجر
المكي لشمائل الترمذي ان الطبراني روى في الاوسط ان
جبرئيل اطعمني الهريسة يشد بها ظهري لقيام الليل
ورد بانه موضوع حديث اسعفانية ونذري
الهريسة ليس بحديث كما ذكره الديبع حديث اصل كل
كل داء الرضاع عن النفس من كلام السلف وليس بحديث
كما قاله ابن الديبع حديث اعينوا الشاري لا اصل له
بهذا اللفظ وكذا قوله المشتري معان ذكره ابن الديبع (حديث)
اعوذ بالله من علامة مما لا اصل له كما قاله السيوطي
حديث تنصحوا واصطلحوا هو من الامثال السائرة وليس بحديث

اور اسمین اور لوگ بھی اسکی تابع ہوئی ہین اور ایسا ہی سخاوی نے
ذکر کیا ہے اور کہا زرکشی نے حدیث مٹی کی کہانی مین اور اسکی حرمت
مین ایک کتاب تصنیف ہو چکی ہے اور حدیثین اسکی صحیح نہین ہین
مین کہتا ہون عدم صحت سے نفی وجود حسن اور ضعیف اسکی کی لازم
نہین آتی سیوطی نی جامع صغیر مین طبرانی کی روایت سے ابوہریرہ سے مرفوعاً
ذکر کیا ہے جس شخص نے مٹی کہائی گویا وسنے اپنے نفس پر قتل مدد کی حدیث
حلوی کا کہانا مختصر مین ہے اپنی ضعف جماع کی شکایت جبرائیل علیہ السلام
سے کی پس وسنے مجھے حلوے کے کہانی کیطرف راہ بتلائی ایک روایت
مین ہے مجھکو حکم کیا حلوے کے کہانی کا اسکے طرق موضوع ہین اور
بعضون نے کہا ضعیف ہین لیکن قول معاذ کا کہا یا رسول اللہ آپ جنت
کا طعام دیے گئے ہین فرمایا ہان دیا گیا ہون حلوے سے اسکو کہایا
اور اسنے میری قوت مین چالیس مردون کی قوت زیادہ کی اور میرے جماع مین
چالیس مردون کے جماع اور معاذ جو طعام بناتے پہلے اسمین حلوا بناتا اسکو محمد بن حجاج
لخمی نے بنایا ہے اور وہ صاحب حلوے تہا اور اکثر طرق حدیث کی اسی دو
کوٹے ہین اور اسی کا ذبون نے چوری کی ہے کہا گیا ہے ایک طریق اور [illegible]
ہے ابراہیم کہا ازدی نے وہ اس سے ساقط ہے اور شرح ابن حجر مکی کی
شمائل ترمذی مین لکہا ہے کہ طبرانی نے اوسط مین [illegible]
علیہ السلام نے مجھے حلوا دیا جس سے [illegible] رات کی [illegible]
اور کہا کہ یہ موضوع ہے حدیث [illegible]
حدیث نہین جیسا کہ دیبع نے ذکر کیا ہے حدیث اصل ہر [illegible] کا
رضا نفس کے ہے پہلون کی کلام ہے اور حدیث نہین جیسا کہ ابن دیبع نے
کہا ہے حدیث خریدار کی مدد کرو اسکا ان لفظون سے کچھ اصل نہین ہے
اور ایسا ہی اس قول کا کچھ اصل نہین مشتری [illegible] کیا جاتا ہے اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا
ہے حدیث پناہ مانگتا ہون اللہ سے [illegible] اسکا کچھ اصل نہین جیسا کہ سیوطی
نے کہا ہے حدیث نصیحت کرو اور صلح کرو یہ مثال مشہورہ سے ہے اور حدیث نہین

ذكره ابن الديبع حديث الاعادة سعادة لم
اره بهذا اللفظ ذكره ابن الديبع قلت والمشهور على السنة الا
ان الافادة خير من الاعادة لكن في الشمائل للترمذي
انه عليه السلام كان يعيد الكلام ثلاثا لمزيد الاستفادة
حديث افضل العبادات احمزها اتعبها و
قال الزركشي لا يعرف وسكت عليه السيوطي وقال
ابن القيم في شرح المنازل لا اصل له قلت ومعناه
صحيح لما في الصحيحين عن عائشة الاجر على قدر التعب
وهو في النهاية لابن الاثير مسند الى ابن عباس
وهو بالمهملة والزاي حديث الاقربون اولى
بالمعروف قال السخاوي ما علمته بهذا اللفظ ولكن قال
عليه السلام لابي طلحة ارى ان تجعلها في الاقربين
اخرجه الشيخان حديث اقضاكم علي قال
السخاوي ما علمته بهذا اللفظ مرفوعا بل صححه في
مستدرك الحاكم وصححه عن ابن مسعود رضي الله
عنه قال كنا نتحدث ان اقضى اهل المدينة علي قال
السخاوي ومثل هذه الصيغة حكمها المرفوع على
الصحيح قلت وفيه نظر صريح وفي شرح المشارق
لابن فرشته مروي عن عمر رضي الله عنه كان يقول
اقرأنا ابي واقضانا علي قلت واصرح منه ما رواه
الترمذي ارحم امتي بامتي ابوبكر واشدهم في امر الله
عمر واصدقهم حياء عثمان الحديث كما اخرجه السيوطي
وهما الفوائد قال الحافظ السخاوي في فتاواه
سئلت عن الموطن الذي استحيت منه ملائكة
الرحمن من سيدنا عثمان فاجبت لم اقف عليه في

اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا ہے حدیث لوٹانا سعادت ہے میں نے ان لفظوں
سے نہیں دیکھی اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں مشہور زبانوں
پر یہی ہے فائدہ پہونچانا بہتر ہے اعادہ سے لیکن شمائل ترمذی میں ہے کہ آنحضرت
علیہ السلام کلام کو تین دفع اعادہ کرتے تھے زیادہ فائدہ کیلیے حدیث
بہتر عبادتوں سے وہ ہے جو کڑی اور مشکل اور بھاری ہو کہا زرکشی نے
نہیں معلوم کی گئی اور سیوطی اسپر چپ ہو رہا ہے اور کہا ابن قیم نے شرح
منازل میں اسکی کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں معنی اسکے صحیح ہیں جیسا کہ
صحیحین میں عائشہ سے ہے اجر تکلیف کی مقدار پر ہے اور نہایہ ابن
اثیر میں ابن عباس کی طرف منسوب ہے اور مہملہ اور زا کے ساتھ ہے
حدیث قرابت والی نیکی کرنے میں بہتر ہیں کہا سخاوی نے میں اسکو
ان لفظوں سے نہیں جانتا لیکن آنحضرت نے ابی طلحہ کو فرمایا تھا میں
دیکھتا ہوں کہ تو اسکو قرابت والوں میں بانٹ دے اسکو بخاری مسلم نے
نکالا ہے حدیث عمدہ قاضی تم سے علی ہے کہا سخاوی نے
میں اسکو ان لفظوں سے مرفوع نہیں جانتا بلکہ مستدرک حاکم نے
اسکو صحیح کیا ہے اور ابن مسعود سے ثابت ہوا ہے ہم باتیں کرتے
تھے کہ اچھا قاضی اہل مدینہ سے علی ہے کہا سخاوی نے صحیح مذہب یہ ہے
ایسے صیغہ کا حکم مرفوع کا ہے میں کہتا ہوں اسمیں نظر ظاہر
ہے اور ابن فرشتہ کی شرح مشارق میں مروی ہے کہ عمر رضی اللہ
عنہ فرماتے تھے بہت عمدہ قاری ابی ہے اور بہت عمدہ قاضی
علی ہے میں کہتا ہوں ترمذی کی روایت کی ہے وہ اس سے زیادہ صریح
ہے بہت رحمت کرنیوالا میری امت پر میری امت سے ابوبکر ہے اور
بہت دین میں سخت عمر ہے اور بہت سچا حیا میں عثمان اور بہت
قاضی علی ہے الحدیث جیسا سیوطی نے روایت کی ہے فائدہ کہا حافظ
سخاوی نے اپنے فتاوی میں میں پوچھا گیا ان مکانوں سے جہاں فرشتوں نے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حیا کیا ہے میں نے جواب دیا (جواب) کیونکہ میں نے

حدیث متعمد ولکن افاد شیخنا البدر النسابۃ فی
بعض مجامیعہ عن الجمال الکازرونی انہ لما اخی علیہ
السلام بین المہاجرین والانصار بالمدینۃ فی غیبۃ
انس بن مالک وتقدم عثمان لذلک کان صدرہ
مکشوفا فتاخرت الملئکۃ حیاء فامرہ علیہ السلام بتغطیۃ
صدرہ فعادوا الی مکانہم فسألہم علیہ السلام عن
سبب تاخرہم فقالوا حیاء عثمان **حدیث** اکثر
اہل الجنۃ البلہ رواہ البزار مضعفا والقرطبی مصححا
کذا فی المقاصد وروی بزیادۃ وعلیون لذوی الالباب
وہی لیس لہا اصل کما قالہ العراقی بل ہی مدرجۃ من
کلام احمد بن ابی الحواری قال العراقی اخرجہ البزار وضعفہ
وصححہ القرطبی فی التذکرۃ ولیس کذلک فقد قال
ابن عدی انہ منکر ثم قیل المراد الابلہ فی دنیاہ والفقیہ
فی دین مولاہ عکس ارباب الدنیا (یعلمون ظاہرا
من الحیوۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ ہم غافلون) وفسر
سہل التستری بانہم الذین ولہت قلوبہم وشغلت
باللہ انتہی ولا یخفی انہ لا یناسب الاکثریۃ والاظہر ما
قال بعضہم من ان البلہ کالعجائز والبلہ وامثالہم
ممن صلبوا فی دینہم وثبتوا ولم یتزلزلوا علی یقینہم وقال
بعض المحققین من الصوفیۃ ہم الذین قنعوا بالجنۃ و
ما فیہا من الحور والقصور وانواع السرور والحبور
عن اللقاء فی مقام المشاہدۃ والحضور وفی النہایۃ
ان البلہ جمع الابلہ وہو الغافل عن الشر المطبوع علی
الخیر وقیل ہم الذین غلبت علیہم سلامۃ الصدور
وحسن الظن بالناس لانہم غفلوا امر دنیاہم

حدیث معتبر پر واقف نہیں ہوا لیکن شیخ بدر النسابہ نے اپنی بعض
تصانیف مین جمال کازرونی سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے درمیان انصار اور مہاجرین کے مدینہ مین برادری انس بن مالک کے غائب
ہونیکے وقت کرا دی اور حضرت عثمان پیش ہوئے تو انکا سینہ مبارک کھلا ہوا تھا
تو فرشتے حیا کی مارے پیچھے ہٹ گئے اسوقت آنحضرت نے انکو سینہ ڈھانپنے
کا حکم کیا تب فرشتے اپنے مکان کی طرف لوٹ آئے آنحضرت نے اونسے
پیچھے ہٹنے کا سبب پوچھا تو اونہون نے جواب دیا کہ ہمکو عثمان سے حیا آیا
حدیث اکثر اہل جنت کی بھولے لوگ ہین اسکو بزار نے سند ضعیف سے روایت
اور قرطبی نے صحیح سند سے اور ایسا ہی مقاصد مین ہے بزیادتی مروی ہے اور علیون
صاحبان دانائی کیلئے ہین پر اسکا کچھ اصل نہین جیسا کہ عراقی نے کہا ہے بلکہ یہ احمد بن
ابی الحواری کے کلام درج کی ہوئے ہے کہا عراقی نے اسکو بزار نے خارج کیا ہے اور
ضعیف کیا ہے اور قرطبی نے تذکرہ مین صحیح کیا ہے حالانکہ اسطرح نہین کیونکہ
ابن عدی نے اسکو منکر کہا ہے بعضون نے کہا ہے مراد ابلہ سے وہ لوگ ہین جو دنیا مین
بھولے ہوں اور اللہ کے دین مین فقیہ ہوں دنیا کے لوگون کا عکس (ظاہر
حیات دنیا کو جانتے ہین اور وہ آخرت سے غافل ہین) اور سہل تستری نے یون
تفسیر کی ہے کہ وے وہ لوگ ہین جنکے دل دنیا سے باز رہ کر اللہ کے ساتھ مشغول ہوگئے
ہین انتہی اور پوشیدہ نہین کہ یہ معنے اکثریت کی مناسب نہین ہین اور ظاہر وہ ہے
جو بعضون نے کہا ہے کہ بلہ وہ لوگ ہین جو مثل بڑہیا کی منحکم ہون اور بلہ اور امثال
اونکی اون لوگونسے ہین جو اپنے دین مین مستحکم اور مضبوط ہون اور اپنے یقین سے نہ ہٹا
اور بعض محققین صوفیہ نے یہ کہا ہے وہ لوگ ہین جنہوں نے دیدار الہی کے مشاہدہ
اور حضور سے اعراض کیکے اور جنت اور جو اوسمین ہے حور اور محل اور قسمہا قسم خوشی اور خوشی
کی اوسکے ساتھ قناعت کی ۔ اور نہایہ مین ہے بلہ جمع ابلہ کے ہے اور اوسکے معنے
یہ ہین جو غافل ہو شر سے اور نیکی پر بالطبع مائل ہو اور کہا گیا ہے کہ وے
وہ لوگ ہین جن پر سینہ کا سلامت رہنا اور حسن ظن لوگون
سے غالب ہو کیونکہ وہ دنیا کے کامون سے ÷ ÷

فجهلوا احذق التصرف فيها واقبلوا على آخرتهم فشغلوا انفسهم بها فاستحقوا ان يكون اكثر اهل الجنة واما الابله وهو الذى لا عقل له فغير مراد فى الحديث **حديث** اكرموا الطهور كم قال ابن تيمية موضوع وفى الذيل هو كما قال **حديث** السنة الخلق اقلام الحق لا اصل له كما ذكره ابن الديبع + **حديث** اللهم اصلح الراعى والرعية قال العراقى لا اصل له **حديث** اللهم ايد الاسلام باحد العمرين لا اصل له بهذا اللفظ والعمران تغليب عمر على عمرو بن هشام الملقب فى الجاهلية بابى الحكم فغيره النبى عليه السلام بابى جهل ومعنى الحديث صحيح ثابت فقد رواه الامام احمد والترمذى فى جامعه وغيرهما عن ابن عمر مرفوعا بلفظ اللهم ايد الاسلام باحب هذين الرجلين اليك بابى جهل وبعمر بن الخطاب وفى بعض الروايات اللهم اعز الاسلام بعمر وفى رواية زيادة خاصة فجمع بين اللفظين انه دعا بالاول اولا فلما اوحى الله ان ابا جهل لن يسلم خص عمر بدعاء فاجيب فيه **حديث** اللهم صل على نبى قبلك يقوله العامة عند تقبيل الحجر الاسود فلا اصل له ولا يتصور ان يكون اصل بهذا اللفظ والمبنى فانه كفر بحسب المعنى وقد صنف العلامة عبد النبى المغربى عالم الشام فى زمانه تصنيفا فى ذلك وكفر قائله قلت واصل هذا الخطا انما نشا من العوام حيث انهم سمعوا من بعض الاعلام اللهم صل على نبى قبله وهو صحيح ومن بعضهم صلى الله على نبى قبلك وهو صحيح ايضا

غافل ہین اور تیزی تصرف کے دنیا مین چھوڑ دی اور آخرت کی طرف متوجہ ہوئی اور اپنے نفسونکو اسی طرف مشغول کیا پس لائق ہوئی کہ اکثر اہل جنت کے ہو جائین لیکن ابلہ جسکو عقل نہ ہو اسکی حدیث مین مراد نہین ہے **حدیث** اپنے دمنو کی تعظیم کرو۔ کہا ابن تیمیہ نے موضوع ہے اور ذیل مین بھی جیسا اوسنے کہا **حدیث** زبانین خلقت کی خدا کی قلمین ہین (زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو) اسکا کچھہ اصل نہین جیسا کہ ابن دیبع نے ذکر کیا ہے **حدیث** یا اللہ نیک کر چرانی والی اور رعیت کو کہا عراقی نے اسکا کچھہ اصل نہین **حدیث** یا اللہ مدد کر اسلام کو ایک کے ساتھہ دو عمر دن سے۔ ان لفظون سے اسکا کچھہ اصل نہین اور عمران تغلیب عمر کے ہی عمر بن ہشام پر جسکا جاہلیت مین ابی الحکم لقب تہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل تغیر کیا اور معنے حدیث کی صحیح ثابت ہین اسکو امام احمد اور ترمذی نے اپنی جامع مین اور غیروں نے ابن عمر سے ان لفظون سے مرفوع بیان کیا ہے یا اللہ دکر اسلام کو ساتھہ دوست تر ان دو مرد ونکے جو تیری طرف ہین ابوجہل یا عمر بن خطاب ہے اور بعض روایتون مین ہے یا اللہ غالب کر اسلام عمر سے اور ایک روایت مین زیادتی خاص عمر کی آئی ہے پس تطبیق دونون مین اس طرح ہے کہ آنحضرت نے پہلے تو ابو جہل کیلیئے دعا کی جب اللہ تعالی وحی کر دے کہ ابو جہل اسلام نہین لائیگا تب حضرت عمر کیلئے دعا کی تو اونکے حق مین دعا قبول ہے **حدیث** یا اللہ رحمت بہیج اوس نبی پر جو پہلے تیری ہی۔ عام لوگ اسکو حجر اسود چومنے کیوقت کہتے ہین اسکا کچھہ اصل نہین اور قیاس بھی نہین چاہتا کہ اسکا ان لفظون اور معنے سے کچھہ اصل ہو کیونکہ باعتبار معنے کے یہ کفر ہے اور علامہ عبد النبی مغربی نے جو اپنے زمانہ مین شام کا عالم ہے اس مسئلہ مین تصنیف کی ہے اور اسکے قائل کو کفر کیطرف منسوب کیا ہے۔ مین کہتا ہون اصل اس خطا کا عوام الناس سے پیدا ہوا ہے جب انہون نے بعض عالمون سے یہہ سنا یا اللہ رحمت بہیج اوس نبی پر جو پہلے اس نبی کے ہی اور یہ صحیح ہے اور بعضون سے رحمت ہو اللہ کی اوس نبی پر جو پہلے اس تیری سے ہی اور یہ بھی صحیح ہے

فخلطوا الكلمتين وجمعوا العبارتين فحصل من التداخل
هذا الفساد والله رؤف بالعباد وينبغي ان يحمل على
الالتفات عند من قال به على حسن الظن بالمتكلم حيث
لا يريد به ما يتبادر الى الفهم فانه صريح فنجعل قبلك
جملة مستانفة نحو قوله عليه السلام في خطبة حجة
الوداع هل بلغت قالوا نعم قال اللهم فاشهد فالتفت
عنهم في اثناء كلامه وتوجه الى الله لتمام مرامه ولا
نجعل صفة نبي لما قيل من ان شرط الالتفات ان يكون
المتحدث عنه واحد فتامل فانه موضع ذلل والاظهر
في دفع الخلل ان يقدر مضاف فيقال قبل بنيك +

حديث امان العهد امانة قال ابن الهمام لا يعرف له اصل

حديث امرت ان احكم بالظاهر والله يتولى السرائر
اشتهر بين الاصوليين والفقهاء الاكابر بل وقع في شرح
مسلم للنووي في قوله عليه السلام اني لم اومر ان انقب
عن قلوب الناس الحديث اي افتش ولا وجود له في كتب
الحديث المشهورة ولا الاجزاء المنثورة وجزم العراقي
بانه لا اصل له وكذا انكره المزني وغيره وممن انكره الحافظ
ابن الملقن في تخريج البيضاوي وقال الزركشي لا يعرف
بهذا اللفظ وقال السيوطي هذا من كلام الشافعي في الرسالة
وقال الحافظ عماد الدين بن كثير في تخريج احاديث المختصر
لم اقف له على سند **حديث** امرنا بتصغير اللقمة
في الاكل وتدقيق المضغ قال النووي لا يصح **حديث**
امير النحل علي لا اصل له ذكره ابن الديبع وفيه ان
الديلمي رواه عن الحسن بن علي قال علي رضي الله عنه انا
يعسوب المؤمنين ورفعه الى النبي عليه السلام انه قال

پس انہون نے دو نون کلمے ملا دیے اور دونو عبارتون کو جمع کر دیا تو اس
تداخل سے یہ فساد حاصل ہوا اور اللہ تعالے مہربان ہے ساتھ اپنے بندون کے اور
شخص کے نزدیک جو اسکو کہتا ہے التفات پر حمل کرنا چاہیے بسبب حسن ظن کے
ساتھ مسلمان کے کیونکہ وہ جو متبادر الفہم ہے مراد نہین اسلئے کہ وہ کفر
صریح ہے پس ہم لفظ قبلک کو جملہ مستانفہ کرتے ہین جیسا کہ قول آنحضرت
کا خطبہ حجۃ الوداع مین ہے تحقیق مینے پہونچایا کہا لوگون نے ہان فرمایا آن
حضرت نے یا اللہ تو گواہ رہ پس پھرگئے آنحضرت اثناے کلام مین انسے التفات کرکے
اللہ تعالے کیطرف توجہ کیا واسطے تمام کرنے مقصود کی اور صفت نبی کی نہین
کرتے کیونکہ شرط التفات کے یہہ ہے کہ جسکی بات کیجاے وہ ہر جگہ واحد ہو چاہیے غور کر
کیونکہ یہ مکان پھسلنے کا ہے اور اظہر دفع خلل مین یہ ہے کہ مضاف مقدر کرنا چاہیے پس کہا جاے
پہلے نبی اپنے کی **حدیث** امانت بندے کی امانت ہے - کہا ابن ہمام نے اسکا اصل نہین
معلوم ہوا **حدیث** مجھکو حکم ہوا ہے کہ ظاہر قول کیساتھ حکم کرون اور اللہ تعالے
والی ہے رازون کا اکابر فقیہون اور اصولیون مین مشہور ہے بلکہ شرح مسلم نووی مین
آنحضرت کی اس قول مین واقع ہوا ہے مجھے آدمیون کے دلون کے تفتیش کا حکم
نہین ہوا الحدیث مشہورہ کتب حدیث مین او اجزاے منتشرہ مین اسکا
وجود نہین ہے اور عراقی نے یقین کیا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہین ہے اور ایسا ہی
مزنی وغیرہ نے اسکا انکار کیا ہے اور جنہون نے انکار کیا ہے انسے ایک تو حافظ
ابن الملقن تخریج بیضاوی مین لکھتا ہے اور کہا زرکشی نے ان لفظون سے
معلوم نہین ہے اور کہا سیوطی نے یہ کلام شافعی کی ہے رسالت مین اور
کہا حافظ عماد الدین بن کثیر نے تخریج احادیث المختصر مین اسکی سند
پر واقف نہین ہوا **حدیث** ہمکو کہانے کیوقت چھوٹا لقمہ ڈالنے کا
اور چبا کر باریک کرنیکا حکم ہوا ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہین ہے **حدیث**
مکھیون کا امیر علی ہے اسکو ابن دیبع نے ذکر کیا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہین اور دیلمی
نے حسن بن علی سے روایت کی ہے کہ کہا علی نے مین سردار مومنون کا ہون
اور اسکو آنحضرت کی منسوب کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یا علی انک لسید المسلمین و یعسوب المؤمنین و
الیعسوب امیر النحل علی ما فی القاموس و رواه الطبرانی
من حدیث ابی ذر ذکره الزرکشی و رواه ابن عساکر عن
حدیث سلمان قاله السیوطی حدیث انا افصح من
نطق بالضاد معناه صحیح ولکن لا اصل له فی مبناه
کما قاله ابن کثیر وقال ابن الجوزی فی نصه والحدیث
المشهور علی الالسنة انا افصح من نطق بالضاد
لا اصل له ولا یصح قلت و العجب من الجلال المحلی مع
جلالة محله ذکره فی شرح جمع الجوامع من غیر تنبیه
وکذا ذکره الشیخ زکریا فی شرح المقدمة الجزریة
حدیث انا افصح العرب بید انی من قریش قال
السیوطی ورده اصحاب الغرائب و لا یعلم من خرجه ولا
اسناده حدیث انا عند المنکسرة قلوبهم من اجلی قال
السخاوی ذکره الغزالی فی البدایة انتهی ولا یخفی ان الکلام
فی هذا المقام لم یبلغ الی غایة قلت وتمامه انا عند
المندرسة قبورهم لاجلی ولا اصل لهما فی المرفوع حدیث
انا مدینة العلم وعلی بابها رواه الترمذی فی جامعه و
قال انه منکر وکذا قال السخاوی وقال انه لیس له وجه صحیح
وقال ابن معین انه کذب لا اصل له وکذا قال ابو حاتم و
یحیی بن سعید واورده ابن الجوزی فی الموضوعات و
اوفقه الذهبی وغیره علی ذلک وقال ابن دقیق العید
هذا الحدیث لم یثبتوه وقیل انه باطل وقال الدارقطنی
غیر ثابت وسئل عنه الحافظ العسقلانی فاجاب بانه
حسن لا صحیح کما قال الحاکم ولا موضوع کما قال ابن الجوزی
ذکره السیوطی وقال الحافظ ابو سعید العلائی الصواب

اے علی تو سردار مسلمانوں کا ہے اور یعسوب مومنوں کا ہے اور قاموس میں ہے
کہ یعسوب کے معنی امیر مکھیوں کے ہیں اور زرکشی نے ذکر کیا ہے کہ اسکو طبرانی نے
ابو ذر سے روایت کی ہے اور سیوطی نے کہا ہے ابن عساکر نے اسکو سلمان سے
روایت کی ہے حدیث میں زیادہ فصیح ہوں ان سب سے جو ضاد بولتے ہیں۔
اسکے صحیح ہیں لیکن جس چیز پر اسکی بنا ہے اوسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ
ابن کثیر نے کہا ہے۔ اور کہا ابن جوزی نے یہ حدیث جو زبانوں پر مشہور ہے میں زیادہ
فصیح ہوں اون سے جو ضاد بولتے ہیں اسکا کچھ اصل نہیں اور نہیں صحیح
ہو سکتی اور جلال الدین محلی سے باوجودیکہ بڑا مرتبہ والا ہے تعجب ہے کہ او
اس حدیث کو شرح جمع الجوامع میں سوا تنبیہ کی (کہ یہ کیسی ہے) ذکر کیا
اور ایسا ہی شیخ زکریا نے شرح المقدمۃ الجزائیہ میں ذکر کیا ہے حدیث
میں زیادہ فصیح ہوں عرب سے بعد اسکے کہ میں قریش سے ہوں۔ کہا سیوطی
نے اسکو صاحب غرائب لائے ہیں اسکی سند اور اسکا مخرج معلوم نہیں حدیث
میں اونکی پاس ہوں جنکی دل میری لئے ٹوٹی ہیں کہا سخاوی نے اسکو غزالی
نے ہدایہ میں ذکر کیا ہے انتہی اور پوشیدہ نہیں کہ کلام اس مقام میں نہایت
کو نہیں پہونچی اور تمام اسکا یہ ہے میں اونکی پاس ہوں جنکی قبریں میرے
لئے کہنہ ہوئی ہیں ان دونو کا اصل مرفوع نہیں ملتا حدیث
میں علم کا مدینہ ہوں اور علی دروازہ اوسکا ہے ترمذی نے جامع میں
روایت کی ہے اور کہا کہ منکر ہے اور ایسا ہی سخاوی نے کہا ہے اور کہا کہ
اسکے واسطے کوئی وجہ صحیح نہیں ہے، اور کہا ابن معین نے یہ کذب ہے اسکا کچھ اصل نہیں
اور ایسا ابو حاتم اور یحیی بن سعید نے کہا ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات میں لایا ہے اور
ذہبی وغیرہ نے اسی پر موقوف کیا ہے اور کہا ابن دقیق العید نے اس حدیث کو محدثین
نے ثابت نہیں کیا اور کہا گیا ہے کہ یہ باطل ہے اور کہا دارقطنی نے ثابت نہیں ہے اور حافظ ابن حجر
عسقلانی سے سوال ہوا جواب دیا کہ یہ حسن ہے صحیح نہیں جیسا کہ حاکم نے کہا
ہے اور موضوع ہے نہیں جیسا کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہے
اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہے اور کہا حافظ ابو سعید علائی نے صواب

(متن)

الله حسن باعتبار طرقه لا صحيح ولا ضعيف فضلا عن
ان تكون موضوعا على ما ذكره الزركشي **حديث**
انا من الله والمؤمنون مني قال العسقلاني انه كذب
مختلف فيه وقال الزركشي لا يعرف وقال ابو تيمية
موضوع وقال السخاوي هو عند الديلمي بلا اسناد
عن عبد الله بن جراد مرفوعا انا من الله والمؤمنون مني
فمن اذى مؤمنا فقد اذاني **حديث** انصف
بالحق من اعترف قال السخاوي لا اعرفه **حديث**
انفق ما في الجيب يأتك ما في الغيب لا اصل لمبناه ولكن
صحيح معناه لقوله تعالى (وما انفقتم من شيء فهو يخلفه)
وللحديث المتفق عليه انفق انفق عليك واما قولهم انفق
ابو بكر رضي الله عنه ما معه حتى تخلل بالعباء فليس في
المرفوع لكن معناه صحيح **حديث** ان الارض لتنجس
من بول الاعرابي اربعين يوما فيه داود الوضاع **حديث**
ان بلالا كان يبدل الشين في الاذان سينا قال المزني
فيما نقله عنه البرهان السفاقسي انه اشتهر على
السنة العوام ولم نره في شيء من الكتب **حديث**
ان الشمس ردت على علي بن ابي طالب قال احمد لا اصل له
وادعى ابن الجوزي انه موضوع لكن قال السيوطي اخرجه ابن
منده وابن شاهين وابن مردويه وصححه الطحاوي و
القاضي عياض اقول ولعل المنفي ردها بامر علي والمثبت
بدعاء النبي عليه السلام وتفصيله في السير **حديث**
ان الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم فضيقوا
مجاريه بالجوع ذكره في الاحياء قال العراقي متفق عليه
من حديث صفية دون قوله فضيقوا مجاريه

(ترجمہ)

یہ ہی کہ حسن ہے باعتبار کثرت طرق کی نہ صحیح نہ ضعیف ہی چہ جائیکہ موضوع
ہو جیسا کہ زرکشی نی ذکر کیا ہی **حدیث** مین اللہ سی ہون اور مومن مجھسے
ہین کہا عسقلانی نے یہ کذب ہے مختلف فیہ ہی اور کہا زرکشی نے یہ معلوم نہین
ہوئی اور کہا ابن تیمیہ نے ضعیف ہی وہ دیلمی کے پاس بلا اسناد ہی عبد اللہ
بن جراد سے مرفوع مین اللہ سے ہون اور مومن مجھسے ہین جسنے مومن کو ایذا
دی اوس نے مجھکو ایذا دی **حدیث** منصف ساتھ حق کی وہ ہی جو
اقرار کری کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا **حدیث** خرچ کر اپنی
جیب سے ملیگا تجھکو غیب سے اسکا کچھ اصل نہین لیکن معنے اسکی صحیح
ہین جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہے (اور جو تم خرچ کرو کسی چیز سے پس وہ خلیفہ
ہوتی ہی اسکا) اور حدیث متفق علیہ مین ہی خرچ کر مین تجھپر خرچ کرونگا لیکن
لوگون کا یہ قول کہ ابو بکر نے خرچ کیا جو کچھہ اوسکے پاس تہا تاکہ
اوس نے گودڑی کو ٹانکا لگایا یہ مرفوع نہین ہے لیکن معنے اسکی صحیح
ہین **حدیث** زمین اونٹ کی بول سے چالیس دن تک
پلید رہتی ہی اسکی سند مین داود ہی جو وضاع ہے **حدیث**
بلال اذان مین شین کیجگہ سین کہتا تہا۔ برہان سفاقسی نے مزنی سے نقل کیا ہے
کہ یہ حدیث عوام الناس کی زبانون پر مشہور ہی اور کتب حدیث مین ہمنے
اسکو کہین نہین دیکہا **حدیث** سورج حضرت علی پر پہیر دیا گیا تہا
کہا امام احمد نی اسکا کچھہ اصل نہین اور ابن جوزی نے دعوی کیا ہی کہ یہ
موضوع ہے لکن سیوطی نی کہا ہے کہ ابن منده اور ابن شاہین و
ابن مردویہ اسکو اپنی کتاب مین لائی ہین اور طحاوی اور قاضی عیاض
نے اسکی تصحیح کی ہی اور شاید امام احمد وغیرہ نی نفی امر علی کی سے
ہوا اور مثبت حضرت کی دعا سے ہوا اسکی تفصیل کتب سیر مین ہے **حدیث**
شیطان آدمی کی خون کی جگہ مین گہس جاتا ہی اسکے گہسنے کی جگہ بہوک سے
تنگ کرو۔ یہ حدیث احیا مین مذکور ہے کہا عراقی نے یہ حدیث صفیہ
کی روایت سے متفق علیہ ہے سوا ہی اس قول کی اسکی جگہہ بہوک سے تنگ کرو

بالجوع يعني فانه مندرج من كلام بعض الصوفية
حديث ان شيطانا بين السماء والارض يقال
له الولهان معه ثمانية امثال ولد آدم من
الجنود وله خليفة يقال له حزب قال ابن الجوزي
موضوع حديث ان العالم والمتعلم اذا مرا
على قرية فان الله تعالى يرفع العذاب عن مقبرة
تلك القرية اربعين يوما فقال الحافظ جلال الدين
لا اصل له حديث ان العبد لينشر له من
الثناء بين المشرق والمغرب ما يزن عند الله جناح
بعوضة كذا في الاحياء وقال العراقي لم اجده هكذا
وفي الصحيحين من حديث ابي هريرة رضي الله عنه انه
ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيمة لا يزن عند
الله جناح بعوضة حديث ان القصيرة قد
تطيل اي تلد ولدا طويلا ذكره الجوهري في
صحاحه وقال صاحب القاموس انه مثل وليس
بحديث كما وهم فيه الجوهري حديث
ان لابراهيم الخليل ولابي بكر الصديق لحية
في الجنة لم يصح ولا اعرف ذلك في شيء من كتب
الحديث المشهورة ولا الاجزاء المنثورة قال
العسقلاني قال شيخنا وكذا ما ورد في الطبراني
من ان اهل الجنة جرد مرد الا موسى عليه السلام
فان له لحية تضرب الى سرته وكذا ما ذكره
القرطبي ان ذلك ورد في حق هرون اخيه و
رأيت بخط بعض اهل العلم انه ورد في حق آدم
ولا اعلم شيئا من ذلك ثابتا حديث

یعنے یہ صوفیہ کی کلام ہے حدیث شیطان آسمان اور
زمین کے درمیان ہے نام اوسکا ولہان ہے آٹھہ قسم کے آدمی
اسکے ساتھہ اوسکا لشکر ہین اور ایک اوسکا خلیفہ ہے جسکا نام
حزب ہے کہا ابن جوزی نے موضوع ہے حدیث جب عالم
اور شاگرد دونو ایک گاؤن پر گذرین تو اللہ تعالی اوس گاؤن کے
قبرون سے چالیس روز تک عذاب دور کر دیتا ہے - کہا حافظ جلال الدین
نے اسکا کچھہ اصل نہین ہے حدیث قیامت کی روز بعض
آدمیون کی ثنا مشرق اور مغرب کے درمیان منتشر کے جائیگے
حالانکہ اللہ کی نزدیک پر مچھر کے برابر نہین ہوگی - ایسا احیا مین ہے
کہا عراقی نے مینے اسکو اسطرح نہین پایا اور صحیحین مین ابو ہریرہ
سے ہے البتہ لایا جائیگا ایک آدمی بڑا موٹا قیامت کی روز اللہ کے
پاس پر مچھر کے پر برابر اوس کا قدر نہ ہوگا حدیث چھوٹی
کبھی لنبا بچہ جنتی ہے جوہری نے صحاح مین ذکر کیا ہے اور
کہا صاحب قاموس نے یہ مثال ہے حدیث نہین جیسا کہ
جوہری نے وہم کیا ہے حدیث جنت مین ابراہیم
خلیل اللہ کے اور ابوبکر صدیق کے داڑھی ہوگی صحیح نہین
ہوئی اور کتب مشہورہ حدیث مین اور اجزاء منتشرہ مین
اسکو نہین پہچانا کہا عسقلانی کہا ہماری شیخ نے جو طبرانی مین
ہے کہ (اہل جنت بے ریشی ہونگے مگر موسے علیہ السلام
اونکے لئے داڑھی ہوگی ناف تک) ایسے بے ہے اور
ایسا ہی ہے جو قرطبی نے ذکر کیا ہے کہ یہ ہارون
علیہ السلام کے حق مین وارد ہوئی ہے اور مینے
بعض عالمون کے خط کا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ یہ حدیث
آدم علیہ السلام کے حق مین وارد ہوئی ہے اور
کوئے شے اس سے ثابت نہین حدیث

ان الله لما خلق العقل قال له اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر فقال وعزتي وجلالي ما خلقت خلقا اشرف منك فبك آخذ وبك اعطي قال ابن تيمية وتبعه غيره انه كذب موضوع باتفاق كذا في المقاصد لكن ذكره في الاحياء قال العراقي اخرجه الطبراني في الكبير والاوسط وابو نعيم باسنادين ضعيفين

حديث ان الله لا يقبل دعاء ملحونا اثبت ورد التقي السبكي والاظهر ان المراد بالملحون الخطأ في الاعراب والبناء وقيل المراد به الدعاء بغير حق

حديث ان الله جعل لذة الاغنياء في طعام الفقراء حكم عليه العسقلاني بالوضع وذكر الجلال السيوطي في آخر كتاب الموضوعات انه سئل عن حديث ان الله نقل لذة طعام الاغنياء الى طعام الفقراء فاجاب بانه موضوع

حديث ان الله تعالى اخذ الميثاق على كل مومن ان يبغض كل منافق وعلى كل منافق ان يبغض كل مومن لم يوجد

حديث ان الله تعالى وعد هذا البيت ان يحجه في كل سنة ستمائة الف فان نقص كملهم الله بالملائكة وان الكعبة تحشر كالعروس المزفوفة كل من حجها يتعلق باستارها يسعون حولها حتى تدخل الجنة فيدخلون معها كذا في الاحياء وقال العراقي لم اجد له اصلا

حديث ان الله يحب الرجل الشعراني ويكره المرأة الشعرانية قال عبد الغافر الفارسي في مجمع الغرائب في الحديث ان الله يبغض الرجل الازب ويبغض المرأة الذباء والازب الكثير الشعر ذكره السيوطي وسكت عليه

حديث

اللہ تعالی نے جب عقل کو پیدا کیا کہا اوسکو منہ کریں اوس نے منہ کیا پہر کہا اوسکو پیٹھ کریں اوس نے پیٹھ کے کہا اللہ تعالے نے قسم ہے مجھی میری عزت اور بزرگی کی مینے کوئی پیدایش تجھسے اشرف پیدا نہیں کی تیری سبب سے عذاب کردن گا اور تیری سبب سے بخشش کرونگا۔ کہا ابن تیمیہ وغیرہ نی یہ اتفاقا کذب موضوع ہے ایسا ہی مقاصد مین ہے لیکن اسکو احیا مین ذکر کیا ہے کہا عراقی نے طبرانی کبیر اور اوسط مین اور ابو نعیم دو اسناد ضعیفون سے لائی ہین **حدیث** اللہ تعالے نہین قبول کرتا دعا جو لحن سے ہو ثابت کیا اور رد کیا اسکو التقی السبکی نے اور اظہر یہ ہے کہ لحون سے خطا اعراب اور بنا مراد ہی اور کہا گیا ہی کہ مراد اس سے دعا ہی جو ناحق ہو **حدیث** اللہ تعالی نی غنیون کے لذت فقیرون کی طعام مین کی ہے عسقلانی نے اسپر وضع کا حکم کیا ہی اور جلال الدین سیوطی نی آخر کتاب موضوعات مین ذکر کیا ہی کہ مجھسے اس حدیث کی بابت سوال ہوا (نقل کی اللہ تعالی نے لذت طعام غنیا کی فقیرون کی طعام کی طرف) مینے جواب دیا کہ یہ موضوع ہی **حدیث** اللہ تعالی نی ہر مومن سے عہد لیا ہی کہ ہر منافق کو دشمن رکہے اور ہر منافق سے عہد لیا ہے کہ ہر مومن کو دشمن رکہے۔ نہین پائی گئی **حدیث** اللہ تعالی نے خانہ کعبہ سے وعدہ کیا ہی کہ اسکا حج لاکہ آدمی ہر سال مین کرین اگر انسے کوئی کم ہوگا تو اللہ تعالی فرشتون سے پورا کریگا اور اللہ تعالے کعبہ شریف کو دلہن آراستہ کی شکل او ٹہائی گا جس شخص نے اسکا حج کیا ہوگا اسکے پردونسے متعلق ہوگا اوسکے گرد دوڑینگے وہ جنت مین داخل ہوگا اسکی ساتھ وہ لوگ بہی داخل ہونگے ایسا ہی احیا مین ہے کہا عراقی نے مینے اسکا اصل نہین پایا **حدیث** اللہ تعالے مرد بہت بال والی کو دوست رکہتا ہی اور عورت بہت بال والے کو برا جانتا ہی کہا عبد الغافر فارسی نے مجمع الغرائب مین حدیث منکر ہے اللہ تعالی مرد کثیر الشعر کو دوست رکہتا ہی اور عورت کثیر الشعر کو دشمن رکہتا ہے اسکو سیوطی نی ذکر کیا ہی اور اسپر سکوت کیا **حدیث**

ان الله يكره الرجل البطال قال الزركشي لم اجده
قال السيوطي وعند ابي عدي من حديث ابن عمر بسند فيه
متروك ان الله يحب المؤمن المحترف وللديلمي من
حديث علي ان الله يحب ان يرى عبده تعبا في طلب الحلال
انتهى ولا يخفى ان هذا اخذ من مفهوم المعنى لصحة
المبنى ولا اظن ان احدا يقول به من المحدثين الا ان
يقال مراد السيوطي انه صحيح معناه واقوى في صحة
مبناه ما في سنن سعيد بن منصور عن ابن مسعود
موقوفا اني لاكره ان ارى الرجل فارغا لا في عمل الدنيا
ولا في عمل الآخرة **حديث** ان الله يكره الرجل المطلاق
قال السخاوي لا اعرفه كذلك لكن ثبت حديث ابغض
الحلال الى الله الطلاق وحديث لا احب الذواقين والذواقات **حديث** ان الله يكره العبد المتميز
على اخيه قال ابن الديبع لا اعرفه قلت في جزء تمثال
النعل الشريف لابي اليمن ابن عساكر روي ان النبي
عليه السلام قال وذكر قصة ان الله يكره من عبده
ان يراه متميزا على اصحابه **حديث** ان لله ملكا
يتنفل بالاموات قال السخاوي لا اصل له وقد تقدم
عن عبد الملك مثله **حديث** ان لله ملكا
ما بين شفري عينيه مسيرة خمسمائة عام لم
يوجد له اصل **حديث** انكم في زمان الهمتم
فيه العمل وسياتي قوم يلهمون الجدل ذكره الا حياء
وقال العراقي لم اجده **حديث** ان من اقل ما
اوتيتم اليقين وعزيمة الصبر ومن اعطي حظه
منهما لم يبال ما فاته من قيام الليل وصيام النهار

اللہ تعالیٰ آدمی بیکار کو برا جانتا ہے - کہا زرکشی نے نہیں اسکو نہیں پایا
اور کہا سیوطی نے ابن عدی نے حدیث ابن عمر سے ایسی سند سے جس میں ایک راوی
متروک ہے لایا ہے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے مومن صاحب کسب کو اور دیلمی نے حضرت علی
سے ہے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ دیکھے اپنے بندے کو طلب حلال کی سختی میں انتہیٰ
اور پوشیدہ نہیں کہ یہ اوسنے بسبب صحت معنی کے مفہوم سے سمجھا ہے اور میں نہیں
ظن کرتا کہ کوئی محدثین سے اس کا قائل ہو مگر کہا جائے مراد سیوطی کی یہ ہے کہ اسکے
معنے صحیح ہیں اور اسکی بنا کی صحت کیلیے وہ روایت ہے جو سنن سعید
بن منصور میں ابن مسعود سے موقوف ہے بڑی قوی ہے میں مکروہ جانتا ہوں
کہ مرد کو فارغ دیکھوں نہ دنیا کی کام میں ہو اور نہ آخرت کی کام میں **حدیث**
اللہ تعالیٰ مکروہ جانتا ہے مرد بہت طلاق دینے والے کو کہا سخاوی نے میں اسکو اسطرح
نہیں جانتا لیکن یہ حدیث ثابت ہے غصہ لانے والی حلال چیزوں میں سے
اللہ تعالیٰ کو طلاق ہے اور یہ حدیث نہیں ہے دوست رکھتا میں لذت پکڑنے والے
کو اور عورت لذت پکڑنیوالی کو **حدیث** اللہ تعالیٰ مکروہ جانتا ہے اوس
آدمی کو جو اپنے میں متمیز ہو کہا ابن دیبع نے میں اسکو نہیں جانتا میں کہتا
ہوں اور جزو تمثال النعل الشریف میں ہے جو ابی الیمن ابن عساکر کی
ہے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا راوی نے آنحضرت نے قصہ بیان کیا اور
فرمایا اللہ تعالیٰ اوس آدمی کو مکروہ جانتا ہے جو اپنے دوسرے دوستوں میں متمیز ہو **حدیث**
اللہ تعالیٰ کی فرشتے ہیں جو مردوں کو نقل کرتی ہیں کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں
عبد الملک سے اسکی مثل گذر چکا **حدیث** اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے
جسکے دونوں آنکھوں میں فرق پانچ سو برس کی مسافت کا رستہ ہے اسکا اصل نہیں
پایا گیا **حدیث** تم ایسی زمانہ میں ہو کہ تمہاری طرف عمل الہام کیا گیا ہے
اور آویگی قوم جو جھگڑے کا الہام کی جائیگی احیاء میں ذکر ہے اور
عراقی نے نہیں اسکو نہیں پایا **حدیث** کمتر جو تم دیے گئے ہو یقین ہے
اور صبر محکم اور جو شخص کچھ حصہ اس سے دیا گیا نہ پرواہ کریگا اس
چیز کی جو اوسکو قیام رات سے اور صوم دن سے فوت ہوئی ہے

كذا في الاحياء وقال العراقي لم اقف له على اصل وروى عبد البر من حديث معاذ ما انزل الله شيئا اقل من اليقين قلت وهو مستفاد من قوله تعالى (وما اوتيتم من العلم الا قليلا) واما عزيمة الصبر في العمل فكذا قليل كما قال الله تعالى (ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات وقليل ماهم) **حديث** ان من الذنوب ذنوبا لا يكفرها الا الوقوف بعرفة ذكره في الاحياء وقال اسنده جعفر بن محمد الى رسول الله عليه السلام وقال العراقي لم اجد له اصلا **حديث** ان من العصمة ان لا يقدر من كلام الصوفية وهي من جملة ما اعجب الشافعي من كلامهم عن عبد الله ابن احمد في زوايد الزهد عن عوف بن عبد الله انه كان يقول ان من العصمة ان تطلب لشيء من الدنيا فلا تجده ذكره السيوطي **حديث** ان المسافر وماله على قلت بفتح القاف واللام وبالمثناة الفوقية اي هلاك قال النووي في تهذيبه ليس هذا الخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وانما هو من كلام بعض السلف فقيل انه عن علي كرم الله وجهه وذكر ابن السكيت والجوهري انه عن بعض الاعراب انتهى وقد ورد لو علم الناس رحمة الله بالمسافر لاصبح الناس وهم على سفر اي المسافر ورحله على قلت الا ما وقى الله رواه الديلمي عن ابي هريرة مرفوعا بلا سند وكذا ابن الاثير في النهاية وهو ضعيف وللديلمي بسند عن ابي هريرة يرفعه لو علم الناس ما للمسافر لاصبحوا وهم على ظهور سفر ان الله بالمسافر لرحيم وهو ضعيف ايضا وفي الجملة ثابت غير موضوع **حديث** ان من تمام

ایسا ہی احیا میں ہے اور کہا عراقی نے میں اسکی اصل پر واقف نہیں ہوا اور عبد البر نے معاذ سے روایت کی ہے اللہ تعالی نے کسی شئے کو یقین سے کم نہیں نازل کیا میں کہتا ہوں یہ اس قول اللہ تعالی سے مستفاد ہے (نہیں دیا گیا تمکو علم مگر قلیل) لیکن صبر عزیم عمل میں وہ بھی کم ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے (جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور وہ کم ہیں **حدیث** بعض گناہ ایسے ہیں کہ انکا کفارہ سوا وقوف عرفہ کی اور چیز کوئی نہیں احیا میں مذکور ہے اور کہا اسکو جعفر بن محمد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مسند کیا ہے اور کہا عراقی نے میں اسکا اصل نہیں پایا **حدیث** پاکی سے ہے (آدمی کسی چیز پر) قادر ہو۔ صوفیہ کے کلام سے ہے یہ ان جملوں سے ہے جن سے شافعی متعجب ہوا عبد اللہ بن احمد کی کتاب زوائد الزہد میں عوف بن عبد اللہ سے ہے کہ وہ کہتا تھا تیری پاکی سے ہے کہ تو جس چیز دنیا کو طلب کرے پھر اسکو نہ پائے۔ اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہے **حدیث** تحقیق مسافر اور اسکا مال ہلاکت پر ہے کہا نووی نے تہذیب الاسماء میں کہ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے لیکن یہ بعض سلف کی کلام ہے بعضوں نے کہا ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ سے ہے اور ابن السکیت اور جوہری نے ذکر کیا ہے کہ یہ بعض اعراب سے ہے انتہے اور وارد ہوا ہے اگر جانیں لوگ آدمی اللہ کی رحمت جو مسافر پر ہے تو سب آدمی سفر پر ہی صبح کریں یعنے مسافر اور اسکا اسباب ہلاکت پر ہے مگر جسکو اللہ نگاہ رکھے دیلمی نے ابوہریرہ سے مرفوع بلا سند روایت کی ہے اور ایسا ہی ابن الاثیر نہایہ میں اور وہ ضعیف ہے اور دیلمی میں ابوہریرہ سے مرفوع سند سے ہے اگر معلوم کریں آدمی جو مسافر کے لیئے ہے البتہ صبح کریں حالانکہ وہ مسافر ہوں اللہ تعالی مسافر کے ساتھ رحیم ہے اور یہ بھی ضعیف ہے الحاصل کہ یہ حدیث ثابت ہے موضوع نہیں **حدیث** آدمی کے تمام

ایمان العبد ان یثنثی فی کل حدیث منکر حدیث
ان المیت یری الناس فی بیته سبعة ایام قال البیهقی
فی مناقب احمد سئل عنه احمد فقال باطل لا اصل
له قال السخاوی وینظر معناه قال النووی فی متنه کلام
مظلم رواضعه مجرم قبح الله من وضعه ولا برد مضجعه
حدیث ان نسبة الفائدة الی مفیدها من
الصدق فی العلم وشکره ان السکوت عن ذلک من
الکذب فی العلم وکفره من کلام سفیان الثوری کما
ذکره ابن جماعة من منسکه الکبیر قلت ومن الفائدة
فی الاسناد الی صاحب الفائدة من زیادة العائدة ما
قیل علمان خیر من علم واحد مع ما فی الاضافة من
براءة من الخیانة حدیث ان الورد خلق من
عرق النبی علیه السلام او من عرق البراق قال النووی
لا یصح وقال العسقلانی موضوع وسبقه لذلک ابن عساکر
ذکره السخاوی وقال الزرکشی له طرق فی مسند
الفردوس وکتاب الریحان لابن فارس حدیث
ان کان الکلام من فضة فالصمت من ذهب هو من
قول سلیمان ولقمان لابنه کما ذکره ابن الدیبع قال الخطابی
وهذا محمول علی ما لیس فیه فائدة شرعیة والا فقد
یکون النطق فی بعض المواضع واجبا وفی بعضها مندوبا
اقول فیحمل حدیث من صمت نجا علی الاول کما
یشیر الیه حدیث من کان یؤمن بالله والیوم الآخر
فلیقل خیرا او لیصمت وفیه تنبیه نبیه علی ان الکلام
الخیر خیر من السکوت عن الشر فان نفع الاول
متعد والثانی قاصر کما فی النهی عن المنکر حدیث

ایمان سی یہ ہی کہ اپنی سب کلامون مین استثنا کری منکر ہے حدیث
میت اپنی گہر مین سات دن تک آدمیون کو دیکہتی ہے کہا بیہقی نے
امام احمد کی مناقب مین انسی اس حدیث کی بابت سوال ہوا جواب دیا کہ باطل
ہے اسکا کچھہ اصل نہین کہا سخاوی نے اسکے معنے دیکہے جاتی ہین کہا نووی نے
اسکے متن مین بڑی کلام ہے اسکا واضع مجرم ہی قبیح کری اللہ اسکے واضع کو اور
اسکی خوابگاہ کو سرد نہ کری حدیث فائدہ کو منسوب کرنا اس شخص کے
طرف جسنے فائدہ پایا ہی آدمی کی صدق اور شکر پر دلالت ہے (یعنے یہ نسبت کرنیوالا
صادق اور شاکر ہی) اور اس سے چپ کرنا اوسکی کذب اور ناشکری پر دلالت ہے (یعنے
یہ کاذب اور ناشکر ہی) سفیان ثوری کے کلام ہی جیسا ابن جماعت نے اسکو منسک کبیر
سے بیان کیا ہی مین کہتا ہون فائدہ کو صاحب فائدہ کیطرف نسبت کرنے مین زیادہ
علم کا فائدہ ہی جیسا کہ کہا گیا ہی دو علم بہتر ہین ایک علم سی باوجود یکہ نسبت کرنے
مین خوف سی برات ہی حدیث گلاب حضرت کی پسینہ سی پیدا ہوا
یا براق کی پسینہ سی - کہا نووی نے صحیح نہین ہی اور کہا عسقلانی موضوع
ہے اور اس مین ابن عساکر سبقت لی گیا ہی اسکو سخاوی نے ذکر کیا
ہے اور کہا زرکشی نے مسند فردوس مین اور کتاب الریحان ابن
فارس مین اسکے بہت طرق ہین حدیث اگر بولنا چاندی
جیسا ہے تو چپ کرنا سونی جیسا ہی یہ کلام سلیمان کی یا لقمان کے
اپنے بیٹے کو ہے جیسا کہ ابن دیبع نے ذکر کیا ہے کہا خطابی نے
یہ اسپر محمول ہے جسمین فائدہ شرعی نہو ورنہ بولنا بعض جگہہ مین
کبہی واجب ہوتا ہے اور کبہی مستحب مین کہتا ہون یہ حدیث جسنے
چپ کی اوس نے نجات پائی اسکو پہلی بات پر حمل کرنا چاہئے
جیسا کہ اسکی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے جو شخص اللہ اور آخرت
کے ساتھہ ایمان رکہتا ہی چاہئے کہ نیک بات کری یا چپ رہی اور اس
مین تنبیہ ہے کہ کلام خیر شر کے سکوت سی بہتر ہے کیونکہ پہلی کلام
متعدی ہے اور دوسرا قاصر ہی جیسا کہ بری باتون سے منع کرنی مین حدیث

ان لم یکن العلماء اولیاء الله فلیس لله ولی قاله ابو حنیفة
والشافعی وقد قیل من اطلق لسانه فی العلماء بالثلب العیب
وقال بعضهم غیبة العلماء کبیرة وقیل لحم العلماء سم قاطع
حدیث انی لاجد نفس الرحمٰن من قبل الیمن او من جانب
الیمن قال العراقی لم اجد له اصلا **حدیث** اول ما خلق
الله العقل تقدم فی ان الله لما خلق العقل الحدیث رواه
ابن داود المحبر قال السخاوی ولیس بن المحبر کذابا وقد قال
شیخنا یعنی العسقلانی والوارد فی اول ما خلق الله القلم
وهو اثبت من حدیث العقل **حدیث** ایاکم وخضراء
الدمن اخرجه الدارقطنی فی الافراد والعسکری من
حدیث الواقدی وقال الدارقطنی لا یصح من وجه ذکره ابن الدیبع
قال السیوطی رواه الدیلمی عن ابی سعید قلت فلا یکون
موضوعا سواء یکون موقوفا او مرفوعا وذکره صاحب تحفة
العروس عن عمر موقوفا ولفظه ایاکم وخضراء الدمن
فانها تلد مثل اصلها وعلیکم بذات الاعراق
فانها تلد مثل ابیها وعمها واخیها ثم الدمن بفتح وکسر
جمع دمنة بکسر الدال المهملة وهی البعر شبهت المرأة
الحسناء الفاسدة بالنبات ینبت علی البعر فی الموضع
الخبیث فان ظاهره حسن وباطنه فاسد والاعراق
جمع عروق والمراد به الاصل **حدیث** ایاک والسجع یا
ابن رواحة کذا فی الاحیاء وقال العراقی لم اجده هکذا
وفی کتاب الریاضة لابن السنی وابی نعیم فی الحلیة من
حدیث عائشة باسناد صحیح انها قالت للسائب ایاک و
السجع فان النبی علیه السلام واصحابه کانوا لا یسجعون
ولابن حبان واجتنب السجع وفی البخاری نحوه من قوله

اگر علماء اولیاء اللہ نہیں ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی نہیں ہے -
اسکو امام ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا ہے اور کہا گیا ہے جس نے علماء کی عیب جوئی میں
کی زبان کھولی اوس کو اللہ تعالیٰ دل کی موت سے آزمایش
کرتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے علماء کی غیبت گناہ کبیرہ ہے اور کہا گیا ہے علماء کا
گوشت زہر قاتل ہے **حدیث** میں رحمت کو یمن کی طرف سے پاتا ہوں
کہا عراقی نے میں نے اسکا اصل نہیں پایا **حدیث** پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل
کو پیدا کیا - اسکا حال اس حدیث (ان اللہ لما خلق العقل) میں گذر چکا
اسکو ابن داود المحبر نے روایت کیا ہے کہا سخاوی نے ابن المحبر کذاب نہیں ہے اور
کہا شیخ عسقلانی نے اس حدیث کی جگہ یہ حدیث زیادہ ثابت ہے پہلے سب سے
اللہ نے قلم کو پیدا کیا اور یہ حدیث عقل سے زیادہ ثابت ہے **حدیث** بچو تم عورتیں
حسین بد باطن سے - اسکو دارقطنی نے افراد میں لایا ہے اور عسکری نے واقدی سے اور کہا دارقطنی
نے یہ کسی وجہ سے صحیح نہیں اس کو ابن دیبع نے ذکر کیا ہے اور کہا سیوطی نے اسکو دیلمی نے
ابو سعید سے روایت کی ہے میں کہتا ہوں تو موضوع نہیں ہو سکتے خواہ موقوف
ہو یا مرفوع اور صاحب تحفة العروس نے عمر سے موقوف روایت کی ہے اور اسکے الفاظ
یہ ہیں بچو تم عورتیں حسین خراب باطن سے کیونکہ وہ اپنی اصل کی مثل جنتی ہیں اور
لازم پکڑو اصیل عورتوں کو کیونکہ وہ اپنی باپ اور چچا اور بھائی کے مثل جنتی ہیں
دمن بفتح دال و بکسر دال جمع دمنہ بکسر دال کی ہے معنے اسکے مینگنی کے ہیں عورت حسین خراب
کو انگور سے تشبیہ دی گئی ہے جو خبیث جگہ پیدا ہوا اسلئے کہ ظاہر اسکا
اچھا ہے اور باطن اسکا فاسد ہے اور عراق جمع عروق کی معنی اسکے اصل کے
ہیں **حدیث** اے ابن رواحہ کی سجع سے بچ - ایسا ہی احیاء میں ہے اور کہا
عراقی نے میں نے اسکو اس طرح نہیں پایا اور ابن السنی کی کتاب الریاضة
میں اور ابو نعیم کے حلیہ میں عائشہ سے صحیح اسناد سے روایت ہے کہ
اونہوں نے کہا سائب کو بچ تو سجع سے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور اوسکے اصحاب سجع نہیں بولتے تھے اور ابن حبان
میں ہے پرہیز کر سجع سے اور بخاری میں بھی

(متن)

ابن عباس و السجع المذموم هو المتكلف الصادر
من نحو الكهانة واما السجع الوارد من الموزون الطبع
فلا منع له بل ورد فی الشرع نحو اللهم اعوذ بك من علم لا
ينفع وقلب لا يخشع ونفس لا تشبع ودعاء لا يسمع و من
هؤلاء الاربع **حديث** اى شئ لا يخفى فان ما يكون
قال العسقلانی لا اعرف له اصلا قال ونحوه **حديث**
من اخفى سريرة صالحة او سيئة البسه الله منها رداء
بين الناس يعرف به ولو دخل المؤمن كوة حائط و عمل
عملا صالحا اصبح الناس يحدثون به قلت و يقوی معناه
قوله تعالى (والله مخرج ما كنتم تكتمون) وقد فسر قوله تعالى
(فانه يعلم السر واخفى) اى ما فی الباطن و قيل الا يكون فانه
عالم بالموجودات و المعدومات وانه اى شئ يكون و اى شئ
لا يكون ولو كان كيف يكون و انه اذا قال للشئ كن فيكون
حديث الايمان عقد بالقلب و اقرار باللسان وعمل
بالاركان قال السخاوی رواه ابن ماجة بسنده من طريق
عبد السلام بن صالح الى علی رفعه بهذا وحكم عليه
ابن الجوزی بالوضع لكن قال السيوطی اورده ابن الجوزی
فی الموضوعات ولم يصب قلت قال الفيروزآبادی فی كتابه
الصراط المستقيم الحديث المشهور ان الايمان قول و عمل
يزيد وينقص و الايمان لا يزيد ولا ينقص كله غير صحيح
ذكر الزركشی فی اول كتابه عن البخاری انه سئل عن
حديث الايمان لا يزيد ولا ينقص فكتب من حدث بهذا
توجب الضرب الشديد والحبس الطويل **حرف**
الباء الموحدة - حديث الباذنجان لما اكل
له باطل لا اصل له قال العسقلانی لم اقف عليه قال

(ترجمہ)

ابن عباس سے اسی طرح ہے اور سجع مذموم وہ ہے جو آدمی تکلیف سے کہانون
کی طرح بنائے لیکن وہ سجع جو آدمی سے بالطبع خارج ہو وہ منع نہیں ہے، بلکہ
شرع میں بھی وارد ہوا ہے جیسا کہ اس عبارت میں جسکے معنے یہ ہین یا
اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسی علم سے جو نفع نہ دے اور ایسی دل سے جو
نہ ڈرے اور ایسی نفس سے جو سیر نہ ہو اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو ان چارچیزون سے
حدیث کون شے پوشیدہ نہیں ہے تو کہہ جو ابھی ہونیوالی ہو۔ کہا عسقلانی نے میں
اسکا اصل نہیں جانتا اور کہا ایسا ہی یہ حدیث ہے۔ جو شخص اپنے راز کو چھپاتا ہو برا
پوشیدہ کریگا اللہ تعالیٰ وسکو ویسی چادر آدمیون میں جیسا پہنائیگا جس سے وہ معلوم ہوگا اگر
کوئی مومن دیوار کی بدان میں داخل ہوکر نیک عمل کرے البتہ صبح کو آدمی
اوسکی باتیں کرینگے میں کہتا ہوں قول اللہ تعالیٰ کا اسکا معاون ہے (اللہ تعالیٰ
نکالنیوالا ہے جو تم پوشیدہ کرتی ہو) اور آیت کی (وہ جانتا ہے سر اور پوشیدہ کو)
تفسیر اسطرح کی ہے یعنے جو باطن میں ہو اور کہا گیا ہے جو ابھی نہ ہو کیونکہ وہ موجودات
اور معدومات کو جانتا ہے اور جو ہونے والی ہو اور جو نہ ہونی ہو اگرچہ کسی طرح کے ہونے ہو اور وہ
جب کسی شے کو حکم کرتا ہے کہ ہو جا تو ہو جاتی ہے **حدیث** ایمان عقد بالقلب
اور اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا نام ہے۔ کہا سخاوی نے ابن ماجہ نے عبد السلام
بن صالح کی طریق سے علی تک اور اوس نے مرفوع کیا ہے اور ابن جوزی نے
اسپر حکم موضوع کا لگایا ہے لیکن سیوطی نے کہا ہے ابن جوزی اسکو موضوعات میں
لایا ہے اور صواب نہیں کیا میں کہتا ہوں فیروزآبادی نے کتاب صراط المستقیم
میں کہا ہے کہ یہ مشہور حدیث ایمان قول و عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہے
اور کم ہوتا ہے اور یہ حدیث ایمان نہیں زیادہ ہوتا اور نہ کم یہ تمام غیر صحیح ہیں
اور زرکشی نے اول کتاب میں بخاری سے نقل کیا ہے کہ اس سے اس حدیث ایمان
نہیں زیادہ ہوتا نہ کم) کی بابت پوچھا گیا اوسنے لکھا جو شخص یہ حدیث
بیان کرے سخت مار اور بہت قید کی لائق ہے **حرف با - حدیث**
بینگن اسی لئے ہے جسکے لئے کہایا جاوے (یعنے جس مرض کے لئے کہایا جاوے
اوسکیلئے فائدہ کرتا ہے) اسکا کچھ اصل نہیں کہا عسقلانی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا

بعض الحفاظ انہ من وضع الزنادقة وقال الزرکشی
وقد لهج به العوام حتی سمعت قائلا منهم یقول هو
اصح من حدیث ماء زمزم لما شرب له وهذا خطاء
قبیح وکل ما یروی فیه باطل قال السیوطی ولم اقف له
علی اسناد الا فی تاریخ بلخ وهو موضوع وفی الفتاوی
الحدیثیة له ان هذا القائل مخطئ اشد الخطاء
فان حدیث الباذنجان کذب باطل موضوع باجماع ائمة
الحدیث نبه علی ذلک ابن الجوزی فی الموضوعات و
الذهبی فی المیزان وغیرهما وحدیث ماء زمزم
مختلف فیه فقیل صحیح وقیل حسن وقیل ضعیف ولم یقل
احد انه موضوع **حدیث** باعدوا بین انفاس
الرجال والنساء غیر ثابت وانما ذکره ابن الحاج فی المدخل
فی صلوة العیدین وذکره ابن جماعة فی منسکه فی طواف
ولفظه ویروی عن النبی علیه السلام باعدوا بین انفاس
الرجال والنساء **حدیث** الباقلاء لیس له اصل ذکره
ابن الدیبع وقال الزرکشی احادیث الباقلاء والعدس
باطلة **حدیث** باکروا بالصدقة لان البلاء لا
یتخطاها قال ابن الجوزی هو موضوع وقال العسقلانی
لکن لا یتبین لی انه کذلک وقال السیوطی رواه الطبرانی فی
الاوسط من حدیث علی وابو الشیخ من حدیث انس
حدیث بخلاء امتی الخیاطون قال السخاوی ولم اقف
علیه قال ابن الدیبع بل لا اصل له فان حدیث عمل الابرار
من الرجال الخیاطة وعمل الابرار من النساء الغزل
لم یرده رواه تمام فی فوائده وغیره عن سهل ابن سعد
حدیث البخیل عدو الله ولو کان راهبا لا اصل له

اور بعض حافظوں نے کہا یہ بعض زندیقوں نے بنائی ہے اور کہا زرکشی نے
یہ عوام الناس کے آواز ہے تاکہ میں نے ایک قائل کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہ اس حدیث
سے صحیح ہے (پانی زمزم کا اسی واسطے ہے جسکے لئے پیا جائے) اور یہ
سخت خطا ہے اور جو اس باب میں روایت ہے وہ باطل ہے اور کہا سیوطی
نے میں اسکے اسناد پر واقف نہیں ہوا مگر تاریخ بلخ میں اور وہ بھی
موضوع ہے اور فتاوی حدیثیہ میں ہے کہ اس قائل نے بہت سخت خطا کی ہے
کیونکہ حدیث بینگن کے کذب باطل موضوع اجماع اہل حدیث سے ہے یہ
ابن جوزی نے موضوعات میں اور ذہبی نے میزان میں اور غیروں
نے لکھا ہے اور حدیث پانی زمزم کے مختلف ہے بعضوں نے کہا ہے صحیح
اور بعضوں نے حسن اور بعضوں نے ضعیف اور کسی نے موضوع نہیں کہا
حدیث عورتوں اور مردوں کے بیچ فرق کرنا ثابت نہیں ہے
اسکو ابن حاج نے مدخل میں صلوۃ العیدین میں ذکر کیا ہے اور ابن جماعت
نے منسک میں طواف النسا میں ذکر کیا ہے اور الفاظ اسکے یہ ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آدمیوں میں یعنی عورتوں اور
مردوں میں فرق کرو **حدیث** لوبیا اسکا کچھ اصل نہیں اسکو
ابن دبیع نے ذکر کیا ہے اور کہا زرکشی نے حدیثیں لوبیا اور مسور کی باطل
ہیں **حدیث** صبح کے وقت صدقہ دو اسلئے کہ اسکو بلا رد نہیں کرتی
نہیں - کہا ابن جوزی نے موضوع ہے کہا عسقلانی نے مجھے اب معلوم
نہیں ہوتا اور کہا سیوطی نے اسکو طبرانی نے اوسط میں علی سے روایت کی
اور ابو الشیخ نے انس سے **حدیث** بخیل میری امت کے درزی ہیں
کہا سخاوی نے میں اس پر واقف نہیں ہوا کہا ابن دبیع نے بلکہ اسکا
اصل کچھ نہیں کیونکہ یہ حدیث اسکو رد کرتی ہے عمل نیک مردوں
کا سینا ہے اور عمل نیک عورتوں کا کاتنا ہے روایت کے
اسکو تمام نے فوائد میں اور غیروں نے سہل بن سعد سے
حدیث بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عابد ہو اسکا کچھ اصل نہیں

وکذا لفظ البخیل لا یدخل الجنة ولو کان عابدا و
السخی لا یدخل النار ولو کان فاسقا **حدیث**
البرد عدو الدین لیس بحدیث بل هو من کلام سعید بن
عبد العزیز الدمشقی الامام الکبیر **حدیث** البر
باهله من کلام العامة ولعله ماخوذ من تقدیم علی
البحر فی قوله تعالی (هو الذی یسیرکم فی البر والبحر) و
من قوله سبحانه وتعالی (الم نجعل الارض کفاتا احیاء
وامواتا) ای منامة کضم الام اولادها کما یشیر الیها
قوله تعالی (منها خلقناکم) **حدیث** البرکة
فی البنات قال السخاوی عن ابن عباس ان رجلا دعا
علی بناته بالموت فقال علیه السلام لا تدع فان البرکة
فی البنات وفی سنده من اتهم بالوضع وهو لا ینافی من
ان موت البنات من المکرمات فان الحالات تختلف بتخالف
المقامات فقد روی الطبرانی فی الکبیر والاوسط و
غیرهما عن ابن عباس رضی الله عنه ان النبی علیه السلام
لما عزی بابنة رقیة قال الحمد لله دفن البنات من
المکرمات وفی روایة البزار موت البنات وهو غریب و
لابن ابی الدنیا عن ابن عباس رضی الله عنه انه
مات له ابنة فاتاه الناس یعزونه فقال الحمد لله عورة
سترها الله ومؤنة کفاها الله واجر ساقه الله و
اجتهد المتأخرون ان یزیدوا فیها حرفا فما قدروا
کذا فی المقاصد واقول ویمکن ان یقال ان الرابع
امر قضاه الله لا حول ولا قوة الا بالله **حدیث**
البرکة فی صغر القرص وطول الرشاء وصغر الجدول
ظهر الماء ذکره السخاوی فی المقاصد فی حدیث صغروا
بالجدول

اور ایسا ہی اسکا بھی کچھ اصل نہیں بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا اگرچہ عابد
ہو اور سخی آگ میں داخل ہوگا اگرچہ فاسق ہو ترجمہ پہلی جزء کا (البخیل اگر
بود زاہد بحر و بر - بہشتی نباشد بحکم خبر) **حدیث** سردی دین کی دشمن ہے
یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام کبیر سعید بن عبد العزیز دمشقی کی کلام ہے **حدیث**
خشکی اپنی اہل کے بہت لائق ہے عوام الناس کے کلام سے شاید اس آیت سے
ماخوذ ہے جسمیں کا لفظ بحر پر مقدم ہے (اللہ تعالی ایسا ہی جو تمکو خشکی اور دریا میں
سیر کراتا ہی) اور اس آیت سے (کیا نہیں کیا ہمنے واسطے تمہارے زمین کو سمیٹنے والی زندوں
اور مردوں یعنے ملانی والی جیسا کہ ماں اپنی اولاد کو ملاتی ہے جیسا کہ قول اللہ تعالی
کا اسکی طرف اشارہ کرتا ہی (اس سے ہمنے تمکو پیدا کیا) **حدیث**
بیٹیوں میں برکت ہے کہا سخاوی نے ابن عباس سے کہ ایک آدمی نے اپنے
بیٹیوں پر موت کی دعا کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مت کر
کیونکہ برکت بیٹیوں میں ہے اسکی سند میں ایک شخص ہے جسکو وضع کی تہمت ہے
اور یہ روایت اسکے منافی نہیں ہے کہ بیٹیوں کی موت بزرگیوں سے ہے کیونکہ حالات بسبب
تفاوت مقامات کی مختلف ہوتی ہیں طبرانی نے کبیر اور اوسط میں اور غیر
اسکے نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت نے اپنی بیٹی رقیہ کو دفن
کیا فرمایا الحمد للہ بیٹیوں کا دفن کرنا بزرگیوں سے ہے اور بزار کی روایت میں
دفن کی جگہ موت کا لفظ ہے اور یہ روایت غریب ہے اور ابن ابی الدنیا نے
ابن عباس سے ہے کہ آنحضرت کی شہزادی فوت ہوئی اور آدمی ماتم پرسی
کیلئے آئے فرمایا آنحضرت نے انکو یہ عورت ہے اللہ تعالی نے اسکو ڈھانپ
لیا اور تکلیف ہے اللہ تعالی اسکو کافی ہوا اور اجر ہے چلایا اسکو اللہ اور
متاخرین نے بسیار کوشش کی کہ اسمیں کوئی لفظ زیادہ کریں لیکن وہ قادر
نہ ہوئے ایسا ہی مقاصد میں ہے میں کہتا ہوں شاید یہ چوتھا امر ہے
اللہ نے اسکو پورا کیا نہیں قوت باز رہنے کی گناہ سے اور نہیں قوت نیکی کی مگر
توفیق اللہ سے **حدیث** برکت چھوٹی روٹی میں ہے اور لمبی رسی میں اور چھوٹے
نہر میں - سخاوی نے مقاصد میں اسکو ذکر کیا اور ایک میں ہی چھوٹا کرو

الخبز و قال انه باطل وکانه تبع النسائی فیما نقل عنه انه کذب قلت وفی الاخیر حدیث البرکة قد ذکره السیوطی فی جامع الصغیر عن ابی الشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی الله عنه والسلفی فی الطیوریات عن ابن عمر واما حدیث صفروا فسیأتی علیه الکلام فی محله حدیث برمه الشرک لاتفور لیس بحدیث کما قال ابن الدیبع حدیث البشاشة خیر من القری ای الضیافة قال السخاوی لا اعرفه حدیث بشر القاتل بالقتل قال السخاوی لا اصل له حدیث البطیخ وفضائله صنف فیه ابو عمر التوقانی جزء و احادیثه باطلة ذکره ابن الدیبع وکذا قال الزرکشی قلت ما فضائله فکذلک واما ما ورد فیه من اکله علیه السلام اکله فثابت لا سیما مع الرطب کما فی شمائل الترمذی وغیره حدیث البطنة تذهب الفطنة لیس له اصل فی مبناه وهو عن عمر بن العاص وغیره من الصحابة فمن بعدهم بمعناه حدیث بنی الدین علی النظافة ذکره فی الاحیاء وقال مخرجه لم اجده ذکره ابن الدیبع قلت لفظه لم اجد هکذا وفی الضعفاء لابن حبان من حدیث عائشة تنظفوا فان الاسلام نظیف و للطبرانی بسند ضعیف جدا من حدیث ابن مسعود النظافة تدعو الی الایمان انتهی قال السیوطی واقرب منه ما اخرجه الترمذی عن سعد بن ابی وقاص مرفوعا ان الله نظیف یحب النظافة نظفوا افنیتکم انتهی وروی الترمذی من حدیث سعد بن وقاص ان الله طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافة کریم یحب الکرم جواد یحب الجود فنظفوا قال اراه افنیتکم

روٹیون کو اور یہ کہا کہ یہ باطل ہے گویا کہ یہ نسائی کا تابع ہوا جنکی اس سے منقول ہے کہ یہ کذب ہے میں کہتا ہوں وہ برکت کی حدیث کو سیوطی نے جامع صغیر میں ابی الشیخ سے ثواب میں ابن عباس سے ذکر کیا ہے اور سلفی نے طیوریات میں ابن عمر سے لیکن اس حدیث (صفروا) میں اسکی جگہہ پر کلام ہوگی **حدیث** مشرک کی ہانڈی جوش نہین مارتی - ابن دبیع نے کہا کہ یہ حدیث نہیں ہے **حدیث** بشاشت چہرے کی اچھی ہے ضیافت سی - کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا **حدیث** قاتل کو قتل کے خوشخبری کر دی - کہا سخاوی نے اسکا اصل نہین ہے **حدیث** تربوز کی اسکے فضائل مین ابو عمر توقانی ایک کتاب تصنیف کی ہے ابن دبیع نے ذکر کیا ہے کہ اوسکی تمام حدیثین باطل ہین اور ایسا ہی کہا زرکشی نے - مین کہتا ہون فضائل اسکے اور لیکن یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہایا ہے ثابت ہے بلکہ ہمعہ کھجور تر کے جیسا کہ شمائل ترمذی وغیرہ مین ہے **حدیث** زیادہ گفتگو عقل کو لے جاتی ہے - اسکا اصل ثابت نہین اور عمر بن عاص وغیرہ صحابہ سے اسکے معنے ثابت ہین **حدیث** دین پاکی پر بنا کیا گیا ہے - احیا مین مذکور ہے اور کہا کہ مین اسکے مخرج نہین پائی اسکو ابن دبیع نے ذکر کیا ہے مین کہتا ہون اسطرح تو معلوم نہین ہوئے لیکن ضعفا ابن حبان مین عائشہ سی اسطرح مروی ہے پاکی کرو کیونکہ اسلام پاک ہے اور طبرانی نے مین بہت ضعیف سند سے ابن مسعود سے ہے پاکی ایمان کیطرف بلاتی ہے - انتہی کہا سیوطی نے جو ترمذی نے سعد بن ابی وقاص سے مرفوع روایت کی ہے وہ اسکی زیادہ قریب ہے اللہ پاک ہے پاکی کو دوست رکھتا ہے تم بھی اپنی مکانون کو پاک رکھو انتہی اور ترمذی نے سعد بن وقاص سے روایت کی ہے اللہ تعالی صاف ہے دوست رکھتا ہے صفائی کو پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکی کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو سخی ہے دوست رکھتا ہے سخاوت کو پس پاک کرو راوی کہتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ شاید پاک کرو

وفي رواية اخيتكم ولا تشبهوا باليهود وذكر القرطبي
في شرح اسماء الحسنى انه رواه البزار في مسنده واخرج
الرافعي بسنده عن ابي هريرة رضي الله عنه تنظفوا بكل
ما استطعتم فان الله بنى الاسلام على النظافة ولن
يدخل الجنة الا نظيف **حديث** البلاء موكل
بالقول اورده ابن الجوزي في الموضوعات من حديث
ابي الدرداء وابن مسعود قال الربيع وهو عند الخطيب في
تاريخه عن ابن مسعود بلفظ البلاء موكل بالمنطق فلو ان
رجلا عير رجلا برضاع كلبة لرضعها قال السخاوي
وهو ضعيف قلت ولفظ الزركشي بالنطق وقال
رواه ابن لال في مكارم الاخلاق من حديث ابن عباس
والديلمي من حديث ابي الدرداء قال السيوطي والديلمي
ايضا من حديث ابن مسعود مرفوعا واحمد في الزهد عنه
موقوفا وابن السمعاني في تاريخه من حديث علي مرفوعا
حديث بيت المقدس طشت من ذهب مملو
عقارب ليس بحديث بل هو مما ينسب الى التوراة

حرف التاء المثناة من فوق

حديث تحية البيت الطواف قال السخاوي لم اره بهذا اللفظ قلت
المراد بالبيت هو الكعبة وهو بيت الحرام ومعناه
صحيح كما في الصحيح عن عائشة اول شيء بدا به النبي
صلى الله عليه وسلم حين قدم مكة انه توضأ ثم طاف
الحديث وذلك لان كل من يدخل المسجد الحرام يسن له
ان يبدأ بالطواف فرضا او نفلا ولا ياتي بصلوة تحية
المسجد الا اذا لم يمكن في نيته ان يطوف لعذر او
لغيره وليس معناه ان تحية المسجد ساقطة عن هذا

اور ایک روایت میں اپنے صحنوں کو اور مشابہت یہود سے نہ کرو اور
قرطبی نے شرح اسماء الحسنی میں ذکر کیا ہے کہ اسکو بزار نے اپنی مسند میں
روایت کیا ہے اور رافعی نے ابوہریرہ سے اسناد کے ساتھہ بیان کیا ہے پاکی کرو ہر شئے
کی جسقدر تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالی نے اسلام کی پاکی پر بنا کی ہے
اور نہ داخل ہوگا جنت میں مگر پاک آدمی **حدیث** بلا قول کیساتھہ
سپرد کی گئی ہے - ابن جوزی نے اسکو موضوعات میں ابی الدردا اور ابن مسعود سے
لایا ہے کہا ربیع نے تاریخ خطیب میں ابن مسعود سے ان لفظوں سے روایت
کی ہے بلا کلام کی سپرد کی گئی ہے اگر کوئی آدمی کسی کو کتے کے دودھ پینے کا
عیب لگاویگا البتہ وہ بھی ضرور پیئے گا - کہا سخاوی نے یہ ضعیف ہے میں
کہتا ہوں زرکشی کے لفظ یہ ہیں کلام کی جگہہ نطق ہے جسکے معنے بولنا ہے اور
کہا کہ اسکو ابن لال نے مکارم الاخلاق میں ابن مسعود سے اور دیلمی نے ابی الدردا
سے روایت کی ہے کہا سیوطی نے دیلمی نے ابن مسعود سے مرفوع روایت
احمد نے زہد میں اونہی سے موقوف روایت نقل کی ہے اور ابن سمعانی نے تاریخ
میں علی سے مرفوع روایت کی ہے **حدیث** بیت المقدس سونے کا طشت
ہے بچھوؤں سے پر ہے - یہ حدیث نہیں بلکہ یہ کلام توریت کیطرف
منسوب ہے

حرف تا

حدیث گھر کا تحفہ طواف
اس کا ہے کہا سخاوی نے میں نے اسکو ان لفظوں سے نہیں دیکھا
میں کہتا ہوں مراد گھر سے خانہ کعبہ ہے اور معنے صحیح ہیں جیسا
کہ عائشہ سے صحیح بخاری میں ہے اول سب سے جبکہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مکہ میں آتے ہی شروع کیا تھا یہ تھا کہ وضو کیا
پھر طواف کیا الحدیث اسلئے جو کوئی مسجد حرام میں داخل ہو
اس کو سنت ہے کہ ابتدا طواف سے کرے خواہ نفلی ہو
یا فرضی اور نماز تحیت المسجد کی شروع نہ کرے مگر جب کہ
اسکا ارادہ طواف کا نہ ہو عذر سے یا بلا عذر اور یہ
معنے نہیں ہیں کہ تحیۃ المسجد اس مسجد سے ساقط ہے

السجد کما توہم بعض الاغبیاء من مفہوم ہذہ
العبارۃ الصادرۃ عن الفقہاء وغیرہم **حدیث**
تختموا بالزبرجد فانہ یسر لا عسر فیہ قال العسقلانی
موضوع واما التختم بالیاقوت ینفی الفقر یرید انہ اذا
ذہب مالہ باعہ فوجد فیہ غنی والاشبہ ان صح
الحدیث ان یکون لخاصۃ فیہ کما ذکرہ السیوطی فی مختصر
النہایۃ **حدیث** تختموا بالزمرد فانہ ینفی الفقر
اوردہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ولا یصح
ایضا کما ذکرہ ابن الدیبع **حدیث** تختموا بالعقیق لہ
طرق کلہا واہیۃ کما قالہ ابن الدیبع لکن رواہ
الدیلمی من حدیث انس وعمر وعلی وعائشۃ رضی اللہ
عنہم باسانید متعددۃ فیدل علی ان الحدیث لہ اصل
وفی الیواقیت للمطرزی ان ابراہیم الحربی سئل عنہ
فقال صحیح قال ویروی ایضا بالیاء التحتیۃ ای اسکنوا
بالعقیق واقیموا بہ ذکرہ الزرکشی وقال السیوطی عند ابن
عدی بسند ضعیف من حدیث عائشۃ مرفوعا تختموا
بالعقیق فانہ مبارک **حدیث** تارک الورد ملعون
وصاحب الوردملعون باطل لا اصل لہ **حدیث** ترک العادۃ
عداوۃ لا اصل لہ کما ذکرہ ابن الدیبع **حدیث** ترک
العشاء مہرمۃ ای مظنۃ للہرم قال القتیبی ہذہ الکلمۃ
جاریۃ علی السنۃ الناس ولست ادری ارسول اللہ
علیہ السلام ابتدأہا ام کانت تقال قبلہ کذا فی النہایۃ
وکانہ غفلۃ عن حدیث تعشوا ولو بکف من حشف فان
ترک العشاء مہرمۃ اخرجہ الترمذی وقال ہذا
منکر انتہی ففی الجملۃ لہ اصل کما لا یخفی **حدیث**

جیسا کہ بعض نافہموں نے مفہوم اس عبارت سے جو بڑے بڑے فقیہوں
اور غیر فقیہوں سے صادر ہوئی ہے سمجھی ہیں **حدیث** زبرجد کے
انگوٹھی بنواؤ کیونکہ اسمین آسانی ہے تکلیف نہیں کہا عسقلانی نے
یہ موضوع ہے لیکن یہ حدیث انگوٹھی یاقوت کی فقر کو دور کرتی ہے
معنے اسکے یہ ہین جب آدمی کا مال دور ہو جاویگا تو اسکو بیچ کر غنا حاصل
کر سکتا ہے اور اگر یہ حدیث صحیح ہو جاویگا تو شاید اس مین خاصہ ہوگا جیسا
کہ سیوطی نے مختصر نہایہ مین ذکر کیا ہے **حدیث** زمرد کے انگوٹھی پہنو کیونکہ
یہ فقر کو دفع کرتی ہے۔ یہ دیلمی ابن عباس سے لایا ہے اور صحیح نہین جیسا کہ
ابن دیبع نے ذکر کیا ہے لیکن اسکو دیلمی نے بہت سند و لسے انس او عمر اور
علی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اون سے معلوم ہوتا ہے
کہ اسکا کچھہ اصل ہے اور یواقیت مطرزی مین ہے کہ ابراہیم حربی
سے اسکی بابت سوال ہوا کہا کہ یہ صحیح ہے پھر کہا کہ یہ لفظ یاء تحتانیہ
سے بھی مروی ہے یعنے قرار پکڑو ساتھہ عقیق کے اور محکم
رہو ساتھہ اسکے اسکو زرکشی نے ذکر کیا ہے اور کہا سیوطی
نے ابن عدی مین سند ضعیف سے عائشہ سے مرفوع روایت ہے
انگوٹھی پہنو عقیق کی کیونکہ اسمین برکت ہے **حدیث** وظیفے
کا تارک ملعون ہے اور صاحب وظیفے کا بھی ملعون ہے، باطل ہے
اسکا کچھہ اصل نہین **حدیث** عادت کا چھوڑنا نفس سے
دشمنی ہے۔ اس کا کچھہ اصل نہین جیسا کہ ابن دیبع نے
ذکر کیا ہے **حدیث** کہانیکا چھوڑنا ضعف پیدا کرتا ہے۔ کہا
قتیبی نے یہ کلمہ لوگون کے زبان پر جاری ہے اور مین نہین جانتا کہ یہ پہلے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا یا آنحضرت سے پہلے تہا ایسا نہایہ مین
ہے اسکی غفلت کا موجب ہے اس حدیث سے کہانا کہاؤ اگرچہ ایک چلو ہو ردی کہجور
کیونکہ کہانیکا چھوڑنا ضعف کرتا ہے اسکو ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا کہ یہ
منکر ہے انتہی۔ حاصل یہ کہ اسکا کچھہ اصل ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین **حدیث**

حدیث عقیق کی انگوٹھی پہنو اسکے سب طرق ضعیف ہین [illegible] جیسا ابن ربیع نے کہا ہے

تسليم الغزالة اشتهر على الالسنة وفى المدائح
النبوية قال ابن كثير وليس له اصل ومن نسبه الى
النبى صلى الله عليه وسلم فقد كذب وذكره ابن الديبع
وذكر القسطلانى معولا ابن كثير ثم قال لكنه ورد فى
الجملة فى عدة احاديث يتقوى بعضها ببعض اورده
شيخ الاسلام العسقلانى وذكره ابن السبكى ان تسليم
الغزاله رواه الحافظ ابونعيم الاصفهانى والبيهقى
فى دلائل النبوة قلت وكذا رواه الدارقطنى والحاكم وشيخه
ابن عدى كما ذكره الدميرى فى حيوة الحيوان والله المستعان
حديث تعاد الصلوة من قدر الدرهم يعنى من الدم قال
النووى فى شرح خطبة مسلم انه حديث ذكره البخارى
فى تاريخه وهو حديث باطل لا اصل له عند اهل
الحديث **حديث** يفترق امتى على سبعين فرقة
كلهم فى الجنة الا فرقة واحدة قالوا يا رسول الله من هم
قال الزنادقة وهم القدرية قال فى اللآلى بهذا اللفظ
والا فحديث يفترق الامة على ثلاث وسبعين فرقة
اخرجه ابوداود والترمذى وقال حسن صحيح وابن ماجة
وابن حبان والحاكم فى صحيحيهما وقال الحاكم انه
حديث كبير فى الاصول قال الزركشى ورواه البيهقى
وصححوه من حديث ابى هريرة وغيره قلت ورواه
الاربعة عن ابى هريرة رضى الله عنه ولفظه فترقت
اليهود على احدى وسبعين فرقة وتفرقت النصارى
على اثنين وسبعين فرقة وتفترق امتى على ثلاث
وسبعين فرقة كما فى الجامع الصغير للسيوطى وفى
رواية للترمذى عن ابن عمر بلفظه ان بنى اسرائيل

ہرن کا سلام کرنا۔ یہ زبانوں پر مشہور ہی اور مدایح نبویہ مین ہے کہ کہا ابن
کثیر نی اسکا کچھ اصل نہین او جسنے اسکو آنحضرت کی طرف منسوب کیا ہے
اسنے جھوٹ بولا یہ ابن دبیع نی ذکر کیا ہے قسطلانی نے ابن کثیر کا قول
ذکر کرکے کہاہے کہ یہ حدیث بہت طرق سے آئی ہی بعض کو بعض سے
تقویت ہوتی ہے اسکو شیخ الاسلام عسقلانی نے ذکر کیا ہی
اور کہا ابن سبکی نی اس حدیث کو حافظ ابونعیم اصفہانی اور بیہقی
نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے مین کہتا ہون ایسا ہی
دارقطنی اور حاکم اور اوسکے شیخ ابن عدی نے روایت کی ہے
جیسا کہ دمیری نے حیات الحیوان مین ذکر کیا ہی **حدیث**
لوٹاؤ نماز کو ایک درہم خون سے۔ کہا نودی نے مسلم کی خطبہ کی
شرح مین اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہی یہ حدیث
باطل ہے اسکا کچھ اصل اہل حدیث کی نزدیک نہین ہے **حدیث**
میری امت ستر فرقونپر متفرق ہوگی سب جنت مین جائینگے مگر
ایک فرقہ کہا لوگون نے یا رسول اللہ وہ کون ہے کہا زندیق اور وہ
قدریہ ہین۔ کہا لآلی مین ان لفظون سے ہی ورنہ یہ حدیث متفرق
ہوگی امت میری تہتر فرقوں پر اسکو ابوداؤد اور ترمذی (اور کہا اونے
یہ حسن صحیح ہی) اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم نے
اپنی صحیحون مین روایت کیا ہی اور کہا حاکم نے یہ حدیث اصول
مین بہت ذکر کرتی ہین کہا زرکشی نی اسکو بیہقی نی روایت کیا ہی اور
لوگون نے ابوہریرہ وغیرہ سے اسکی تصحیح کی ہی مین کہتا ہون اسکو سنن
اربعہ والون نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اور اوسکی یہ لفظ ہین
متفرق ہو گئی یہود اکہتر فرقونپر اور متفرق ہو گئے نصارے
بہتر فرقونپر اور متفرق ہو گی میری امت تہتر فرقون پر جیسا
کہ جامع صغیر سیوطی مین ہے اور ترمذی کے ایک روایت
مین ابن عمر سے ان لفظون سے ہی تحقیق متفرق ہوئی بنی اسرائیل

تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة کلهم فی النار
الا ملة واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه
واصحابی وفی روایة احمد وابی داؤد عن معاویة
اثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة
والحدیث فی المشکوة وشرحه المرقات **حدیث**
تفقهوا قبل ان تسودوا من قول عمر قیل معناه
قبل ان تزوجوا فتصیروا ارباب بیوت وخدم ولذا
قیل ضاع العلم فی افخاذ النساء وقال الثوری من
اسرع الریاسة اضر بکثیر من العلم ومن لم یسرع
ثم کیت ثم کیت وهذا المعنی اعم والله سبحانه
اعلم **حدیث** تفکر ساعة خیر من عبادة سنة
ذکره الفاکهانی بلفظ فکر ساعة وقال انه من کلام
السری السقطی وقال ابن عباس وابو الدرداء فکر ساعة
خیر من قیام لیلة نقله الخطابی وذکر السیوطی فی
الجامع بلفظ فکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة
حدیث التکبر علی المتکبر صدقة قال الرازی هو کلام
مشهور قلت لکن معناه ماثور **حدیث** التکبیر جزم قال
السخاوی لا اصل له فی المرفوع مع وقوعه فی الرافعی وانما
هو من قول ابراهیم النخعی حکاه الترمذی فی جامعه
عنه فقال روی عن ابراهیم النخعی انه قال التکبیر جزم
والتسلیم جزم وقال السیوطی رواه سعید بن منصور
فی سننه عن ابراهیم النخعی قوله التکبیر جزم والقراءة
جزم واخرج من وجه آخر عنه قال کانوا یجزمون
التکبیر والمراد عدم التمطیط والتردید والاظهر قوله
انه اراد بالجزم الوقف دون الوصل بما بعده بناء

تفکر ساعة خیر من عبادة سنة

بہتر فرقوں پر اور میری امت تہتر فرقوں پر متفرق ہوگی سب آگ میں جاینگے
مگر ایک فرقہ کہا لوگوں نے وہ کون ہے یا رسول اللہ کہا جس پر میں ہوں اور
میرے اصحاب ہیں اور ایک روایت احمد اور ابن داؤد میں معاویہ سے یہ ہے بہتر
ناری ہیں اور ایک جنتی اور وہ اہل سنت و جماعت ہیں اور یہ حدیث
مشکوۃ میں اور شرح اسکے مرقات میں ہے **حدیث** فقاہت
سیکھو پہلے سردار بننے سے یہ قول عمر کا ہے بعضوں نے کہا ہے معنے اسکے
یہ ہیں پہلے اس بات کی کہ نکاح کر لیں ہو جاؤ تم مالک گھروں اور خادموں
کے اور اسی واسطے کہا گیا ہے ضائع ہو گیا ہے علم عورتوں کی جو رانوں میں اور کہا
ثوری نے جو شخص جلدی کرے ریاست کو اوس نے بہت علم ضائع کیا اور
جس نے جلدی نہ کی تو وہ کیسا ہی پہر کیسا ہے اور یہ معنی عام ہیں اور
اللہ پاک بہت جاننے والا ہے **حدیث** ایک گھڑی فکر کرنا ایک برس
کے عبادت سے بہتر ہے اسکو فاکہانی نے ان لفظوں سے ذکر کیا ہے اور کہا یہ کلام
سری السقطی کی ہے اور کہا ابن عباس اور ابو الدرداء نے فکر ایک گھڑی کا
رات کی کھڑا ہونے سے بہتر ہے اسکو خطابی نے نقل کیا ہے اور سیوطی نے جامع
میں ان الفاظ سے ذکر کیا ہے فکر ایک گھڑی کا ساٹھ برس کے عبادت سے بہتر ہے
حدیث متکبر کے اوپر تکبر کرنا صدقہ ہے کہا رازی نے یہ کلام مشہور ہے میں
کہتا ہوں لیکن معنے اسکے مروی ہیں **حدیث** تکبیر جزم ہے کہا سخاوی
نے اسکا کچھ اصل نہیں باوجود یکہ رافعی میں واقع ہوئی ہے اور یہ قول
ابراہیم نخعی کا ہے یہ حدیث صاحب جامع نے ترمذی سے
نقل کی ہے کہا اوس نے ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ اوس نے کہا تکبیر جزم ہے
اور سلام جزم ہے اور کہا سیوطی نے اسکو سعید بن منصور
نے سنن میں ابراہیم نخعی سے اسطرح روایت کیا ہے تکبیر جزم ہے اور
قراۃ جزم ہے اور اوس نے وجہ دوسرے سے اسی روایت کی ہے تھے وہ لوگ
جزم کرتے تکبیر پر اور مراد اس سے یہ ہے کہ نہ ملانا (ایک کو دوسرے) میں کہتا
ہوں اظہر یہ ہے کہ مراد جزم سے وقف ہے سوا وصل کے اپنے ما بعد سے

على انه كلام تام وكذا الحكم في القراءة فان المستحب فيها هو الوقف على الفواصل **حديث** التكلف حرام قال ابن الديبع لا اعلم بهذا اللفظ بل في صحيح البخاري عن عمر قال نهينا عن التكلف قلت والحاصل ان معناه ثابت ويؤيده ما اخرجه ابن عساكر في تاريخه عن الزبير بن العوام بلفظ اللهم اني وصالحي امتي براء من التكلف واخرجه ايضا بلفظ انا وامتي براء من التكلف عن الزبير بن ابي هالة وهو ابن خديجة زوج النبي عليه السلام وقد يقتبس ذلك من قوله تعالى (وما انا من المتكلفين) **حديث** تمكث احديكن شطر عمرها لا تصلي ولفظ الزركشي شطر دهرها قال ابن منده لا يثبت وقال ابن الجوزي لا يعرف وقال النووي باطل وقال البيهقي طلبته فلم اجد له اسنادا والحاصل انه لا اصل له بهذا اللفظ من حيث مبناه والاقرب من معناه ما اتفق عليه الشيخان من حديث ابي سعيد مرفوعا اليس اذا حاضت لم تصل ولم تصم فذلك من نقصان دينها **حديث** تناكحوا تناسلوا اباهي بكم يوم القيمة جاء معناه عن جماعة من الصحابة وفي ابي داؤد والنسائي والبيهقي وغيرهم من حديث معقل بن يسار مرفوعا تزوجوا الولود فاني مكاثر بكم الامم ولاحمد والبيهقي عن انس كذلك وصححه ابن حبان والحاكم **حديث** التوكأ على العصا من سنة الانبياء كلام صحيح وليس له اصل صريح وانما يستفاد من قوله تعالى (ما تلك بيمينك يا موسى) ومن فعل نبينا عليه السلام في بعض الاحيان كما بينته في رسالة

اسلئے کہ یہ کلام تام ہے اور ایسا ہی حکم ہے قرارت مین کیونکہ اسمین وقف کرنا فاصلون پر مستحب ہے **حدیث** تکلف حرام ہے کہا ابن دبیع نے مین اسکو ان لفظون سے نہین جانتا بلکہ صحیح بخاری مین عمر سے اسطرح ہے کہا کہ ہم منع کیے گئے ہین تکلف سے مین کہتا ہون حاصل یہ کہ معنے اسکے ثابت ہین اور اسکا مؤید وہ ہے جسکو ابن عساکر نے تاریخ مین زبیر بن عوام سے ان لفظون سے روایت کیا ہے یا اللہ مین اور میری امت کی صالحین بری ہین تکلف سے اور ان لفظون سے بھی مروی ہے مین اور میری امت بھی بری ہے تکلف سے یہ زبیر بن ابی ہالہ سے ہے جو خدیجہ آنحضرت علیہ السلام کی بیبی کا لڑکا ہے اور یہ حدیث قول اللہ تعالی سے بھی اقتباس ہو سکتی ہے (اور نہین ہون متکلفین سے) **حدیث** ٹھہرتی ہے بعض تم سی نصف عمر تک اس حالت پر کہ نماز نہین پڑہتی - اور لفظ زرکشی کے نصف زمانہ تک ہین کہا ابن مندہ نے یہ ثابت نہین ہے اور کہا ابن جوزی نے یہ معلوم نہین ہوا اور کہا نووی نے باطل ہے اور کہا بیہقی نے مینے اسکو طلب کیا اور اسکے کوئی سند نہ پائی اور حاصل یہ ہے کہ اسکا ان لفظون سے کچھہ اصل نہین ہے اور قریب اسکے معنے کی ہے جسپر شیخان نے ابی سعید سے اتفاق کیا ہے کیا نہین یہ بات کہ جب عورت حائض ہو نہین نماز پڑہتی اور نہین روزہ رکھتی یہ اسکے دین کا نقصان ہے **حدیث** نسل بڑہاؤ مین قیامت کی دن تمسے فخر کرونگا - اسکے معنے بہت صحابہ سے مروی ہین اور ابی داؤد اور نسائی اور بیہقی وغیرہ مین معقل بن یسار سے مرفوع روایت ہے نکاح کرو جننے والیون کو کیونکہ مین تم سی اور امتون پر فخر کرونگا اور احمد اور بیہقی مین انس سے ایسا ہی ہے اور ابن حبان اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہے **حدیث** لاٹھی پر تکیہ لگانا پیغمبرون کی سنت ہے کلام صحیح ہے اور اسکا کچھہ اصل صریح نہین ہے لیکن معنے اسکے قول اللہ تعالی سے مستفاد ہو سکتے ہین (کیا ہی تیری داہنی ہاتھہ مین اے موسے) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے[۲] جیسا کہ مینے اسکو رسالہ مین بیان کیا ہے

التوكأ على العصا من سنة الانبياء عليهم السلام

[۲] بعض وقت کے فعل سے بہی

واما حدیث من بلغ الاربعین و لم یمسک العصا فقد
عصی فلیس له اصل **حدیث** التهنیة بالشهور و
الاعیاد مما اعتاده الناس فی بعض البلاد لم یرد فیه
شئ صریح فی هذا المبنی ولکنه صحیح فی المعنی فقد
لقی خالد بن معدان واثلة بن الاسقع فی یوم عید
فقال تقبل الله منا ومنک فقال نعم تقبل الله منا
ومنک واسنده الی النبی صلی الله علیه وسلم ولکن الاشبه
فیه الوقف وقد ثبت ان آدم لما حج بیت الله الحرام
قالت الملئکة بر حجک قد حججنا قبلک وفی الصحیحین فقیام
طلحة لکعب وتهنیة بتوبة الله علیه ویروی فی حقوق
الجار من المرفوع ان اصابه خیر هناه او مصیبة
عزاه الی غیره ما هو فی مبناه ومعناه **حرف
الثلثة** - **حدیث** الثقة بکل احد عجز
قال السخاوی لا اعرفه بهذا اللفظ قلت ومعناه صحیح
اذ لا ینبغی لاحد ان یثق بغیر الله فان من توکل
علیه کفاه ومن تعزز بالعبید اذله الله وفی المثل الاز
ملة وهو نبت ضعیف ولا حول ولا قوة الا بالله و
یقویه حدیث الحزم سوء الظن **حدیث** ثلاث
لا یرکن الیها الدنیا والسلطان والمرأة کلام صحیح فی
معناه ولیس بحدیث فی مبناه **حرف الجیم**
حدیث الجار الی اربعین المعروف وسار والبخاری فی الادب
المفرد انه من قول الحسن البصری وقد سئل عن الجار
فقال اربعون دارا امامه واربعون خلفه واربعون
عن یمینه واربعون عن شماله وکذا جاء عن الاوزاعی
حدیث جبلت القلوب علی حب من احسن الیها

لیکن یہ حدیث جو شخص پہونچا چالیس سال کو اور اوسنے لاٹھی کو
نہین مس کیا اوسنے نافرمانی کی۔ اسکا کچھہ اصل نہین **حدیث** مبارکباد دینے
بعض مہینون مین اور عیدون مین جیسا کہ عادت پکڑی ہی لوگون نے
بعض شہرون مین۔ اسمین کوئی شی وارد نہین ہوئی لیکن یہ اپنے معنے مین
صحیح ہے اسلئے کہ خالد بن معدان واثلہ بن اسقع کو عید کے دن ملا اور
کہا قبول کرے اللہ تعالی ہمسے اور تمسے اوسنے کہا ہان قبول کرے
اللہ تعالی ہمسے اور تمسے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
منسوب کیا لیکن وقف اسمین اشبہ ہے اور ثابت ہو چکا ہے کہ جب آدم علیہ
السلام نے بیت اللہ کا حج کیا تو فرشتون نے کہا اچھا ہوا حج تیرا ہمنے تجھہ سے
پہلے حج کیا ہے اور صحیحین مین ہے کہ کہڑا ہونا طلحہ کا کعب کے لئے اور اوسکو مبارکباد
دینی ساتھہ توبہ اللہ تعالی کی اور حقوق ہمسایہ مین مرفوع روایت ہے اگر پہونچے
اوسکو نیکی مبارکباد دے اوسکو اور اگر پہونچے اسکو مصیبت تو بہی پوچھے
اسکو اور یہی حدیثین اس معنے مین آئی ہین **حرف ثا۔ حدیث**
اعتماد کرنا ہر ایک پر سبب عجز کا ہے۔ کہا سخاوی نے مین اسکو ان لفظون سے
نہین جانتا مین کہتا ہون اسکے معنے صحیح ہین اسلئے کہ کسی کو لائق نہین
کہ اعتماد کرے سوا اللہ تعالی کے کسی پر کیونکہ جو شخص توکل کرے اوسپر تو وہ
اوسکو کافی ہے اور جو شخص آدمیون کے آگے عذر کرے تو اللہ تعالی اوسکو ذلیل کرتا ہے
اور مثل ہے پناہ پکڑی اوسنے گرمی ... ساتھہ ثلت ایک قسم کی ضعیف انگوری سے
نہین پہرنا ہے گناہ سے اور نہین قوة نیکی کی مگر ساتھہ مدد اللہ کے اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی
ہے محکمے کرنی ایک کام پر برا ظن ہے اللہ سے) حدیث تین چیزین ہین انکیطرف میل کئے گئے
ہو دنیا بادشاہ اور عورت یہ کلام اپنے معنے مین صحیح ہے و حدیث نہین ہے **حرف جیم حدیث**
ہمسایہ چالیس گہر تک ہے۔ مشہور یہ ہے جو بخاری نے ادب مفرد مین روایت کی ہے
کہ یہ قول حسن بصری کا ہے اور اوس سے ہمسائے کی بابت سوال ہوا جواب دیا چالیس
گہر آگے ہین اور چالیس پیچھے اور چالیس دائین اور چالیس بائین اور ایسا ہی اوزاعی
سے آیا ہے **حدیث** پیدا کئے گئے ہین دل محبت اوس شخص کی جو اونکی طرف نیکی کرے

وبغض من اساء اليها قال السخاوي يروى مرفوعا وموقوفا
وهو باطل من الوجهين وقول ابن عدي ثم البيهقي ان الموقوف
معروف من الاعمش يحتاج الى تاويل فانهما اورداه
كذلك بسند من يتهم بالكذب والوضع فبسببا اجل الاعمش
عن مثله قال وربما يستأنس بما يروى اللهم لا تجعل
الفاجر عندي نعمة يرعاه بها قلبي حديث الهدية تذهب
بالسمع والبصر وهو ضعيف حديث الجزاء من جنس
العمل قال السخاوي لم اقف بهذا اللفظ ويشير اليه قوله
تعالى (وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به) (و
جزاء سيئة سيئة مثلها) وكما تدين تدان حديث
جنبوا مساجدكم صبيانكم قال البزار ليس له اصل و
تعقبه السخاوي بانه اخرجه ابن ماجة مطولا وسنده ضعيف
وقال السيوطي حديث جنبوا مساجدكم مجانينكم وصبيانكم
رواه ابن ماجة عن واثلة بن الاسقع والطبراني عن ابي الدرداء
وابي امامة حديث جهد المقل دموعه موضوع قال
ابن الديبع هو معنى حديث افضل الصدقة جهد المقل
دموعه الذي اخرجه ابوداود وغيره عن ابي هريرة
مرفوعا قلت والفرق بين المعنيين اذ الاول يشير الى انه
لا يملك شيئا غير دموعه مبالغة في فقره وفاقته والحديث
يراد به انه اذا كان فقيرا واعطى شيئا قليلا مما عنده
فهو افضل الصدقة كما ورد سبق درهم مائة الف درهم
حديث جور الترك ولا عدل العرب كلام ساقط لا حديث
ذكره ابن الديبع واقول هو كفر بظاهره حيث فضل
ظلم جماعة على عدل جماعة مع ان اهل العدل احسن
الناس واهل الجور اصلهم الاجناس حديث الجوع

اور دشمنی اوس شخص سے جو اونکی طرف برائی کرے کہا سخاوی نے یہ مرفوع
اور موقوف روایت کی گئی ہے اور دونو وجہ سے باطل ہے اور قول ابن عدی کا
بعد اوسکے بیہقی کا (کہ موقوف معروف ہے اعمش سے) تاویل کا محتاج ہے کیونکہ ان دونو
نے ایسے شخص سے روایت کی ہے جو کذب و وضع سے متہم ہے بسبب اس قرینہ کی کہ
اعمش اپنی مثل سے بڑا ہے کہا کہ اس روایت سے بھی اوسکے تقویت ہو سکتی ہے
یا اللہ نکر فاجر کیلئے نعمت جو رعایت کرے اوسکی بسبب اوسکے میرا دل
اور اس حدیث سے ہدیہ کان اور آنکھ دور کر دیتا ہے - اور یہ ضعیف ہے حدیث
جزا شی کی جنس عمل سے ہے کہا سخاوی نے مین ان لفظون سے اسپر واقف
نہین ہوا اور اسکی طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہے (اگر تم عذاب
دو تو عذاب دو اوسقدر جسقدر تم عذاب دیے گئے ہو) (اور جزا برائی کے
برائی ہے اوسکی مثل) اور جیسا کہ تو بدلہ دیگا ویسا ہی دیا جائیگا حدیث
اپنی مسجدون سے اپنے لڑکونکو دور رکھو - کہا بزار نے اسکا کچھ اصل نہین اور سخاوی نے
اسطرح سے اسکا پیچھا کیا ہے کہ اسکو ابن ماجہ نے لمبی حدیث مین روایت کیا
ہے اور اوسکی سند ضعیف ہے اور کہا سیوطی نے یہ حدیث دور رکھو اپنی مسجدونکو
اپنے دیوانون اور لڑکون سے اسکو ابن ماجہ نے واثلہ بن اسقع اور طبرانی نے ابی الدردا اور ابی امامہ
سے روایت کیا ہے حدیث کوشش تنگدست کے اوسکی آنسو ہین کہا ابن دیبع نے
یہ اس حدیث کی معنے مین ہے افضل صدقے کا کوشش تنگدست کے ہے جو آنسو اوسکی ہین
اسکو ابوداود وغیرہ نے ابی ہریرہ سے مرفوع بیان کی ہے اور فرق دونو معنون
مین یہ ہے پہلا قول اسکے طرف اشارت کرتا ہے کہ وہ سوائے آنسون کے کسی چیز
کا مالک نہین بطور مبالغہ کی فقر اور حاجت مین اور حدیث سے یہ مراد ہے کہ جب کوئی فقیر
ہو اور دے تھوڑی شے سے جو اوسکے پاس ہو پس وہ افضل صدقہ ہے جیسا کہ یہ وارد
ہوا ہے ایک درہم لاکھ درہم پر سبقت لیجاتا ہے حدیث ظلم ترکونکا
عدم عدل عرب کا برابر ہے) یہ کلام بی اعتبار ہے حدیث نہین اسکو ابن دیبع نے
ذکر کیا ہے مین کہتا ہون کہ ظاہر مین کفر ہے اسلیے کہ ایک جماعت کے ظلم کو ایک جماعت کے عدل
پر فضیلت دی ہے باوجود یکہ عادل لوگ بہتر خلقت ہین اور ظالم لوگ بد خلقت ہین حدیث

کافر لا یرحم علی صاحبه فی حاله وقاتله من اهل الجنة
ای دافعه عن مسلم مضطر من اهل الجنة ثم معناه صحیح
واما مبناه فکما قال ابن الدیبع انه کلام یدور فی الاسواق
ولیس بحدیث **حدیث** الجیزة روضة ومصر خزائن
الله فی ارضه قال العسقلانی کذب موضوع وفی النهایة
ان الجیزة بکسر الجیم وسکون الیاء قریة قبالة مصر
علی النیل

حرف الحاء المهملة

حدیث حاکوا الباعة فانه لا ذمة لهم کذا ذکره ابن الدیبع بتشدید
الکاف مدغما ولفظ السیوطی حاکوا بالفك وقال لا
اصل له وفی مسند ابی یعلی من حدیث الحسین بن علی
مرفوعا المغبون لا ماجور ولا محمود واخرجه ابو القاسم
البغوی من طریق کامل بن طلحة عن ابی هشام القنادی
قال کنت احمل المتاع من البصرة الی الحسین بن علی بن
ابی طالب فکان یماکسنی فیه فلعلی لا اقوم عنده حتی یهب
عامته قلت یا ابن رسول الله لجئتك بالمتاع من البصرة
تماکسنی فیه فلعلی لا اقوم حتی یهب عامته فقال ان ابی
حدثنی یرفع الحدیث الی النبی علیه السلام قال المغبون لا
ماجور ولا محمود قال البغوی لو هم من کامل ورواه غیره
عن ابی هشام قال کنت احمل المتاع الی علی بن الحسین
قال العسقلانی ورد بسند ضعیف بلفظ ماکسوا
الباعة فانه لا خلاق لهم قال ورد بسند قوی عن سفیان
الثوری انه قال کان یقال ماکسوا الباعة فانه لا خلاق
لهم **حدیث** حبب الی من دنیاکم ثلاث الطیب و
النساء وجعلت قرة عینی فی الصلوة قال الزرکشی رواه
النسائی والحاکم من حدیث انس بدون لفظ ثلث وقال

کافر ہے اپنے صاحب کو کسی حال مین رحم نہین کرتی اور اوسکا قاتل اہل
جنت سے ہے یعنی دفع کرنیوالا ہو کہ کافر مرد مسلمان بیقرار سے اہل جنت سے ہے
معنے اسکے صحیح ہین لیکن بنا اسکے ایسی ہے جیسا کہ ابن دبیع نے فرمایا ہے
یہ کلام بازارون مین پہرتی ہے حدیث نہین **حدیث** جیزہ باغ ہے
اور شہر مصر اللہ تعالے کا خزانہ ہے زمین مین کہا عسقلانی نے کذب ہے موضوع
ہے اور نہایہ مین ہے جیزہ کسر جیم اور سکون یاسے نام گاؤن کا ہے قریب مصر کے
نیل پر **حرف حا** - **حدیث** سختی کرو بیچنے والون سے اس لئے
کہ یہ اونکو لازم ہے - ایسا ہی اسکو ابن دبیع نے ذکر کیا ہے تشدید کاف
اور سیوطی کا لفظ فک ادغام سے ہے اور کہا کہ اسکا کچھ اصل نہین ہے اور مسند
ابی یعلی مین حسین بن علی سے مرفوع روایت ہے مغبون نہ ماجور
ہے اور نہ محمود اور اوسکو ابو القاسم بغوی نے طریق کامل بن طلحہ
سے اوسنے ابی ہشام القنادی سے روایت کی ہے کہا اوسنے مین
بصرہ سے اسباب حسین بن علی بن ابی طالب کیطرف لاتا تہا وہ
مجہے اوس مین کم دیتا تہا اور مین اوسکے پاس سے نہ کہڑا ہوتا تک جب تک
وہ تمام اسباب بخش نہ دیتا مین نے کہا اے بیٹے رسول اللہ کے
کیا مین لایا ہون تیری پاس اسباب بصرہ سے تو مجہے اوسمین کم دیتا ہے
اور مین نہین کہڑا ہوتا تاکہ تو تمام بخش دیتا ہے کہا مجہے میرے باپ نے
مرفوع روایت کی ہے کہ مغبون نہ ماجور ہے اور نہ محمود کہا بغوی نے وہم کامل
سے ہے اور غیرون نے ابی ہشام سے روایت کی ہے کہا اوسنے مین لاتا
تہا اسباب علی بن حسین کے طرف اور کہا عسقلانی نے یہ سند ضعیف کے ساتھ ان لفظون
سے وارد ہے بیع کی نقصان کرنیوالون کیلئے کچھ نصیبہ نہین ہے کہا اوسنے سند
قوی سے سفیان ثوری سے مروی ہے وہ کہتا تہا بیع کے نقصان کرنیوالون
کیلئے کچھ نصیبہ نہین ہے **حدیث** مجہے تمہاری دنیا سے تین چیزین پسند
ہین خوشبو اور عورتین اور سیر آنکہون کا آرام نماز مین کیا گیا ہے کہا زرکشی
نے روایت کیا اسکو نسائی اور حاکم نے انس سے سوے لفظ تین کے کہا

السخاوي لم اقف على لفظ ثلاث الا في موضعين
من الاحياء وفي تفسير آل عمران من الكشاف وما رأيتها
في شئ من طرق هذا الحديث بعد مزيد التفتيش قال
وزيادته مختلفة للمعنى فان الصلوة ليست من الدنيا
قلت وصحته من جهة المبنى فقد قال السيوطي في تخريج
احاديث الشفاء لكن عند احمد من حديث عائشة
كان يعجب نبي الله من الدنيا ثلاثة اشياء النساء و
الطيب والطعام فاصاب اثنتين ولم يصب واحدة اصاب
النساء والطيب ولم يصب الطعام قال اسناده صحيح الا
ان فيه رجلا لم يسم قلت فيصير اسناده حسنا و
صحته من جهة المعنى فلو فرع قرة عينه في الدنيا
جعل كانه منها ويؤيده ما جاء في رواية الطيب والنساء
وقرة عيني في الصلوة وهل المراد بالصلوة العبادة
الموضوعة لسائر الانام والصلوة عليه عليه السلام خلاف
حبك الشئ يعمي ويصم رواه ابوداود وقد بالغ الصغاني
فيه وحكم بالوضع عليه قال السخاوي ويكفينا سكوت
ابي داود عليه فليس بموضوع ولا شديد الضعف فهو حسن
قلت ذكر الزركشي عن ابي الدرداء وقال الوقف اشبه
وروي عن معاوية بن ابي سفيان ولا يثبت وسكت عليه
السيوطي مع انه ذكره في الجامع الصغير وقال رواه احمد و
البخاري في تاريخه وابوداود عن ابي الدرداء والخرائطي
في اعتلال القلوب عن ابي هريرة رضي الله عنه وابن
عساكر عن عبدالله بن انيس انتهى فالحديث اما صحيح
لذاته او لغيره فيرتقي عن درجة الحسن لذاته لكثرة رواته
وقوة صفاته **حديث** الحبيب لا يعذب حبيبه

سخاوی نے یہ لفظ تین پر واقف نہیں ہوا مگر احیا کی دو جگہہ مین اور
کشاف کی تفسیر آل عمران مین اور مینے ان دونو کو کسی جگہہ اس حدیث کے
طرق مین نہین دیکھا حالانکہ بہت تلاش کے ہی کہا اوسنے زیادتی
اسکے معنون کو مختلف کرتی ہی کیونکہ نماز دنیا سے نہین ہے مین کہتا ہون
صحت اسکے مبنی کی جہت سے یہہ ہی کہا سیوطی نے تخریج احادیث شفا مین
لیکن احمد کی نزدیک عائشہ سے یہہ کہ رسول اللہ کو دنیا سے تین چیزیں
پسند آتی تہین عورتین اور خوشبوئی اور طعام آنحضرت کو دو
چیزین ملین اور ایک نہ ملی تہی آنحضرت کو عورتین اور خوشبوئے
اور نہ ملا طعام کہا اوسنے اسناد اسکی صحیح ہے مگر اس مین ایک مرد
ہے اوسکا نام معلوم نہین مین کہتا ہون اب اسناد اسکی حسن ہو گئے
لیکن صحت اسکی جہت معنے سے اسطرح ہے کہ آرام آنکھونکا دنیا سے گویا
اسی سے ہی اور اوسکی تائید یہ روایت کرتی ہی خوشبو او عورتین اور آرام آنکھونکا نماز مین
مراد صلوۃ سے عبادت ہی جو تمام خلقت کے لئے بنائی گئی ہی او درود آنحضرت پر
ہو اللہ تعالی کی اوسپر **حدیث** محبت تیری کسی شی سے تجھ کو اندھا
اور بہرا کرتی ہی روایت کیا اسکا ابوداود نے اور صغانی اس مین مبالغہ کرکے
اسپر وضع کا حکم کیا کہا سخاوی نے ہمکو اسپر ابوداود کا چپ کرنا کفایت کرتا ہی
پس نہ موضوع نہین ہے اور نہ سخت ضعیف حسن ہی مین کہتا ہون زرکشی نے
ابی الدردا سے ذکر کیا ہی اور کہا اسکا وقف اچھا ہے اور معاویہ بن سفیان سے روایت
کی گئی ہے اور ثابت نہین ہوئی اور سیوطی نے اسپر چپ کے ہی باوجودیکہ
اوسنے اسکو جامع صغیر مین ذکر کیا ہی اور کہا روایت کیا اسکو احمد او بخاری
نے تاریخ مین اور ابی داود نے ابی الدردا سے اور خرائطی نے اعتلال القلوب
مین ابی هریرہ سے اور ابن عساکر نے عبداللہ بن انیس سے
انتہے ۔ پس حدیث یا تو صحیح لذاتہ ہی یا لغیرہ درجہ حسن لذاتہ
سے بڑہ کر ہے بسبب کثرت روات کی اور قوت صفات کے
حدیث دوست نہین عذاب دیتا دوست کو +

قال السخاوی ما علمته فی المرفوع وقوله تعالی (وقالت
الیهود والنصاری نحن ابناء الله واحباؤه قل فلم یعذبکم
بذنوبکم) یشیر الیه ای الی صحة معناه وان لم یثبت
مبناه **حدیث** حب الدنیا رأس کل خطیئة
قال بعضهم موضوع ومنهم ابن تیمیة حیث جزم بانه
من قول جندب البجلی وقد رواه البیهقی فی الشعب
باسناد حسن الی الحسن البصری رفعه مرسلا قال السیوطی
وقد عده المحدث فی الموضوعات وتعقبه شیخ الاسلام
ابن حجر بان المدینی اثنی علی مراسیل الحسن والاسناد
حسن الیه وقد اورده الدیلمی من حدیث علی بن ابی طالب
فی مسند ولم یذکر له اسنادا وهو فی تاریخ ابن عساکر
عن سعد بن مسعود الصدفی التابعی بلفظ حب الدنیا
رأس الخطایا انتهی وهو عند ابی نعیم فی ترجمة سفیان
الثوری من الحلیة من قول عیسی علیه السلام وعند
ابن ابی الدنیا فی مکاید الشیطان له من قول مالک بن دینار
اقول القائل بانه موضوع لم یصرح باسناده والاسانید
مختلفة والمرسل حجة عند الجمهور اذا صح اسناده و
لهذا قال ابن المدینی مرسلات الحسن اذا رواها عنه
الثقات صحاح وقال الدارقطنی فی مراسیله ضعیف
فالاعتماد علی عماد الاسناد **حدیث** حب الوطن
من الایمان قال الزرکشی لم اقف علیه وقال السید
معین الدین الصفوی لیس بثابت وقیل انه من کلام
بعض السلف وقال السخاوی لم اقف علیه ومعناه صحیح
قال المنوفی ما ادعاه من صحة معناه عجیب اذ لا تلازم
بین حب الوطن وبین الایمان ویرده قوله تعالی (ولو

حب الوطن من الایمان

کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا اور یہ قول اللہ تعالی کا
(اور کہا یہود نے ہم بیٹے اللہ کے ہین اور دوست اوسکے تو کہہ یا محمد پس
کسلیئے تمکو عذاب دیتا ہی بسبب گناہ تمہاری کے) اشارت اسکے
صحت معنی کے طرف کرتا ہی اگرچہ بنا اسکے صحیح نہین ہے **حدیث**
محبت دنیا کی تمام گناہون کے سر ہی کہا بعض نے موضوع ہے اور
اونسے ابن تیمیہ ہے اوس نے یقینا کہا ہی کہ یہ جندب بجلی کا قول ہے اور اسکو
بیہقی نے شعب مین اسناد حسن سے حسن بصری تک اور اوس نے اسکو مرفوع
مرسل کیا ہی کہا سیوطی نے اوس نے حدیث کو موضوعات مین شمار کیا ہی پیچھا
کیا اسکا شیخ الاسلام ابن حجر نے اسطرح سے کہ مدینی نے مراسیل حسن پر ثنا کہی
ہے اور اسناد اوس تک حسن ہے اور اوسکو دیلمی نے سند مین علی بن ابی طالب
سے لایا ہی اور اسکی اسناد نہین ذکر کی اور تاریخ ابن عساکر مین سعد بن مسعود صدفی
تابعی سے ان لفظون سے ہی محبت دنیا کی سر سب گناہون کے ہی ختم ہوئی اور
ابی نعیم کے نزدیک ترجمہ سفیان ثوری مین حلیہ میں قول عیسی علیہ السلام کا
کے طرف منسوب ہی مکاید الشیطان مین ابن ابی الدنیا سے قول مالک بن
دینار کا لکھا ہی مین کہتا ہون جسنے اسکو موضوع کہا ہی اوس نے اسکے
اسناد کی تصریح نہین کی ہے اور سندین مختلف ہین اور مرسل جمہور کے
نزدیک جب اوسکی اسناد صحیح ہو حجت ہی اور اسی واسطے ابن مدینی
نے کہا ہی مرسل حدیثین حسن کی جب اوس سے ثقہ روایت کرین صحیح ہین
اور کہا دارقطنی نے اوسکی مراسیل مین ضعف ہی پس اعتبار اسناد
پر ہے **حدیث** محبت وطن کی ایمان سے ہے۔ کہا زرکشی
نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور کہا سید معین الدین صفوی
نے ثابت نہین ہے اور کہا گیا ہے یہ بعض سلف کی کلام ہے
اور کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور معنی اسکے
صحیح ہین کہا منوفی نے اسکی صحت کا دعوی کرنا عجیب ہے اسلیئے کہ حب
وطن اور ایمان مین کوئی ملازمت نہین ہے اور اسکو رد کرتا ہی قول اللہ تعالی کا (اگر

انا کتبنا علیہم) فانہ دل علی حبہم وطنہم مع عدم
تلبسہم بالایمان اذ ضمیر علیہم للمنافقین و تعقبہ
بعضہم بانہ لیس فی کلامہ انہ لا یحب الوطن المؤمن و
انما فیہ ان حب الوطن لا ینافی الایمان انتہی و لا یخفی
ان معنی الحدیث حب الوطن من علامۃ الایمان وہی
لا تکون الا اذا کان الحب مختصا بالمومن فاذا وجد
فیہ و فی غیرہ لا یصلح ان یکون علامۃ قبولہ و معناہ
صحیح نظرا الی قولہ تعالی حکایۃ عن المؤمن (وما لنا
الا نقاتل فی سبیل اللہ وقد اخرجنا من دیارنا) فصح
معارضۃ لقولہ تعالی (ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا
ثم الاظہر فی معنی الحدیث ان صح مبناہ ان یحمل علی ان
المراد بالوطن الجنۃ فانہا المسکن الاول لابینا آدم
علی خلاف فیہ انہ خلق فیہا او دخل بعد ما کمل وتم
او المراد بہ مکۃ فانہا ام القری و قبلۃ العالم او الرجوع
الی اللہ تعالی علی طریقۃ الصوفیین فانہ المبدأ والمعاد
یشیر الیہ قولہ تعالی (وان الی ربک المنتہی) او المراد بہ
الوطن المتعارف لکن بشرط ان یکون سبب حبہ صلۃ
ارحامہ و احسانہ الی اہل بلدہ من فقرائہ و ایتامہ
ثم التحقیق انہ لا یلزم من کون الشئ علامۃ لہ
اختصاصہ بہ مطلقا بل یکفی غالبا الا تری الی حدیث
حسن العہد من الایمان و حب العرب من الایمان مع انہما
یوجدان فی اہل الکفران واللہ المستعان حدیث حب
الہرۃ موضوع کما قالہ الصغانی وغیرہ وقد بسطت علیہ
بعض الکلام فی رسالۃ مستقلۃ لتحقیق المرام والصحیح
فی تقدیرہ من خصال اہل الایمان وہو لا ینافی ما تصفہ

ہم لکھتے اونپر) پس اس قول نے دلالت کی ہے اس بات پر کیونکہ
محبت اپنی وطنوں سے ہے باوجودیکہ انمین ایمان نہین ہے اسلیے کہ
ضمیر علیہم کا منافقین کے طرف ہی اور بعضونے اسکا اسطرح پیچھا کیا
کہ اوس کلام مین یون نہین کہ نہین دوست رکھتا وطن کو مگر مومن
بلکہ اسمین یہ ہی کہ حب وطن کے منافی ایمان کی نہین انتہے اور پوشیدہ
نہین کہ معنے حدیث کی حب وطن کی ایمان کی علامت ہی اور یہ معنے
نہین ہو سکتے مگر جب حب مختص مومن سے ہو اور حب مومن و غیر مومن
مین پائے گئے تو اوسکے قبول کی علامت نہین ہو سکتے اور معنے اوسکے
بعد نظر کے قول اللہ تعالی کی طرف جسمین حکایت مومنون کی ہے کے ہی
صحیح معلوم ہوتے ہین اور کیا ہی ہمکو کہ ہم اللہ کی رستے مین جنگ کرینگے
حالانکہ ہم اپنے گہرون سے نکالے گئے ہین) پس اسکا معارضہ اس قول اللہ
تعالی سے صحیح ہو گیا (اور اگر ہم لکھتے اونپر کہ قتل کرو) پہر ظاہر معنے حدیث
یہ نکلتا ہی کہ اگر اسکے بنا صحیح ہو جائے تو اوسپر حمل کرنا چاہیے کہ مراد وطن
سے جنت ہی کیونکہ وہ مسکن پہلا ہے ہماری باپ آدم علیہ السلام کا
لیکن اس بات مین خلاف ہے کہ پہلے جنت مین پیدا کئے گئے یا بعد پیدایش کے داخل جنت
کئے گئے یا مراد وطن سے مکہ ہی کیونکہ وہ ان گانون کی ہی اور جہان کا قبلہ ہی یا مراد اوس سے رجوع
اللہ تعالی کیطرف ہے اوپر قول صوفیون کے کیونکہ وہی مبدا اور معاد ہی جیسا کہ اوسکیطرف قول اللہ تعالی
کا اشارت کرتا ہی (اور طرف تیری ہی بازگشت) یا مراد اوس سے متعارف وطن ہے لیکن
اسطرح سے کہ اسکی نیت ہو کہ مین اپنے کنبے سے وصل کرون اور اہل شہر اور یتیمون سے احسان کرون
اسکی تحقیق یہ ہی کہ ایک شئی کی علامت ہونے سے اوسکے خصوصیت اوس سے لازم نہین آتے بلکہ
اکثر اوسمین پائے جاتی ہی کیا تو اس حدیث کیطرف نہین دیکھتا حسن عہد کا ایمان سے
ہے باوجودیکہ یہ دونو اہل کفر مین سے پائے جاتی ہین۔ اور اللہ تعالے مدد کرنیوالا
ہے **حدیث** محبت بلی کے۔ موضوع ہے جیسا کہ صغانی وغیرہ
نے کہا ہے اور اس مین بعضے ایک رسالہ مستقل لکہا ہے اور صحیح یہ ہے
کہ اسطرح کہنا چاہیے کہ یہ خصلتین اہل ایمان کے ہین اور یہ منافی نہین

به بعض اهل الكفران كسائر مكارم الاحسان ولايقد
من علامة الايمان كما توهم السعد والسيد واغرب
الثانى حيث جعل اضافته من باب اضافة المصدر
الى مفعوله **حديث** حبذا المتخللون من امتى قال
الصغانى وضعه ظاهر وفسره بتخليل الاصابع فى الوضوء او
بتخليلها بعد الطعام قلت ما لمبناه فوضعه ظاهر واما
معناه فثبوته ظاهر باهر لورود الاحاديث فى تخليل
اللحية والاصابع حتى عد من السنة المؤكدة فينظر فى
رجال اسناده ليحكم عليه بالتحقيق والله ولى التوفيق
حديث الحج جهاد كل ضعيف تساهل الصغانى حيث
ادرجه فى الموضوعات وقد اورده احمد بن ماجه من حديث
ابى جعفر محمد بن على بن الحسين عن ام سلمة مرفوعا
واسناده حسن **حديث** الحجامة فى نقرة الرأس
تورث النسيان فتجنبوا ذلك رواه الديلمى من طريق عمر
بن واصل قال حكى لى محمد بن سوا عن مالك بن دينار
عن انس مرفوعا وابن واصل اتهمه الخطيب بالوضع لا
سيما وهو حكاية وقد احتجم عليه السلام فى يافوخه من
وجع كان به **حديث** الحجون والبقيع يؤخذان باطرافهما
وينثران فى الجنة وهما مقبرتان بمكة والمدينة اورده
الزمخشرى فى الكشاف وبيض له الزيلعى فى تخريجه وتبعه
العسقلانى وسكت عنه السيوطى **حديث** حذف السلام
سنة قال ابن القطان لا يصح مرفوعا ولا موقوفا قلت
اخرجه ابوداؤد والترمذى وابن خزيمة والحاكم فى
صحيحهما عن ابى سلمة عن ابى هريرة رضى الله عنه رفعه
الحاكم وصححه ورفعه الترمذى وقال حسن صحيح ثم قيل

حذف السلام سنة

اسکی کہ اہل کفر مین یہ خصلت پائی جاتی مثل باقی کامون احسان کے
اور علامت ایمان کی نہین ہے جیسا کہ سعد اور سید نے توہم کیا ہی اور دوسرے
نے بہت تعجب کی بات کی ہی اسلئے کہ اوسنے اضافت اوسکی اضافت مصدر کے
مفعول کیطرف بنائی ہی **حدیث** شاباش ہے ہے خلال کرنیوالی میری امت کہا صغانی نے
موضوع ہونا اسکا ظاہر ہے اور اوسنے تفسیر اسکی اسطرح کی ہی وضو مین انگلیونکا
خلال کرنا یا خلال کرنا انکا بعد طعام کی مین کہتا ہون باعتبار بنا کی موضوع
ہونا اسکا ظاہر ہے لیکن باعتبار معنی کی ثبوت اسکا ظاہر ہے بسبب وارد ہونے احادیث
کے داڑھی اور انگلیان کے خلال مین حتی کہ ان دونونکا خلال سنت موکدہ سے شمار
کیا گیا ہی پس نظر کیجائی اوسکے اسناد مین تاکہ تحقیق سے پھر حکم کیا جائے اور توفیق اللہ کے
واسطے ہے **حدیث** حج جہاد ہی ہر ضعیف کا صغانی نے تساہل کیا ہی اسلئے
کہ اوسنے اسکو موضوعات مین درج کیا ہی حالانکہ اسکو احمد بن ماجہ ابی جعفر
محمد بن علی بن حسین سے وہ ام سلمہ سے مرفوع لایا ہی اور سند اسکے حسن ہے **حدیث**
پچھنے سر کے تالو مین نسیان کو پیدا کرتی ہی پس بچو اس سے اسکو دیلمی نے عمر
بن واصل سے روایت کی ہی کہا اوسنے میری پاس محمد بن سوا نے مالک بن
دینار سے اور اوسنے خطیب نے وضع سے متہم کیا ہی خصوصا یہ حکایت ہے کہ آن
حضرت علیہ السلام نے اپنے تالو مین بسبب درد کی پچھنے لگائی ہے
حدیث حجون اور بقیع کو پکڑ کر جنت مین منتشر کرینگے اور یہ
دو قبرین ہین مکہ اور مدینہ مین اسکو زمخشری کشاف مین لایا
ہے اور زیلعی نے تخریج مین سفید چھوڑی ہے اور عسقلانی
اسکا تابع ہوا ہے اور سیوطی نے چپ کی ہے **حدیث**
سلام کا حذف کرنا سنت ہی کہا ابن قطان نے مرفوع اور موقوف
دونو طرح سے صحیح نہین میں کہتا ہون اسکو ابوداؤد اور
ترمذی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اپنے صحیحین مین ابی سلمہ سے
اونے ابوہریرہ سے روایت کی ہے حاکم نے اسکو مرفوع کیا
اور صحیح کہا ہی اور ترمذی نے مرفوع کیا اور کہا حسن صحیح ہے پھر کہا گیا ہے

معناه اسراع الامام به لئلا يسبقه المأموم و
لغرب بعض المالكية بقوله هو ان لا يكون فيه قوله
ورحمة الله **حديث** الحديث فی المسجد تاكل
الحسنات كما تاكل البهيمة الحشيش لم يوجد كذا فی
المختصر **حديث** حسنات الابرار سيئات
المقربين من كلام ابی سعد الخراز **حديث**
حسنوا نفالكم تكمل بها فرائضكم لا اصل له بهذا
المبنی و ان كان يصح فی المعنی **حديث** الحسن
مرحوم من كلام ابی حازم التابعی **حديث** الحسود لا
يسود من كلام بعض السلف كما فی رسالة القشيری
حديث حضور مجلس عالم افضل من صلوٰة الف
ركعة كذا فی الاحياء من حديث ابی ذر قال العراقی ذكره
الجوزی فی الموضوعات من حديث عمر ولم اجده من
طريق ابی ذر **حديث** الحفظ فی الصغر كالنقش
فی الحجر ليس بثابت كذا لكن رواه الخطيب فی جامعه
من حديث ابن عباس مرفوعا حفظ الغلام الصغير
كالنقش فی الحجر و حفظ الرجل بعد ما كبر كالكتابة
على الماء **حديث** حكمی على الواحد كحكمی على
الجماعة لا اصل له كما قال العراقی وانكره المزنی
والذهبی ايضا وقال الزركشی لا يعرف **حديث**
الحمد لله رداء الرحمن لم يوجد له اصل **حديث**
حمل علی باب خيبر اورده ابن اسحٰق فی السير وانكره
بعض العلماء وقال السخاوی له طرق كلها واهية
وقال الزركشی اخرجه الحاكم من طرق عن جابر
بلفظ ان عليا لما انتهی الی الحصن اجتبذ احد

معنے اسکے یہ ہین امام کا سلام جلدی پہیرنا تاکہ مقتدی اوس سے سبقت نہ
کر جا اور بعض مالکیون نے کہا ہی حذف کرنا قول ورحمۃ اللہ کا مراد ہی **حدیث**
باتین کرنی مسجد مین نیکیون کو کہاتی ہین جیسا کہ چہار پایہ گہاس کو
کہاتا ہے - نہین پائی گئے ایسا ہی مختصر مین ہے **حدیث**
پاک لوگون کی نیکیان مقربین کی برائیان ہین کلام ابی سعد الخراز
کے ہے **حدیث** اچہا کرو اپنے نفلون کو انسے فرائض تمہارے
کامل کئے جائینگے اس بنا سے اسکا کچہہ اصل نہین اگرچہ باعتبار معنے
کے صحیح ہے **حدیث** حسن پر رحمت کیا گیا ہے - یہ کلام ابی حازم
تابعی کی ہے **حدیث** حاسد سردار نہ بنایا جائیگا - یہ بعض سلف
کے کلام ہے جیسا کہ رسالہ قشیری مین ہے **حدیث** عالم کی مجلس
مین حاضر ہونا ہزار رکعت نماز سے افضل ہے - ایسا ہی احیا مین ہے ابی ذر
سے کہا عراقی نے اسکو جوزی نے موضوعات مین عمر سے ذکر کیا ہے اور
مینے اسکو ابی ذر کی روایت سے نہین پایا **حدیث** لڑکپن مین
یاد کرنا مثل نقش کے ہی پتھر مین - یہ اسطرح ثابت نہین ہے لیکن خطیب نے
جامع مین ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہے چہوٹے لڑکے کا یاد
کرنا مثل نقش کی ہی پتھر مین اور بڑے مرد کا یاد کرنا مثل کتابت کے
ہے پانی پر **حدیث** میرا حکم واحد پر مثل حکم میرے
کی ہے جماعت پر - اسکا کچہہ اصل نہین جیسا کہ عراقی نے کہا ہی
اور انکار کیا اسکا مزنی اور ذہبی نے بھی اور کہا زرکشی نے معلوم نہین
ہوئی **حدیث** الحمد للہ رحمن کے چادر ہے اسکا اصل نہین پایا
گیا **حدیث** حضرت علی نے دروازہ خیبر کا اوٹہایا اسکو
ابن اسحاق سیر مین لایا ہے اور بعض علما نے انکار
کیا ہے اور کہا سخاوی نے اسکے بہت طرق ہین سب کے سب
واہیات ہین اور کہا زرکشی نے اسکو حاکم بہت طرق سے
جابر سے اسطرح لایا ہے کہ جب حضرت علی قلعہ پر پہونچی تو ایک

ابوابه بالارض فاجتمع عليه بعد ستون جلا فاجهدها
ان اعادوا الباب اخرجه ابن اسحق في سيرته عن
ابي رافع وان سبعة لم يقلبوه **حديث** حين تقلي تدك
ليس بحديث ومعناه صحيح ويشير اليه قوله تعالى و
سوف تعلمون حين يرون العذاب من اضل سبيلا)
حرف الخاء المعجمة - حديث خاب قوم
لا سفيه له هو من قول مكحول بلفظ ذل من لا سفيه له
كما رواه ابن ابي الدنيا في الحكم له **حديث** خازن
القوت ممقوت ليس بحديث ولكن معناه صحيح لحديث
المحتكر ملعون **حديث** خالفوا اليهود فلا تعمموا
فان تعميم العمايم من زي اليهود لا اصل له على ما ذكره السيوطي
حديث خذوا شطر دينكم عن الحميراء وهي
عائشة وتصغير الحمراء بمعنى البيضاء على ما في النهاية
والشطر النصف قال العسقلاني لا اعرف له اسنادا و
لا رايته في شيء من كتب الحديث الا في النهاية لابن الاثير
ولم يذكر من اخرجه وذكر الحافظ عماد الدين بن كثير
انه سأل المزي والذهبي فلم يعرفاه وذكره في الفردوس
بغير اسناد وبغير هذا اللفظ ولفظه خذوا ثلث
دينكم من بيت الحميراء وبيض له صاحب مسند
الفردوس ولم يخرج له اسنادا وكذا ذكره السخاوي و
قال السيوطي لم اقف عليه وقال الحافظ عماد الدين بن كثير
في تخريج احاديث مختصر ابن الحاجب غريب جدا
بل هو حديث منكر سألت عنه شيخنا الحافظ المزي
فلم يعرفه وقال لم اقف له على سند الى الآن وقال
شيخنا الذهبي هو من الاحاديث الواهية التي

دروازہ اسکا زمین سے کہینچا اوسکے بعد اوسپر ستاٹہہ آدمی جمع ہوئے اونہون
نے کوشش کی کہ دروازہ کو پہیر جگہہ پہ لوٹائین اور اسکو ابن اسحاق سیرت مین
ابی رافع سے لایا ہی کہ سات آدمی اوسکو نہ لوٹا سکے **حدیث** جب تو
دشمنی کریگا معلوم کریگا - یہ حدیث نہین ہے معنے اسکے صحیح ہین اور
اسکی طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہی (قریب ہی جان لوگی جب وہ
عذاب دیکہینگے کون ہی رستی سے بہکا ہوا) **حرف خاء معجمہ - حدیث**
نقصان پایا اوس قوم نی جسمین کوئی بے وقوف نہین ہے - یہ مکحول کا
قول ہی ان لفظون سی ذلیل ہوئی وہ قوم جسکا بی وقوف کوئی نہین جیسا
کہ ابن ابی الدنیا نی حکم مین روایت کی ہی **حدیث** اللہ کا غضب ہی اوس
شخص پر جو طعام کو جمع کری یہ حدیث نہین اسلئے کہ حدیث مین ہے احتکار کرنیوالی
لعنتی ہی **حدیث** یہود کی مخالفت کرو یعنی پگڑی نہ باندہو کیونکہ پگڑی
باندہنا یہود کا لباس ہے اسکا کچہہ اصل نہین جیسا کہ سیوطی نی ذکر کیا ہی
حدیث نصف دین حمیرا یعنی عائشہ سی سیکہو اور تصغیر حمرا کی بیضا کی طرح
ہے جیسا کہ نہایہ مین ہے اور شطر کے معنے نصف کی ہین کہا عسقلانی نے مین اسکے
سند نہین جانتا اور نہ مینے اسکو کسی کتاب حدیث مین دیکہا ہی مگر نہایہ ابن الاثیر
مین اور اوس نے اسکی مخرج کو ذکر نہین کیا اور حافظ عماد الدین بن کثیر
نے ذکر کیا ہی کہ مینی مزی اور ذہبی سے پوچہا ان دونون نی اسکو نہ پہچانا اور ذکر
کیا اسکو فردوس مین بغیر سند کے اور بغیر ان لفظون کے اور لفظ اوسکے یہ ہین
تم تیسرا حصہ دین کا گہر حمیرا سے اوس کے لو اور صاحب مسند فردوس نے اسکے لئی سفید
چہوڑا ہے اور اسکی اسناد نہ ذکر کی ایسا ہی اسکو سخاوی نے ذکر کیا کہا سیوطی
نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور کہا حافظ عماد الدین بن کثیر
نے تخریج احادیث مختصر ابن حاجب مین یہ بہت غریب ہے بلکہ منکر ہی
مینے اسکی بابت شیخ حافظ مزی سے پوچہا اوس نے
اسکو نہ پہچانا اور کہا مین اب تک اسکے سند پر واقف
نہین ہوا اور کہا شیخ ذہبی نے یہ احادیث واہیہ سے ہے جنکا

لا یعرف له اسناد انتہی لکن فی الفردوس من حدیث انس خذوا ثلث دینکم من بیت عائشة ولم یذکر له اسناد اقلت لکن معناه صحیح فان عندها من شطر الدین اسنادا یقتضی اعتمادا وقد اشتهر ایضا حدیث کلمینی یا حمیرا لکن لیس له اصل عند العلماء **حدیث** خصمی حاکمی کلام لا حدیث **حدیث** الخمول نعمة وکل یاباها من کلام بعض السلف نعم ثبت عن سعد مرفوعا ان الله یحب العبد الخفی النقی ذکره السخاوی وکذا حدیث الخمول راحة والشهرة آفة من کلام المشایخ **حدیث** صار نساء امتی احسنهن وجها وارخصهن مهرا قال السخاوی ذکره الدیلمی مرفوعا بلا اسناد **حدیث** خیر تجارتکم البز وخیر صنائعکم الخرز قال العراقی لم اقف له علی اسناد وذکره صاحب الفردوس من حدیث علی **حدیث** خیر البر عاجله لا یصح مبناه وقد ورد عن العباس فی معناه لا یتم المعروف الا بتعجیله فانه اذا عجله هناه وهو معنی ما اشتهر من ان الانتظار اشد من الموت ای لانه قد یؤدی الی الموت **حدیث** خیر الاسماء ما عبد وما حمد قال السیوطی لم اقف علیه و فی معجم الطبرانی من حدیث ابی زهیر الثقفی اذا سمیتم فعبدوا واخرج ایضا من حدیث ابن مسعود مرفوعا احب الاسماء الی الله ما تعبد له وسنده ضعیف وروی ابو نعیم بسنده مرفوعا قال الله تعالی وعزتی وجلالی لا اعذب احدا یسمی باسمک فی النار **حدیث** خیر خیر حین یسمع الغراب ونحوه لیس بحدیث بل هو نوع من الطیرة ذکره ابن الربیع قلت بل هو من الفال لا من التشأم لا فی الحال ولا فی المآل

کچھ اصل نہیں انتہی لیکن فردوس میں انس سے ہے کہ سیکھو تہائی حصہ دین کا عائشہ کے گھر سے اور اسکی کوئی سند ذکر نہ کی میں کہتا ہون لیکن معنی اسکے صحیح ہیں کیونکہ انکے پاس نصف دین ایسی سند سے ثابت ہے جو قابل اعتماد ہے اور یہ بھی حدیث مشہور ہے کلام کرو مجھ سے اے حمیرا لیکن علما کی نزدیک اسکا کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** خصم میرا حاکم میرا ہے - یہ کلام ہے حدیث نہیں **حدیث** لوگوں سے پوشیدہ رہنا (اللہ کی) نعمت ہے حالانکہ ہر ایک اس سے انکار کرتا ہے - یہ بعض سلف کی کلام ہے - ہان سعد سے رفع اسکا ثابت ہے اللہ تعالی آدمی پوشیدہ صاف کو دوست کہتا ہے اسکو سخاوی نے ذکر کیا اور ایسا ہی حدیث چھپنا راحت ہے اور شہرت آفت ہے - یہ بعض مشایخوں کے کلام ہے **حدیث** میری امت کی عورتیں خوب شکل ہیں اور تھوڑے مہر والی ہیں کہا سخاوی نے اسکو دیلمی نے مرفوع بلا سند ذکر کیا ہے **حدیث** تمہاری اچھی تجارت کپڑا ہے اور تمہارا اچھا کسب سینا ہے کہا عراقی نے میں اسکی سند پر واقف نہیں ہوا اور صاحب فردوس نے علی سے ذکر کیا ہے **حدیث** اچھی نیکی وہ ہے جو جلدی ہو اسکی بنا صحیح نہیں اور اسکے معنی میں عباس سے آیا ہے نیکی تمام نہیں ہوتی مگر ساتھ جلدی کے کیونکہ جب جلدی کرے مبارک ہوتی ہے اوسکو اور معنی اسکے یہ ہیں جو مشہور ہیں انتظار موت سے سخت ہے یعنے اس لئے کہ کبھی فوت کیطرف پہونچاتی ہے **حدیث** اچھا نام وہ ہے جسمیں عبد کا یا حمد کا لفظ ہو کہا سیوطی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا اور معجم طبرانی میں ابی زہیر ثقفی سے جب تم نام رکھو تو وہ کہو جسمیں عبد کا لفظ ہو اور بھی ابن مسعود سے مرفوع سند سے لایا ہے پسندیدہ نام اللہ کیطرف وہ ہے جسمیں عبد کا لفظ ہو اور اسکی سند ضعیف ہے اور ابو نعیم نے سند مرفوع روایت کی ہے فرمایا اللہ تعالی نے قسم ہے مجھے میری عزت و جلال کی میں کسی کو عذاب آگ میں نہیں دیتا جو تیرا نام رکھے **حدیث** خیر خیر کہو جب کوئی اللہ مثل اعکر حدیث نہیں بلکہ یہ ایک قسم ہے فال سے اسکو ابن ربیع نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہون بلکہ یہ فال ہے بد فال نہیں حال میں نہ مآل میں

حدیث خیر السودان ثلاثۃ لقمان وبلال ومهجع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری فی صحیحہ عن واثلۃ بن الاسقع بہ مرفوعا کذا ذکرہ ابن الربیع لکن قول البخاری سہو قلم اما من الناسخ او من المص فان الحدیث لیس من البخاری والذی فی المقاصد انما ہو ما رواہ الحاکم ثم قال السوفی ما ذکرہ من ان مهجعا مولی رسول اللہ علیہ السلام سہو فانہ مولی عمر بن الخطاب وہو اول ما قتل من المسلمین یوم بدر اتاہ سہم غرب وہو بین الصفین فقتلہ وہو من اہل الیمن و فی المقاصد حدیث رفعہ والذی نفسی بیدہ انہ لیری بیاض الاسود فی الجنۃ من مسیرۃ الف عام قال السوفی فی قولہ علیہ السلام بیاض الاسود ای الذی کان فی الدنیا ومنہ یعلم ان مؤمنی السودان لا یدخلون الجنۃ الا بیضاء وبہ صرح العسقلانی فی شرح البخاری **حدیث** الخیر فی وفی امتی الی یوم القیمۃ قال العسقلانی لا اعرفہ ولکن معناہ صحیح قال السخاوی یعنی فی حدیث لا یزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق الی ان یقوم الساعۃ **حدیث** خیرۃ اللہ للعبد خیر من خیرتہ لنفسہ لا یعرف لہ اصل فی مبناہ وان صح معناہ کما یستفاد من قولہ تعالی وعسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون ومن ہنا ورد الامر بالاستخارۃ صلوۃ ودعاء وقد ورد ما خاب من استخار وما ندم من استشار وثبت فی الدعاء اللہم خر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری وہذا اصل ما اشتہر علی السنۃ العامۃ الخیر فی ما اختار

حدیث بہتر سیاہون کے تین ہین لقمان اور بلال اور مہجع غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخاری نے واثلہ بن اسقع سے صحیح مین مرفوع روایت کی ہی ایسا ہی ذکر کیا اسکو ابن ربیع نے لیکن قول بخاری کا سہو قلم کا ہے کسی لکھنے والے سے یا مصنف سے کیونکہ یہ حدیث بخاری سے نہین ہے اور جو مقاصد مین ہے اسکو حاکم نے روایت کیا ہی پہر کہا سنوفی نے یہ جو اوس نے ذکر کیا ہی کہ مہجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تہا یہ سہو ہے بلکہ وہ غلام عمر بن الخطاب کا تہا وہ پہلا شخص ہے جو بدر کے دن قتل کیا گیا تہا وہ دو صفون کے بیچ مین تہا اسکو اڑتا ہوا تیر آ لگا اور مر گیا وہ شخص اہل یمن سے تہا اور مقاصد مین مرفوع حدیث ہے قسم ہے مجھے اوس ذات کی جسکے ہاتہ مین میرا نفس ہے کہ وہ دیکھتا ہے سفیدی سیاہی کی جنت مین ہزار برس کے رستہ سے کہا سنوفی نے مراد قول علیہ السلام سفیدی سیاہی کی یہی سفیدی عوض ہے سیاہی کا جو اوسکو دنیا مین تھی اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ سیاہ مومن جنت مین داخل ہو نگے گر حالت سفیدی مین اور اسیطرح عسقلانی نے شرح بخاری مین تصریح کی ہی **حدیث** خیر میرے بیچ مین اور میری امت مین قیامت تک ہے کہا عسقلانی نے مین اسکو نہین جانتا لیکن معنی اسکے صحیح ہین کہا سخاوی نے مراد اسکی یہ ہی ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت سے غالب حق پر قیامت تک **حدیث** بہلائی اللہ تعالے کی بندی کے لئے بہتر ہے بہلائی اسکی سے اپنی نفس کے لئے اسکا اصل اس بنا پر معلوم نہین ہوا اگرچہ صحیح ہین معنے اسکے جیسا کہ قول اللہ تعالی سے مستفاد ہوتا ہی (اور قریب ہے کہ تم برا جانتے ہو کسی شے کو حالانکہ وہ نیک ہے تمہارے لئے اور قریب ہے کہ تم دوست رکھتے ہو کسی شے کو حالانکہ وہ بری ہے تمہارے لئے اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہین جانتے) اور اسیواسطے استخارہ کا امر ہوا ہی نقصان نہ پایا اوس نے جسنے استخارہ کیا اور نہ شرمندہ ہوا وہ جسنے مشورہ کیا اور دعا مین ثابت ہوا ہے یا اللہ پسند کر اور اختیار کر میرے لئے اور مجھکو میرے اختیار کیطرف مت سپرد کر اور یہ اصل ہے جو عام زبانون پر مشہور ہو رہا ہے بہلائی اسمین ہے جسکو اللہ اختیار کرے

الله بل التحقیق عند المشایخ الاخیار ان لیس للعبد
حقیقة الاختیار لقوله تعالی (وربك یخلق ما یشاء
ویختار ما کان لهم الخیرة) وعن السید ابی الحسن الشاذلی
لا تختار فکان لابد ان تختار فاختر ان لا تختار فان
ربك یخلق ما یشاء ویختار **حرف الدال**
المهملة - حدیث دار الظالم خراب ولو
بعد حین قال السخاوی لم اقف علیه ولکن یشهد له
(فتلك بیوتهم خاویة بما ظلموا) **حدیث**
دارهم ما دمت فی دارهم قال السخاوی ما علمته
حدیثا ولکن جاء فی الزوجة دارها تعش بها
اخرجه ابن حبان فی صحیحه عن سمرة **حدیث** داروا
سفهاءکم هو دائر علی بعض الالسنة بزیادة بثلث
اموالکم وقد سئل عن العسقلانی فلم یتکلم علیه **حدیث**
داوم قرع باب الجنة قاله لعائشة قالت بما ذا قال
بالجوع ذکره فی الاحیاء قال العراقی لم اجد له اصلا
حدیث دخوله علیه السلام حماما بالجحفة ذکره
الترمذی فی شرح المنهاج فی الکلام علی الماء المسخن و
ذکره النووی فی شرح المهذب بانه ضعیف جدا فقول
شیخنا ابن حجر المکی فی شرح الشمائل خبر انه علیه السلام
دخل حمام الجحفة موضوع باتفاق الحفاظ وان وقع
فی کلام الترمذی وغیره ولم یعرف العرب الحمام ببلادهم
الا بعد موته علیه السلام لیس فی محله وکیف یکون
موضوعا باتفاق الحفاظ مع اثبات الحافظ الترمذی
وتضعیف النووی اذ لا یخفی التفاوت بین الضعیف و
الموضوع مع ان الاثبات مقدم علی النفی فی الاصل

بلکہ تحقیق مشایخ کے نزدیک یہ ہی کہ اختیار آدمی کی اختیار مین نہین
ہے بسبب قول اللہ تعالی کے (اور رب تیرا پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی اور اختیار کرتا
ہے اونکے لئی اختیار نہین ہے) اور سید ابی الحسن شاذلی سے نہ اختیار کر اگر تجھے
ضرور ہو اختیار کرنا پس عدم اختیار کو پسند کر کیونکہ رب تیرا پیدا کرتا ہی
جو چاہتا ہی اور اختیار کرتا ہی **حرف دال - حدیث** گہر
ظالم کا خراب ہو جاتا ہی اگرچہ بعد مدت کی ہو۔ کہا سخاوی نے مین
اسپر واقف نہین ہوا لیکن اسکا یہ شاہد ہے (یہ ہین گہر اونکے گرے ہوئے
بسبب اونکی ظلم کے) **حدیث** نیکی کر اون سے جبتک تو اونکی گہر مین
رہے۔ کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا لیکن عورت کی حق مین
آیا ہے نیکی کر اوس سے کیونکہ تو اوسکے ساتھہ خوشی کرتا ہے یہ ابن حبان
صحیح مین سمرہ سے لایا ہے **حدیث** نیکی کر اپنے بیوقوفون سے
یہ بعض زبانون پر اس زیادتی سے ہی تیسرے حصہ مال سے اس عسقلانی سے
پوچھا گیا اسپر اوس نے کچھہ کلام نہ کی **حدیث** آنحضرت نے عائشہ
کو فرمایا جنت کی دروازہ کو ہمیشہ کہٹکہٹا اوس نے کس سے فرمایا
بہوک سے احیاء مین مذکور ہی کہا عراقی نے مین نے اسکا اصل نہین پایا **حدیث**
آنحضرت کا حمام مین ڈہال کے ساتھہ داخل ہونا اسکو ترمذی نے
شرح منہاج مین بحث گرم پانی مین ذکر کیا ہی اور نووی نے شرح مہذب
مین ذکر کیا ہی کہ یہ سخت ضعیف ہی۔ لیکن قول شیخ ابن حجر
مکی کا شرح شمائل مین کہ (آنحضرت کا حمام مین ڈہال کے ساتھہ داخل ہونا
موضوع ہے اتفاق حفاظ سے اگرچہ ترمذی وغیرہ مین واقع
ہوا ہے اور عرب نے حمام اپنے شہرون مین نہین معلوم کیے مگر بعد
موت آنحضرت علیہ السلام کی) اپنے محل مین نہین ہے کسطرح اتفاق
حفاظ سے موضوع ہو حالانکہ حافظ ترمذی نے اسکو ثابت کیا ہے اور
نووی نے اسکو ضعیف کیا ہے ضعیف اور موضوع مین فرق
پوشیدہ نہین ہے باوجودیکہ اصل مقررہ مین اثبات نفی پر مقدم ہے

المصنوع **حدیث** الدرجۃ الرفیعۃ فیما یقال بعد الاذان من الدعاء قال السخاوی لم اره فی شئ من الروایات **حدیث** الدم مقدار الدرہم یغسل ویعاد منہ الصلوۃ فیہ نوح کذاب کذا فی اللآلی **حدیث** الدنیا ساعۃ فاجعلہا طاعۃ لا اصل لمبناہ لکن یصح معناہ من قولہ تعالی (کانہم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار) وھو لا ینافی ما ثبت من ان عمر الدنیا سبعۃ آلاف سنۃ فان ما مضی فکانہ فی ساعۃ انقضی **حدیث** الدنیا مزرعۃ الاخرۃ قال السخاوی لم اقف علیہ مع ایراد الغزالی لہ فی الاحیاء قلت معناہ صحیح یقتبس من قولہ تعالی (من کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ) **حدیث** الدیک الابیض صدیقی وصدیق صدیقی وعدو عدوی ولہ طرق ذکرہ ابن الجوزی فی الموضوعات قال العسقلانی لم یتبین لی الحکم علی ھذا المتن بالوضع قال السخاوی لکن فی اکثر الفاظہ رکاکۃ لا رونق لہا وقد افرد الحافظ ابو نعیم اخبار الدیک فی جزء قلت فلا یکون موضوعا وقال السیوطی اخرجہ ابن ابی اسامۃ ابو الشیخ من حدیث انس وھو منکر **حدیث** الدین ولو درہم والعائلۃ ولو بنت والسائل ولو کیف الطریق قال السخاوی لا استحضرہ فی المرفوع ومعناہ صحیح قلت والمشہور السؤال ذل ولو این الطریق واللہ ولی التوفیق

حرف الذال المعجمۃ

حدیث ذکات الارض یبسہا قال ابن الربیع احتج بہ الحنفیۃ ولا اصل لہ فی المرفوع نعم ذکرہ ابن ابی شیبۃ مرفوعا

حدیث درجہ بلند کا لفظ جو اذان کی دعا میں کہا جاتا ہی کہا سخاوی نے مینے اسکو کسی روایت مین نہین دیکھا **حدیث** خون بمقدار درہم کے دہویا جاوی اور نماز لوٹائی جائے اسکی سند مین نوح کذاب ہے ایسا ہی لآلی مین ہے **حدیث** دنیا ایک ساعت ہی اسکو عبادت مین صرف کر اسکے بنا کا کچہ اصل نہین لیکن معنے اسکے قول اللہ تعالی سے معلوم ہوتی ہین (گویا جس دن دیکہین گے جو وعدہ کئے گئے ہین نہین ٹہیری مگر ایک گہڑی دن سے) یہ منافی نہین واسکے جو ثابت ہوا ہی کہ عمر دنیا کی سات ہزار برس ہے کیونکہ جو گذرا گویا ایک گہڑی مین گذرا **حدیث** دنیا آخرت کی کہیتی ہے - کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اگرچہ غزالی اسکو احیا مین لایا ہی مین کہتا ہون معنے اسکے صحیح ہین قول اللہ تعالی سے اقتباس ہو سکتے ہین (جو شخص کہیتی آخرت کا ارادہ کرتا ہی زیادہ کرتے ہین ہم اوسکے لئے اوسکے کہیتی مین) **حدیث** مرغ سفید میرا دوست ہے اور دوست ہی میرے دوست کا اور دشمن ہے میرے دشمن کا - اسکی بہت طرق ہین ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کئی ہین کہا عسقلانی نے مجہکو اسکے متن پر وضع کا حکم ظاہر نہین ہوا کہا سخاوی نے اسکے اکثر الفاظ مین رکت ہی اور حافظ ابو نعیم نے مرغ کی خبرین ایک رسالہ مین لکہی ہین - مین کہتا ہون یہ موضوع نہین ہو سکتی اور کہا سیوطی نے اسکو ابن اسامہ اور ابو الشیخ نے انس سے روایت کیا ہے اور وہ منکر ہے **حدیث** قرض ہے اگرچہ درہم ہو اور عیال ہے اگرچہ بیٹی ہو اور والی ہے اگرچہ کسی رستہ کا ہو کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا اور معنے اسکے صحیح ہین مین کہتا ہون اور مشہور یہ ہی سوال ذلیل کرتا ہی اگرچہ مسافر ہو اور اللہ تعالی دینے والا ہے توفیق کا

حرف ذال معجمہ

حدیث پاکی زمین کے خشک ہونا اوسکا ہے - کہا ابن ربیع نے اس سے حنفیہ نے حجت پکڑی ہے حالانکہ اصل اسکا کچہ نہین اسکو ابن ابی شیبہ نے مرفوع

عن ابی جعفر الباقر قلت ونعم السند الظاهر من
الامام الباهر المسمی بسلسلة الذهب وهی کافیة لصحة
المذهب مع ان المجتهد اذا استدل بحدیث علی حکم من
الاحکام فلا یتصور ان لا یکون صحیحا او حسنا عنده
ثم لا یضره دخول ضعف او وضع فی سنده وقال
الزرکشی لا اصل له وانما هو قول محمد بن الحنفیة اخرجه
ابن جریر فی تهذیب الآثار وقال السیوطی واخرجه ابن
ابی شیبة فی المصنف عنه واخرجه ایضا عن ابی جعفر و
عن ابی قلابة قولهما قلت قد تقدم رفعه وقد روی
عن عائشة موقوفا واصله فی الهدایة مرفوعا لکن قال
مخرجه لم اره فمن المعلوم ان موقوف الصحابة حجة عندنا
وکذا الحدیث المنقطع اذا صح سنده ویقوی المذهب ما
فی سنن ابی داود باب طهور الارض اذا یبست عن
ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عهد رسول الله علیه السلام
وکنت فتی شابا عزبا وکانت الکلاب تبول وتقبل و
تدبر فی المسجد ولم یرشون شیئا من ذلک انتهی فلولا
اعتبار انها تطهر بالجفاف کان ذلک تبقیة لها بوصف
النجاسة مع العلم بانهم یقومون علیها فی الصلوة
البتة لصغر المسجد وکثرة المصلین فیکون هذا بمنزلة
الاجماع فی مقام تحقیق النزاع قال السخاوی وروی قول
ابی قلابة بلفظ جفوف الارض طهورها ویعارضه
حدیث انس فی الامر بصب الماء علی بول الاعرابی بلا ورود
فیه الحفر انتهی وفیه ان المراد هو ان الجفوف احد
طرق التطهیر لا حصرها فیه وتطهیرها بالماء وصبه
لا ینافیه **حرف الراء حدیث** رأیت

ابی جعفر باقر سے ذکر کیا ہی میں کہتا ہوں ہاں سند امام باہر سے
صحت مذہب کے لئے کافی ہے باوجودیکہ جب مجتہد کسی حدیث سے کسی حکم پر
دلیل پکڑے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ اوسکے نزدیک صحیح یا حسن نہو پھر
ضعف یا وضع کا اوسکے سند میں داخل ہونا ضرر نہیں دیتا کہا زرکشی
نے اسکا کچھ اصل نہیں یہ قول محمد بن حنفیہ کا ہی اسکو ابن جریر نے
تہذیب الآثار میں نقل کیا ہے اور کہا سیوطی نے اسی کو
ابن ابی شیبہ نے اپنے تصنیف میں لایا ہے اور ابی جعفر اور ابی قلابہ
سے بھی یہی قول منقول ہے میں کہتا ہوں اسکا مرفوع ہونا
پہلے گذر چکا ہے اور عائشہ سے موقوف روایت کیا گیا ہی اور اصل
اسکا ہدایہ میں مرفوع ہے لیکن کہا اوس نے میں نے اسکا مخرج نہیں دیکھا
اور معلوم ہے کہ موقوف صحابہ کے ہمارے نزدیک حجت ہیں اور ایسے ہی
حدیث منقطع جب اوسکی سند صحیح ہو اور مذہب کو قوت دیتی ہے یہ حدیث
جو ابوداود میں ہے باب میں زمین کے پاک ہونیکا جب خشک ہو جاوے اور اوس نے
ابن عمر سے بیان کی ہی کہا اوسنے میں زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسجد میں
رات گذارتا تھا اور میں غریب جوان تھا اور کتے مسجد میں آتی جاتے اور بول کرتے
تھے اور اوسپر چھینٹیں نہیں ڈالتے انتہے اگر خشک ہونے کی بعد اوسکی پاکی کا
اعتبار نہو تو وصف نجاست کی باقی رہیگی باوجودیکہ وہ نماز کی حالت
میں اسپر کھڑا ہوتے تھے کیونکہ مسجد چھوٹی تھی اور نمازی بہت تھے پس گویا یہ
اجماع ہوگیا کہا سخاوی نے اور قول ابی قلابہ کا ان لفظوں سے روایت
کیا گیا ہے زمین کی خشکی اوسکی پاکی ہے اور حدیث انس
کی جس میں ذکر ہے پانی گرانے کا بول اعرابی پر اوسکے
معارض ہے بلا اس میں کھودنے کا ذکر ہے انتہے اور
اس میں اسطرح کلام ہے کہ خشکی بھی ایک پاکی کا رستہ ہے
اور کھودنی کا ذکر اوسمیں نہیں پس اسکا پاک کرنا پانی سے اور اوسپر
پانی کا گرانا اوسکے منافی نہیں **حرف را - حدیث**

ربی یوم النفر علی جمل اورق علیہ جبة صوف امام الناس موضوع لا اصل لہ کذا فی الذیل وفی اللآلی عن ابن عباس رفعہ رأیت ربی فی صورت شاب امرد قال ابن صدقة عن ابی ذرعة حدیث ابن عباس صحیح لا ینکرہ الا معتزلی وورد فی بعضہا بفؤادہ والحدیث ان حمل علی المنام فلا اشکال فی المقام وان حمل علی الیقظة فاجاب ابن الہمام بان ہذا حجاب الصورة وکانہ اراد بہذا الکلام ان تمام المرام یتصور بحملہ علی التجلی الصوری فان المحال الضرر فی حملہ علی التجلی الحقیقی فللہ سبحانہ وتعالی انواع من التجلیات بحسب الذات والصفات وکذا لہ القدرة الکاملة والقوة الشاملة زیادة علی الملئکة وغیرہم فی تشکل الصور والہیئات وہو منزہ عن الجسم والصورة والجہات بحسب الذات وبہذا ینحل کثیر من الشبہ فی الآیات المتشابہات واحادیث الصفات واللہ سبحانہ اعلم بحقایق المقامات ودقایق المرامات وبہذا اندفع کلام السبکی وغیرہ ان حدیث رأیت ربی فی صورة شاب امرد دائر علی السنة عوام الصوفیة وہو موضوع مفتری علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ بنی الحدیث علی ان فی سندہ ما یدل علی وضعہ فسلم والا فباب التاویل واسع محتم

حدیث الرابح فی الشر خاسر ای من الخیر کلام بعض الحکماء وقد قال تعالی (والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت) فما ربحت تجارتہم وللہ در الشیخ البستی زیادة المرء فی دنیاہ نقصان۔ وربحہ غیر محض الخیر خسران

میںنے اپنے رب کو حج کے دن خاکی رنگ اونٹ پر دیکھا آدمیوں کے آگے اوسپر جبہ تہا صوف کا موضوع ہی اسکا کچہ اصل نہیں جیسا کہ ذیل میں ہے اور لآلی میں ابن عباس سے مرفوع روایت ہی کہ میںنے اپنے رب کو جوان کی صورت میں دیکھا اوسکے بال تہے اور ایک روایت میں ہی جوان بی ریش کے صورت میں کہا ابن صدقہ نی ابی ذرعہ حدیث ابن عباس کے صحیح ہی نہیں انکار کرتا اسکا مگر معتزلی اور بعض روایت میں ہے اپنی دل سے دیکھا حدیث اگر خواب پر حمل کے جائی تو کچہ شبہ نہیں اسلئے اگر بیداری پر حمل کیجائی تو ابن الہمام نے اسطرح جواب دیا ہے کہ یہ صورت کا حجاب تہا گویا اوسکا اس کلام سے یہ ارادہ کہ تمام مقصود تجلی صوری پر حمل کرنیسے متصور ہوتا ہی اسلئے کہ محال ہے اسکو تجلی حقیقی پر حمل کیا جائی پس اللہ تعالے کیلیے باعتبار ذات و صفات کے کئی قسمیں تجلی کے ہیں اور اُسکے لئی زیادہ قدرت اور قوت ہی فرشتوں وغیرہ سی صورت اور ہیئت کی بدلنے میں اور پاک ہی جسم اور صورت اور اطراف سی اپنی ذات میں اور اس سے بہت شبہ آیات متشابہات اور صفات کی احادیث سی رفع ہوگئے اور اللہ تعالے پاک ہے بہت جاننے والا مقصود حقیقت کو اور اس سے یہ کلام سبکی وغیرہ کے دفع ہوگئی کہ حدیث (میںنے اپنے رب کو صورت جوان بی ریش میں دیکھا یہ عوام صوفیہ کی زبان پر ہے اور موضوع ہے آنحضرت پر افترا ہے) اس لئی کہ اگر اوسنے حدیث کو اسبات پر بنا کیا ہے کہ اسکی سند میں وضاع ہے تو مسلم ہے ورنہ باب تاویل کا کشادہ ہی **حدیث** نافع شر میں زیان کار ہی خیر سے۔ یہ کلام بعض حکمائی ہے اور اللہ تعالے نی فرمایا ہے (قسم ہے عصر کے تحقیق آدمی گہاٹے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل نیک کئی) پس نفع دیا اونکی تجارت نے اللہ کی لئی ہی نکوئی شیخ البستی کی زیادتی آدمی کی دنیا میں نقصان اسکا ہے ۔ اور نفع اوس کا سوائے خیر کے گہاٹا ہے

حدیث رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر قال جهاد القلب قال العسقلانی فی تسوید القوس هو مشهور علی الالسنة وهو من کلام ابراهیم بن عبلة فی الکنی للنسائی قلت ذکر الحدیث فی الاحیاء ونسبه العراقی الی البیهقی من حدیث جابر وقال هذا اسناد فیه ضعف وقال السیوطی روی الخطیب فی تاریخه من حدیث جابر قال قدم النبی علیه السلام من غزاة لهم فقال علیه السلام قدمتم خیر مقدم وقدمتم من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر قالوا وما الجهاد الاکبر قال مجاهدة العبد هواه حدیث رحم الله اخی الخضر لو کان حیا لزارنی قال العسقلانی لا یثبت مرفوعا حدیث رحم الله من زارنی وزمام ناقته بیده قال العسقلانی لا اصل له بهذا اللفظ حدیث رد دانق علی اهله خیر من عبادة سبعین سنة قال ابن حجر ما عرفت اصله یعنی اصل مبناه والا فهو صحیح من جهة معناه فان رد الحق الی اهله فرض وهو افضل من عبادة سبعین سنة نفلا وقال السخاوی مما قاله یحیی بن عمر بن یوسف بن عامر الاندلسی الفقیه المالکی حین ارتحاله من القروان لقرطبة لیرد دانقا لبقال علیه انتهی وذکر ابن جماعة فی منسکه الکبیر ما نصه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لرد دانق من حرام یعدل عند الله سبعین حجة انتهی والدانق بکسر النون وبفتح سدس الدرهم حدیث رد الشمس علی علی قال احمد لا اصل له وتبعه ابن الجوزی فی الموضوعات ولکن قد صححه الطحاوی وصاحب الشفاء واخرجه ابن منده وابن شاهین

حدیث ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کیطرف لوٹے ہین کہا لوگون نے جہاد اکبر کیا ہی فرمایا دل کا جہاد کہا عسقلانی نی تسوید القوس مین یہ زبانون پر مشہور ہی اور نسائی کی کنی مین ہی یہ ابراہیم بن عبلہ کی کلام ہے مین کہتا ہون یہ حدیث احیا مین مذکور ہی اور عراقی نے جابر سے بیہقی کے کیطرف منسوب کیا ہی اور کہا یہ اسناد ہی اسمین ضعف ہی اور کہا سیوطی نی خطیب نے تاریخ مین جابر سے روایت کی ہی کہا آئی نبی علیہ السلام جنگ سے فرمایا آنحضرت نی تم آئی ہو نیک آنا اور تم آئی ہو جہاد اصغر سے طرف جہاد اکبر کی کہا لوگون نے جہاد اکبر کیا ہے فرمایا جہاد کرنا آدمی کا اپنی خواہش سے حدیث رحمت کرے اللہ میرے بہائی خضر پر اگر ہوتا زندہ البتہ میری زیارت کرتا۔ کہا یہ مرفوع روایت ثابت نہین حدیث رحمت کری اللہ اوس شخص پر جو میرے زیارت کری اور اوسکی اونٹنی کے باگ اوسکے ہاتھ مین ہو۔ کہا عسقلانی نے ان لفظون سے اسکا کچہ اصل نہین حدیث ایک درہم کا رد کرنا اوسکی اہل پر ستر برس کے عبادت سے بہتر ہے۔ کہا ابن حجر نے مین اسکا اصل نہین جانتا لیکن معنے کی جہت سے صحیح ہی اسلئے کہ رد کرنا حق کا اسکی اہل کیطرف فرض ہی اور وہ ستر برس کے نفلی عبادت سے بہتر ہے اور کہا سخاوی نے یہ یحیے بن عمر بن یوسف بن عامر اندلسی مالکی نی کہا ہے جب اوسنے قزوان سے قرطبہ کیطرف کوچ کرنیکی قسم کی تاکہ درہم کو بنیا کیطرف رد کرے انتہے اور ابن جماعت نے منسک کبیر مین ذکر کیا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اسمین ذکر نہین کیا کہا ایک درہم حرام کا رد کرنا اللہ تعالے کے نزدیک ستر حج کے برابر ہے انتہے حدیث سورج حضرت علی پر رد کیا گیا تہا۔ کہا احمد نے اسکا کچہ اصل نہین اور ابن جوزی موضوعات مین اوسی کا تابع ہوا ہے لیکن طحاوی اور صاحب الشفا نے اسکے تصحیح کی ہے اخراج ابن مندہ اور ابن شاہین ++

وغیرهما کالطبرانی فی الکبیر والاوسط باسناد حسن انه علیه السلام امر الشمس فتاخرت ساعة من النهار وتفصیله فی سیرنا **حدیث** رسول المرء دال علی عقله قول یحیی بن خالد کما اورده الدکسوری فی المجالسة **حدیث** ریق المؤمن شفاء معناه صحیح یستأنس له بقوله علیه السلام فی الحدیث الصحیح بسم الله تربة ارضنا بریق بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا واما ما یدور علی الالسنة من قولهم سؤر المؤمن شفاء فصحیح من جهة المعنی لروایة الدارقطنی فی الافراد من حدیث ابن عباس مرفوعا من التواضع ان یشرب الرجل من سؤر اخیه ای المؤمن **حرف الزاء حدیث** الزحمة رحمة لیس بحدیث وهو کلام صحیح فی المعنی بالنظر الی الوقوف فی الصلوات فی طریق عرفات وحلق مجالس الذکر والعلم وفی الطواف فی ساعات البرکات فحینئذ یکون المنحة زیادة فی الرحمة **حدیث** زامر الحی لا یطرب لیس بحدیث وهو صحیح فی الغالب وذلک لان المغنی فی قصبة من کثرة ما طرق فی سمعه لا یبقی له تاثیر فی قلبه کفرس الطبال فی حال نقره حیث لا یتغیر عن امره ومن هنا ان الاکابر من الصوفیة لم یؤثر السماع فیهم فی الظاهر وان کان لا یخلو عن تاثیر فی الطویة فقد قیل للجنید کیف ترکت الوجد فی النهایة بعد ما ارتکبت فی البدایة فقرأ قوله تعالی (وتری الجبال تحسبها جامدة وهی تمر مر السحاب) ولما رای الصدیق مؤمنا یبکی فی اوائل امره قال کنا هکذا فقست قلوبنا ای قویت واشتدت **حدیث** زکوة الحلی عاریته روی عن ابن عمر من قوله قال البیهقی

وغیرہ نے اسکو نکالا ہی مثل طبرانی کے کبیر اور اوسط مین اسناد حسن سے کہ آنحضرتؐ نے سورج کو حکم کیا پہر ایک گہڑی دن پیچھے ہٹ آیا اور تفصیل اسکی ہمارے کتب سیر مین ہے **حدیث** قاصد آدمی کا اوسکے عقل پر دلالت کرتا ہی۔ یہ قول یحییٰ بن خالد کا ہی جیسا کہ دکسوری نے مجالست مین لایا ہی **حدیث** تہوک مومن کی شفا ہی۔ معنی اسکی صحیح ہین آنحضرت کے قول صحیح سی اسکے لئی دلیل پکڑی جاتی ہی۔ قسم اسکی مٹی زمین ہماری کے ساتھ تہوک بعض ہماری کے شفا پاتا ہی بیمار ہمارا ساتھ اذن ہمارے رب کے لیکن وہ حدیث جو زبانون پر دور کرتی ہی جوٹھا مومن کا شفا ہی معنے کی جہت سی صحیح ہے اسلئی کہ دارقطنی نے افراد مین ابن عباسؓ سے مرفوع روایت کی ہی تواضع سے ہے کہ پیئی آدمی جوٹھا بھائی اپنے مومن کا **حرف زا، حدیث** زحمت رحمت ہے، یہ حدیث نہین ہے معنے کی جہت سے کلام صحیح ہی اسلئے کہ عرفات کی راستہ مین نماز مین کہڑا ہونا اور علم اور وعظ کی مجلسون مین بیٹہنا اور طواف کرنا اس وقت زحمت زیادہ ہی رحمت سے **حدیث** قبیلے کا مغنی نہین خوشی پاتا یہ حدیث نہین اور صحیح ہے اسلئے کہ معنی گاون کا بسبب بہت سننی کے اوسکے دل مین تاثیر باقی نہین رہتی جیسی گہوڑا نقارچی کا وقت نقارا بجانی کے اسکا کچہ حال متغیر نہین ہوتا اور اسیواسطی کہ ظاہر مین اکابر صوفیہ کو سماع کچہ تاثیر نہین کرتا اگرچہ باطنی تاثیر سے خالی نہین جنید سے کہا گیا تو نے آخر عمر مین وجد کیون ترک کیا اوسنے یہ آیت پڑہے (اور تو دیکہتا ہی پہاڑون کو گمان کرتا ہے اونکو جمی ہوئی حالانکہ وہ چلتے ہین بادل کے طرح) اور جب حضرت صدیق نے ایک مومن کو اول امر مین روتی دیکہا کہا ہم بھی ایسے تھے اب ہماری دل سخت ہوگئی یعنے قوی اور سخت ہوگئی **حدیث** زیور کی زکوۃ عاریت دینا ہے۔ یہ ابن عمر کا قول کہا بیہقی نے

ریق المؤمن شفاء ۲

من التواضع ان یشرب الرجل من سؤر اخیه

واما ما يروى عنه مرفوعا ليس في الحلى زكوة فباطل لا اصل له حديث زكوة الجاه اغاثة اللهفات لم يعرف بهذا اللفظ وورد بمعناه احاديث منها افضل الصدقة صدقة اللسان الشفاعة تفك بها الاسير وتحقن بها الدماء وتجر بها المعروف والاحسان الى اخيك وتدفع عنه الكريهة اخرجه الطبراني في الكبير والبيهقي في الشعب عن سمرة بن جندب حديث الزيدية مجوس هذه الامة قال السخاوي لم اره ولكنه عند ابي داود والطبراني وغيرهما مرفوعا من حديث ابن عمر بلفظ القدرية قال ابن الربيع بل هو حديث موضوع لا يحل روايته وحاشا مذهب الزيدية من هذه النسبة الردية اقول ان كانوا على مذهب القدرية فمعناه صحيح اذ هم مشاركون لهم في القضية سواء يكون بطريق الكلية او الجزئية والعلة اثبات الاثنينية فان المجوس يثبتون النور في المرتبة الالوهية والظلمة يثبتون الاصناف المخلوقية فيعبدون الانوار من الشمس والقمر واصناف النار وغفلوا ان الله خلق الظلمات والنور وسائرها يرى في عالم الظهور ولم يروا ان الكل مخلوق كما قال به اهل الحق من اهل السنة والجماعة من ان الخير والشر والنفع والضر كله بخلق الله بل وكل صانع وصنعته كما في حديث يشير اليه وكذا يدل عليه قوله تعالى والله خلقكم وما تعملون) فمن اعتقد ان له فعلا مستقلا فقد اشرك مع الله جهلا مستقلا واما قول القزويني حديث القدرية مجوس هذه الامة ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم موضوع

لیکن یہ جو اوس سے مرفوع روایت ہے نہیں ہے زیور مین زکوۃ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین حدیث زکوۃ مرتبہ کی عاجزونکی فریاد رسی ہے - ان لفظون سے معلوم نہین ہوئی اور اسکے معنے مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین جنمین ایک یہ ہے افضل صدقہ زبان کا شفاعت ہی جس سے قیدی چھوٹے اور محفوظ رہین بسبب اسکی خون او بسبب اسکی نیکی اور احسان اپنے بھائی کیطرف کھینچا جائے اور اوس سے رنج دفع کرے اسکو طبرانی کبیر مین اور بیہقی شعب مین سمرہ بن جندب سے لایا ہے حدیث زیدی مجوس اس امت کے ہین - کہا سخاوی نے مینے اسکو نہین دیکھا لیکن ابی داود اور طبرانی وغیرہ مین ابن عمر سے قدریہ کی لفظ سے مرفوع روایت ہے کہا ابن ربیع نے بلکہ یہ حدیث موضوع ہے اسکی روایت کرنی حلال نہین ہے اور پاک ہین زیدیہ اس نسبت ردی سے مین کہتا ہون اگر وہ مذہب قدریہ پر ہین تو معنے اسکی صحیح ہین اس لیئے کہ وہ اس قضیہ مین انکے شریک ہین خواہ بطریق کلی کے ہون یا جزی کے اور علت کا ثابت کرنا دو معبود کے دلیل ہے کیونکہ مجوس مرتبہ الوہیت مین نور ثابت کرتی ہین اور ظلمت کو اقسام مخلوقیت کی طرف نسبت کرتی ہین پس عبادت کرتی ہین سورج اور چاند اور آگ وغیرہ کی اور غافل ہین کہ اللہ تعالے نے نور اور اندہیرے کو پیدا کیا ہی اور سب کو عالم ظہور مین دیکھتا ہے اور نہ معلوم کیا اونہون نے کہ تمام پیدایش اللہ تعالی کی ہے جیسا کہ اہل سنت والجماعت نے کہا ہے کہ خیر اور شر اور نفع اور نقصان اور ہر صانع اور اوسکی صنعت سب اللہ کی پیدایش سے ہین جیسا کہ حدیث مین ہے اور ایسا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا دلالت کرتا ہے (اور اللہ تعالی نے پیدا کیا تم کو اور جو تم عمل کرتے ہو) پس جس نے اعتقاد کیا کہ اوسکا فعل مستقل ہے تو اوس نے اللہ تعالی سے بسبب جہل کے شرک کیا لیکن قول قزوینی کا قدریہ مجوس اس امت کی ہین اگر مریض ہون اونکی عیادت نہ کرو اگر مرجائین تو اون پر حاضر نہ ہو موضوع ہے ✣ ✣ ✣

من حدیث المصابیح وکذا صنفان من امتی لیس
لهما فی الاسلام نصیب القدریة والمرجئة
غلط منه وقد بینا مخرجهما فی المرقاة شرح المشکوة
حرف السین — حدیث سب اصحابی ذنب
لا یغفر قال ابن تیمیة هذا کذب علی النبی علیه السلام
وقد قال الله تعالی (ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما
دون ذلک لمن یشاء) قلت وقد یوجه معناه ان صح
مبناه بانه ذنب عظیم تعلق به حق الاصحاب بل و
حق سید الاحباب مع ان الغالب فی السب انه یستحله و
یرجو به الثواب فیه یکفر ویستحق به العقاب و
للصادق ان یخبر عن بعض الذنوب بانه سبحانه
لا یغفره حیث عظم شانه فهو لا ینافی قوله تعالی
(ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء) وقد کتبت فی
المسئلة رسالة مستقلة ولا یبعد ان یکون المعنی
اصحابی ذنب لا یغفر ای لا تسامح لحدیث من سب اصحابی
فاضربوه ومن سبنی فاقتلوه حدیث سبابة النبی علیه السلام
کانت اطول من الوسطی غلط ممن قال به وانما کان فی
اصابع رجلیه کما ذکره العسقلانی حیث قال وقد شاع
هذا علی الالسنة کثیرا وسلف جمهورهم الکمال الدمیری
وهی خطاء نشاء من اعتماد روایة مطلقة وعین الید
منه علیه السلام لذلک بناء علی ان القصد منه ذکر
وصف اختص به علیه السلام من غیره ولکن الحدیث
فی مسند الامام احمد مقید بالرجل قالت میمونة بنت
کردم فما نسیت طول اصبع قدمه السبابة علی سائر
اصابعه وکذا هو عند البیهقی فی الدلائل تال

اور ایسا ہی دو قسمین ہین میری امت سے انکے لئے اسلام مین کچھ
حصہ نہین - قدریہ اور مرجیہ خطا ہے اور ہمنے ان دونو کا مخرج شرح
مشکوۃ مین بیان کیا ہے حرف سین - حدیث سب
کرنی میرے صحابون کو ایسا گناہ ہے جسکی بخشش نہین ہے کہا ابن
تیمیہ نے یہ آنحضرت پر کذب ہے حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
(اللہ نہین بخشتا شرک کو اور بخشتا ہے سوا اوسکے جسکے لئے چاہتا
ہے) مین کہتا ہون اگر اسکی بنا صحیح ہو جائے تو معنے اسکے اسطرح
ہو سکتے ہین یہ بڑا گناہ ہے اسسے اصحابونکا حق تعلق پکڑتا ہے
بلکہ حق آنحضرت کا باوجودیکہ غالب ظن گالی نکالنے والی کے حق
مین یہ ہے کہ وہ اسکو حلال جانتا ہے اور اسمین ثواب کے امید کہتا ہے اسسے
کافر ہو جاتا ہے اور عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے اور مخبر صادق کیلئے درست ہے کہ بعض ایسے
گناہونکی خبر دے جنکو اللہ تعالی بسبب کبیرہ ہونے کے نہین بخشتا یہ قول آیت کے
منافی نہین ہے (اور بخشتا سوا اوسکے جسکے لئے چاہتا ہے) اور مینے اس مسئلہ
مین رسالہ مستقل لکھا ہے اور بعید نہین کہ اس حدیث کی معنی (سب کرنی اصحابونکو
ایسا گناہ ہے جو بخشا نہین جاتا) اس حدیث کے موافق ہون جو شخص میرے اصحابونکو
گالی دے اوسکو مارو اور جو مجھکو گالی دے اوسکو قتل کرو حدیث انگلی سبابہ نبی علیہ
السلام کی لمبی تھی بیچ کی سے جسنے یہ کہا اوسنے غلطی کی اسلئے انگلی پاؤن
کی لمبی تھی جیسا کہ عسقلانی نے ذکر کیا ہے یہ بہت زبانون پر
مشہور ہے اور سب سے پہلے کمال دمیری نے کہا ہے اور یہہ
خطا مطلق روایت پر اعتماد کرنے سے پیدا ہوا ہے اور آن
حضرت کی ہاتھ کی تعیین اسلئے کی ہے کہ مقصود اس سے
ذکر کرنا ایسی شئے کا ہے جو آنحضرت سے مخصوص ہے لیکن حدیث مسند امام
احمد مین مقید پاؤن کے ساتھ ہے کہا میمونہ بیٹی کردم نے
مین آنحضرت کی پاؤن کی سبابہ کی لمبائی نہین بھولی
اور ایسا ہی یہ دلائل بیہقی مین

العسقلانی وقد سئل عن قول القرطبی ان مسبحة
النبی علیہ السلام اطول من الوسطی فاجاب بما تقدم
اقول ولعل الباعث علی غلط الدمیری والقرطبی
وغیرهما ان السبابة حقیقة فی الید ومجاز فی الرجل
فحملوها علی حقیقته مع انه لاینافی کون سبابة رجلیہ
ایضا ان یکون اطول والله سبحانہ اعلم بحقیقة امرہ
حدیث السر عند الاحرار وکذا قولهم صدور الاحرار
قبور الاسرار کلام لبعض الابرار ولبعض المشائخ الکبار
(من اطلعوه علی سر فنم به) لم یأمنوه علی الاسرار
ما عاشا حدیث السعید من وعظ بغیرہ قال
الزرکشی قال ابن الجوزی لایثبت ورواه الرامهرمزی
فی الامثال من حدیث ابن خالد وعقبة بن عامر قال
السیوطی اما حدیث عقبة فطویل جدا اخرجه الدیلمی فی
مسندہ وقد ورد هذا اللفظ عن ابن مسعود موقوفا
اخرجه ابن ماجة والبیهقی فی المدخل عن عمر موقوفا اخرجہ
سعید بن منصور فی سننه حدیث السفر یسفر
عن اخلاق الرجال لیس بحدیث بل من باب استباق
المقال والمعنی ان السفر لما فیه من الخطر والحذر
یکشف عن اخلاق الرجال ما لم ینکشف فی الحضر من الاحوال
حدیث سفهاء مکة حشو الجنة قال العسقلانی
لم اقف علیه وقال ابن ابی الضیف انما هو اسفاء مکة
ای المحزونون فیها علی تقصیرهم اقول ثبت العرش
ثم انقش فالمدار علی صحة المبنی ثم یتفرع علیه المعنی
فعلی تقدیر صحة لفظه یمکن ان یقال انه مبالغة فی مدح
اهل مکة وسکانها تعظیما للکعبة وشانها وتفخیما لحرمتها

عسقلانی سے قول قرطبی کے بابت اس سے سوال ہوا کہ سبابہ
آنحضرت کی وسطی سے لمبی تھے جواب دیا جیسا کہ گذر چکا ہی مین کہتا
ہون شاید غلطی قرطبی اور دمیری وغیرہ کا یہ باعث ہوا ہی کہ سبابہ حقیقۃً ہاتھ
کے انگلی کو بولتے ہین اور مجازاً پاؤن کی انگلی کو اونہون نے اسکو حقیقت پر
حمل کیا باوجودیکہ وہ پاؤن کی انگلی کے لمبی ہونی کو بھی منافی نہین اور
اللہ تعالی پاک ہی حقیقت امر کو بہت جاننے والا ہی حدیث
ستر حرونکی نزدیک ہی اور ایسا ہی قول اونکا احرار کے سینے اسرار کے
قبرین ہین یہ بعض ابرار کی کلام ہے اور بعض مشایخ نے فرمایا ہی جس
شخص کو اونہون نے کسی راز پر اطلاع دی پس اوسکے ساتھ سوئے
بے غم ہوا اوس سے اپنے راز پر جبتک وہ زندہ رہے حدیث سعید وہ ہی جو غیر
سے نصیحت پکڑے ہی کہا زرکشی نے کہا ابن جوزی نے یہ ثابت نہین اور اسکو
رامہرمزی نے امثال مین ابن خالد اور عقبہ عامر سے روایت کیا ہی کہا سیوطی نے
لیکن حدیث عقبہ کے بہت لمبی ہی اسکو دیلمی نے مسند مین روایت کیا
ہے اور یہ لفظ ابن مسعود سے موقوف وارد ہوا ہی اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے
مدخل مین عمر سے موقوف روایت کیا ہی سعید بن منصور سنن مین
لایا ہے حدیث سفر آدمیونکی خلقون سے پردہ کھولدیتا ہے
یہ حدیث نہین بلکہ کسی کے کلام ہی اور معنی اسکے یہ ہین سفر بسبب
خطرے اور تکلف کے آدمیون کی خلقون سے ایسا پردہ کھولدیتا ہے
کہ وطن مین نہین کھلتا حدیث بے وقوف مکہ کے
بہشت جنت کی ہین۔ کہا عسقلانی نے مین اسپر واقف نہین ہوا
اور کہا ابن ابی لطیف نے یہ لفظ اسفاء مکہ ہی یعنے غمگین مکہ کے
مین کہتا ہون ثابت کر عرش کو پھر منقش کر پس مدار
صحت بنا پر ہے پھر اسپر معنے متفرع ہونگے اگر الفاظ
صحیح ہون تو ہو سکتا ہے کہ یہ اہل مکہ کے مدح مین
مبالغہ ہو بسبب تعظیم مکہ کے اور اوسکے شان کے

جیرانہا فانہ اذا کان سفہاء مکۃ حشو الجنۃ ای
وسطہا فما بال فقہائہا فلا شک انہم یکونون فی
اعلاہا وغیرہم فی ادناہا **حدیث** السلام علی
النبی علیہ السلام فی القنوت قال السخاوی لم اقف علیہ
وان وقع فی کلام جمع من الفقہاء کما بینتہ فی القول
البدیع **حدیث** السلامۃ فی العزلۃ کلام صحیح و
لیس بحدیث صریح **حدیث** سلموا علی الیہود و
النصاری ولا تسلموا علی یہود امتی قیل و من یہود امتک
قال تارک الصلوۃ قال السیوطی لم اقف علیہ اورده فی
الفردوس بلفظ ولا تسلموا علی شارب الخمر وبیض له
ولدہ فی مسندہ ولم یذکر اسنادا **حدیث** سوداء
ولود خیر من حسناء لا تلد کذا فی الاحیاء قال العراقی
اخرجہ ابن حبان فی الضعفاء من روایۃ بہز بن حکیم عن
ابیہ عن جدہ ولا یصح قیل و ذکرہ فی النہایۃ بہذا اللفظ
واخرجہ الازہری حدیثا مرفوعا واخرجہ غیرہ عن عمر
موقوفا **حدیث** السواک یزید الرجل فصاحۃ قال الصغانی
وضعہ ظاہر **حدیث** سید طعام اہل الدنیا
والآخرۃ اللحم رواہ ابن ماجۃ وابن ابی الدنیا من حدیث
ابی الدرداء مرفوعا بہ وسندہ ضعیف فیہ سلیمان بن
عطاء عن مسلمۃ الجزری وقد قال ابن حبان فی سلیمان
انہ یروی عن مسلمۃ اشیاء موضوعۃ وما ادری التخلیط
او من مسلمۃ وقال العقیلی لا یصح فیہ شیء وادخلہ ابن
الجوزی فی الموضوعات لکن قال العسقلانی لم یتبین
الحکم علی ہذا المتن بالوضع فان مسلمۃ غیر مجروح
وابن عطاء ضعیف قال السخاوی ولہ شواہد منہا

اس لئے کہ جب سفہا مکہ کی بیچ جنت کی ہونگی تو فقیہون کا کیا حال
نہین شک کہ وہ اعلی جنت مین ہونگی اور غیر انکی ادنی جنت مین
حدیث سلام نبی علیہ السلام پر قنوت مین۔ کہا سخاوی
نے مین اسپر واقف نہین ہوا اگرچہ یہ بہت فقیہون کے کلام مین
واقع ہوا ہے جیسا کہ مینے اسکو قول بدیع مین بیان کیا ہی **حدیث**
سلامتی کنارے مین ہے - **کلام** صحیح ہی اور حدیث نہین
حدیث یہود اور نصاری کو سلام کرو اور میرے امت کی یہود
پر سلام نہ کرو کہا کون ہین تیری امت کے یہود فرمایا ترک کرنیوالے
کے کہا سیوطی نے مین اسپر واقف نہین ہوا اور اسکو فردوس
ان لفظون سے لایا ہی اور نہ سلام کرو شراب پینے والی پر اور اسکے بیٹے
نے سند مین اسکے لئے سفیدی چھوڑی ہے اور اسکے اسناد ذکر نہین
حدیث سیاہ جننے والی بہتر ہے اوس حسین سے جو نہ جنے - ایسا
احیا مین ہے کہا عراقی نے ابن حبان نے ضعفا مین بہز بن حکیم
نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے اور صحیح نہین کہا گیا
یہ نہایہ مین ان لفظون سے مذکور ہے اور ازہری نے حدیث مرفوع سے نکالا
اور اوسکے غیر نے عمر سے موقوف نقل کیا ہے **حدیث** مسواک آدمی کی فصاحت
کو زیادہ کرتی ہی - کہا صغانی نے موضوع ہونا اسکا ظاہر ہے **حدیث**
سردار طعام اہل دنیا و آخرت کا گوشت ہی - اسکو ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا
نے ابی الدرداء سے مرفوع روایت کی ہی اور سند اوسکی ضعیف ہے اوسمین
سلیمان بن عطا مسلمہ جزری سے روایت کرتا ہی حالانکہ کہا ہی ابن حبان نے
سلیمان کے حق مین کہ یہ مسلمہ سے موضوع روائتین بیان کرتا ہی اور مین نہین جانتا کہ
خلط ملط اس سے ہی یا مسلمہ سے کہا عقیلی نے ہمین کوئی شے صحیح نہین
اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین لایا ہی لیکن کہا عسقلانی نے مجھ پر
اسکے متن پر وضع کا حکم ثابت نہین ہوا کیونکہ مسلمہ مجروح نہین
ابن عطا ضعیف ہی اور کہا سخاوی نے اسکے لئے شاہد ہین اون

عن علی رفعه بلفظ سید طعام الدنیا اللحم ثم الارز
اخرجه ابو نعیم فی الطب النبوی وعن صهیب بلفظ سید الطعام
فی الدنیا والآخرة اللحم ثم الارز اخرجه الدیلمی من الحاکم
حدیث سید العرب علی رواه الحاکم فی صحیحه من
حدیث ابن عباس مرفوعا انا سید ولد آدم وعلی سید العرب و
له شواهد کلها ضعیفة بل جنح الذهبی الی الحکم علیه
بالوضع قلت لعله نظر الی المعنی مع قطع النظر الی صحة
المبنی وقد ذکره الزرکشی وقال رواه ابو نعیم فی الحلیة
من حدیث الحسن بن علی وقال السیوطی رواه الحاکم فی
مستدرکه عن عائشة وجابر وقال الذهبی فی مختصره انه
موضوع واخرجه ابن عساکر عن قیس بن ابی حازم مرسلا
بلفظ انا سید ولد آدم وابو بکر سید کهول العرب وعلی
سید شباب العرب انتهی وهذا یزول الاشکال حیث لم یرد
بالعرب جنسه فی جمیع الاحوال **حدیث** سیروا
سیر اضعفکم قال السخاوی لا اعرفه بهذا اللفظ لکن معناه
فی قوله علیه السلام ام الناس واقتد باضعفهم **حدیث**
سیاسة الناس اشد من سیاسة الدواب ذکره النووی فی تهذیب
الاسماء واللغات من حکم الامام الشافعی **حدیث**
سیکذب علی قال ابن الملقن فی تخریج البیضاوی
هذا الحدیث لم اره کذلک نعم فی افراد مسلم من
حدیث ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله علیه السلام
قال یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون **حدیث**
سین بلال عند الله شین قال ابن کثیر لیس له اصل
قد تقدم

حرف الشین - حدیث

شاوروهن وخالفوهن لا یثبت بهذا المبنی و
ان کان له وجه من حیث المعنی قال السخاوی لم اعرفه

حضرت علی سے مرفوعہ روایت ہے سردار طعام دنیا کا گوشت ہے بعد
اسکی چاول اسکو ابو نعیم نے طب نبوی مین ذکر کیا ہے اور صہیب سے ان لفظون
سے ہے سردار طعامونکا دنیا اور آخرت مین گوشت ہے بعد اوسکی چاول اسکو دیلمی نے
حاکم سے نقل کیا ہے **حدیث** سردار عرب کا علی ہے حاکم نے صحیح مین ابن عباس
سے مرفوعہ روایت اسطرح کی ہے مین سردار ولد آدم کا ہون اور علی
سردار عرب کا اسکے لیے بہت شواہد ہین سب کے سب ضعیف ہین بلکہ ذہبی نے
اسکی موضوع ہونیکا حکم کیا ہے مین کہتا ہون شاید اسنے معنی پر نظر کی ہے لفظ کے
ہونیکی صحت کیطرف نظر نہین کی اور اسکو زرکشی نے ذکر کیا ہے اور کہا کہ
اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین حسن بن علی سے روایت کیا ہے اور کہا سیوطی نے اسکو حاکم
نے مستدرک مین عائشہ اور جابر سے روایت کیا ہے اور کہا ذہبی نے مختصر مین یہ موضوع
ہے اور اسکو ابن عساکر نے قیس بن ابی حازم سے مرسل روایت کیا ہے مین سردار
ولد آدم کا ہون اور ابو بکر سردار عرب کے بوڑہون کا اور علی سردار جوانان عرب کا
انتہی اور اس سے شبہ بالکل جاتا رہا اسلیے کہ عرب سے جنس عرب کے جمیع احوال مین
مراد نہین **حدیث** سیر کرو ضعیفون کی سیر کیطرح - کہا سخاوی نے
مین اسکو ان لفظون سے نہین جانتا لیکن معنے اسکے اس قول علیہ السلام
مین ہین امامت کر لوگون کی اور بیٹھا انکو ضعیفون مین **حدیث** بندوبست
آدمیونکا سخت ہے بندوبست چارپایون سے - اسکو نووی نے تہذیب الاسماء واللغات
مین ذکر کیا ہے امام شافعی سے **حدیث** قریب ہے کہ مجھ پر جھوٹ بولا جائیگا
کہا ابن الملقن نے تخریج البیضاوی مین اسکو مین نے اسطرح نہین دیکھا ہان افراد
مسلم مین ابی ہریرہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہونگے آخر
زمانہ مین دجال جھوٹے **حدیث** بلال کا سین اللہ کے نزدیک
شین ہے کہا ابن کثیر نے اسکا کچھ اصل نہین پیچھے گذر چکے

حرف شین - حدیث

عورتون سے مشورہ
کرو اور اونکی مخالفت کرو - اس بنا سے صحیح نہین اگرچہ معنی کے
اعتبار سے اسکی کچھ وجہ ہے کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا

مرفوعا بل یروی فی المرفوع من حدیث انس لا یفعلن احد
امرا حتی یستشیر فان لم یجد من یستشیر فلیستشر امراۃ
ثم لیخالفها فان فی خلافها البرکۃ وفی سنده ضعف
وانقطاع وروی الدیلمی والعسکری والقضاعی
عن عائشۃ مرفوعا طاعۃ النساء ندامۃ لکن قال ابن
عدی ما حدث به عن هشام الا الضعیف وادخله ابن
الجوزی له فی الموضوعات لیس بجید انتهی کلام
السخاوی وقال السیوطی هو باطل لا اصل له لکن فی
معناه حدیث طاعۃ النساء ندامۃ اخرجه ابن عدی
وابن لال والدیلمی عن عائشۃ واخرج ابن عدی من حدیث
ام سعد بنت زید بن ثابت عن ابیها مرفوعا طاعۃ
المرأۃ ندامۃ واخرج الطبرانی والحاکم وصححه من
حدیث ابی بکرۃ مرفوعا هلکت الرجال حین طاعۃ
النساء واخرج العسکری فی الامثال عن عمر قال خالفوا
النساء فان فی خلافهن البرکۃ واخرج عن معاویۃ قال
عودوا النساء لا فانها ضعیفۃ ان اطعتها اهلکتک و
قال بعض الشعراء ترک خلافهن من الخلاف +
حدیث شبیه الشیء منجذب الیه هو کقولهم الجنس
الی الجنس یمیل وقولهم الجنسیۃ علۃ الضم وقولهم
الصحبۃ مع غیر الجنس عذاب شدید کما فسر قوله
تعالی (لاعذبنه عذابا شدیدا) ای لاجعلنه
مع غیره فی قفص والکل مستفاد من حدیث الارواح
جنود مجندۃ وقد ذکر فی سبب وروده انه رأی امرأۃ
عند عائشۃ فقال من هی فقالت مضحکۃ مکۃ
فقال این نزلت فقالت عند مضحکۃ المدینۃ وفی

بلکہ انس سے مرفوع روایت اسطرح ہی نہ کری ہر ایک شخص کسی کام کو تا
کہ مشورہ کر لے اگر نہ پائی ایسا شخص جس سے مشورہ کری تو اپنی عورت سے
مشورہ کری پہر اوسکی مخالفت کری کیونکہ اسکے خلاف مین برکت ہے اسکی
سند مین ضعف اور انقطاع ہے اور دیلمی اور عسکری اور قضاعی نے عائشہ
سے مرفوع روایت کی ہی عورتونکی اطاعت ندامت ہے لیکن کہا ابن
عدی نے جس نے ہشام سے روایت کی ہی وہ ضعیف ہے اور ابن جوزی کا
موضوعات مین داخل کرنا اچہا نہین کلام سخاوی کے ختم ہوئے اور کہا
سیوطی نے یہ باطل ہے اسکا کچہہ اصل نہین لیکن اسکے معنی مین
ایک حدیث ہی اطاعت عورتون کی ندامت ہی اسکو ابن عدی اور ابن
لال اور دیلمی نے عائشہ سی روایت کی ہی اور ابن عدی نے ام سعد بنت
زید بن ثابت سے اور اس نے اپنی باپ سے مرفوع روایت کی ہے ہی اطاعت عورت
کی ندامت ہی اور طبرانی اور حاکم نے سند صحیح سے ابی بکرہ سے مرفوع
روایت کی ہی ہلاک ہوئے مرد وقت اطاعت عورتون کی اور عسکری
نے امثال مین عمر سے نقل کیا ہی مخالفت کرو عورتونکی اس لیے
کہ انکی خلاف مین برکت ہی اور اوس نے معاویہ سے روایت کی ہی عیادت
کرو عورتون کی نہ اس لیے کہ وہ ضعیف ہین اگر تو اوسکی اطاعت
کریگا تجہے ہلاک کریگی بعض شعرانی کہا ہی انکی خلاف کا ترک کرنا خلاف
عقل ہے **حدیث** شبیہ شی کا اسکی طرف کہینچا جاتا ہی جیسے قول کے
جنس جنس کے طرف میل کرتی ہے اور قول انکا جنسیت پیوندگی کی علت
ہے اور قول انکا صحبت غیر جنس سے سخت عذاب ہے جیسا اس آیت کے تفسیر کی گئی
ہے (البتہ مین اوسکو سخت عذاب دونگا یعنی مین اوسکو پنجری مین غیر جنس کے ساتھ قید
کرونگا اور یہ قول اس حدیث سے مستفاد ہین روحونکا ایک لشکر جمع کیا گیا
اور اس حدیث کی ورود کا یہ سبب ہے کہ آنحضرت نے ایک دفعہ ایک عورت
کو عائشہ کی پاس دیکہا فرمایا یہ کون ہے عائشہ نے کہا یہ مکہ کی ڈومنی ہے
ہی فرمایا کہان اتری ہے جواب دیا عائشہ نے مدینہ کی ڈومنی کے گہر

الصحبۃ مع غیر الجنس عذاب شدید

قوله تعالى (قل كل يعمل على شاكلته) ايماء الى ذلك في
حديث شراركم عزابكم اورده ابن الجوزي
الموضوعات فاخطأ كما ذكره السيوطي فقد اخرجه احمد
والطبراني عن عطية بن بسر وابن عدي عن ابي هريرة
رضي الله عنه وابو يعلى عن جابر وقال السخاوي
اخرجه ابو يعلى والطبراني من حديث ابي هريرة مرفوعا
حديث شراركم معلموا صبيانكم اقلهم رحمة
على اليتيم واغلظهم على المسكين موضوع كما ذكر
اللآلي حديث شر الحيوة ولا الممات ليس بحديث
بل هو من كلام بعض الحكماء القدماء قاله العسقلاني
وهو غير صحيح من حيث المعنى فان من يغلب خيره
شره فالموت خير له كما يستفاد من قوله عليه السلام
طوبى لمن طال عمره وحسن عمله وويل لمن طال عمره وساء
عمله وهو مستفاد ايضا من قوله سبحانه وتعالى ولا يحسبن الذين
كفروا انما نملي لهم خير لانفسهم انما نملي لهم ليزدادوا اثما
حديث الشفقة على خلق الله تعظيم لامر الله قال
السخاوي لا اعرفه بهذا اللفظ قلت وهو من كلام بعض
المشايخ حيث قال مدار الامر على شيئين التعظيم لامر الله و
الشفقة على خلق الله حديث الشكر في الوجه مذمة
ليس بحديث ويناسبه حديث قطعت عنق اخيك خطابا
لمن مدح صاحبه في حضوره حديث شهادة القلع
للمصلي مروي عن ابي الدرداء وغيره من الصحابة و
التابعين ويشهد له قوله تعالى (يومئذ تحدث اخبارها
بان ربك اوحى لها) حديث شهادة المرء على
نفسه بشهادتين ليس بحديث ولكنه صحيح المعنى

قول الله تعالی کا (تو کہہ دے یا محمد ہر ایک عمل کرتا ہے اپنے طریقہ پر) اسکے
طرف اشارت کرتا ہے حدیث شریر تمسے رانڈ تمہارے ہین - ابن جوزی نے
اسکو موضوعات مین لایا ہے اور خطا کی جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے اسکو
احمد اور طبرانی نے عطیہ بن بسر سے اور ابن عدی نے ابو ہریرہ سے اور ابو یعلی
نے جابر سے روایت کی ہے اور کہا سخاوی نے اسکو ابو یعلی اور طبرانی نے ابو ہریرہ
سے مرفوع روایت کی ہے حدیث شریر تم سے لڑکون کے معلم ہین
یتیمون پر بہت تھوڑی رحمت کرتی ہین اور مسکینون پر بہت سخت ہین
موضوع ہے جیسا کہ لآلی مین مذکور ہے حدیث بری حیات نے اور
نہ مرنا - کہا عسقلانی نے یہ حدیث نہین بلکہ یہ بعض پہلے حکیمون
کی کلام ہے اور معنے کی وجہ سے صحیح نہین ہے اسلئے کہ جسکی شر اوسکے
کے خیر پر غالب ہو جاوے پس موت اوسکے لئے بہتر ہے جیسا کہ
قول علیہ السلام سے مستفاد ہوتا ہے خوشخبری ہے اوسکے لئے
جسکے عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہون اور ہلاکت اوسکے لئے جسکے عمر لمبے
ہو اور برے عمل ہون اور یہ معنے اس آیت سے بھی مستفاد ہین (اور مت
گمان کر کافرونکو کہ ڈہیل انکے لئے نیک ہے ہم مہلت اسلئے دیتے ہین
تا گناہ زیادہ کرین حدیث شفقت کرنی خلق اللہ پر امر اللہ کے
تعظیم ہے - کہا سخاوی نے مین اسکو ان لفظون سے نہین جانتا مین کہتا ہون
یہ بعض مشایخون کے کلام ہے جیسا کہ اوسنے کہا ہے مدار امر کے دو چیز وپر ہے
ایک اللہ تعالی کی تعظیم دوسرا خلق اللہ شفقت کرنی حدیث منہ پر شکر کرنا
مذمت ہے - یہ حدیث نہین اور یہ حدیث اسکے مناسب ہے قطع کی تونے گردن ہے
اپنے کی یہ خطاب ہے اوس شخص کیلئے جو اپنے صاحب کی حضور مین صفت کرے
حدیث نماز کیلئے میدان کی شہادت ابو الدرداء وغیرہ صحابہ سے یہ روایت
آئی ہے - یہ آیت اوسکی شاہد ہے (اوس دن بیان کریگی خبرین اپنی اس
لئے کہ رب تیرے نے اوسکی طرف وحی کی ہے) حدیث گواہی دینی
اپنے نفس پر مقابلے دو گواہون کے ہے - یہ حدیث نہین لیکن صحیح المعنے ہے

مطلب الامر علی شیئین

بالنظر الی الاقرار واما قولهم شهادة المرء علی نفسه بسبعین فكذا لا اصل له ویصح معناه علی المبالغة **حدیث** شهادة المسلمین بعضهم علی بعضهم جائزة ولا یجوز شهادة العلماء بعضهم علی بعض لانهم حسد لیس من الحدیث واسناده فاسد من وجوه كثیرة علی ما فی اللآلی وعلی تقدیر صحته فالعلماء یراد بهم علماء الدنیا التاركون طریق العقبی كما یشیر الیه العلة المذكورة فی نفس الحدیث فان الحسد حرام واما الغبطة فجائز **حدیث** الشهرة فی قصر الثیاب لا یصح حدیثا لان قصر الثیاب من جملة اسباب الشهرة اذا كان علی قصدها دون ارادة متابعة السنة **حدیث** شیاطین الانس یغلب شیاطین الجن من كلام ابن دینار ولعله اقتبس من قوله تعالی (وكذلك جعلنا لكل نبی عدوا شیاطین الانس والجن) حیث قدم شیاطین الانس علی شیاطین الجن و لان شیطان الجن یذهب وسوسته بالتعوذ بخلاف شیطان الانس و لان قوة تاثیر الصحبة انما هی فی اتحاد الجنس **حدیث** شیب وعیب لا یصح مبناه وانما جاء معناه فی حدیث من لم یرعو عند الشیب و یستحیی من العیب و لم یخش الله فی الغیب فلیس لله فیه حاجة ذكره الدیلمی بلا سند عن جابر مرفوعا وحكی عن ابی یزید انه رای وجهه فی المرآة فقال ظهر الشیب و لم یذهب العیب ولا ادری ما فی الغیب **حدیث** الشیخ فی قومه كالنبی فی امته فی المقاصد جزم شیخنا وغیره بانه موضوع وانما هو من كلام بعض السلف وربما اورد بلفظ الشیخ فی جماعته كالنبی فی قومه یتعلمون من علمه

بسبب اقرار کی لیکن یہ قول انکا شہادت آدمی کی اپنے نفس پر مقابل ستر کی ہے اسکا بھی کچھہ اصل نہین اور بسبب مبالغہ کی اسکے معنے صحیح ہین **حدیث** شہادت مسلمانونکی بعض کے بعض پر جائز ہے اور شہادت علماء کی بعض کے بعض پہ جائز نہین اسلئے کہ وہ حاسد ہین یہ حدیث نہین اور سند اسکی کئی طرح سے فاسد ہے جیساکہ لآلی مین ہے اور اگر اسکو صحیح مانا جائے تو علما سے مراد علماء دنیا ہین جو طریق آخرت کو چہوڑنیوالی ہین جیساکہ علت مذکورہ نفس حدیث مین اوسکی طرف اشارت کرتی ہے اسلئے کہ حسد حرام ہے اور غبطہ جائز ہے **حدیث** شہرت تہوڑے کپڑون مین ہے یہ حدیث نہین اسلئے کہ تہوڑی کپڑی شہرت کا اسباب ہے جب اسکا قصد شہرت کا ہو نہ ارادہ متابعت سنت کا **حدیث** آدمیونکے شیطان جنونکے شیطانون پر غالب ہوتی ہین۔ یہ کلام ابن دینار کے ہے شاید اوسنے اس آیت سے اقتباس کیا ہوگا (اور ایسا ہی ہمنے کر دیا ہر ایک نبی کیلئے دشمن آدمیون اور جنونکے شیطانون سے) اسلئے آدمیونکی شیطانون کو جنون کی شیطانون پر مقدم کیا ہے دوسرا اسلئے کہ وسوسہ جنونکی شیطانون کا اعوذ سے دور ہو جاتا ہے بخلاف آدمیونکی شیطانون کے اور اسلئے کہ صحبت کی تاثیر کی قوت اتحاد جنس کے مرتبہ مین ہے **حدیث** بوڑہاپا اور عیب۔ اسکی بنا صحیح نہین لیکن معنی اسکے حدیث مین آئی ہے جو شخص بوڑہاپی مین رعایت نہ کرے اور عیب سے حیا کرے اور غیب مین اسے نہ ڈرے تو اللہ تعالی کو اسکے کچھہ حاجت نہین اسکو دیلمی نے بلا سند جابر سے مرفوع روایت کی ہے اور اوسنے ابی یزید سے حکایت کی ہے وہ اسنے اپنا منہ آئینہ مین دیکھا کہا کہ بوڑہاپا ظاہر ہوا اور عیب گیا اور مین نہین جانتا کہ غیب مین کیا ہے **حدیث** بوڑہا اپنی قوم مین مثل نبی کی ہے امت مین مقاصد مین ہے شیخ وغیرہ نے جزم کیا ہے کہ یہ موضوع ہے لیکن بعض سلف کی کلام ہے اور کبھی ان لفظون سے بھی آئی ہے شیخ اپنی جماعت مین مثل نبی کی ہے اپنی قوم مین سیکھتے ہین اوسکے علم سے

ولان شیطان الجن

ویتأدبون من آدبه وکله باطل انتهی وممن جزم بوضعه ابن تیمیة لکن اخرجه ابن حبان فی الضعفاء من حدیث ابی رافع به مرفوعا وقال السیوطی اسنده الدیلمی وذکره فی ایضا فی جامعه الصغیر بلفظ الشیخ فی اهله کالنبی فی امته رواه الخلیلی فی مشیخته وابن النجار عن ابی رافع ولفظ الشیخ فی بیته کالنبی فی قومه رواه ابن حبان فی الضعفاء والشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر انتهی ویقویه من حیث المعنی حدیث صحیح المبنی العلماء ورثة الانبیاء ویقویه قوله تعالی (فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون) **حرف الصاد - حدیث** صبت الحاجة اعمی قال السخاوی لا اعرفه فی المرفوع کذا قولهم الغریب کالاعمی لا یصح من جهة المبنی **حدیث** صاحب الشیء احق بحمله الا ان یکون ضعیفا یعجز عنه فیعینه اخوه المسلم ضعیف بالغ ابن الجوزی فذکره فی الموضوعات واخطأ فقد رواه ابو یعلی من حدیث ابی هریرة به مرفوعا والطبرانی فی الاوسط والدارقطنی فی الافراد والعقیلی فی الضعفاء وعیاض بدون عزو فی الشفاء **حدیث** الصبر کنز من کنوز الجنة کذا فی الاحیاء وقال العراقی غریب لم یوجد **حدیث** صریر الاقلام عند الاحادیث یعدل عند الله التکبیر الذی یکبر فی رباط عسقلان وعبادان ومن کتب اربعین حدیثا اعطی ثواب الشهداء الذین قتلوا بعبادان وعسقلان خبر باطل کذا فی المیزان **حدیث** صدق رسول الله صلی الله علیه وسلم هو کلام یقوله کثیر من العامة عقیب قول المؤذن فی الصبح الصلوة

اور ادسکی ادب سے ادب لیتے ہین یہ سب باطل ہین انتہی جنہون نے اسکے موضوع ہونیکا یقین کیا ہی انمین ابن تیمیہ ہی لیکن اسکو ابن حبان نے ضعفا مین ابی رافع سے مرفوع روایت کی ہی اور کہا سیوطی نے اسکو دیلمی نے مسند کیا ہی اور بھی اوسنے جامع صغیر مین اسطرح ذکر کیا ہے شیخ اپنے اہل مین نبی کیطرح ہی اپنی امت مین اسکو خلیلی نے مشیخت مین روایت کی ہے اور ابن نجار نے ابی رافع سے اور اوسکی لفظ یہ ہین شیخ اپنی گہر مین مثل نبی کی ہی اپنی قوم مین اسکو ابن حبان ضعفا مین اور شیرازی نے القاب مین ابن عمر سے روایت کیے ہی انتہی اور اسکو معنے کی جہت سے یہ حدیث صحیح المبنی تقویت کرتی ہے علما وارث ہین انبیا کے اور یہ آیت بھی اوسکی تقویت کرتی ہی پس سوال کرو اہل علم کو اگر تم نہین جانتے **حرف صاد - حدیث** ملتجی حاجت کا اندہا ہے - کہا سخاوی نے مین اسکو مرفوع روایت نہین جانتا مین کہتا ہون ایسا ہی قول انکا غریب اندہے کیطرح ہے اسکی بنا بھی صحیح نہین **حدیث** شے کا مالک اسکو اوٹہانی کا زیادہ حقدار ہی مگر جب ضعیف ہو اور اس سے عاجز ہو تو مسلمان بہائی اوسکی مدد کرے - ضعیف ہے اور ابن جوزی نے مبالغہ کیا کہ اسکو موضوعات مین ذکر کیا اور خطا کیا کیونکہ ابو یعلی نے ابو ہریرہ سے مرفوع روایت اور طبرانی نے اوسط مین اور دارقطنی نے افراد مین اور عقیلی نے ضعفا مین اور عیاض نے بغیر نسبت کے شفا مین روایت کیا ہے **حدیث** صبر خزانہ ہی جنت کے خزانون سے - ایسا ہی احیا مین ہے اور کہا عراقی نے غریب ہے نہین پائی گئی **حدیث** آواز قلمون کا وقت لکھنے حدیث کی اللہ کے نزدیک اوس تکبیر کے برابر ہی جو عسقلان اور عبادان کی چہاونی مین کہی جاتی ہی اور جو شخص چالیس حدیثین لکھے ثواب ان شہیدون کا دیا جاتا ہے جو عبادان اور عسقلان مین قتل ہوئے یہ خبر باطل ہے ایسا ہی میزان مین ہے **حدیث** سچ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام ہے اسکو بہت لوگ سیکہے اس قول موذن کے کہتے ہین الصلوۃ

الصبر نصف الایمان

خیر من النوم ولیس له اصل وکذا قولهم عند
قول المؤذن الصلوة خیر من النوم صدقت وبررت و
بالحق نطقت استحبه الشافعیة قال الدمیری وادعی
ابن الرفعة ان خبرا ورد فیه ولا یعرف من قاله و
بررت بکسر الراء الاولی وسکون الثانیة **حدیث**
صدقة القلیل تدفع البلاء الکثیر وفی لفظ صدقة
الیسیر لیس بحدیث ومعناه صحیح **حدیث** صغروا الخبز
واکثروا عدده یبارك لکم فیه اسناده واه وقد ذکره ابن
الجوزی فی الموضوعات وقال الزرکشی حدیث الامر بتصغیر
اللقمة وتدقیق المضغة قال النووی لا یصح **حدیث**
صلوة بخاتم تعدل سبعین بغیر خاتم موضوع کما
قاله العسقلانی وکذا صلوة بعمامة تعدل بخمس و
عشرین صلوة وجمعة بعمامة تعدل سبعین جمعة
والصلوة فی العمامة بعشرة آلاف حسنة قال المنوفی
فذلك کله باطل وقال السخاوی حدیث صلوة بخاتم
تعدل سبعین بغیر خاتم هو موضوع کما قال شیخنا عن
شیخه وکذا ما اورده الدیلمی من حدیث ابن عمر مرفوعا
صلوة بعمامة تعدل بخمس وعشرین وجمعة بعمامة
تعدل سبعین جمعة ومن حدیث انس مرفوعا الصلوة
فی العمامة بعشرة آلاف حسنة قلت وروی ابن عمر نقله
السیوطی عن ابن عساکر فی جامعه الصغیر مع التزامه
بانه لم یذکر فیه الموضوع **حدیث** الصلوة خلف
العالم باربعة آلاف واربعمائة واربعین صلوة
باطل کذا فی المختصر وکذا قول صاحب الهدایة لقوله
علیه السلام من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف

خیر من النوم اور اسکا کچھ اصل نہیں اور ایسا ہی قول انکا بعد
قول مؤذن الصلوة خیر من النوم کے سچ کہا تو نے اور نیکی کیا اور سچ
حق بولا۔ اسکو شافعیوں نے مستحب جانا ہے کہا دمیری نے اور دعوی کیا ابن
الرفعہ نے خبر اسمین وارد ہوا ہے اور نہیں معلوم کس نے اسکو کہا ہے **حدیث**
تنگدست کا صدقہ بہت بلا دفع کرتا ہے اور ایک روایت مین (صدقہ
کم مال کا) ہے یہ حدیث نہیں اور معنے اسکے صحیح ہین **حدیث**
روٹی چھوٹی کرو اور اونکی تعداد بہت کرو تمکو اسمین برکت دیجائیگی اسناد
اسکی واہی ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین ذکر کیا ہے کہا
زرکشی نے یہ حدیث جسمین حکم ہے لقمہ کو باریک کرنیکا اور ذرہ
ذرہ کرکے چابنے کا کہا نووی نے صحیح نہیں **حدیث** ایک نماز
انگوٹھی سے ستر نماز کے برابر ہے جو بغیر انگوٹھی کی پڑھی گئی ہون
موضوع ہے جیسا کہ عسقلانی نے کہا ہے اور ایسا ہی ہے ایک نماز پگڑی سے
پچیس نمازونکے برابر ہے اور ایک جمعہ پگڑی سے ستر جمعونکی برابر ہے اور ایک نماز
پگڑی مین دس ہزار نیکی کے برابر ہے کہا منوفی نے یہ سب باطل ہین کہا
سخاوی نے یہ حدیث ایک نماز انگوٹھی سے ستر نمازون کے برابر ہے بغیر
انگوٹھی کے ہون موضوع ہے جیسا کہ ہمارے شیخ نے اپنے شیخ سے نقل کیا
ہے اور ایسے ہی ہے جسکو دیلمی ابن عمر سے مرفوع روایت لایا ہے ایک نماز
پگڑی سے پچیس نمازونکی برابر ہے اور ایک جمعہ پگڑی سے ستر جمعون کے برابر ہے
اور انس سے مرفوع روایت ہے ایک نماز پگڑی سے دس ہزار نیکی کے برابر
ہے مین کہتا ہون اسکو سیوطی نے جامع صغیر مین ابن عساکر
سے اوسنے ابن عمر سے نقل کیا ہے باوجودیکہ اوسنے التزام کیا
ہے کہ مین اس مین کوئی موضوع حدیث ذکر نہ کرونگا **حدیث**
ایک نماز عالم کے پیچھے پڑھنی چار ہزار چارسو چالیس نمازونکے برابر ہے یہ باطل ہے
ایسا ہی مختصر مین ہے اور ایسا ہی ہے قول صاحب ہدایہ کا کہ آنحضرت نے فرمایا
جو شخص نماز پڑھے پیچھے کسی متقی کے گویا اوسنے نماز پڑھی پیچھے

نبی غیر معروف کما قال مخرجه وقال السخاوی
لم اقف علیه بهذا اللفظ قلت لکن معناه صحیح لما
رواه الدیلمی من حدیث جابر مرفوعا بلفظ قدموا
اخیارکم تزکوا اعمالکم وللحاکم والطبرانی بسند ضعیف
عن مرثد بن ابی مرثد الغنوی ان سرکم ان تقبل
صلوتکم فلیؤمکم خیارکم **حدیث** صلوة
اللیل لا تصعد فوق راسه لم یوجد **حدیث**
صلوة النهار عجماء ای لانها لا یسمع فیها قراءة علی
ما فی النهایة قال النووی فی شرح المهذب انه باطل لا
اصل له وکذا قال الدارقطنی لم یرو عن النبی علیه السلام
وانما هو من قول بعض الفقهاء قال الزرکشی قال الدارقطنی
والنووی باطل لا اصل له وهو فی فضائل القرآن من
کلام ابی عبیدة بن عبد الله بن مسعود قال السیوطی و
اخرجه ایضا عن الحسن بقیته عنهما وصلوة اللیل
یسمع اذنیك واخرجه سعید بن منصور عن حماد
بن ابی سلیمان بدون هذه الزیادة وکذا اخرجه
عبد الرزاق عن مجاهد و اخرج عن الحسن قال صلوة
النهار عجماء لا یرفع فیها الصوت الا الجمعة والصبح
حدیث صلوة بسواك خیر من سبعین صلوة بغیر سواك
وفی لفظ بلا سواك وقال ابن عبد البر فی التمهید عن
ابن معین انه حدیث باطل قال السخاوی هو بالنسبة
لما وقع له من طرقه وقال السیوطی رواه الحارث فی
مسنده وابو یعلی والحاکم عن عائشة والدیلمی عن
ابی هریرة انتهی وقال ابن قیم الجوزیة رواه الامام
احمد وابن خزیمة والحاکم فی صحیحیهما والبزار فی مسنده

نبی کی اسکا مخرج غیر معروف ہی اور کہا سخاوی نے مین ان لفظ
سے واقف نہین ہوا - مین کہتا ہون لیکن معنے اسکے صحیح ہین اسلئے
کہ دیلمی نے جابر سے مرفوع روایت کی ہے مقدم کرو نیکون کو تاکہ پاک
ہون عمل تمہارے اور حاکم اور طبرانی مین سند ضعیف سے مرثد بن ابی
مرثد الغنوی سے مرفوع روایت ہے اگر تمکو خوش لگے یہ بات کہ تمہاری نماز قبول
ہو تو نیک لوگ تم مین سے امامت کرائین **حدیث** نماز رات کی
اسکے سر سے اوپر نہین چڑہتی - نہین پائی گئی **حدیث**
دن کی نماز بہری ہے اسلئے کہ اوسکے قرارت نہین سنی جاتی ایسا ہی نہایہ
مین ہے کہا نووی نے شرح مہذب مین یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین
اور ایسا ہی کہا دارقطنی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مروی نہین ہے یہ بعض
فقہا کا قول ہے کہا زرکشی نے کہا دارقطنی اور نووی نے یہ باطل ہے اسکا
کچہ اصل نہین اور یہ فضائل قرآن مین ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود
کی کلام سے کہا سیوطی نے اسکو اوس سے ابن ابی شیبہ نے اپنی تصنیف مین
روایت کیا ہی اور اوس نے اسکو حسن سے اور بقیہ دونو سے روایت
کیے ہی اور روایت کی ہی اور رات کی نماز کو تیرے کان سنتے ہین اور اسکو
سعید بن منصور نے حماد بن ابی سلیمان سے سوا اس زیادتی کے ذکر کیا ہے اور
ایسا ہی اسکو عبد الرزاق نے مجاہد سے روایت کیے ہی اور حسن سے ذکر لایا ہے
کہا دن کی نماز بہری ہے اسمین آواز بلند نہین کیا جاتا مگر جمعہ و صبح مین
حدیث ایک نماز مسواک سے اچھی ہے ستر نمازون سے جو بے مسواک کے پڑہی
گئی ہون اور ایک روایت کے لفظ بغیر مسواک کے ہین کہا ابن عبد البر نے تمہید
مین ابن معین سے یہ حدیث باطل ہے کہا سخاوی نے یہ بات اوسکے اپنی
طرق سے کہی ورنہ سیوطی نے کہا ہی اسکو حارث نے مسند مین
اور ابو یعلی اور حاکم نے عائشہ سے اور دیلمی نے ابو ہریرہ سے روایت
کیا ہے اور کہا ابن قیم جوزیہ نے اسکو امام احمد اور ابن خزیمہ اور حاکم
نے اپنے صحیحین مین اور بزار مین مسند مین روایت کیا ہے

حدیث الصلوۃ علی النبی افضل من عتق الرقاب قال
العسقلانی فی بعض فتاواہ انہ کذب مختلف فیہ ولعلہ
یعنی بہ اضافتہ الی النبی علیہ السلام والا فقد رواہ الاصبہانی
فی الترغیب عن ابی بکر الصدیق موقوفا وکذا رواہ
التیمی وابن عساکر حدیث الصلوۃ علی النبی
علیہ السلام لا ترد هو من کلام ابی سلیمان الدارانی
علی ما ذکرہ الجزری فی حصنہ ولفظہ اذا سئلت اللہ
حاجۃ فابدء بالصلوۃ علی النبی علیہ السلام ثم ادع
بما شئت ثم اختم بالصلوۃ علیہ فان اللہ سبحانہ بکرمہ
یقبل الصلوتین وهو اکرم من ان یدع ما بینهما وذکرہ
فی الاحیاء مرفوعا قال السخاوی لم اقف علیہ وانما هو
عن ابی الدرداء موقوفا اذا سئلتم اللہ حاجۃ فابدؤا
بالصلوۃ علی النبی علیہ السلام فان اللہ اکرم من ان
یسئل حاجتین فیقضی احدهما و ترد الاخری +
حدیث الصلوۃ عماد الدین قال ابن الصلاح فی
مشکل الوسیط انہ غیر معروف وقال النووی فی التنقیح
انہ منکر باطل لکن رواہ الدیلمی عن علی کما ذکرہ
السیوطی والبیهقی فی الشعب ضعیفا عن عمر مرفوعا +
حرف الصاد - حدیث ضاع العلم فی
افخاذ النساء ولفظہ بین افخاذ النساء هو معناہ من
کلام بشر الحافی قال لا یفلح من الف افخاذ النساء حدیث
الضب و شهادتہ لہ علیہ السلام قیل انہ موضوع و
قال المزی لا یصح اسنادا ولا متنا لکن رواہ البیهقی بسند
ضعیف وذکرہ القاضی عیاض فی الشفاء فغایتہ
الضعف لا الوضع حدیث الصائم من غار لم یصم لا

حدیث درود نبی پر افضل ہے غلام چھڑانی سے کہا عسقلانی نے
بعض فتووں مین یہ کذب ہے مختلف فیہ ہے شاید اسکی اس سے یہ مراد
ہو کہ اسکی نسبت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف مختلف فیہ ہے ورنہ
اسکو اصبہانی نے ترغیب مین ابی بکر صدیق سے موقوف روایت کیا ہے اور
ایسا ہی اسکو تیمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے حدیث صلوۃ
نبی پر رد نہیں ہوتے یہ کلام ابی سلیمان الدارنی کی ہے جیسا کہ جزری
نے حصن مین ذکر کیا ہے اور اوسکی لفظ یہ ہین جب تو سوال کرے
اللہ سے پہلی درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہونچا پھر دعا کر جو تو چاہے
پھر اسکو ختم درود سے کر اسلئے کہ اللہ تعالی اپنے کرم سے دونو درودونکو
قبول کرتا ہے وہ کریم ہے اس سے کہ چھوڑ دے بیچ کی دعا کو اور احیاء مین
اسکو مرفوع ذکر کیا ہے کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہیں ہوا لیکن ابو الدرداء
سے موقوف روایت اسطرح ہے جب اللہ تعالی سے کسی حاجت
کا سوال کرو تو پہلے آنحضرت پر درود بھیجو اسلئے کہ اللہ تعالی بہت کریم ہے
اس سے کہ اوس سے دو حاجتونکا سوال ہو پس ایک قبول کرے اور دوسری
رد کرے حدیث نماز دین کا تھم ہے کہا ابن صلاح نے شکل الوسیط مین
یہ غیر معروف ہے اور کہا نووی نے تنقیح مین یہ منکر ہے باطل ہے لیکن اسکو
دیلمی نے علی سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے کہا ہے
اور بیہقی نے شعب مین عمر سے سند ضعیف سے مرفوع روایت کی ہے حرف
ضاد - حدیث ضایع ہوا علم عورتون کی رانون مین اور اسکی روایت
بین ہے درمیان عورتونکی جونگھونکے - یہ کلام بشر الحافی کی معنی مین ہے
کہا اوسنے نہ خلاصی ہوگا وہ شخص جسنے عورتونکے جونگھون سے الفت
کی حدیث گوہ اور اوسکی شہادت دینی آنحضرت کیلئے کہا گیا ہے
یہ موضوع ہے اور کہا مزی نے اسکی سند اور متن دونو صحیح نہیں لیکن اسکو
بیہقی نے سند ضعیف سے روایت کی ہے اور قاضی عیاض نے شفا مین ذکر کیا ہے غایت
ہے کہ ضعیف ہے موضوع نہیں حدیث صائم فرض ادا ہے اسکے نا صحیح

مبناه وجاء في معناه عند احمد واصحاب السنن عن
ابي امامة مرفوعا الزعيم غارم وصححه ابن حبان وهو
مقتبس من قوله ولمن جاء به حمل بعير وانا به زعيم اي كفيل
والزعيم **حديث** الضرورات تبيح المحظورات ليس
بحديث وهو كلام صحيح **حديث** ضعيفان يغلبان
قويا ليس بحديث **حديث** الضيافة على اهل
الوبر ليست على اهل المدر لا اصل له فقد قال عياض
في اول شرح مسلم لما تكلم على حديث من كان يؤمن بالله
واليوم الآخر فليكرم ضيفه انه موضوع عند اهل المعرفة
وقبله النووي **حرف الطاء المهملة** **حديث**
طاب حمامكما قال عليه السلام لابي بكر وعمر قال ابو سعيد
المتولي هذه التحية لا اصل له وقال النووي وهذا المحل لم يصح
فيه شئ انتهى ورواه الديلمي بلا اسناد عن ابن عمر مرفوعا
وقد تقدم عن ابن حجر المكي ان العرب ما يعرف الحمام الا
بعد موته عليه السلام **حديث** طاعة النساء ندامة
مضى في نشاد مر وهن وذكر في صنا التحفة العروس
عن الحسن البصري انه قال ما اطاع رجل امرأة فيما
تهواه الا كبه الله في النار قيل هو محمول على طاعتها فيما
تهوى من السيئات لا فيما تهوى من المباحات وقيل اي
فيما تهواه من المباحات فانها تجر الى المنكرات **حديث**
طعام البخيل داء وطعام السخي شفاء قال العسقلاني
وهو حديث منكر وقال الذهبي كذب قال ابن عدي
انه باطل عن مالك **حديث** الطلاق يمين
الفساق وقع في عدة من كتب المالكية قال السخاوي
لم اقف عليه مرفوعا واظنه مدرجا قلت ويؤيده

لیکن معنے اسکی مسند احمد اور اصحاب السنن میں ابی امامہ سے مرفوع
روایت ہے ہیں ضامن قرضدار ہے اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی ہے اور
یہ معنے اس آیت سے اقتباس ہو سکتے ہیں (جو شخص اوسکو لایا اوسکے
لیے بوجھ اونٹ کا ہے اور میں اسکا ضامن ہوں) **حدیث** ضرورتیں
خوفناک چیزوں کو مباح کر دیتی ہیں - یہ حدیث نہیں لیکن کلام صحیح ہے
حدیث دو ضعیف ایک قوی پر غالب آتے ہیں - حدیث نہیں ہے
حدیث ضیافت اہل قریہ پر ہے نہ اہل صحرا پر - اسکا کچھ اصل نہیں ہے اسلیے
کہ عیاض نے اول شرح مسلم میں جب اوس نے اس حدیث پر کلام کیا ہے (جو شخص
اللہ تعالی اور دن آخر پر یقین رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی تعظیم
کرے) کہا ہے کہ یہ اہل معرفت کی نزدیک موضوع ہے اور نووی نے اسکو قبول
کیا ہے **حرف طاء مہملہ** - **حدیث** تم دونو کا حمام پاک ہے آپ نے
حضرت ابی بکر اور عمر سے کہا کہا ابو سعید متولی نے اس سلام کا کچھ اصل نہیں اور
کہا نووی نے اس محل میں کوئی شے صحیح نہیں ہوئی انتہی اور اسکو دیلمی نے ابن عمر سے
بلا سند مرفوع روایت کیا ہے اور ابن حجر مکی سے پیچھے گذر چکا ہے کہ عرب نے حمام
کو نہیں معلوم کیا مگر بعد موت آنحضرت کے **حدیث** اطاعت عورتونکی
ندامت ہے اسکا حال پیچھے گذر چکا ہے اور صنا تحفۃ العروس نے حسن بصری
سے ذکر کیا ہے کہ کہا اوس نے جس شخص نے اطاعت عورت کی اوس چیز میں
جسکی وہ خواہش رکھتی ہے تو اللہ تعالی اوسکو آگ میں ڈالیگا - کہا گیا ہے
اس سے بری خواہشیں مراد ہیں نہ مباح خواہشیں اور بعضوں نے کہا ہے
مراد اس سے مباح خواہشیں ہیں کیونکہ یہ برائی کیطرف کھینچتے ہیں **حدیث**
طعام بخیل کا درد ہے اور طعام سخی کا شفا ہے - کہا عسقلانی نے یہ حدیث منکر
ہے اور کہا ذہبی نے یہ کذب ہے اور کہا ابن عدی نے مالک سے یہ باطل ہے
حدیث طلاق فاسقوں کی قسم ہے بہت کتب مالکیہ میں واقع
ہوئی ہے کہا سخاوی نے میں اسکے مرفوعیت پر واقف
نہیں ہوا اور میں ظن کرتا ہوں یہ مدرج ہے میں کہتا ہوں

معنى حديث ما حلف بالطلاق مؤمن ولا استحلف به
الا منافق رواه ابن عساكر به مرفوعا **حرف**
الظاء المعجمة - حديث الظالم عدل الله في
الارض ينتقم به من الناس ثم ينتقم منه قال الزركشي لم
اجده وقال العسقلاني لا استحضره لكن قال السيوطي وفي
معناه ما اخرجه الطبراني في الاوسط من حديث جابر رفعه
ان الله تعالى يقول انتقم ممن ابغض بمن ابغض ثم
اصير كلاهما الى النار وساقه الديلمي في الفردوس بلا
اسناد عن جابر رفعه واخرجه ابن عساكر عن علي بن
تمام قال كان يقال ما انتقم الله من قوم الا بشر منهم و
اخرج عبد الله بن احمد في زوائد الزهد عن مالك
بن دينار قال قرأت الزبور اني انتقم من المنافق بالمنافق
ثم انتقم من المنافقين جميعا قال ونظير ذلك في كتاب
الله تعالى (وكذلك نولي بعض الظالمين بعضا بما
كانوا يكسبون) قلت ويؤيده عموم قوله تعالى (ولولا دفع
الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض) وسيأتي
في معناه حديث كما تكونوا يولى عليكم **حديث** ظهر
المؤمن قبلة قال السخاوي لا اعرفه ومعناه صحيح بالنظر
للاكتفاء به في السترة واخرج العسكري عن عائشة مرفوعا
ظهر المؤمن حمى الا في حد من حدود الله تعالى **حرف**
العين المهملة - حديث العار خير من
النار قال الحسن بن علي رضي الله عنهما حين دعي لمعاوية
فقال له اصحابه يا عار المسلمين فقال العار خير من
النار واما قول البعض لعامة النار ولا العار النار ولا
العار فهو من كلام الكفار الا ان يراد بها نار الدنيا

اس حدیث کی معنے اسکی تایید کرتے ہین مومن طلاق سے قسم نہین
کرتا اور قسم نہین طلب کرتا ہے مگر منافق یہ ابن عساکر نے مرفوع
روایت کی ہے ذکر **حرف ظا معجمہ حدیث** ظالم اللہ کا عدل ہے
زمین مین بدلہ لیتا ہے اسکے ساتھ آدمیون سے پھر اس سے بدلہ لیا جاتا ہے
کہا زرکشی نے مینے اسکو نہین پایا اور کہا عسقلانی نے مین اسکو نہین
جانتا لیکن کہا سیوطی نے اسکے معنے مین یہ حدیث ہے جسکو طبرانی نے
اوسط مین جابر سے مرفوع روایت کی ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مین دشمن سے بدلہ
دشمن کے ساتھ لیتا ہون پھر دونو کو آگ کیطرف کھینچتا ہون اور اسکو دیلمی نے
فردوس مین بلا اسناد جابر سے مرفوع روایت کیا ہے اور ابن عساکر علی بن
تمام سے لایا ہے کہ کہا جاتا تھا نہین بدلہ لیتا اللہ تعالی کسی قوم سے مگر ساتھ بہت
شریر کی انمین سے اور عبد اللہ بن احمد زوائد الزہد مین مالک بن دینار سے
لایا ہے کہا اوس نے مینے زبور کو پڑھا مین منافق سے منافق کیساتھ
لیتا ہون پھر سب منافقون سے بدلہ لیتا ہون کہا اوس نے نظیر اسکے کتاب اللہ
مین ہے (اور اسیطرح ہم والی کرتے ہین بعض ظالمون کا بعض کو بسبب اسکے کہ
وہ عمل کرتے ہین) مین کہتا ہون کہ آیت عموما اسکی تایید کرتی ہے
(اگر نہ دفع کرتا اللہ تعالی بعض کو بعض سے البتہ خراب ہوتی زمین) اور اسکے
معنے مین حدیث آگے آئیگی (جیسا کہ تم ہوتے ہو ویسا ہی تمپر والی کرتی ہین)
حدیث پیٹھ مومن کی قبلہ ہے - کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا ہون اور معنے
اسکے صحیح ہین بسبب کافی ہونے اسکے سترہ ہین اور عسکری نے عائشہ سے مرفوع روایت
کی ہے پیٹھ مومن کی نگاہ رکھی گئی ہے مگر کسی حد مین اللہ تعالی کی حدون سے **حرف**
عین مہملہ - حدیث عار بہتر ہے آگ سے - یہ حسن بن علی نے کہا ہے
جبکہ اونہون نے معاویہ پر دعوی کیا تو اونکے اصحاب اس سے کہنے لگے
ای عار مسلمانون کی فرمایا عار بہتر ہے آگ سے لیکن بعض عام
لوگون کا قول کہ آگ مثلا آگ کا ہے نہ عار یہ کلام کفار کی ہے مگر جب اس سے
آگ دنیا کا ارادہ بطور مبالغہ کے کیا جاوے +

علی المبالغۃ والا فقد ورد فضوح الدنیا اهون
من فضوح الاخرة کما رواه الطبرانی من حدیث ابن عباس
رضی الله عنهما عن اخیه الفضل به مرفوعا بل هو
فی التنزیل (ولعذاب الاخرة اشد وابقی) حدیث
العاریة مردودة ذکره الرافعی فقال العسقلانی فی
تخریج احادیثه لم اره باللفظ الذی ذکره المصنف و
انما رواه احمد واصحاب السنن بلفظ العاریة مؤداة
حدیث عالم قریش یملأ الارض علما قال
الصغانی موضوع وتعقبه العراقی بانه لیس بموضوع
ولکنه لا یخلو عن ضعف فقد ورده الطیالسی فی مسنده
وفی سنده مجهول وله شواهد حدیث العداوة
فی القرابة والحسد فی الجیران والمنفعة فی الاخوان
قال السخاوی لم اقف علیه حدیثا بل هو فی شعب الایمان
للبیهقی من قول بشر بن الحارث حدیث العدو
العاقل ولا الصدیق الجاهل رواه وکیع فی الغرر عن
سفیان قال قال ابو حازم لان یکون لی عدو صالح
احب الی من یکون لی صدیق فاسد حدیث
عداوة العاقل ولا صحبة المجنون لیس بحدیث حدیث
عدو المؤمن من یعمل بعمله لیس بحدیث وانما رواه
ابو نعیم عن سفیان بن عیینة انه قدم مکة و
فیها رجل من آل المنکدر یفتی فقعد سفیان یفتی
فقال المنکدری من هذا الذی قدم بلادنا یفتی
فکتب الیه سفیان حدثنی محمد بن دینار عن ابن عباس
انه مکتوب فی التوریة عدوی الذی یعمل بعملی فکتب
ابن المنکدر ترک حدیث عذره اشد من ذنبه لیس بحدیث

اور نہ وارد ہوا ہے کہ خواری دنیا کی آسان ہے خواری آخرت سے جیسا کہ
طبرانی نے ابن عباس سے اور انہوں نے اپنے بھائی فضل سے مرفوعاً روایت کی
ہے بلکہ قرآن مجید میں ہے (اور البتہ عذاب آخرت کا سخت ہے اور باقی
رہنے والا) حدیث مانگی ہوئی شے رد کی جاتی ہے۔ اسکو
رافعی نے ذکر کیا ہے کہا عسقلانی نے تخریج احادیث میں کہ
اسکو ان لفظوں سے جیسا کہ مصنف نے ذکر کیا ہے نہیں دیکھا لیکن امام
احمد اور اصحاب سنن نے اسطرح بیان کیا ہے شے عاریت ادا کی جاتی ہے
حدیث عالم قریشی زمین کو اپنے علم سے پر کرتا ہے۔ کہا صغانی نے کہ
یہ موضوع ہے بعد عراقی نے اوسکا اسطرح پیچھا کیا ہے کہ یہ موضوع نہیں
ہے لیکن ضعف سے خالی نہیں ہے کیونکہ اسکو طیالسی اپنی مسند میں لایا
ہے اور اسکی سند میں ایک شخص مجہول ہے اور اسکے لئے شاہد ہے
ہیں حدیث دشمنی قرابت میں اور حسد ہمسایوں میں اور نفع بھائیوں میں ہے
کہا سخاوی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا بلکہ یہ شعب الایمان بیہقی میں
قول بشر بن حارث کا ہے حدیث دشمن عاقل (بہتر ہے) اور دوست
جاہل بہتر نہیں اسکو وکیع نے غرر میں سفیان سے روایت کی ہے کہ
کہا اونہوں نے کہا ابو حازم نے البتہ میرے لئے دشمن صالح ہونا بہتر ہے
دشمن بری سے حدیث دشمنی عاقل کے اور نہ صحبت مجنون کے
یہ حدیث نہیں حدیث دشمن مومن کا وہ شخص ہے جو اوسکے
عمل کیطرح عمل کرے یہ حدیث نہیں لیکن اسکو ابو نعیم نے
سفیان بن عیینہ سے اسطرح روایت کیا ہے کہ وہ مکہ میں آیا اور اس
جگہ ایک مرد مفتی آل منکدر سے تھا سو بیٹھ گئے سفیان بھی فتوی دینے
لگا کہا منکدری نے یہ کون شخص ہے جو ہمارے شہر میں آکر فتوی دینے
لگا ہے پس اوسکیطرف سفیان نے لکھا کہ حدیث کی میرے پاس محمد بن دینار نے
ابن عباس سے کہ کہا اونہوں نے توراۃ میں لکھا ہوا ہے میرا دشمن وہ ہے جو میرے طرح عمل
کرے پس ابن منکدر نے چھوڑ دیا حدیث عذر اسکا اوسکے گناہ سے سخت ہے یہ حدیث نہیں

حديث العرب سادات العجم ليس له اصل ومعناه
صحيح حديث عرضت على اعمال امتي فوجدت منها
للقبول والمردود الا الصلوة على لم اقف له على سند قال
السيوطي لكن معناه كما سبق عن ابي الدرداء
وابي سليمان الداراني حديث العز مشؤم وطالب
العز مغموم روي عن انس مرفوعا ولا يصح بناؤه
ان صح معناه حديث عسقلان احد العروسين
يبعث منهما يوم القيمة رواه الامام احمد في مسنده
وذكره ابن الجوزي في الموضوعات حديث
عظموا مقداركم بالتقابل ليس بحديث حديث
عقولهن في فروجهن يعني النساء قال السخاوي
لا اصل له حديث علامة الاذن التيسير وفي لفظ
علامة الاجازة تيسير الامور لا اصل له حديث علماء
امتي كانبياء بني اسرائيل قال الدميري والعسقلاني
لا اصل له وكذا قال الزركشي وسكت عنه السيوطي واما
حديث العلماء ورثة الانبياء فرواه الاربعة عن ابي الدرداء
حديث العلم يسعى اليه هو معنى قول مالك
للمهدي حين دعاه لسماع ولديه منه وقيل لهارون
حين التمس منه خلوة للقراءة العلم اولى ان يوقر
ويؤتى وهو معنى قول البخاري العلم يؤتى ولا ياتي
في امثال العرب في بيته يؤتى الحكم وسياتي في حرف الفاء
حديث العلم علمان علم الاديان وعلم الابدان
موضوع كما في الخلاصة وفي الذيل روي مسلسلا
عن الحسن عن حذيفة سالت النبي عليه السلام عن
علم الباطن ما هو فقال سالت جبريل عنه فقال

حدیث عرب سردار عجم کی ہین - اسکا اصل کچھہ نہین ہاں معنی
اسکے صحیح ہین حدیث میرے آگے میری امت کی اعمال پیش کی گئے
تو مینے اونمین بعض مقبول اور بعض مردود پائے مگر درود مجھپر مین اسکے
سند پر واقف نہین ہوا کہا سیوطی نے لیکن معنے اسکے ایسے ہین جیسے ابی الدرداء
اور ابی سلیمان دارانی سے گذر چکے حدیث عزت منحوس ہے اور طالب
عزت کا غم زدہ ہے یہ انس سے مرفوع روایت کی گئی ہے اور اسکی بنا صحیح
نہین اگرچہ معنے اسکے صحیح ہین حدیث عسقلان ایک دو عروسونکا
ہے ان مین سے ایک قیامت کی دن اوٹھایا جائیگا اسکو امام احمد نے مسند
مین روایت کیا ہے اور ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہے حدیث
اپنے قدرونکو مقابلو مین تعظیم کرو - یہ حدیث نہین حدیث
عورتونکی عقلیں انکے فرجون مین ہین کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین
حدیث علامت اذن کی آسانی ہے اور ایک روایت مین ہے
علامت اجازت کی کامون کا آسان کرنا ہے اسکا کچھہ اصل نہین ہے حدیث
میری امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا کی مثل ہین کہا دمیری اور عسقلانی نے
اسکا کچھہ اصل نہین اور ایسا ہی کہا زرکشی نے اور سیوطی اس سے چپ رہا
ہے اور لیکن یہ حدیث علما وارث انبیا کی ہین اسکو چارون نے ابی الدرداء
سے روایت کیا ہے حدیث علم کیطرف سعی کی جاتی ہے - یہ مالک کے قول
کے معنی ہین جو اوسنے مہدی کو کہا تہا وقتیکہ مالک نے اوسکے بیٹون کو علم
کے سننے کیطرف بلایا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ قول مالک کا ہے ہارون کے
لئے وقتیکہ اوسنے مالک سے خلوت مین پڑہنی کی التماس کی بہتر یہی ہے کہ
علم کی عزت کی جاوے اور اسکیطرف آیا جاوے اور یہی بخاری کے قول کے معنی ہین
علم کیطرف آنا چاہئے وہ نہین آتا اور امثال عرب مین ہے کہ گہر مین حکم آجاتا ہے
اور حرف فا مین اسکی بحث آئیگی حدیث علم دو ہین ایک علم دین کا دوسرا
بدن کا موضوع ہے جیسا کہ خلاصہ مین ہے اور ذیل مین حسن حذیفہ سے مسلسل
کیا ہے کہ مینے آنحضرت سے پوچھا علم باطن کیا شے ہے فرمایا مینے جبرائیل سے پوچھا تو اوس نے

عن الله هو سر بيني وبين احبائي واوليائي واصفيائي
اودعه في قلوبهم لا يطلع عليه ملك مقرب ولا نبي
مرسل قال العسقلاني هو موضوع والحسن ما لقي
حذيفة **حديث** على الخير سقطت جاء
جماعة من اهل العلم ومنهم ابن عباس رضي الله عنهما
حديث على كل خير مانع ليس بحديث ومعناه صحيح
حديث عليكم بدين العجائز قال السخاوي لا اصل
له بهذا اللفظ وورد بمعناه احاديث لا تخلو عن ضعف
وقال الزركشي رواه الديلمي عن ابن عمر بلفظ اذا كان آخر
الزمان واختلفت الاهواء فعليكم بدين البادية و
النساء وسنده واه بل قال الصغاني موضوع **حديث**
العنب دو دو وهي تمتين تمتين والتمر يك يك يعني
واحدة واحدة لا اصل له **حديث** عند ذكر الصالحين تنزل
الرحمة قال العسقلاني لا اصل له وقال العراقي في تخريج الاحياء
ليس له اصل في المرفوع وانما هو قول سفيان بن عيينة لكن
ابن الصلاح في علوم الحديث روينا عن ابن عمرو واسمعيل بن
جنيد انهما سالا ابا جعفر احمد بن حمدان وكانا عبدين
صالحين فقالا باي نية اكتب الحديث قال الستم تروون
ان عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة فقال نعم قال
فرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رئيس الصالحين انتهى
ولم ينبه على ذلك العراقي في نكتة عليه كذا ذكره
بعضهم لكن اللفظ ان كان تروون بواوين من الرواية
فيدل في الجملة على انه حديث وله اصل وان كان ترون
من الرؤية مجهولا او معلوما فلا دلالة فيه اذ معناه
تعتقدون او تظنون **حديث** عن اللوح سمعته الله

اللہ تعالی نے فرمایا ہے وہ ایک راز ہی میرا اور میرے دوستوں اور اولیاؤں اور
برگزیدہ لوگوں میں ہیں اسکو انکے دل میں امانت رکھتا ہوں اسپر کوئی
فرشتہ مقرب اور نبی مرسل واقف نہیں ہوتا کہا عسقلانی نے یہ موضوع ہے
اور حسن نے حذیفہ کو نہیں ملا **حدیث** تو نیکی پر گرا یہ بہت اہل علم سے مروی
ہے اور انمیں ابن عباس سے **حدیث** ہر خیر مانع ہے یہ حدیث
نہیں اور معنی اسکے صحیح ہیں **حدیث** لازم پکڑو دین بوڑہی
عورتوں کا - کہا سخاوی نے اسکا ان لفظوں سے کچھ اصل نہیں اور اسکے معنی
میں بہت حدیثیں آئی ہیں لیکن ضعف سے خالی نہیں اور کہا زرکشی نے
اسکو دیلمی نے ابن عمر سے اسطرح روایت کیا ہے جب آخر زمانہ ہوگا اور خواہشیں
مختلف ہونگی تو لازم پکڑو دین جنگلیوں اور عورتوں کا - اسکی سند واہیات
ہے بلکہ کہا صغانی نے موضوع ہے **حدیث** انگور دو دو اور کہجور ایک
ایک اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث** نیکوں کے ذکر میں رحمت نازل ہوتی
ہے کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہیں اور کہا عراقی نے تخریج الاحیا
میں اسکا مرفوع روایت میں کچھ اصل نہیں پایا گیا یہ قول سفیان بن
عیینہ کا ہے لیکن کہا ابن صلاح نے علوم الحدیث میں ابن عمر اور
اسمعیل بن جنید سے ہم روایت کئے گئے ہیں کہ اونہوں نے ابا جعفر بن حمدان
کیطرف سفر کیا اور وہ دونوں آدمی صالح تھے تو اونہوں نے اوس سے کہا میں
کس نیت سے حدیث لکھوں کہا کیا تم نہیں جانتے کہ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت
نازل ہوتی ہے کہا ہاں کہا اونہوں نے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو سردار نیکوں کے ہیں انتہی اور عراقی نے اسمیں کسی نکتہ پر تنبیہ نہیں
کی ایسا ہی بعضوں نے ذکر کیا ہے لیکن لفظ اگر تروون ہو تو دلالت
کرے گا اس بات پر کہ یہ حدیث ہے اور اس کا کچھ اصل ہے
اور اگر لفظ ترون کا ہو خواہ مجہول یا معلوم ہو تو وہ اسپر
دلالت نہیں کرتا اس لئے کہ اسکے معنے اعتقاد اور
ظن کے ہیں **حدیث** لوح سے + + +

من فوق العرش يقول في الشيء (كن فيكون) فلا يبلغ
الكاف والنون الا يكون الذي يكون موضوع **حديث**
العين لرمدة لا تمس رواه ابو نعيم في الطب عن ابي
سعيد قال سئل اصحاب محمد عليه السلام مثل العين ودواء
العين تركه مسها وهو ضعيف **حرف الغين**
المعجمة - حديث الغرباء ورثة الانبياء و
لم يبعث الله نبيا الا وهو غريب في قومه يروى عن انس
مرفوعا وهو باطل ويرده ما ورد في القرآن من قوله
تعالى (انا ارسلنا نوحا الى قومه والى عاد اخاهم هودا
والى ثمود اخاهم صالحا ولولا رهطك لرجمناك
وكذا ارسال موسى وعيسى وسائر انبياء بني اسرائيل وكذا
نبينا عليه السلام وانما حصلت لهم الغربة في الجملة بعد الهجرة
حديث غمز القدم ونحوه اورده الدارقطني في الافراد
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كنت عند ابي بن كعب اغمز
قدمه فذكر حديثا وفي الاحياء انه عليه السلام نزل
منزلا في بعض اسفاره فنام على بطنه وعبد اسود يغمز
ظهره الحديث قال العراقي رواه الطبراني في الاوسط
من حديث عمر رضي الله عنه بسند ضعيف **حديث**
الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء البقل قال
النووي لا يصح وقال السيوطي اخرجه الديلمي عن انس و
ابي هريرة رضي الله تعالى عنهما **حديث** الغناء
رقية الزنا قال النووي في شرح مسلم هو من امثالهم
المشهورة انتهى وعزاه الغزالي للفضيل بن عياض **حرف**
الفاء - حديث الفاتحة لما قرئت له عزاه
الزركشي للبيهقي في الشعب وتعقبه السيوطي بانه لا وجود

عرش کے اوپر سے میں نے اللہ تعالیٰ سے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی
شے کے لئے (کن فیکون) کہتا ہے تو کاف و نون تک پہونچنے سے
پہلے ہی وہ شے پیدا ہو جاتی ہے - یہ موضوع ہے **حدیث** بیمار آنکھ کو
نہ مس کیا جاوے یہ ابو نعیم نے طب میں ابی سعید سے روایت کی ہے
کہا اوسنے مثال اصحاب محمد علیہ السلام کی آنکھ کے مثال ہے اور دوا
آنکھ کا نہ ہاتھ لگانا ہے اور یہ ضعیف ہے **حرف غین معجمہ حدیث**
غریب انبیاء کی وارث ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو پیدا نہیں کیا مگر وہ اپنی
قوم میں غریب تھا - یہ انس سے مرفوع روایت ہے اور باطل ہے اور اسکو یہ
آیت رد کرتی ہے (بھیجے ہم نے نوح کو اونکی قوم کیطرف اور عاد کیطرف
اونکے بھائی ہود کو اور ثمود کیطرف اونکے بھائی صالح کو اور اگر نہ ہو گروہ تیرا
تو ہم تجھے رجم کرتے) اور ایسا ہی بھیجنا موسیٰ اور عیسیٰ اور تمام انبیاء
بنی اسرائیل کو اور ایسا ہی ہمارے پیغمبر علیہ السلام تھے لیکن غربت انکو بعد ہجرت کے
لاحق ہوئے **حدیث** پاؤں کا دبانا اور اسکے مثل اسکو دارقطنی افراد میں
ابن عباس سے لایا ہے کہا اوسنے میں ابی بن کعب کے پاس اونکے پاؤں دباتا تھا
الخ اور احیاء میں ہے کہ آنحضرت بعض سفر میں کسی جگہ نازل
ہوئے تو اپنے پیٹ پر سوئے اور ایک سیاہ غلام آپکی پیٹھ دبا رہا تھا الخ کہا
عراقی نے یہ طبرانی اوسط میں عمر سے سند ضعیف سے روایت کی ہے
حدیث سرود دل میں نفاق بڑھاتا ہے جیسا پانی
انگوری کو بڑھاتا ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہیں کہا سیوطی نے
اسکو دیلمی انس اور ابو ہریرہ سے لایا ہے **حدیث**
سرود زنا کا منتر ہے کہا نووی نے شرح مسلم میں یہ امثال
مشہورہ سے ہے انتہے اور غزالی نے اسکو فضیل بن عیاض
کے طرف منسوب کیا ہے **حرف فا - حدیث**
سورہ فاتحہ (کافی ہے) اسکے لئے جسکے واسطے پڑھی جاوے اسکو زرکشی نے
بیہقی کیطرف شعب میں منسوب کیا ہے اور سیوطی نے اسکا اسطرح پیچھا کیا ہے

فی الشعب و انما الموجودة فیہ فاتحۃ الکتاب شفاء من
کل داء اخرجہ من حدیث عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہ و
فی کتاب الثواب لابی الشیخ ابن حبان عن عطاء قال
اذا اردت حاجۃ فاقرأ فاتحۃ الکتاب حتی تختمہا
تقضی ان شاء اللہ تعالی انتہی و ھذا اصل لما تعارف
الناس علیہ من قراءۃ الفاتحۃ لقضاء الحاجات و
حصول المہمات **حدیث** فاز باللذۃ الجسور قال
السخاوی لا اعرفہ **حدیث** فاز المخفون و فی
لفظ نجا المخفون و ھلک المثقلون و ھو معنی الحدیث
لابی الدرداء رفعہ امامکم عقبۃ کؤدۃ لا یجوزھا
المثقلون فانا ارید ان اتخفف لتلک العقبۃ قال الحاکم صحیح
الاسناد **حدیث** الفال مؤکل بالمنطق لم یرد
بھذا اللفظ لکن فی سنن ابی داؤد اخذنا فالک من
فیک و لہ شواھد عند البزار **حدیث** فدی اللہ
اسمعیل علیہ السلام بالکبش قال السخاوی ھو کلام
صحیح و فی التنزیل (و فدیناہ بذبح عظیم) قلت
الا ان الذبیح مختلف فیہ انہ اسمعیل او اسحق و قد
توقف فیہ السیوطی **حدیث** الفرار مما لا یطاق
من سنن المرسلین لا اصل لہ فی مبناہ بل باطل باعتبار
معناہ فان من اعتقد ان النبی علیہ السلام فر فقد کفر
کما صرح بہ فی الشفاء و اما قول موسی علیہ السلام (ففررت
منکم لما خفتکم) فھو حکایۃ عما وقع لہ قبل النبوۃ و اما
ھجرۃ نبینا علیہ السلام من دار الکفار ما کان بطریق
الفرار بل امر بان یدخل الغار لیری الخلق معجزاتہ فی
ذلک المحل من الشرار مع ان الفرار لا یقال الا بعد

کہ شعب میں یہ نہیں ہے اوسمیں اسطرح ہی فاتحۃ الکتاب ہر دردسی
شفا ہی وہ عبد اللہ بن جابر سے لایا ہی اور کتاب الثواب ابی الشیخ
ابن حبان کی میں عطا سے ہی کہا جب تو کسی حاجت کا ارادہ
کری فاتحۃ الکتاب آخر تک پڑہ انشاء اللہ تعالی تیری حاجت
پوری ہوگی انتہی یہ اصل ہی اسکا جو آدمیوں میں فاتحہ کا قضا
حاجت کی لئے پڑہنا مشہور ہو رہا ہے **حدیث** دلیر آدمی
لذت کو پہونچتا ہے کہا سخاوی نے میں اسکو نہیں جانتا +
حدیث ہلکے بوجہ والی مراد کو پہونچی - اور ایک روایت میں
ہے ہلکی بوجہ والوں نے خلاصی پائی اور بہت بوجہ والی ہلاک ہوئے
یہ اس حدیث ابی الدردا کی معنے ہیں آگی تمہاری ایک گہاٹی ہی دشوار
بہت بوجہ والی اوس سے نہ گذر سکیں گے اسلئے میں ارادہ کرتا ہوں کہ اس
گہاٹی کیلئے اپنا بوجہ ہلکا کروں کہا حاکم نے یہ صحیح الاسناد ہی **حدیث**
فال بولے کیساتھ چہوڑی گئی ہے ان لفظوں سے وارد نہیں ہوئی لیکن سنن ابی داود
میں اسطرح ہے ہمنے فال کو تیری منہ سے پکڑا ہے اور اسکیلئے بزار کے پاس بہت شاہد ہیں
حدیث اللہ تعالی نے دنبہ اسمعیل علیہ السلام پر تصدق کیا کہا سخاوی نے
یہ کلام صحیح ہے اور قرآن میں ہے (اور ہمنے تصدق کیا اوسپر بوجہ بڑے ذبح کے)
میں کہتا ہوں ہاں ذبیح میں اختلاف ہی کہ اسمعیل علیہ السلام ذبیح ہوئے
یا اسحاق علیہ السلام اور سیوطی نے اسپر توقف کیا ہی **حدیث** بہاگنا
اوس سے جسکے طاقت نہ ہو پیغمبروں کی سنت ہے اسکی بنا کا کچہ اصل نہیں
بلکہ معنی کی اعتبار سے بھی باطل ہے اسلئے کہ جو شخص اعتقاد کرے کہ نبی علیہ
السلام بہاگی تہی تو وہ کافر ہو گیا جیسا کہ شفا میں اسکی تصریح کی گئی ہے
لیکن قول موسے علیہ السلام کا (میں بہاگا تمسے جب کہ مینے تمسے خوف کیا)
قبل نبوۃ کے ہی اور ہجرت نبی علیہ السلام کی دار الکفر سے وہ بطریق
بہاگنے کے نہ تھی بلکہ اونکو حکم ہوا کہ غار میں داخل ہوں تاکہ خلقت اونکے
معجزے اوس محل میں دیکہی باوجودیکہ بہاگنا نہیں ہوتا مگر بعد

من اعتقد ان النبی علیہ السلام فر فقد کفر

المقابلة مع العدو والمغالبة في المقابلة حديث
فضل شهر رجب على الشهور كفضل القرآن على سائر الكلام
وفضل شهر شعبان على الشهور كفضلي على سائر الانبياء و
فضل شهر رمضان كفضل الله على سائر العباد قال
العسقلاني موضوع حديث الفقر فخري وبه
افتخر قال العسقلاني هو باطل موضوع وقال ابن تيمية
هو كذب حديث فم ساكت رب كان الله ونحو
ولي من سكت قال ابن الربيع ليس بحديث ومعناه صحيح يعني
مأخوذ من حديث من صمت نجا ومن توكل على الله
كفاه لكن ظاهر التركيب لا يدل الكفر الا ان يقدر العاطف
حديث في آخر الزمان ينتقل برد الروم الى الشام و
برد الشام الى مصر قال العسقلاني لا اصل له حديث
في بيته يؤتى الحكم من الامثال المشهورة لا الاحاديث
المأثورة ذكره ابن الربيع قال الزركشي اخرج سعيد بن
منصور في سننه قال كان بين عمر بن الخطاب رضي الله
عنه وبين ابي بن كعب تدارؤ في شيء فجعلا بينهما زيد بن
ثابت فاتياه في منزله فلما دخلا عليه قال له عمر اتيناك
لتحكم بيننا فقال في بيته يؤتى الحكم ثم جلسا بين يديه
فقضى بينهما وفي المثل هذا قصة غريبة في حيوة
الحيوان للدميري حديث في الحركات البركات من
كلام بعض السلف وليس بحديث ذكره ابن الربيع وفي
رسالة القشيرية سمعت الاستاذ ابا علي يقول هو
في الحركة بركة حركات الظواهر توجب بركات السرائر
اقول وفي التنزيل اشارة الى ذلك حيث قال تعالى
هو الذي جعل لكم الارض ذلولا فامشوا في مناكبها

مقابلہ دشمن کے اور مغلوب ہونے کے مقابلہ مین حدیث فضیلت
ماہ رجب کے باقی مہینونپر مثل فضیلت قرآن کی ہے تمام کلامونپر اور
فضیلت ماہ شعبان کی باقیونپر مثل فضیلت میری نفس کے ہے تمام
نبیونپر اور فضیلت ماہ رمضان کی مثل فضیلت اللہ تعالی کے ہے
تمام بندونپر کہا عسقلانی نے یہ موضوع ہے حدیث فقر میرا فخر ہے اور
مین اوس سے فخر کرتا ہون کہا عسقلانی نے یہ موضوع ہے باطل
اور کہا ابن تیمیہ نے یہ کذب ہے حدیث منہ چپ کرنیوالا رب کافی
ہے اور اوسکی مثال یہی اللہ تعالی والی ہے اوس شخص کا جو چپ کرے
کہا ابن ربیع نے یہ حدیث نہین اور معنی اسکے صحیح ہین یعنے اس حدیث
سے لیے گئی ہین جس نے چپ کی اوس نے خلاصی پائی اور جس نے اللہ پر توکل کیا
تو اللہ اوسکو کافی ہوا لیکن ظاہر ترکیب کفر ہی کی ہے مگر کہ حرف عطف مقدر
کیا جاوے حدیث آخر زمانہ مین سردی روم کی شام کیطرف منتقل ہوجاوے اور
سردی شام کی مصر کیطرف کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہین حدیث اسکے گھر
مین حکم لیا جاتا ہے یہ مثال مشہورہ ہے حدیث نہین اسکو ابن ربیع نے ذکر کیا ہے
کہا زرکشی نے سعید بن منصور نے سنن مین لایا ہے کہ درمیان عمر بن خطاب اور
درمیان ابی بن کعب کے کسی شے مین جھگڑا ہوا تو ان دونونے زید بن ثابت
کو منصف بنایا اور اوسکے گھر مین آئے جب اوس پر داخل ہوئے تو کہا عمر نے
ہم اسلیئے آئے ہین کہ تو ہم مین حکم کرے کہا اوس نے اسکے گھر مین حکم لیا جاتا
ہے پھر دونو اسکے پاس بیٹھ گئے تو اوس نے ان دونو مین حکم کیا اور
حیوۃ الحیوان دمیری مین اسکا غریب قصہ لکھا ہے حدیث حرکتون مین
برکتین مین یہ کلام بعض سلف کی ہے اور ابن ربیع نے ذکر کیا ہے
یہ حدیث نہین اور رسالہ قشیریہ مین ہے کہ مین نے استاد ابو علی سے سنا کہ کہتے
تھا قول اونکا حرکت مین برکت ہے اسکے یہ معنی ہین حرکتین ظاہری بہت
برکتین پیدا کرتی ہین مین کہتا ہون قرآن اسکیطرف اشارہ کرتا ہے وہ
ذات ایسی ہے جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو فرمانبردار پس چلو اسکی اطراف مین

وکلوا من رزقه) وقال (وان ليس للانسان الا
ما سعى) وقال (فاسعوا الى ذكر الله وسارعوا الى مغفرة
من ربكم واستبقوا الخيرات) فهذا كله لا يدل الا على المبادرة
والبركات لباقيات الصالحات والدرجات العاليات

حرف القاف - حديث قال
جبريل هل زالت الشمس قال لا نعم قال عليه السلام كيف
قلت لا نعم فقال من حين قلت لا الى ان قلت نعم
سارت الشمس مسيرة خمسمائة عام لم يعرف له اصل
حديث قدس الله من على لسان سبعين نبيا
آخرهم عيسى عليه السلام قال الزركشي باطل نص عليه
جماعة من الحفاظ كابن المبارك وليث بن سعد و
من المتأخرين ابن المديني وقال السخاوي واخرجه الطبراني
من حديث واثلة به مرفوعا واسنده ابو نعيم في المعرفة
وفي الباب عن علي رضي الله عنه ولا يصح من ذلك شيء
بل هو باطل كما قال ابن المديني وذكره ابن الجوزي
في الموضوعات **حديث** القرآن كلام الله غير مخلوق
فمن قال بغير هذا فقد كفر قال الصغاني هذا موضوع
وقال السخاوي وهذا الحديث من جميع طرقه باطل واورده
ابن الجوزي في الموضوعات **حديث** قراءة سورة
القلاقل امان من الفقر قال السخاوي لا اصل له و
القلاقل هي التي اوائلها قل وهي خمس واولها سورة
الجن ولكن المشهورة هي اربعة الكافرون والاخلاص و
المعوذات **حديث** قص الاظفار لم يثبت في
كيفيته ولا تعيين يوم له عن النبي عليه السلام قال
السخاوي وما يعزى من النظم لعلي بن ابي طالب

اور کہا او سکی رزق سے) اور کہا اللہ تعالی نے (کہ نہیں ہے آدمی کیواسطے
کچھ مگر جو اوس نے کوشش کی) اور کہا اللہ تعالی نے (پس دوڑو ذکر اللہ کے
طرف اور جلدی کرو طرف بخشش کے اپنے رب سے اور سبقت کرو نیکیوں کیطرف)
پس ان سب آیات سے برکات کا حاصل کرنا اور بلند درجوں کا پانا معلوم
ہوتا ہے **حرف قاف - حدیث** فرمایا آنحضرت نے جبرئیل
علیہ السلام سے کیا سورج ڈھل گیا ہے کہا نہ ہاں فرمایا آنحضرت نے
کسطرح تو نے نہ ہاں کہا کہا جبرائیل علیہ السلام نے بیچ اسکے کہ میں نے کہا
کہنے تک سورج پانچ سو برس کا رستہ طے کر گیا تھا اسکا اصل کچھ معلوم
نہیں ہوا **حدیث** پاک کیے گئے ہیں سو ستر نبیوں کی زبان پر
آخر اونکے عیسے علیہ السلام ہیں کہا زرکشی نے باطل ہے اسپر بہت
حفاظ نے تصریح کی ہے مثل ابن مبارک و لیث بن سعد کے
متاخرین سے ابن مدینی ہے اور کہا سخاوی نے اسکو طبرانی نے واثلہ سے
مرفوع روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے اسکو معرفہ میں سند کیا
ہے اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے اور کوئی روایت صحیح نہیں ہے بلکہ
باطل ہیں جیسا کہ ابن مدینی نے کہا اور اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں
ذکر کیا ہے **حدیث** قرآن کلام اللہ تعالی کا ہے مخلوق نہیں ہے جس نے سوا
اسکے کہا وہ کافر ہوا - کہا صغانی نے یہ موضوع ہے اور کہا سخاوی نے
یہ حدیث سب طرق سے باطل ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات
میں لایا ہے **حدیث** پڑھنا سورتیں قلاقل کا فقر سے
امان دیتا ہے کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں اور قلاقل وہ
سورتیں ہیں جنکے اول لفظ قل کا آتا ہے اور وہ پانچ ہیں
پہلی انمیں سورہ جن لیکن مشہور چار ہیں کافرون اور اخلاص اور
معوذتین **حدیث** ناخون کٹانا اونکی کیفیت میں اور کسی دن
کے تعیین کرنی اونکی حقمیں آنحضرت سے اس باب میں کچھ ثابت
نہیں کہا سخاوی نے ترتیب کے نسبت جو علی بن ابی طالب

ولشيخنا انها باطل عنها **حديث** قصة عثمان رضي
الله عنه انه لما خطب في اول جمعة ولي الخلافة وصعد المنبر
فقال الحمد لله فارتج عليه فقال ان ابابكر وعمر رضي الله عنهما
كانا يعدان لهذا المقام مقالا وانتم الى امام فعال احوج منكم
الى امام قوال وسيأتيكم الخطب واستغفر الله لي ولكم و
نزل وصلى بهم قال ابن الهمام انها لم تعرف في كتب الحديث
بل في كتب الفقه **حديث** القلب بيت الرب قال
السخاوي ليس له اصل في المرفوع وقال الزركشي لا اصل له
وقال ابن تيمية هو موضوع وفي الذيل هو كما قال اقول
لكن له معنى صحيح كما سيأتي في حديث ما وسعني
ارض **حديث** قلب المؤمن حلو يحب الحلاوة
وذكره ابن الجوزي في الموضوعات لكن ثبت انه عليه السلام
كان يحب الحلواء والعسل ذكره ابن الربيع وفيه ان هذا
صحيح معناه والكلام في ثبوت مبناه فقد قال السيوطي
رواه البيهقي في الشعب والديلمي عن ابي امامة فكلام ابن
الجوزي موضوع مدفوع ورواه الديلمي ايضا عن علي
رفعه المؤمن حلو يحب الحلاوة ومن حرمها على نفسه
فقد عصى الله ورسوله لا تحرموا شيئا من نعمة الله و
الطيبات على انفسكم وكلوا واشربوا واشكروا فان لم تفعلوا
لزمتكم عقوبة الله عز وجل وسنده واه جدا **حديث**
قليل من التوفيق خير من كثير من العلم ذكره في الاحياء
وقال العراقي لم اجد له اصلا وقد ذكره صاحب
الفردوس من حديث ابي الدرداء وقال العقل بدل العلم
ولم يخرجه ولده في مسنده انتهى وتعقبه بعض المتأخرين
بان ما ذكره في الفردوس رواه ابن عساكر عن ابي الدرداء

اور ہمارے شیخ کیطرف کی گئی ہے وہ باطل ہے **حدیث**
قصہ حضرت عثمان کا جب وہ خلافت کی والی ہوئی اور منبر پر چڑھے
تو پہلے جمعہ مین یہ خطبہ پڑہا سب حمد اللہ کیلئے ہے پس آنحضرت کلی بند
اور فرمایا کہ ابوبکر اور عمر اسجگہ کیلئے کچھ بات تیار کرتی تھے اور تم امام کے
طرف ہو اور فرمایا مین تم مین سے ایک امام قوال کیطرف خارج ہونگا
اور آئیگا تمہارے طرف خطیب اور مین اپنی لئے اور تمہارے لئے بخشش مانگتا ہون
اور اترے اور انکی ساتھ نماز پڑہی کہا ابن ہمام نے یہ کتب حدیث مین
پایا نہین گیا بلکہ کتب فقہ مین بھی نہین پایا گیا **حدیث** دل اللہ
تعالی کا گھر ہے۔ کہا سخاوی نے مرفوع روایت مین اسکا کچھ اصل نہین اور
کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہے اور ذیل مین بھی ویسا ہی ہے مین کہتا ہون لیکن
معنے اسکے صحیح ہین جیسا کہ اس حدیث مین کہ آئیگا مجھے مین کافی نہین ہوئے
حدیث دل مومن کا میٹھا ہے مٹھائی کو دوست کہتا ہے اسکو ابن جوزی نے
موضوعات مین ذکر کیا ہے لیکن یہ ثابت ہے کہ آنحضرت ٹھاس اور شہد کو دوست
رکھتے تھے یہ ابن ربیع نے ذکر کیا ہے اور اسمین ہے کہ اسکے معنی صحیح ہین اور کلام ثبوت
بنا مین ہے کہا سیوطی نے اسکو بیہقی نے شعب مین اور دیلمی نے ابی امامہ سے
روایت کیا ہے پس کلام ابن جوزی کی کہ یہ موضوع ہے درست نہین اور دیلمی
علی سے بھی مرفوع روایت کی ہے مومن میٹھا ہے مٹھاس کو دوست رکھتا ہے اور جسنے
اسکو اپنے نفس پر حرام کیا تو اوسنے اللہ اور رسول کے بیفرمانی
کی اور تم کسی شے کو اللہ تعالی کی نعمتون اور پاک چیزون سے اپنی نفسون پر
حرام نہ کرو اور کھاؤ اور پیو اور شکر کرو اگر نہ کروگی تو تمکو اللہ تعالی کا عذاب
لازم ہوگا اور سند اسکی نہایت واہی ہے **حدیث** تہوڑی توفیق بہتر ہے
بہت علم سے۔ احیا مین مذکور ہے اور کہا عراقی نے مینے اسکا اصل نہین پایا اسکو
صاحب فردوس نے ابی الدرداء سے ذکر کیا ہے اور علم کیجگہ عقل کا لفظ ذکر کیا اور
اسکی بیٹے نے اسکو مسند مین ذکر نہین کیا انتہی اور بعض متاخرین نے اسکا اس
طرح پیچہا کیا ہے کہ جو فردوس مین مذکور ہے اسکو ابن عساکر نے ابی الدرداء سے

ورواه الطبرانی عن ابن عمر بلفظ قلیل الفقہ خیر من کثیر من العبادة

حرف الکاف

حدیث کانک بالدنیا ولم تکن وبالآخرة ولم تزل قال السیوطی لم اقف علیہ مرفوعا واخرجہ ابو نعیم عن عمر بن عبد العزیز

حدیث کانک من اھل بدر وحنین وھو کلام یقال لمن یستأھل ولیس بحدیث

حدیث کان اللہ ولا شئ معہ وفی روایة ولم یکن شئ قبلہ ثابت ولکن الزیادة وھی قولھم وھو الآن علی ما علیہ کان من کلام الصوفیة ویشبہ ان یکون من مفتریات الوجودیة القائلة بالعینیة المخالفة للنص بالمعیة فی المرتبة الشھودیة وقد نص ابن تیمیة والعسقلانی علی وضع الجملة الزائدة وان صحت فتأویلھا انہ تعالی ما تغیر بحسب ذات الکمال وصفات الجلال عما کان علیہ من القوة والقدرة بعد خلق الموجودات کما یشیر الیہ قولہ سبحانہ (ولقد خلقنا السموات والارض وما بینھما فی ستة ایام وما مسنا من لغوب) ای نصب ولا تعب ولا کلال ولا ملال او المعنی ان ما عداہ کسراب بقیعة یحسبہ الظمآن ماء او کھباء تطیرہ ھواہ فلیس للموجود الحادث بحسب الموجود القدیم حقیقة الموجود فی نظر العارف اذ المخلوقات لیس لھم وجود مستقل ذاتا وصفة ومن ھنا قال قائلھم سوی اللہ واللہ ما فی الوجود ولیس فی الدار غیرہ دیار وھو فی مقام الجمع ویشیر الیہ قولہ سبحانہ (کل شئ ھالک الا وجھہ) وقولہ علیہ السلام اصدق کلمة قالھا العرب قول لبید ؂ الا کل شئ ما خلا اللہ باطل واما من وصل

اور طبرانی نے ابن عمر سے ان لفظون سے روایت کی ہے تہوڑی فقہ بہتر ہے بہت عبادت سے

حرف کاف

حدیث گویا تو دنیا مین ہے اور نہین ہے اور آخرت مین ہے او ہمیشہ ہے کہا سیوطی نے مین یہ مرفوع روایت نہین جانتا اور یہ ابو نعیم عمر بن عبد العزیز سے لایا ہے

حدیث گویا تو اہل بدر او حنین سے ہے – یہ کلام وس شخص کو کہی جاتی ہے جب اوسکو اپنے اہل مین داخل کرتا ہو – حدیث نہین

حدیث پہلے اللہ موجود تہا اور کوئی شے اوسکی ساتھ نہ تھی اور ایک روایت مین ہے اور کوئی شے اوسکی پہلے نہ تھی ثابت ہے لیکن یہ زیادتی (اور وہ اب بھی اوسیطرح ہے جیسے تہا) صوفیہ کی ہے – شاید یہ وجودیون کا افترا ہو جو عینیت کی قائل ہین او مرتبہ شہودیت مین نص کے مخالف ہین اور ابن تیمیہ و عسقلانی نے اس جملہ کی موضوع ہونے پر تصریح کی ہے اگر صحیح ہو تو تاویل اسکی یون ہوگی کہ اللہ تعالی اپنے ذات کمال مین او صفات جلال مین جس قوت او قدرت مین تہا بعد پیدایش مخلوقات کے بھی متغیر نہین ہوا – جیسا کہ اللہ تعالی اشارت کرتا ہے (تحقیق پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو چہہ دن مین اور ہمکو کچہ تکلیف نہ پہونچی یعنے سختی او کمال و ملال نہ ہوا یا یہ معنی ہون کہ ماسوا اوسکی مثل سراب کی ہے جسکو پیاسا پانی خیال کرتا ہے یا مثل خاک کی جسکو ہوا اڑاتی ہے پس نظر عارف مین موجود حادث کے لئے موجود قدیم کی مقابلہ مین کچہ حقیقت نہین ہے اسلئے کہ مخلوقات کے لئے وجود مستقل باعتبار ذات اور صفات کے نہین ہے اور اسیجگہ سے بعض قائل نے یہ بات کہی ہے قسم اللہ کے سوا اللہ کے کسی کا وجود نہین اور سوا اوسکے کوئی گہر مین نہین ہے اور یہ قول مقام جمع مین ہے اور اسکی طرف قول اللہ کا اشارت کرتا ہے (سب شئے ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات اوسکی) اور آنحضرت کا قول بہت سچ کلمات عرب سے کلمہ لبید کا ہے خبردار ہر شئے سوا اللہ کی باطل ہے – لیکن وہ شخص جو

الی مقام جمع الجمع فلا تحجبه الکثرة عن الوحدة
ولا الوحدة عن الکثرة کما یشیر الیہ قوله سبحانه (وما
رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی) **حدیث** کان
علیه السلام لا یجلس الیه احد وهو یصلی الا خفف صلوته
وساله عن حاجته فاذا فرغ عاد الی صلوته ذکره فی الشفاء
قال الجلال السیوطی فی تخریج احادیثه قال العراقی فی
تخریج الاحیاء لم اجد له اصلا **حدیث** الکریم اذا
قدر عفا اخرجه البیهقی فی الشعب عن ابی هریرة رضی
الله عنه مرفوعا قال وفی سنده متروك ویشبه ان
یکون موضوعا ولکن مشهور بین الزهاد وغیرهم
وانا ابرء من عهدته یعنی لا اقول بوضعه ولا بثبوته
حدیث کفی بالمؤمن نصرة ان یری عدوه یعصی الله
قال السیوطی هو من کلام جعفر الاحمر علی ما رواه الخرائطی
فی مکارم الاخلاق **حدیث** الکریم حبیب الله
ولو کان فاسقا والبخیل عدو الله ولو کان راهبا
لا اصل له بل الفقرة الاولی موضوعة لمعارضتها
نص قوله تعالی (ان الله یحب التوابین و الله لا یحب
الظالمین) والفاسق اما من الظالمین او الکافرین
حدیث کف من الشر یکف الشر عنك لا
یعرف له اصل **حدیث** الکلام صفة المتکلم لیس له اصل
ومعناه صحیح موافق لقولهم کل اناء یترشح بما فیه
فقول ابن الربیع لیس علی اطلاقه لیس فی محله و استحقاقه
حدیث الکلام علی المائدة قال السخاوی لا
اعلم فیه شیئا نفیا ولا اثباتا یعنی ما یدل علی نفی
هذا الحدیث ولا علی اثباته وان فقد ثبت کلامه

مقام جمع الجمع کو پہونچا تو اوسکو نہ کثرت وحدت سے اور
نہ وحدت کثرت سے مانع ہوتی ہے جیسا کہ قول سبحانہ تعالی کا اوسکی طرف
اشارہ کرتا ہے (اور نہ رمی کی تو نے جب تو نے رمی کی لیکن اللہ تعالی نے
رمی کی) **حدیث** کوئی آنحضرت کے پاس نہ بیٹھتا جب نماز پڑھتے مگر
اپنی نماز ہلکی کرتے اور اسکے حاجت پوچھتے پھر جب فارغ ہوتے تب اپنی
نماز کیطرف لوٹتے کہا جلال الدین سیوطی نے تخریج احادیث میں یہ
شفا میں مذکور ہے کہا عراقی نے تخریج الاحیا میں میں نے اسکا اصل نہیں
پایا **حدیث** کریم جب قادر ہو معاف کرتا ہے - اسکو بیہقی نے شعب میں
ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کیا ہے کہا اسکی سند میں ایک شخص متروک
ہے اور مشابہ ہے اسکے کہ موضوع ہو لیکن مشہور زہاد وغیرہ میں ہے اور
میں بری ہوں اسکے ذمہ سے یعنے میں اسکے وضع اور ثبوت میں کچھ
نہیں کہتا **حدیث** مرد کو مدد کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اپنے دشمن
کو اللہ تعالی کی بیفرمانی کرتا دیکھے - کہا سیوطی نے یہ جعفر احمر کی کلام ہے
جیسا کہ خرائطی نے مکارم الاخلاق میں روایت کی ہے **حدیث** کریم
دوست اللہ کا ہے اگرچہ فاسق ہو اور بخیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عابد ہو
اسکا کچھ اصل نہیں بلکہ پہلا فقرہ موضوع ہے اس لئے کہ وہ نص کا معارض
ہے (تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور اللہ تعالی نہیں
دوست رکھتا ظالمون کو) اور فاسق یا ظالمون سے ہے یا کافرون سے ❊
حدیث بچ شر سے تجھے شر سے بچایا جاویگا اسکا اصل معلوم نہیں
ہوا **حدیث** کلام متکلم کے صفت ہے، اسکا کچھ اصل نہیں لیکن
معنے اسکے صحیح ہیں موافق ہیں اس قول کے ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے
جو اوسمیں ہو پس قول ابن ربیع کا اپنی اطلاق پر نہیں ہے) درست نہیں
حدیث کلام کرنی دسترخوان پر - کہا سخاوی نے میں اسکے اثبات
اور نفی کی بابت کچھ نہیں جانتا یعنے ایسے شے جو اس حدیث
کے نفی یا اثبات پر دلالت کرے ورنہ کلام ❊ ❊

عليه السلام حالا كله في كثير من الاحاديث منها
حديث سم الله وكل بيمينك مما يليك **حديث**
كل احد يؤخذ من قوله ويرد الا صاحب هذا القبر هو
قول مالك واراد به النبي عليه السلام
ذلك لكونه معصوما من الخطأ لانه ما ينطق عن الهوى
وكذا حكم سائر الانبياء وفي الطبراني من حديث ابن عباس
رفعه بلفظ ما من احد الا يؤخذ من قوله ويدع و
اورده الغزالي في الاحياء بمعناه وقال لا يؤخذ من
علم ويترك الا رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقال السيوطي رواه عبد الله بن احمد في زوائد الزهد من
طريق عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ما احد
من الناس الا يؤخذ من قوله ويدع غير النبي عليه السلام
انتهى لكن ينبغي ان يكون الرواية يؤخذ ويودع او
ناخذ وندع **حديث** كل الاعمال فيها المقبول و
المردود الا الصلوة علي فانها مقبولة غير مردودة
مر الكلام عليه في حرف الصاد من حديث صلوة على النبي لا
ترد وقال العسقلاني هنا انه ضعيف جدا لكنه لم
يذكر من المخرجين احد ولا اظهر له سندا معتمدا
حديث كل اناء بما فيه يطفح ليس بحديث ومعناه
يفيض ويسيل وفي المشهور كل اناء يترشح بما فيه **حديث**
كل بني ادم ينتمون الى عصبة ابيهم الا ولد فاطمة فاني
انا ابوهم وعصبتهم قال ابن الجوزي في العلل المتناهية
انه لا يصح ويرد عليه انه رواه الطبراني في الكبير عن
فاطمة وكذا اخرجه ابو يعلى وفي سنده ضعيف والحديث
مرسل وله شاهد عند الطبراني وغايته انه حديث

آنحضرت کی وقت کہانی کی بہت احادیث سی ثابت ہی ایک دوسری
حدیث ہی اللہ کا نام لی اور داہنی ہاتھ سی آپنے آگی سی کہا **حدیث**
ہر کوئی اپنی قول سی پکڑا جاتا ہی اور چھوڑا جاتا ہی مگر صاحب اس قبر کا
یہ قول مالک کا ہی اور مراد اسکی اس سے نبی علیہ السلام ہین اسلئے کہ وہ
خطا سی معصوم ہین کیونکہ وہ اپنی خواہش سے نہین بولتی اور ایسا ہی حکم
ہے سب نبیونکا اور طبرانی مین ابن عباس سے مرفوع روایت اسطرح ہے
نہین کوئی مگر اپنے قول سی پکڑا جاتا ہی اور چھوڑا جاتا ہی اور غزالی نے
اسکو احیا مین اسکے معنے سے لایا ہے کہا نہین پکڑا جاتا علم سے
اور نہین چھوڑا جاتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا سیوطی
نے اسکو عبداللہ بن احمد نی زوائد الزہد مین عکرمہ سی اوسنے ابن عباس
سے روایت کی ہی کہا کوئی آدمیون سے نہین مگر اپنے قول سے پکڑا
جاتا ہی اور چھوڑا جاتا ہے سوائی نبی علیہ السلام کے انتہی لیکن
روایت اسطرح ہونی چاہیئے پکڑا جاتا ہے اور امانت رکھا جاتا
یا پکڑتے ہین ہم اور چھوڑتے ہین ہم **حدیث** سب عملونمین مقبول
اور مردود ہین مگر درود مجھپہ یہ قبول کیا جاتا ہی مردود نہین ہوتا حرف
صاد مین کلام اس حدیث کی نیچے گذر چکی درود نبی پر نہین رد ہوتا
کہا عسقلانی نے اسجگہ یہ بہت ضعیف ہی لیکن اوسنے اسکا کوئی راوی
اور سند معتمد علیہ نہین بیان کی **حدیث** ہر برتن مین وہ چیز
ہے جو اوس سے ٹپکتی ہے یہ حدیث نہین او معنے اسکے
مشہور مین ہر برتن اوس سے وہ ٹپکتا ہی جو اوس مین ہو **حدیث**
تمام بنی آدم اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتے ہین مگر بیٹے فاطمہ کے
پس مین انکا باپ اور عصبہ ہون کہا ابن جوزی نے علل متناہیہ مین یہ صحیح
نہین اسپر یہ وارد ہوتا ہے کہ اسکو طبرانی نے کبیر مین فاطمہ سے
روایت کیا ہے اور ایسا ہی ابن یعلے نی ذکر کیا ہی اور سند اسکی
ضعیف ہی اور حدیث مرسل ہے اور طبرانی کی پاس اسکیلیے شاہد ہی غایت یہ ہے

ضعیف لاموضوع **حدیث** کل ثان لابدلہ من
ثالث غیر معروف وکذا کلام بعضہم + الشئ لایثنی الاو
قد یثلث + لااصل لہ **حدیث** کل عام ترذلون
بصیغۃ المجہول والارذل من کل شئ ادونہ ومنہ قولہ
سبحانہ (ومنکم من یرد الی ارذل العمر) قال الزرکشی
ہو من کلام الحسن البصری وفی معناہ الحدیث الصحیح
فی البخاری عن انس مرفوعا لایاتی علی امتی زمان الا
الذی بعدہ شر منہ وفی الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء مرفوعا
ما من عام الا ینتقص الخیر فیہ ویزید الشر واخرج الطبرانی
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ما من عام الا یحدث
الناس بدعۃ ویمیتون سنۃ حتی تموت السنن وتحیی
البدع وتمات لغۃ فی تموت وبہما قرأ فی السبعۃ متم
ومت ومتنا بکسر المیم وضمہا وفی الجامع الصغیر ما
من عام الا الذی بعدہ شر منہ حتی تلقوا ربکم اخرجہ
الطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعا وروی احمد و
البخاری والنسائی عن انس مرفوعا بلفظ لایاتی علیکم
عام ولا یوم الا والذی بعدہ شر منہ حتی تلقوا ربکم و
روی نحو ذلک من قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال
ولا اعنی امرا خیرا من امر ولا عاما خیرا من عام و
لکن علمائکم وفقہائکم یذہبون ثم لا تجدون
منہم خلفا ویجیئ قوم یفتون برأیہم وفی لفظ و
ذلک بکثرۃ الامطار وقلتہا ولکن بذہاب العلماء
وبمثلہ فسر ابن عباس رضی اللہ عنہما قولہ تعالی اولم یروا
انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا حیث قال
موت علمائہا وفقہائہا وعن ابی جعفر موت عالم احب

صنعیف ہی موضوع نہین **حدیث** ہر دوسرے کیلئے تیسرا
ضرور ہی۔ مشہور نہین ہے ایسے ہی بعضون کے یہ کلام۔ کوئی شی دوسرے
نہین بنتی مگر وہ تیسری کی جاتی ہے **حدیث** ہر سال تم ذلیل
کئے جاتی ہو۔ اور ارذل کی معنی ہر شے سی پست ہونے کی ہین اور اسی
سے قول اللہ تعالی کا (اور بعض تم سے ذلیل عمر تک پہونچتی ہین)
کہا زرکشی نے یہ کلام حسن بصری کے ہی اور اسکے معنی مین بخاری مین
انس سے مرفوع روایت ہی نہ آئیگا میری امت پر کوئی زمانہ مگر جو
اوس سے پیچھے ہوگا وہ پہلے سے بدتر ہوگا اور کبیر طبرانی مین ابی الدرداء
سے مرفوع روایت ہی کوئی سال نہین مگر نیکی اوسمین کم ہوتی جاتی
ہے اور شر بڑہتا جاتا ہے اور طبرانی ابن عباس سے لایا ہی کوئی برس نہین
مگر آدمی اسمین بدعت پیدا کرتی ہین اور سنت مارتی ہین تاکہ سنتین
مر جائینگے اور بدعتین زندہ ہوجائینگے اور تمات لغت ہی تموت مین اور
دونو طرح سات قرائتون مین ہے متم اور مت اور متنا میم کا کسرہ اور ضمہ اور جامع صغیر
مین ہے کوئی برس نہین مگر اوسکے پیچھے کا اوس سے برا ہی تاکہ تم اپنے رب سے
ملوگی یہ طبرانی انس سے مرفوع روایت لایا ہی اور بخاری اور احمد اور نسائی نے
انس سے مرفوع روایت ان لفظون سے کی ہے نہ آئیگا تم پر کوئی زمانہ
اور نہ کوئی دن مگر اوسکے پیچھے کا اوس سے برا ہوگا تاکہ تم اپنے رب سے
ملوگی اور اسیطرح قول ابن مسعود کا بھی مروی ہی کہا اوسنے مین نہین مراد
رکھتا کہ کوئی کام بہتر ہو کسی کام سے اور نہ کوئی برس بہتر ہو کسی برس سے لیکن
تمہاری عالم اور فقیہ چلے جائینگے پہر نہ پاؤگے تم کوئی اونسے پیچھے رہنے
والا بعد انکی ایسی قوم آئیگی جو اپنی رائی سے فتوی دینگے اور ایک روایت مین ہے
یہ کثرت بارش اور کم بارش کے باعث سے نہین بلکہ عالمون کے مرنے سے اور ابن
عباس نے اس آیت کی یون تفسیر کی ہے (کیا وہ نہین دیکھتے کہ
ہم زمین کو اوسکی اطراف سے کم کرتے چلی آتے ہین) کہا اوسنے مراد اس سے
عالمون اور فقیہون کے موت ہی اور ابی جعفر سے ہی موت عالم کے

الی ابلیس من موت سبعین عابدا ویقویه حدیث
لموت قبیله ایسر من موت عالم رواه الطبرانی وابن
عبد البر من حدیث ابی الدرداء ویؤیده حدیث فقیه
واحد اشد علی الشیطان من الف عابد قلت و
عندی ان ذلك بمقتضی البعد عن زمان النبی علیه
السلام فانه کمشعل النور فی عالم الظهور ویقویه حدیث
خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم
حدیث کل بدعة ضلالة الا بدعة فی عبادة فی
سنده کذاب متهم **حدیث** کل ممنوع حلو لیس بحدیث
ویدل علی صحة معناه ما ابتلی آدم علیه السلام لقوله تعالی
(ولا تقربا هذه الشجرة) **حدیث** کنت نبیا وآدم بین
الماء والطین قال السخاوی لم اقف علیه بهذا اللفظ
فضلا عن زیادة وکنت نبیا فلا آدم ولا ماء ولا طین و قال
العسقلانی فی بعض اجوبته ان الزیادة ضعیفة وما قبلها
قوی و قال الزرکشی لا اصل له بهذا اللفظ ولکن فی الترمذی
متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد وفی
صحیح ابن حبان والحاکم عن العرباض بن ساریة انی عند
الله لمکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته قال
السیوطی و زاد العوام ولا آدم ولا ماء ولا طین ولا اصل له
ایضا یعنی بحسب مبناه والا فهو صحیح باعتبار
معناه لما تقدم وبحدیث کنت اول النبیین فی الخلق و
آخرهم فی البعث رواه ابن ابی حاتم فی تفسیره وابو نعیم
فی الدلائل عن ابی هریرة رضی الله عنه کما ذکره السیوطی
وله شاهد من حدیث میسرة الفجر بلفظ کنت نبیا
وآدم بین الروح والجسد اخرجه احمد و البخاری

ابلیس کو زیادہ پسند ہی ستر عابد و نکی موت سے اور یہ حدیث اوسکی
تقویت کرتی ہے موت قبیلہ کی آسان ہی عالم کی موت سی اسکو
طبرانی او ابن عبد البر نے ابی الدردا سی روایت کیا ہی اور یہ حدیث
اسکی تقویت کرتی ہی ایک فقیہ سخت ہی شیطان پر ہزار عابد سے مین کہتا
ہون یہ بقدر بعد کی ہی زمانہ آنحضرت علیہ السلام سے کیونکہ عالم ظہور مین
آنحضرت نور کی مشعل ہین اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے اچھا
زمانون کا میرا زمانہ ہی پہر وہ لوگ جو اونسی متصل ہونگی پہر وہ لوگ
جو اونسی متصل ہونگے **[illegible]یث** ہر بدعت گمراہی ہے مگر بدعت عبادت
مین اسکی سند مین ایک [illegible]ب اور متہم ہی **حدیث** ہر ممنوع میٹھا ہی
یہ حدیث نہین اور اسکی صحت [illegible] پر آدم علیہ السلام کی آزمائش دلالت
کرتی ہی (اور نہ قریب ہو تم اس در[illegible]) **حدیث** مین نبی تہا
وقتیکہ آدم پانی اور کیچڑ مین تہا کہا سخاوی [illegible] ہر ان لفظون سی واقف
نہین ہوا چہ جائیکہ اس زیادتی سے مین نبی تہا [illegible]م اور نہ پانی
نہ کیچڑ تہا اور کہا عسقلانی نے بعض جوابون مین یہ ز[illegible]یف ہے
اور ما قبل اسکا قوی ہی اور کہا زرکشی نے ان لفظون سے اسکا کچھ اصل
نہین لیکن ترمذی مین اسطرح ہی آپ کب نبی تھے فرمایا وقتیکہ آدم روح
اور بدن مین تہا اور صحیح ابن حبان اور حاکم مین عرباض بن ساریہ سے
ہی کہ مین اللہ تعالی کی نزدیک خاتم نبیین لکھا گیا تہا جس حالت مین کہ آدم کیچڑ مین گوندہنے
والا تہا کہا سیوطی نے عوام نے یہ زیادتی کی ہی نہ آدم اور نہ پانی اور نہ کیچڑ تہا بنا کی اعتبا[illegible]
[illegible]ت اسکا کچھ اصل نہین لیکن معنی کے رو سی صحیح ہی جیسا کہ پیچھے گذر چکا ہی اور اس
حدیث مین سے مین پیدایش مین اول نبیون کا ہون اور اوٹھنے مین آخر
اونکا ہون اسکو ابن ابی حاتم نے تفسیر مین اور ابو نعیم نے دلائل مین
ابو ہریرہ سی روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے ذکر کیا ہے
اور اسکا میسرۃ الفجر کے حدیث سی شاہد ہے کہ مین نبی تہا اور
آدم روح اور بدن مین تہا یہ احمد اور بخاری نے ؛

فی تاریخہ وصححہ الحاکم **حدیث** کنت کنزا
کنت لا اعرف فاحببت ان اعرف فخلقت خلقا
فعرفتهم بی فعرفونی قال ابو تیمیۃ لیس من کلام النبی علیہ
السلام ولا یعرف لہ سند صحیح ولا ضعیف وتبعہ الزرکشی
والعسقلانی لکن معناہ صحیح مستفاد من قولہ تعالیٰ وما
خلقت الجن والانس الا لیعبدون) ای لیعرفون کما فسرہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما **حدیث** کن ذنبا ولا تکن
رأسا ھو من کلام ابن ادھم وزاد فان الرأس یھلک و
الذنب یسلم ویقرب من معناہ قول بعضهم کن وسطا
وامش جانبا **حدیث** اتقوا شرار النساء وکونوا من خیار النساء علی
حذر لیس بحدیث وانما اخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد
الزھد عن اسمٰعیل بن عبید قال قال لقمان لابنہ
یا بنی استعذ باللہ من شرار النساء وکن من خیارھن
علی حذر فانھن لا یسارعن الی خیر بل ھن الی الشر
اسرع وفی التذکرۃ عن علی انہ قال فی آخر کلام لہ طویل
فی النساء استعیذوا باللہ من شرارھن وکونوا علی
حذر من خیارھن حرف اللام - **حدیث**
لبس الخرقۃ الصوفیۃ وکون الحسن البصری لبسها من
علی قال ابن دحیۃ وابن الصلاح انہ باطل وکذا
قال العسقلانی انہ لیس فی شئ من طرقها ما یثبت و
لم یرد فی خبر صحیح ولا حسن ولا ضعیف ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم البس الخرقۃ علی الصورۃ المتعارفۃ بین
الصوفیۃ لاحد من الصحابۃ ولا امر احدا من اصحابہ بفعل
ذلک وکل ما یروی من ذلک صریحا فباطل قال
ثم ان من الکذب المفتری قول من قال ان علیا

تاریخ مین روایت کی ہے اور حاکم نی اسکی تصحیح کی ہے **حدیث**
مین خزانہ نامعلوم تہا مینے دوست رکہا کہ مین مشہور ہون تو مینے
خلقت کو پیدا کیا پس مینے اونکو اپنے ساتھ پہچانا اور اونہون نے مجہے
پہچانا کہا ابو تیمیہ نی یہ کلام آنحضرت علیہ السلام کی نہین اور اسکے کوئی
سند صحیح اور ضعیف نہین ہے اور زرکشی اور عسقلانی اسکا تابع ہوا
لیکن معنے اسکے صحیح ہین قول اللہ تعالیٰ سے مستفاد ہین (اور نہین پیدا
کیا مینے جنون و آدمیونکو مگر تاکہ عبادت کرین) یعنے تاکہ مجہے معلوم کرین جیسا
کہ ابن عباس نے اسکی تفسیر کی ہے **حدیث** تو دم ہو اور سر نہو - یہ ابن ادہم
کے کلام ہے اور اسنے زیادہ کیا ہے اس لئے کہ سر ہلاک ہوتا ہے اور دم بچ رہتا ہے
اور بعضونکا یہ قول اس معنے کے قریب ہے تو بیچ مین ہو اور ایک طرف چل
حدیث اچہی عورتون سے خوف کرتی رہو - یہ حدیث نہین اسکو
عبد اللہ بن احمد نی زوائد الزہد مین اسمعیل بن عبید سے نکالا ہے کہا
اوسنے کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اے میرے بیٹے شریر عورتون سے
اللہ کے ساتھ پناہ مانگ اور اچہی عورتون سے خوف پر ہو اسلئے کہ وہ
خیر کیطرف میل نہین کرتین بلکہ شر کیطرف جلدی کرتی ہین - اور
تذکرہ مین علی سے ہے کہ کہا اوسنے عورتونکے حق مین آخر لمبی کلام کے
پناہ مانگو اللہ کیساتھ شریر عورتون سے اور اونکے خیار سے خوف مین رہو **حرف**
لام - حدیث پہننا خرقہ صوفیہ کا اور حسن بصری کا علی سے پہننا
کہا ابن دحیہ اور ابن صلاح نے یہ باطل ہے اور کہا عسقلانی نے
اسکا کوئی طریقہ ثابت نہین اور کسی خبر صحیح اور حسن اور ضعیف
مین نہین آیا کہ آن حضرت نی اس طرح خرقہ پہنایا ہو
کسے اصحاب کو جیسا کہ صوفیون مین مشہور ہے اور نہ
کسے کو امر کیا کہ وہ اس طرح کرے اور جو اس بات مین
صریح روایت ہی وہ باطل ہے پہر کہا یہ قول
کذب ہے کہ علی نے + + + + + + + + +

قال لقمان لابنہ یا بنی استعذ باللہ من شرار النساء

من مفتریات الصوفیۃ ان النبی علیہ السلام البس الخرقۃ

البس الخرقة الحسن البصری فان ائمة الحدیث لم
یثبتوا للحسن من علی سماعا فضلا عن ان یلبسه الخرقة
قال السخاوی ولم ینفرد بذلک شیخنا بل سبقه الیه
جماعة حتی من لبسها والبسها کالدمیاطی والذهبی وابن
حبان والعلائی والعراقی وابن الملقن والبرهان الحلبی
وغیرهم یعنی تشبیها بالقوم وتبرکا بطریقتهم اذ ورد
لبسهم لها مع الصحبة المتصلة الی کمیل ابن زیاد وهو
صحب علیا کرم الله وجهه اتفاقا وفی بعض الطرق ایضا
اتصالها باویس القرنی وهو قد اجتمع بعمر وعلی رضی
الله عنهما قلت وکذا نسبة التلقین المتعارف بین الصوفیة
لا اصل له وکذا نسبة المصافحة المتصلة الی النبی علیه
السلام لیس له اصل عند العلماء الاعلام وکذا نسبة
الخرقة الی اویس وانه علیه السلام اوصی بخرقته لاویس
وان عمر وعلیا سلماها الیه وانها وصلت الیهم منه
وهلم جرا فغیر ثابت ولو ذکره بعض المشایخ فالمدار
علی طریق الصحبة ومتابعة الکتاب والسنة ومجانبة
الهوی ومقاربة الهدی والعاقبة للتقوی حدیث
لدوا للموت وابنوا للخراب قال الامام احمد هو مما
یدور فی الاسواق ولا اصل له لکن رواه البیهقی فی الشعب
من حدیث ابی هریرة مرفوعا ان ملکا بباب من ابواب
السماء یقول ذلک وهو عند البیهقی من حدیث ابن زبیر
مرفوعا بمعناه بسند فیه ضعیفان ومجهول وعند ابی نعیم
فی الحلیة من حدیث ابی ذر موقوفا ومنقطعا هذا حاصل
ما ذکره السخاوی وزاد السیوطی ورواه احمد فی الزهد عن
عبد الواحد قال قال عیسی علیه السلام فذکره

حسن بصری کو خرقہ پہنایا اسلئے امام حدیث کی حسن کا سماع علی سے
ثابت نہین کرتے چہ جائیکہ اونہون نے خرقہ پہنایا ہو کہا سخاوی نے
ہمارا شیخ اس سے منفرد نہین ہوا بلکہ ایک جماعت نے اس سے
سبقت کی ہے تا کہ جس نے پہنا اور پہنایا ہے یہ ہین شل دمیاطی اور
ذہبی اور ابن حبان اور علائی اور عراقی اور ابن ملقن اور برہان الحلبی
وغیرہ یعنے قوم کی مشابہت کرنی اور اونکی طریق کا تبرک حاصل کرنا
اسلئے کہ انکا اسکو پہننا بمعہ صحبت متسلسل کے کمیل ابن زیاد تک
ثابت ہی اور اسنے صحبت اتفاقا علی کرم اللہ وجہہ سے کی ہی اور بعض
طرق مین اسکا اتصال اویس قرنی سے بھی ثابت ہی اور اسنے
کہا اویس نے عمر اور علی سے ملاقات کی ہے مین کہتا ہون اور ایسا نسبت
تلقین کی جو صوفیہ مین متعارف ہی اسکا کچھ اصل نہین اور اسیطرح نسبت
مصافحہ کی بطور تسلسل کے آنحضرت تک اسکا ہی اصل علما کے نزدیک
ثابت نہین اور اسیطرح نسبت خرقہ کی اویس تک اور یہ کہ آنحضرت
وصیت کے خرقہ کی اویس کے لئے اور عمر اور علی نے وہ خرقہ اوسکی سپرد
کیا اور وہ خرقہ انکی طرف اوس سے پہونچا تا آخر تک ثابت نہین ہے
اگرچہ بعض مشایخ نے اسکا ذکر کیا ہی پس مدار اسکا صحبت اور متابعت کتاب اور
سنت اور خواہشون سے پرہیز کرنے پر اور ہدایت کی قربت پر ہے اور آخر پرہیزگارون
کے لئے ہے **حدیث** قریب تم موت کیلئے اور بناکر وخرابی کیلئے - کہا امام
احمد نے یہ بازارون مین پھرتے ہے اور اسکا کچھ اصل نہین لیکن بیہقی نے شعب
مین ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کی ہی کہ یہ ایک فرشتہ آسمان کے دروازون
مین سے ایک دروازہ پر کہتا ہی اور بیہقی مین ابن زبیر سے اسی معنے
سے یہ مرفوع روایت ہی لیکن اسکی سند مین دو ضعیف ہین
اور ایک مجہول اور ابی نعیم کی حلیہ مین ابی ذر سے موقوف اور منقطع ہے
یہ خلاصہ اسکا ہی جو سخاوی نے ذکر کیا ہی اور زیادہ کیا سیوطی نے کہا احمد
نے زہد مین عبد الواحد سے روایت کی ہی کہا اوس نے کہا عیسے علیہ السلام نے پس اسکو ذکر کیا

حدیث لسان اهل الجنة العربیة والفارسیة
الدریة اورده حسنا الکافی وعن الدیلمی اذا اراد الله امرا فیه
لین اوحی الله به الی الملئکة المقربین بالفارسیة الدریة
وکلاهما موضوع فانه معارض بما فی حدیث صحیح مرفوع
احبوا العرب لثلاث فانی عربی وکلام الله عربی ولسان
اهل الجنة عربی وقد اعتنی بضبطه المولی ابن کمال باشا
فی حاشیته علی التلویح قال الاصفهانی الدریة ای
بفتح الدال وکسر الراء المخففة لغة مدن المداین وبها
کان یتکلم من باب الملك فهو منسوبة الی حاضرة
الباب انتهی ثم قال المولی ومن وهم انها منسوبة الی
الباب نفسه یعنی باللغة الفارسیة فان الباب معناه
در فقد وهم انتهی ولا یخفی انه لو صح الحدیث بلفظه من
دون ضبطه لکان الاولی ان یضبط بضم الدال و
تشدید الراء نعتا للغة الفارسیة بالکلمات المشبهة
باللؤلؤ فی اللطافة اللفظیة والظرافة المعنویة و
کذا موضوع ما ذکره بعض مشایخنا من العجم انه ورد
فی الکلام القدسی باللسان الفارسی چکنم باین
گناه کاران کرنیامرزم یعنی ایش افعل بهؤلاء الذین
ان لا اغفرهم **حدیث** لسعت حیة الهوی کبدی
وفی روایة صحیحة قد لسعت فلا طبیب لها ولا راقی
الا الحبیب الذی شغفت به فانه رقیتی وتریاقی و
انهما انشد بین یدی النبی علیه السلام فلا اصل
له قال ابن تیمیة هما اشتهر ان ابا محذورة انشد
بین یدیه علیه السلام وانه تواجد حتی وقعت البردة
الشریفة عن کتفه فتقاسمها اصحاب الصفة و

حدیث زبان اہل جنت کی عربی اور فارسی دری ہی اسکو
صاحب کافی لایا ہی۔ اور دیلمی سے ہی جب اللہ تعالی کسی امر سہل کا
ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی مقربین فرشتوں کیطرف فارسی دری زبان
مین وحی کرتا ہی اور یہ دونو موضوع ہین اسلئے کہ یہ صحیح مرفوع حدیث
کے معارض ہی دوست رکہو عرب کو تین چیز کیلئے ایک یہ کہ مین
عربی ہون دوسرا یہ کہ کلام اللہ عربی ہی تیسرا یہ کہ زبان اہل جنت
کے عربی ہی اسکو مولے ابن کمال پاشا نی حاشیہ تلویح مین ضبط کیا
ہے کہا اصفہانی نی دری بفتح دال اور بکسر را مخففہ شہر کی زبان ہے
اور اسی سے کلام کرتی تہی وہ شخص جو دروازہ پادشاہ پر رہتے تہے
یہ حاضرین باب کے طرف منسوب ہی انتہی پہر کہا مولی نی جسنے کہا کہ
یہ نفس باب کیطرف منسوب ہے، اسلئے کہ باب بمعنی دروازی کے
ہین تو اوسنے وہم کیا انتہی اور پوشیدہ نہین کہ اگر حدیث ان
لفظوں سے صحیح ہوجاوی تو اولی یہ ہی کہ اس لفظ کو ضمہ دال اور
تشدید را سے ضبط کرنا چاہئی تاکہ لغت فارسی کی ایسی کلمہ سی جو موتی کے مشابہ
ہے لطافت لفظی اور ظرافت معنوی مین نعت ہوجائی اور ایسا
ہے موضوع ہی جو بعض مشایخ عجم نے ذکر کیا ہی کہ کلام قدسی مین
فارسی زبان سے وارد ہوا ہی چہ کنم باین گناہ گاران کہ نیامرزم
یعنی مین کیا کرون کہ ان گناہگارون کو نہ بخشون **حدیث**
حرص کے سانپ نے میری جگر کو کاٹا ہے۔ اور صحیح روایت مین
ہے اس نے کاٹا اس کے لئی کوئی طبیب اور افسونگر نہین مگر وہ دوست
جسکے ساتھ مین شفقت رکہتا ہون اسلئے وہ بیاری میری ہے اسلئے
تریاق میرا۔ یہ دونو آنحضرت کے روبرو پڑہی گئے تہے اسکا کچہ اصل
نہین اور کہا ابن تیمیہ نے یہ کہ مشہور ہے کہ ابا محذورہ نے آنحضرت کے
روبرو پڑہی اور انکو وجد ہوا تا کہ چادر شریف آپکی کاندہون
سے گر پڑے پس اوسکو اہل صفہ نی تقسیم کرلیا اور

حدیث احبوا العرب لثلاث

جعلوها رقعا فی ثیابهم کذب باتفاق اهل
العلم بالحدیث وما روی فی ذلک موضوع وقال
السیوطی اخرجه الدیلمی من حدیث انس وقال تفرد به ابو بکر
عمار بن اسحاق قال الذهبی کانه واضعه وقال الدیلمی
ورواه ابو طاهر القدسی من حدیث انس وصاحب
العوارف انه علیه السلام انشد بحضرته البیتان فتواجد
النبی علیه السلام وتواجد صحابة الکرام وقد سقط
رداؤه عن منکبه فلما فرغوا اوی کل احد الی مکانه
ثم قال علیه السلام لیس بکریم من لم یهتز عند السماع
ثم قسم رداءه علی من حضر اربعمائة قطعة فهذا
حدیث موضوع کان واضعه عمار بن اسحاق فان باقی الاسناد
ثقة هکذا قاله الذهبی وغیره وهو مما یقطع بکذبه

حدیث اللعب بالحمام مجلبة للفقر هو معنی قول
ابراهیم النخعی من لعب بالحمام الطیار لم یمت حتی یذوق
الم الفقر وفی المرفوع عن ابی هریرة رضی الله عنه
قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا یتبع
حمامة فقال شیطان یتبع شیطانة اخرجه البخاری
فی الادب المفرد وابو داؤد فی سننه والبیهقی

حدیث لعن الله الداخل فینا بغیر نسب والخارج منا بغیر
سبب قال السخاوی بیض له شیخنا یعنی العسقلانی
ولم یذکر له شیئا وله شواهد ثابتة کحدیث
ان من اعظم الفری ان یدعی الرجل الی غیر ابیه
الحدیث رواه البخاری وفی روایة له من ادعی الی
غیر ابیه وهو یعلم انه غیر ابیه فالجنة علیه حرام و
فی الشفاء ما رواه مصعب عن مالک بن انس

اپنے کپڑون مین اسکا ٹکڑا ٹکڑا رکھہ لیا) یہ باتفاق اہل علم کذب ہی
اور جو اسمین مروی ہے وہ موضوع ہے کہا سیوطی نے اسکو دیلمی
انس سے لایا ہے اور کہا ابو بکر عمار بن اسحاق اسکے ساتہہ متفرد ہوا
ہے کہا ذہبی نے گویا اوسنے اسکو موضوع کہا ہے اور کہا دیلمی نے
ابو طاہر قدسی نے انس سے اور صاحب عوارف نی روایت کی ہے
کہ آنحضرت نی اپنی کچھری مین دو شعر پڑہے پہر آنحضرت اور
اصحاب کرام کو وجد ہوا اور چادر آپکی کاندہون سے گر پڑی جب
فارغ ہوئی تو ہر ایکنے اپنی اپنی مکان کیطرف جگہہ لے فرمایا آن
حضرت علیہ السلام نی نہین کریم وہ شخص جو سماع کے وقت نہین
کودا پہر آنحضرت نے اپنی چادر کا چار سو ٹکڑا کرکے حاضرین مین تقسیم کردیا
یہ حدیث موضوع ہی عمار بن اسحاق نی اسکو بنایا ہی اور باقی سند
کے درست ہی۔ ایسا ہی ذہبی وغیرہ نے کہا ہے سیوطی اس کا کذب
یقینا معلوم ہوتا ہی **حدیث** کبوتر سے کہیلنا فقر کیطرف کھینچتا ہی
یہ قول ابراہیم نخعی کے معنے ہین جسنے کبوتر اڑنیوالی سے
کہیل کے نہ مریگا جب تک وہ فقر کے غم کا مزہ نلی چکی اور ابو ہریرہ سے
مرفوع روایت ہی کہا اوسنے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی ایک آدمی کو کہ اپنے کبوتر کی پیچھے لگا ہے فرمایا شیطان شیطان
کے پیچھے لگتا ہی اسکو بخاری ادب مفرد مین و ابو داؤد سنن مین اور
بیہقی لائی ہین **حدیث** لعنت کری اللہ تعالی اوسکو جو ہم مین سوا نسب کے
داخل ہو اور سوا کسی سبب کے ہو کہا سخاوی نے اسکیلیے شیخ عسقلانی نی سفید
چہوڑی ہے اور اسکے لئے کوئی شی ذکر نہین کی اسکیلیے بہت شاہد ثابت ہین
جیسے یہ حدیث کبیری گناہون سے ہے یہ کہ آدمی آپکو غیر باپ کے طرف نسبت
کرے الخ بخاری نے روایت کی ہے اور اسکے دوسری روایت مین ہے
جو شخص غیر باپ کا دعوی کری حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ باپ میرا نہین تو جنت
اوسپر حرام ہی اور شفا مین مصعب نے مالک بن انس سے روایت کی ہے

ان من انتسب الی بیت النبی علیہ السلام یعنی بالباطل
یضرب ضربا وجیعا ویشہر ویحبس حبسا طویلا
حتی یظہر توبتہ لانہ استخفاف بحق النبی علیہ السلام
انتہی والحاصل ان الحدیث موضوع باللفظ الذی تقدم
واللہ سبحانہ اعلم **حدیث** لعن اللہ المغنی والمغنی لہ
قال النووی لا یصح ذکرہ السخاوی والزرکشی وسکت
عنہ السیوطی **حدیث** لعن اللہ الفروج علی السروج
لا اصل لہ **حدیث** لعن اللہ الکذاب ولو کان مازحا
قال السخاوی ما علمتہ فی المرفوع قلت لکن ورد انی
امزح ولا اقول الا حقا **حدیث** لکل بلوی عون
لا اصل لہ وقال ابن الربیع لکنہ صحیح المعنی ولعلہ اراد
ما ورد ان لکل داء دواء **حدیث** لکل حجرۃ اجرۃ قال
ابن الربیع وہو صحیح المعنی ایضا وکانہ اراد لکل
بیت اجارۃ ولو من حجارۃ **حدیث** لکل زمان
دولۃ ورجال ہو معنی قولہ تعالی (وتلک الایام نداولہا
بین الناس) وقولہم فیوم علینا ویوم لنا ویوم نساء
ویوم نسر واخرج ابن عدی عن ابی الطفیل موقوفا
لکل مقام مقال ولکل زمان رجال **حدیث** لکل
ساقطۃ لاقطۃ ہو من کلام بعض السلف ویقرب
منہ الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن فحیث وجدہا فہو
احق بہا **حدیث** لکل شیء آفۃ وللعلم آفات من کلام
الاعلام **حدیث** لکل مجتہد نصیب فی معناہ
من جد وجد ومن لج ولج وکذا قولہ تعالی (انا
اللہ لا یضیع اجر من احسن عملا) **حدیث** للبیت رب
یحمیہ قال عبد المطلب لابرہۃ امیر جیش الفیل

جو شخص گہر نبی علیہ السلام کیطرف جہوٹہ سے منسوب ہو اوسکو
سخت مارنا چاہئے اور بہت مدت تک قید کرنا چاہئے تاکہ اوسکے
توبہ ظاہر ہوجاوے اسلئے کہ اوسنے نبی علیہ السلام کی خفت کی ہے انتہی
حاصل یہ کہ حدیث الفاظ مذکورہ سے موضوع ہے اللہ سبحانہ بہتر
جانتا ہے **حدیث** لعنت کرے اللہ تعالی سرود کرنیوالے کو
اور اوسکو جسکے لئے سرود کیا گیا ہے۔ کہا نووی نے یہ صحیح نہیں اسکو سخاوی نے
اور زرکشی نے ذکر کیا ہے اور سیوطی اس سے چپ ہے **حدیث** لعنت کرے
اللہ تعالی ان فرجونکو جو کاٹہیوں پر ہیں۔ اسکا کچہ اصل نہیں ہے
حدیث لعنت کرے اللہ تعالی کذاب کو اگرچہ مسخرا ہو۔ کہا سخاوی نے
میں اسکو مرفوع نہیں جانتا میں کہتا ہوں کہ میں استہزا کرتا ہوں اور نہیں
کہتا مگر حق **حدیث** ہر بلا کیلئے مدد ہے اسکا کچہ اصل نہیں اور کہا ابن ربیع نے
لیکن یہ صحیح المعنی ہے شاید اوسکی یہ مراد ہو کہ ہر درد کیلئے دوا ہے **حدیث**
ہر حجرہ کیلئے اجرت ہے کہا ابن ربیع نے یہ بہی صحیح المعنی ہے گویا اوسکا
یہ ارادہ ہے ہر گہر کیلئے اجارہ ہے اگرچہ پتہرونسے ہو **حدیث** ہر زمانہ
کیلئے پہیرنا ہے اور مرد ہیں۔ یہ اس آیت کی معنی ہیں (یہ دن پہیرتے
ہیں ہم اونکو آدمیوں میں) اور قول ونکا (ایک دن ہم پر تکلیف
ہے اور ایکدن آرام۔ اور ایکدن عورتیں اور ایکدن گرگسین) اور ابن
عدی نے ابی الطفیل سے موقوف روایت کیا ہے ہر مقام کیلئے گفتگو ہے اور ہر زمانہ
کیلئے آدمی ہیں **حدیث** ہر گری ہوئی شے کیلئے اٹہانیوالا ہے۔ بعض سلف
کا کلام ہے اور یہ کلمہ اسکے قریب ہے حکمت مومن کی گم ہوئی شے ہے جسجگہ اوسکو
پاتا ہے وہی زیادہ لائق ہے **حدیث** ہر شے کیلئے ایک آفت ہے اور علم کیلئے بہت
آفتیں ہیں یہ بزرگ عالموں کا کلام ہے **حدیث** ہر مجتہد کیلئے نصیب ہے۔ اسکی معنی میں ہے
جو شخص کوشش کرتا ہے پاتا ہے اور جو شخص ٹہیرتا ہے داخل ہوتا ہے اور ایسا ہی قول اللہ تعالی
کا (تحقیق ہم نہیں ضایع کرتا اجر اوسکا جو نیک عمل کرے) **حدیث** گہر کیلئے رب ہے
جو اوسکی حمایت کرتا ہے۔ کہا عبد المطلب نے ہاتہیونکے لشکر کے امیر ابرہہ کو

لما سئله ان یرد ماله فقال له سألتنی مالك ولم
تسئلنی الرجوع عن قصد البیت مع انه شرفکم ذکره
السیوطی وغیره **حدیث** للسائل حق وان جاء علی
فرس ذکره ابن الربیع عن الامام احمد انه قال حدیثان
یدوران فی الاسواق ولا اصل لهما احدهما قوله للسائل
حق وان جاء علی فرس والثانی یوم نحرکم یوم صومکم انتهی
وهو غریب منه بعد ما ذکر عن شیخه السخاوی حدیث للسائل
حق رواه احمد وابو داؤد وعن الحسین بن علی موقوفا
وسنده جید کما قاله العراقی وتبعه غیره وسکت علیه
ابو داؤد ولکن قال ابن عبد البر انه لیس بقوی انتهی وقال
السیوطی قال العراقی فی حدیث للسائل حق وان جاء
علی فرس لا یصح هذا الکلام عن احمد فانه اخرجه فی
مسنده بسند جید رجاله ثقات قال السیوطی واخرجه
احمد فی الزهد عن سالم بن ابی الجعد قال قال عیسی بن
مریم علیه السلام ان للسائل حقا وان اتاك علی
فرس مطوق بالفضة واخرجه البخاری فی تاریخه من طریق
ابی هدبة عن انس مرفوعا ان اتاك سائل علی فرس باسط
کفیه فقد وجب الحق ولو بشق تمرة انتهی وسیأتی
یوم صومکم **حدیث** لما خلق الله العقل تقدم
علیه الکلام فی ان الله لما خلق من حرف الهمزة و
قال الزرکشی هذا موضوع باتفاق قال السیوطی تابع
فی ذلك الزرکشی ابن تیمیة وقد وجدت له اصلا
صالحا فاخرجه عبد الله بن احمد فی زوائد المسند قال
حدثنا علی بن مسلم حدثنا سیار حدثنا جعفر حدثنا
مالك بن دینار عن الحسن یرفعه لما خلق الله العقل

جب اوس نے اپنے مال کے لوٹانی کیلئے سوال کیا کہا عبد المطلب نے اسکو
تو مجھ سے اپنا مال مانگتا ہے اور تو نے خانہ کعبہ کی قصد سے لوٹنے کا سوال نہیں کیا
باوجودیکہ ہمیں تیرا شرف ہے اسکو سیوطی وغیرہ نے ذکر کیا ہے **حدیث** سوالی
کیلئے حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آوے یہ ابن ربیع نے امام احمد سے ذکر کیا ہے
کہا اونہوں نے دو حدیثیں ہیں بازاروں میں پھرتی ہیں اور انکا کچھ اصل نہیں ایک
کہ سوالی کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آوے اور دوسرے تمہارے ذبح کا دن
تمہارے روزے کا دن ہے انتہی اور یہ غریب ہے اوس سے بعد اسکے کہ اونہوں نے شیخ سخاوی
سے اس حدیث کو ذکر کیا سوالی کیلئے حق ہے یہ احمد اور ابو داؤد نے روایت کی ہے
اور حسین بن علی سے موقوف ہے اور سند اوسکی جید ہے جیسا کہ عراقی نے
کہا اور غیر اوسکے اوسکی تابع ہوئے ہیں اور ابو داؤد اسپر چپ رہا ہے لیکن ابن عبد البر نے
کہا یہ قوی نہیں ہے انتہی اور کہا سیوطی نے کہا عراقی نے یہ حدیث سوالی کیلئے حق ہے
اگرچہ گھوڑے پر آوے امام احمد سے جزم اسپر صحیح نہیں اسلئے کہ وہ اسکو مسند میں
سند جید سے جسکے رجال ثقہ ہیں لایا ہے کہا سیوطی نے اسکو احمد زہد میں سالم بن
ابی الجعد سے لایا ہے کہا اوس نے فرمایا عیسی بن مریم علیہ السلام نے سوالی
کے لئے حق ہے اگرچہ تیرے پاس گھوڑے چاندی کے طوق والے پر سوار ہو کر
آوے اور بخاری نے تاریخ میں طریق ابن ہدبہ سے انس سے مرفوع روایت
ذکر کی ہے اگر تیرے پاس سوالی گھوڑے فراخ ہاتھوں والے پر آوے
تو اوسکا حق تیرے ذمہ واجب ہوا اگرچہ گٹھلی کھجور کے ہو انتہی اور یہ حدیث
آگے آویگی (دن تمہارے روزے کا) **حدیث** جب اللہ تعالی نے عقل کو
پیدا کیا۔ بحث ہمزہ میں اسپر کلام گذر چکی اور کہا زرکشی نے یہ بالاتفاق
موضوع ہے کہا سیوطی نے زرکشی اسمیں ابن تیمیہ کا تابع ہوا
ہے اور میں نے اسکا کچھ اصل معلوم کیا ہے عبد اللہ بن احمد زوائد
میں لایا ہے حدیث کی ہم کو علی بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمکو
سیار نے کہا حدیث کی ہمکو جعفر نے کہا حدیث کی ہمکو مالک بن دینار نے
حسن سے اور حسن نے مرفوع کیا ہے جب اللہ تعالی نے عقل کو پیدا کیا

قال له اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر قال ما خلقت
خلقا احب الی منك بك آخذ وبك اعطی و
هذا مرسل جيد الاسناد وهو فی معجم الطبرانی فی
الاوسط موصولا من حديث ابی هريرة باسنادين
ضعيفين **حديث** لما غسلت النبی عليه السلام
اقتصلت مياه محاجر عينيه ای ارتفعت مياه حدقته
فشربته فورثت علم الاولين والآخرين ذكره علی قال
النووی لا يصح قلت وكذا ذكره الشيعة من انه شرب
من ماء اجتمع فی سرته عليه السلام عند غسله فلم
يطل بشاربه ونحن ما نقص شواربنا اقتداء به هذا
كلام باطل اصلا وفرعا **حديث** لهدم الكعبة
حجرا حجرا اهون من قتل المسلم قال السخاوی لم اقف عليه
هذا اللفظ ولكن فی معناه ما عند الطبرانی فی الصغير عن
انس رضی الله عنه رفعه من آذی مسلما بغير حق
فكانما هدم بيت الله **حديث** لو حسن احدكم ظنه
بحجر لنفعه الله به قال ابو تيمية انه موضوع وقال ابن
القيم هو من كلام عباد الاصنام الذين يحسنون ظنهم
بالاحجار و قال ابن حجر العسقلانی لا اصل له ونحوه
من بلغه شیء عن الله فيه فضيلة فعمل به ايمانا به و
رجاء ثوابه اعطاه الله ذلك وان لم يكن كذلك قلت
وقد ذكر العز بن جماعة فی منسكه الكبير من غير سند
ولا اسناد وروی عن جابر عن النبی صلی الله عليه وسلم
من بلغه عن الله تعالی فضيلة فاخذ بها ايمانا و
رجاء ثوابه اعطاه الله ذلك وان لم يكن كذلك
انتهی وكان محله حرف الميم بحسب المبنی لكن

کہا اسکو آگے آ پس آگے آیا پھر کہا اسکو پیچھے ہٹ پس پیچھے ہٹ گیا فرمایا
اللہ تعالی نے تجھسے ہمنے کوئی زیادہ پسندیدہ مخلوق پیدا نہیں کی تیرے سبب سے
پکڑونگا اور تیری سبب سے دونگا - یہ مرسل ہے جید الاسناد ہے اور یہ معجم طبرانی اوسط
مین ابو ہریرہ سے دو اسنادون ضعیفون سے موصول روایت ذکر کی ہے
حدیث جب ہمنے آنحضرت کو غسل دیا تو حضرت کی آنکھون کے کویے کا
پانی بلند ہوا پھر ہمنے اوس سے پیا تو پہلے لوگون اور پچھلوں کے علم کا وارث ہوا
اسکو علی نے ذکر کیا ہے - کہا نووی نے یہ صحیح نہیں - مین کہتا ہون ایسے
ہی ہے جو شیعہ روایت کرتی ہین کہ اوسنے پانی پیا جو آنحضرت کے
ناف مین غسل کیوقت جمع ہوا تھا پھر وہ پانی بہت دیر تک پیتے رہے
اور ہم اپنے ہمنے والون کا قصہ بسبب اوسکی اقتدا کی بیان نہین کرتی
اور یہ کلام اصلا و فرعا باطل ہے **حدیث** کعبہ کا ایک ایک پتھر
گرانا آسان ہے مسلمان کے قتل کرنے سے کہا سخاوی نے مین اسپر ان لفظون
سے واقف نہیں ہوا لیکن طبرانی صغیر مین انس سے اسکی معنے مین
مرفوع روایت آئی ہے جو شخص مسلمان کو ناحق ایذا دے تو گویا
اوسنے خانہ کعبہ کو گرایا **حدیث** اگر کوئی تمسے یقین اپنا پتھر کے
ساتھ درست کرلے تو اللہ تعالی اوسکو اس سے نفع دیگا - کہا ابو تیمیہ نے
یہ موضوع ہے اور کہا ابن قیم نے یہ بتونکے پجاریونکی کلام ہے جو لوگ اپنا ظن
پتھرون سے نیک کہتے ہین اور کہا ابن حجر عسقلانی نے اسکا کچھ اصل
نہین ہے اور یہ بھی اسی کی مثل ہے جسکو کوئی شے فضیلت والے
اللہ تعالی سے پہونچی اور اوسکے ساتھ ایمان اور ثواب کے امید سے عمل کرے
تو اللہ تعالی اوسکو وہی دیتا ہے اگرچہ ویسے نہو مین کہتا ہون ذکر کیا اسکو عز
بن جماعت نے منسک کبیر مین بغیر سند اور اسناد اور اوسنے جابر اور اوسنے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے جسکو اللہ تعالی سے کچھ فضیلت پہونچے پھر اوسنے اوسکو
ایمان اور ثواب کی امید سے پکڑ لیا تو اللہ تعالی اوسکو وہی دیگا اگرچہ ویسا
نہ ہوا تھے اور اس حدیث کا محل بناکے روسے حرف میم تھا لیکن

البحر المیر المعنی کما لا یخفی وسیأتی البحث عنہ فی
حرف المیم علی وجہ الاستیفاء **حدیث** لو
اغتسل اللوطی بماء البحر لم یجئ یوم القیامۃ الا جنبا اسندہ
الدیلمی من حدیث انس مرفوعا بہ وروی بغیر ہذا اللفظ
قال السخاوی وہو وکل ما فی معناہ باطل **حدیث**
لو صدق السائل ما افلح من ردہ روی من طرق
عن عائشۃ وغیرہا مرفوعا قال ابن عبد البر اسانیدہا
لیست بالقویۃ وقال ابن المدینی لا اصل لہ وقال العقیلی
لا یصح فی ہذا الباب شئ ذکرہ السخاوی وقال احمد
لا اصل لہ ذکرہ الزرکشی لکن ورد بمعناہ حدیث
یقرب فی مبناہ لولا ان المساکین یکذبون ما افلح من ردہم
رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ بہ مرفوعا
حدیث لو عاش ابراہیم لکان نبیا قال النووی
فی تہذیبہ ہذا الحدیث باطل وجسارۃ علی الکلام بالمغیبات
ومجازفۃ وہجوم علی عظیم وقال ابن عبد البر فی
تمہیدہ لا ادری ما ہذا فقد ولد نوح علیہ السلام
غیر نبی ولو لم یلد النبی الا نبیا لکان کل احد نبیا
لانہم من ولد نوح علیہ السلام انتہی وغرابتہ لا یخفی
اذ لم یکن یلزم الا کون اولادہ الصلبیۃ انبیاء لا مطلق
ذریتہ مع ان الکلام فی الخصوص الجزئیۃ لا فی المطلقۃ
الکلیۃ اذ لا یلزم من کون ابراہیم ولد نبینا علیہ
السلام نبیا ان یکون ولد کل نبی نبیا واذا اخبر
الصادق وثبت عنہ النقل الموافق فلا کلام فیہ مع ما بیناہ
فقد اخرج ابن ماجہ وغیرہ من حدیث ابن عباس قال لما
ابراہیم ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان لہ مرضعا

سننے کی روسے آجاوے ذکر کی گئی جیسا کہ پوشیدہ نہین اور حرف میم مین
اسکی بحث اچھی طرح سے آئیگی **حدیث** اگر لوطی دریا کی پانی سے
غسل کرے تو قیامت کی دن نہ آئیگا مگر حالت جنب مین اسکو دیلمی
نے انس سے مرفوع روایت کی ہے اور بغیر ان لفظوں کے بھی مروی ہے کہا
سخاوی نے یہ اور جو اوسکے معنی مین ہون باطل ہین **حدیث** اگر سوالی
سچ کہے تو نہ خلاصی پائے جو اوسکو رد کرے بطریق عائشہ وغیرہ سے مرفوع
روایت کی گئی ہے کہا ابن عبد البر نے سندین اسکی قوی نہین ہین اور کہا
ابن مدینی نے اسکا کچھ اصل نہین سخاوی نے عقیلی سے ذکر کیا ہے کہ اس باب
مین کوئی روایت صحیح نہین ہے اور کہا احمد نے اسکا کچھ اصل نہین ہے
یہ زرکشی نے ذکر کیا ہے لیکن اس کے معنے مین ایک حدیث جو قریب اسکی
بنا کی ہے وارد ہوئی ہے اگر مسکین لوگ جھوٹھ بولتے تو نہ خلاصی پاتے جو انکو
رد کرتا یہ طبرانی نے کبیر مین ابی امامہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے **حدیث**
اگر ابراہیم زندہ رہتا نبی ہوتا کہا نووی نے تہذیب مین یہ حدیث باطل
ہے اور غیب پر دلیری ہے اور انکو نسل دی بڑی بات پر ہجوم ہے اور کہا ابن
عبد البر نے تمہید مین مین نہین جانتا کیا ہے اسلیئے کہ نوح علیہ
السلام کے غیر نبی جنا ہے اگر ہر ایک نبی کا بیٹا نبی ہوتا تو ہر ایک شخص نبی
ہوتا اسلیئے کہ سب نوح علیہ السلام کی اولاد سے انتہی اور غرابت
اسکی پوشیدہ نہین اسلیئے کہ نہین لازم آتا ہے مگر اولاد صلبی
کا نبی ہونا نہ مطلق اولاد کا باوجودیکہ کلام خصوص جزئی مین ہے
نہ مطلق کلی مین اسلیئے کہ نہین لازم آتا ابراہیم بیٹے آنحضرت
کے نبی ہونے سے یہ کہ ہر نبی کا بیٹا نبی ہوا اور جب صادق
نے خبر دی اور نقل ثابت ہوگئی تو پھر اوس مین کچھ کلام نہین
حالانکہ ابن ماجہ وغیرہ نے ابن عباس رض سے نقل کیا ہے کہا
جب ابراہیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا فوت ہوا فرمایا
اس کے لئے دودہ دینی والے + + + + + + +

في الجنة ولو عاش لكان صديقا نبيا ولو عاش
لاعتقت اخواله من القبط وما استرق قبطي لان في سنده
اباشيبة ابراهيم بن عثمان الواسطي وهو ضعيف لكن له
طرق ثلاث يقوى بعضها ببعض ويشير اليه قوله تعالى
(ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم
النبيين) فانه يومي اليه بانه لم يعش له ولد يصل الى
مبلغ الرجال فان ولده من صلبه يقتضي ان يكون لب قلبه كما
يقال الولد سر ابيه ولو عاش وبلغ اربعين وصار نبيا
لزم ان لا يكون نبينا خاتم النبيين واما قول ابن حجر
المكي وتأويله ان القضية الشرطية لا تستلزم وقوع
المقدم وان انكار النووي كابن عبد البر لذلك فلعدم
ظهور هذا التاويل وهو ظاهر فبعيد جدا ان لا يفهم الامامان
الجليلان مثل هذه المقدمة وانما الكلام على وقوع المقدم فافهم
والله سبحانه اعلم ثم يقرب من هذا الحديث في المعنى حديث لو
كان بعدي نبيا لكان عمر بن الخطاب وقد رواه احمد والحاكم
عن عقبة بن عامر مرفوعا قلت ومع هذا لو عاش
ابراهيم وصار نبيا وكذا لو صار عمر نبيا لكانا من اتباعه
عليه السلام كعيسى والخضر والياس عليهم السلام فلا
يناقض قوله تعالى خاتم النبيين اذ المعنى انه لا يأتي
نبي بعده ينسخ ملته ولم يكن من امته ويقويه حديث
لو كان موسى عليه السلام حيا لما وسعه الا اتباعي
حديث لو علم الله في الخصيان خيرا لاخرج من
اصلابهم ذرية توحد الله ولكنه علم ان لا خير فيهم
فاجبهم روي عن ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعا
بلا سند لا نعلم عند احد وكل ما ورد فيه من ملح

جنت میں ہے اگر زندہ رہتا تو نبی صدیق ہوتا اگر زندہ رہتا تو
میں اوسکی ننھال کو قبط سے آزاد کراتا اور انکو کوئی قبطی غلام نہ
بناتا مگر اسکی سند میں اباشیبہ ابراہیم بن عثمان واسطی ہے اور وہ ضعیف
ہے لیکن اسکے تین طریق ہیں بعض بعض سے قوی ہوتی ہیں اور اسکی
طرف قول اللہ تعالی کا اشارت کرتا ہے (نہیں محمد باپ کسی کا تم میں سے لیکن
رسول اللہ کا اور خاتم النبیین ہے) یہ اسطرح اسکی طرف اشارت کرتا ہے
کہ آنحضرت کیلیے ایسا لڑکا زندہ نہیں رہا جو جوانون کی انتہا کو پہونچے
کیونکہ لڑکا صلبی ہونا اسکی اقتضا کرتا ہے کہ دل کا ٹکڑا ہو جیسا کہ بولتے ہیں
لڑکا اپنے باپ کا سر ہے اگر زندہ رہتا اور چالیس تک پہونچتا اور نبی
ہوتا پھر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آنحضرت خاتم نبیون کے نہون اور لیکن قول
ابن حجر مکی کا کہ قضیہ شرطیہ وقوع مقدم کو لازم نہیں پکڑتا اور نووی کا ابن عبد البر
کے طرح اسکا انکار کرنا بسبب عدم ظہور اس تاویل کے ہے ظاہر ہے بہت بعید ہے
کہ یہ دو امام جلیل القدر ایسا قضیہ نہ سمجھیں حالانکہ کلام تو فرض وقوع
مقدم میں ہے پس سمجھ اللہ سبحانہ بہتر جاننے والا ہے پھر اسکی معنی کی قریب حدیث ہے اگر میرے
بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا اسکو احمد و حاکم نے عقبہ بن عامر سے مرفوع
روایت کی ہے میں کہتا ہوں اگر ابراہیم زندہ رہتا اور نبی ہوتا اور
اسی طرح عمر اگر نبی ہوتا تو دونو آنحضرت کی تابعداروں سے ہوتے مثل عیسی
اور خضر اور الیاس علیہم السلام کی پس یہ حدیث قول اللہ تعالی
(خاتم النبیین) کے مناقض نہ ہوئی اس لیے کہ معنے یہ ہوئے کہ کوئی نبی ایسا
آنحضرت کی بعد نہ آئیگا جو اونکے دین کو منسوخ کرے اور اوسکی امت سے
نہ ہو اور یہ حدیث اوسکی تقویت کرتی ہے اگر موسی علیہ السلام زندہ ہوتا
تو اوسکو سوا میری تابعداری کے گنجایش نہ تھی **حدیث** اگر اللہ تعالی خصیوں میں
نیکی جانتا تو اونکی پیٹھ سے اولاد پیدا کرتا جو اللہ تعالی کی عبادت کرتے لیکن
معدوم کر دیا اللہ نے کہ نہیں نیکی نہیں پس انکو بے نسل کر دیا اور یہ ابن عباس سے
مرفوع روایت بلا سند ہے اور احمد کی نزدیک کوئی صحیح نہیں اور جو کچھ اسمیں

وقدح باطل وما ينسب للعسقلانی فيهم مفتری بل
فی مناقب الشافعی للبيهقی اربعة لا يعبأ الله بهم نوم القيمة
زهد خصی وتقی جندی وامانة امرأة وعبادة صبی
هو محمول على الغالب ذكره السخاوی حديث لو
كشف الغطاء ما ازددت يقينا قول عامر بن عبد الله بن
عبد قيس على ما ذكره القشيری فی رسالته والمشهور انه من كلام
علی كرم الله وجهه وقد بينا معناه فی محله اللائق به حديث
لو كان الدنيا دما عبيطا ای طريا لكان قوت المؤمن
حلالا وفی لفظ لكان نصيب المؤمن حلالا قال
السخاوی لا يعرف له اسناد وقال الزركشی لا اصل له و
سكت عنه السيوطی لكن معناه صحيح لانه يصير مضطرا فيكون
اكله حلالا حديث لو كان الارز رجلا لكان حليما
قال ابن القيم فی الهدی النبوی هو موضوع وتبعه العسقلانی
فقال هو موضوع وان كان يجری على الالسنة وكذا
احاديث الارز موضوعة كلها قلت قد تقدم عن علی
رفعه سيد طعام الدنيا اللحم ثم الارز اخرجه ابو نعيم
فی الطب النبوی والديلمی حديث لو كان الخضر حيا
لزارنی قال الحافظ العسقلانی لم يثبت مرفوعا وقال
الحافظ الخيضری لا يعرف له اسناد وانما هو من اختلاف
البعض الكذابين انتهى فقول الشيخ ابن عطاء فی
لطايف المنن لم يتعقبه اهل الحديث محمول على عدم
وصول كلام الائمة اليه وقد علم كل اناس مشربهم حديث
لولاك لما خلقت الافلاك قال الصغانی انه موضوع كذا فی
الخلاصة لكن معناه صحيح فقد روی الديلمی عن ابن عباس
رضی الله عنهما مرفوعا اتانی جبريل فقال يا محمد لولاك

یا قدح کا ذکر ہی باطل ہے اور جو عسقلانی کیطرف انکی باب مین منسوب
ہے افترا ہے بلکہ بیہقی کی مناقب شافعی مین ہے چار ہین اللہ انکی پروا نہین
کرتا زاہد خصی اور متقی لشکر والا اور امانت عورت کی اور عبادت لڑکے
کی یہ غالب پر محمول ہے اسکو سخاوی نے ذکر کیا حدیث اگر پردہ کھولا
جائے تو میرا یقین زیادہ نہین ہوتا۔ قشیری نے اپنی رسالہ مین ذکر کیا ہے
کہ یہ قول عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس کا ہے اور مشہور یہ ہے کہ یہ قول
علی کرم اللہ وجہہ کا ہے ہمنے اسکے معنی اسکے محل مین بیان کئے ہین
حدیث اگر دنیا تازہ خون ہوتے تو بھی قوت مومن کا حلال ہوتا اور
ایک روایت مین یہ ہے نصیب مومن کا حلال ہوتا کہا سخاوی نے اسکی سند
معلوم نہین ہوئے اور کہا زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہین اور سیوطی اس سے
چپ رہا لیکن معنے اسکی صحیح ہین اسلئے کہ اسوقت مومن مضطر ہوگا
پھر کھانا اوسکا حلال ہو جائیگا حدیث اگر چاول مرد ہوتا تو نرم
دل ہوتا۔ کہا ابن قیم نے الہدی النبوی مین یہ موضوع ہی اور عسقلانی نے
اسکی تابع ہوکر کہا ہی کہ یہ موضوع ہی اگرچہ زبانون پر جاری ہے اور حدیثین چاول کے
سب موضوع ہین مین کہتا ہون کہ علی سے مرفوع روایت گذر چکی ہے
سردار طعام دنیا کا گوشت ہی بعد اوسکی چاول اسکو دیلمی اور ابو نعیم طب
نبوی مین لایا ہی حدیث اگر خضر زندہ ہوتا تو میری زیارت کرتا۔
کہا حافظ عسقلانی نی یہ مرفوع ثابت نہین اور کہا حافظ خیضری نے
اسکی سند معلوم نہین ہے بعض کذابون کا اختلاف ہی انتہی پس قول
شیخ ابن عطاء کا لطائف المنن مین کہ کسی اہل حدیث نی اسکا تعاقب
نہین کیا محمول ہی اسپر کہ اسکو اماموں کی کلام نہین پہونچی اور
ہر ایک آدمی اپنا مشرب جانتا ہے حدیث اگر تو نہ ہوتا تو
مین آسمانون کو پیدا نکرتا کہا صغانی نے یہ موضوع ہے ایسا ہی
خلاصہ مین ہے لیکن معنے اسکے صحیح ہین اسلئے کہ دیلمی نے ابن عباس سے مرفوع
روایت کی ہی کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد اگر تو نہ ہوتا

لولاک لما خلقت الافلاک

ما خلقت الجنة ولولاك ما خلقت النار وفي رواية
ابن عساكر لولاك ما خلقت الدنيا **حديث**
لو منع الناس عن فت البعر لفتوه وقالوا ما نهينا عنه الا
وفيه شيء ذكره في الاحياء وقال العراقي لم اجده قلت
يؤخذ معناه من قوله تعالى (ولا تقربا هذه الشجرة) وقول
الشيطان (ما نهيكما عن هذه الشجرة الا ان تكونا ملكين
او تكونا من الخالدين) **حديث** لو وزن خوف المؤمن ورجاؤه
لاعتدلا لا اصل له في المرفوع وانما يؤثر عن بعض السلف
كذا في المقاصد قال الزركشي لا اصل له لكن قال السيوطي اخرج
عبد الله بن احمد في زوائد الزهد عن ثابت البناني قوله
بلفظ كانا سواء وتحقيق معناه في باب الخوف والرجاء من
شرح عين العلم **حديث** لو علم الناس ما في الحلبة
لاشتروها ولو بوزنها ذهبا رواه الطبراني في الكبير من حديث
سلمة بن سليمان الخبائري بسنده الى معاذ بن جبل مرفوعا
والخبائري كذاب ذكره السخاوي وقال الزركشي رواه ابن
عدي من حديث معاذ بن جبل وهو ضعيف قال السيوطي
بل هو موضوع **حديث** اللواء يحمله علي يوم القيمة
قال الانطاكي في حاشية الشفاء ذكره ابن الجوزي في الموضوعات
حديث ليس لفاسق غيبة وقال السخاوي بعد
ايراد حديث في معناه وبالجملة فقد قال العقيلي انه ليس لهذا
الحديث اصل وقال الفلاس انه منكر انتهى
قال النوفي وحسنه الهروي وليس كذلك فقد صرح جمع
من محققي الحفاظ بانه منكر موضوع لا اصل له قلت الحديث
رواه الطبراني وغيره من حديث معوية بن حيدة مرفوعا به
لكن سنده ضعيف وهذا معنى قول الحاكم انه غير صحيح

تو جنت نہ پیدا کیا جاتا اور اگر تو نہ ہوتا تو آگ نہ پیدا ہوتی اور روایت
ابن عساکر میں ہے اگر تو نہ ہوتا تو نہ پیدا کرتا میں دنیا کو **حدیث**
اگر آدمی اونٹ کی گوبر پھاڑنے سے منع کئے جاتے تو البتہ اوسکو پھاڑتے
اور کہتے ہم نہیں منع کئے گئے مگر اسلئے کہ اسمیں کچھ ہوگا۔ احیا میں مذکور
ہے اور کہا عراقی نے میں نے اسکو نہیں پایا میں کہتا ہوں اسکے معنے اس آیت
سے معلوم ہوتے ہیں (اور تم نزدیک مت جیو اس درخت کے) اور بقول شیطان کا
(تم نہیں منع کئے گئے اس درخت سے مگر اسلئے کہ (شاید) تم فرشتے ہو جاؤ
ہمیشہ رہنے والوں سے **حدیث** اگر مومن کا خوف و اوسکی امید وزن کی جاوے
تو دونو برابر ہوں۔ اسکا مرفوع میں کچھ اصل نہیں لیکن بعض سلف سے ماثور ہے
ایسا ہی مقاصد میں ہے کہا زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن کہا سیوطی نے اسکو
عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں ثابت بنانی سے اسطرح روایت کیا ہے تو دونو برابر ہوے
اور اسکے معنے کی تحقیق شرح عین العلم کی باب الخوف والرجاء میں ہے **حدیث**
اگر جانتے آدمی جو حلبہ میں ہے تو خریدتے اسکو اگرچہ اسکے وزن بھر سونا دینا پڑتا۔
یہ طبرانی کبیر میں طریق سلمہ بن سلیمان الخبائری سے معاذ تک مرفوع روایت کیا ہے
کہا سخاوی نے ذکر کیا کہ خبائری کذاب ہے۔ اور کہا زرکشی نے یہ ابن عدی
نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے اور ضعیف ہے۔ اور کہا سیوطی نے بلکہ یہ موضوع ہے
حدیث جھنڈا قیامت کے دن علی اوٹھاویگا۔ کہا انطاکی نے حاشیہ
شفا میں اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے **حدیث**
فاسق کی غیبت نہیں۔ کہا سخاوی نے بعد لانے ایسی حدیث کی جو
اسکی معنے میں ہو الحاصل کہا عقیلی نے اس حدیث کی کچھ
اصل نہیں اور کہا فلاس نے یہ منکر ہے انتہی اور کہا نوفی نے اگر
کو ہروی نے حسن کہا ہے حالانکہ اسطرح نہیں اسلئے کہ بہت
محققین حافظوں نے تصریح کی ہے کہ یہ منکر موضوع ہے اسکا کچھ اصل نہیں
میں کہتا ہوں اسکو طبرانی وغیرہ نے معاویہ بن حیدہ سے مرفوع روایت کیا ہے
لیکن سند اسکی ضعیف ہے اور یہی معنی ہیں قول حاکم کی کہ یہ غیر صحیح ہے

ولامعتمد واخرج البيهقي في السنن وفي الشعب ايضا
عن انس رفعه من القى جلباب الحياء فلا غيبة له
قال السهيلي انه ليس بقوي وقال القدهري في اسناده ضعيف
انتهى فيحصل انه غير موضوع بل ضعيف لذاته او حسن
لغيره بناء على تعدد طرقه **حديث** ليس للمؤمن
راحة دون لقاء ربه رواه محمد بن نصر في قيام
الليل له عن وهب بن منبه من قوله وفي المرفوع انما
المستريح من غفر له ذكره السخاوي **حديث** لي
مع الله وقت لا يسع فيه ملك مقرب ولا نبي مرسل يذكره
الصوفية كثيرا وهو في رسالة القشيري لكن بلفظ
لي وقت لا يسعني فيه غير ربي قلت ويؤخذ منه انه
اراد بالملك المقرب جبريل وبالنبي المرسل نفسه الجليل
وفيه ايماء الى مقام الاستغراق باللقاء المعبر عنه
بالسكر والمحو والفناء

(حرف الميم)

حديث ما اخاف على امتي فتنة اخوف عليها من النساء
والخمر يصل له السخاوي ولم يتكلم عليه قال ابن الربيع اما
لفظه فلم اجده مسندا واما شواهده فكثيرة جدا
نعم عند الديلمي بلا سند عن علي رفعه ما اخاف على امتي
فتنة اخوف عليها من النساء والخمر **حديث**
ما اعلم ما خلف جداري هذا قال العسقلاني لا اصل له
حديث ما افلح سمين من كلام الشافعي وقال
الامام محمد بن الحسن وذلك لانه لا يخلو العاقل من ان
يهتم لآخرته او لدنياه والشحم لا ينعقد مع الهم واذا
خلا منهما صار في حد البهائم وانشد الشيخ سيف الدين
الباخرزي للبخاري ويقولون اجسام المحبين نضوة

اور معتمد نہیں اور بیہقی نے سنن میں اور شعب میں بھی انس سے مرفوع
روایت کیے ہیں جو شخص ڈالی چادر حیا کی پس اوسکی غیبت نہیں کہا سہیلی
نے یہ قوی نہیں اور کہا اسکے اسناد میں ایک ضعیف ہے انتہے پس
معلوم ہوا کہ یہ موضوع نہیں بلکہ ضعیف لذاتہ یا حسن لغیرہ ہے اسلئے
کہ اسکے بہت طریق ہیں **حدیث** مومن کے لیے سوائے ملاقات رب کے
اور کوئی نعمت ایسی نہیں ہے - اسکو محمد بن نصر نے قیام اللیل میں وہب
بن منبہ سے روایت کیے ہیں اور مرفوع روایت میں ہے سوائے اسکے نہیں مستریح
وہ شخص ہے جسکو بخشش ہو گئی یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے **حدیث** میرے
لئے اللہ تعالی کی ساتھ ایک ایسا وقت ہے کہ اوسمیں کوئی فرشتہ گنجایش
نہیں رکھتا اور نہ کوئی نبی مرسل اسکو بہت صوفی ذکر کرتی ہیں اور رسالہ
قشیری میں ہے لیکن ان لفظوں سے میرے لیے ایک وقت ہے نہیں گنجایش رکھتا
اسمیں سوائے میرے رب کے میں کہتا ہوں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد ملک مقرب سے
جبرائیل ہے اور نبی مرسل سے اپنا نفس اسمیں اشارت ہے مقام استغراق کے
طرف جسکی تعبیر کی ہے سکر اور محو اور فنا سے

حرف میم

حدیث میں اپنی امت پر کوئی فتنہ عورتوں اور شراب کے فتنہ سے زیادہ خوفناک نہیں جانتا
سخاوی نے اسکے لیے سفید سی چھوڑی ہے اور اوسپر کچھ کلام نہیں کیے کہا ابن
ربیع نے لیکن لفظا اسکے میں نے سند نہیں پائی اور شاہد اسکے بہت ہیں
دیلمی میں بلا سند علی سے مرفوع روایت ہے میں اپنی امت پر کوئی فتنہ عورتوں
اور شراب کے فتنہ سے زیادہ خوفناک نہیں جانتا **حدیث** میں نہیں جانتا جو
میرے اس دیوار کی پیچھے ہے - کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث**
نہ خلاصی پائی موٹے نے - یہ کلام شافعی کے ہے کہا امام محمد بن حسن نے
یہ اسلئے کہ عاقل وہ شخص ہے جو دنیا یا آخرت کی غم سے خالی نہیں
اور چربی غم کی ہوتی نہیں چڑھتی جب ان دونوں سے خالی ہو پھر
چار پایوں کے حد کو پہنچ گیا اور لوگوں نے شیخ سیف الدین الباخرزی
البخاری کیلئے یہ شعر پڑھی کہتے ہیں دوستوں کے جسم لاغر ہوتی ہیں

وانت سمین لست غیر مرائی * فقال لان الحب خالف طبعہم * ووافق طبعی فضار غذائی **حدیث** ما افلح صاحب عیال قط رواہ الدیلمی بسندہ عن ابی ہریرۃ مرفوعا وقال ابن عدی ہو عن النبی علیہ السلام منکر انما ہو من کلام ابن عیینۃ **حدیث** ما انصف القاری المصلی قال العسقلانی لا اعرفہ یعنی عنہ قولہ علیہ السلام لا یجہر بعضہم علی بعض بالقرآن وہو صحیح من حدیث البیاضی فی الموطأ وابی داود وغیرہما **حدیث** ما اوتی قوم المنطق الا منعوا العمل کذا فی الاحیاء قال العراقی لم اجد لہ اصلا ولعل المراد بالمنطق الجدل **حدیث** ما اتخذ اللہ من ولی جاہل ولو اتخذ لعلمہ یعنی لو اراد اتخاذہ ولیا لعلمہ ثم اتخذہ ولیا او اذا اتخذہ ولیا لعلمہ والمعنی الاول للسالکین المریدین والثانی للمجذوبین المرادین لکن لفظہ لیس بثابت وقد قال السخاوی لم اقف علیہ مرفوعا **حدیث** ما استرذل اللہ عبدا الا حظر علیہ العلم والادب قال فی المیزان ہو باطل **حدیث** ما بدی بشئ یوم الاربعاء الا وقد تم قال السخاوی لم اقف لہ علی اصل ویعارضہ حدیث جابر مرفوعا یوم الاربعاء یوم نحس مستمر رواہ الطبرانی فی الاوسط وہو ضعیف وہو الذی قیل ان معناہ کان یوما نحسا مستمرا علی الکفار فہو لہم انہ سعد مستقر علی الابرار وقد اعتمد من اعتمد من اشیاخنا صاحب الہدایۃ علی ہذا الحدیث وکان یعمل بہ فی ابتداء درسہ وقد قال العسقلانی بلغنی عن بعض الصالحین ممن لقیناہ انہ قال اشتکت الاربعاء الی اللہ تعالی تشاؤم الناس بہا فمنحہا انہا ما تبدی بشئ فیہا الا وتم واللہ سبحانہ اعلم واحکم **حدیث** ما بعد طریق ادی الی صدیق

اور تو موٹا ہی چالاکہ نہین ہی تو ریا رکار - کہا اسلیئے کہ محبت اونکی طبیعت کے مخالف ہوتی ہی اور میری طبع اوسکی موافق ہوئی ہی پس میری وہ غذا ہے **حدیث** صاحب عیال نے کبھی خلاصی نہین پائی - یہ دیلمی نے مرفوع سند سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہی اور کہا ابن عدی نے یہ نبی علیہ السلام سے منکر ہے ہان یہ کلام ابن عیینہ کی ہی **حدیث** انصاف کیا نمازی پکار کر پڑہنے والی نے کہا عسقلانی نے مین اسکو نہین جانتا اور قول علیہ السلام کا اس سے بی پرواہ کرتا ہی نہ پکارے بعض تمہارا بعض پر ساتھ قرآن کے اور یہ حدیث بیاضی سے موطا اور ابو داود وغیرہ مین ہی زیادہ صحیح ہی **حدیث** کوئی قوم گویائی نہین دیگئی مگر اونہونے عمل سے منع کیا ایسا ہی احیا مین ہے اور کہا عراقی نے نہین اسکا اصل نہین پایا شاید مراد منطق سے جہگڑا ہو **حدیث** اللہ تعالی نے کسے جاہل کو اپنا ولی نہین بنایا اگر کسی کو ولی بنایا اوسکو علم سکہلاتا ہی یعنی جب ارادہ کرتا ہے اسکو ولی بنانیکا تو علم سکہلاتا ہی پہر اوسکو ولی بناتا ہے یا اسکو علم سکہلاتا ہی یعنی پہلے سالک مریدونکے ہین اور دوسرے مجذوب مریدونکے لیکن لفظ اسکے ثابت نہین اور کہا سخاوی نے مین اسکی مرفوع ہونے پر واقف نہین ہوا **حدیث** نہین ذلیل بنایا کسی آدمی نے کسی کو مگر اوسکے دل پر علم اور ادب کا کہٹکا گذرا ہی - کہا میزان مین یہ باطل ہے **حدیث** جس شے کو بدہ کے دن کیا جاوے وہ تمام ہوتی ہی - کہا سخاوی نے مین اسکے اصل پر واقف نہین ہوا اور حدیث مرفوع جابر کی معارض اسکی ہی دن بدہ کا ہمیشہ نحس ہے یہ طبرانی نے اوسط مین روایت کی ہی اور ضعیف ہی لیکن اور اسی مین ہے کہ معنی اسکے یہ ہین یہ دن کافرونپر ہمیشہ نحس تہا اور مفہوم اسکا یہ ہی کہ یہ دن ہمیشہ نیکو نپر سعد ہے اور ہمارے اماموں سے صاحب ہدایہ نے اس حدیث پر اعتماد کیا تہا اور ابتداء درس مین اسی پر عمل کرتا تہا اور کہا عسقلانی نے ہمکو بعض صالحین سے جنکو ہمنے ملاقات کی ہی یہ پہونچا ہی کہ بدہ نے اللہ تعالی سے شکوہ کیا کہ مجہے آدمی منحوس جانتے ہین پس اللہ تعالی نے اسکو یہ بخشدیا کہ جو شخص تجہمین کوئی شے شروع کریگا اوسکو تمام کیگا اور اللہ سبحانہ اچہا جاننے والا اور اچہا حکم کرنیوالا ہی **حدیث** نہین دور ہے وہ راستہ جو دوست کیطرف پہونچائے

من كلام ذي النون المصري وفي معناه ما تبعد
مصير عن حبيب **حديث** ما بكيت من دهر
الا بكيت عليه هو من كلام ابن عباس معناه **حديث**
ما ترك القاتل على المقتول من ذنب قال ابن كثير في
تاريخه انه لا يعرف له اصل بهذا اللفظ ومعناه صحيح
كما اخرجه ابن حبان عن ابن عمر مرفوعا بلفظ ان السيف
محاء للخطايا وللبيهقي في حديث مرفوع القتل ثلاثة
فذكره الى ان قال في الرجل المؤمن المقترف على
نفسه المقتول في الجهاد في سبيل الله تعالى ان السيف
محاء للخطايا وفي المنافق المقتول في الجهاد ان السيف
لا يمحو النفاق وقال السيوطي حديث السيف محاء
للخطايا اخرجه احمد وابن حبان من حديث عتبة بن
عبيد واخرجه الديلمي وابو نعيم عن عائشة قتل الصبر
لا يمر على ذنب الا محاه واخرجه سعيد بن منصور
من مرسل عمرو بن شعيب من قتل صبرا كان كفارة
لخطاياه واخرجه البيهقي في الشعب عن الاوزاعي قال
من قتل مظلوما كفر الله عنه كل ذنب قال وذلك في
القرآن (اني اريد ان تبوء باثمي واثمك) انتهى وفي
استدلاله بالقرآن بحث ظاهر العيان **حديث**
ما تعاظم على احد مرتين هو من كلام غير واحد من
السلف ففي المجالسة للدينوري عن الاصمعي قال قال
اعرابي ما اتاه على احد مرتين قيل وكيف ذاك قال انه
اذا اتاه على مرة لم اعد اليه قلت ومما يؤيد معناه
حديث لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين وعن الاصمعي ايضا
قال قال لي رجل ما رأيت ذا كبر قط الا تحول داؤه

یہ کلام ذی النون مصری کی ہے اور یہ اسکی معنے مین ہی نہین دور کوئی
رستہ دوست سے **حدیث** نہین رلایا تو نی زمانہ میں کسی کو مگر تو اوسکے
پر رلایا گیا ہے۔ یہ کلام ابن عباس کے ہے معنے مین **حدیث**
نہین چھوڑا قاتل نے مقتول پر کوئی گناہ۔ کہا ابن کثیر نے تاریخ
مین ان لفظون سے اسکا کچھ اصل معلوم نہین اور معنے اسکے صحیح ہین
جیسا کہ ابن حبان نی ابن عمر سے ان لفظون سے مرفوع روایت کی ہے کہ تلوار
دور کرنیوالی ہے گناہون کو اور بیہقی مین مرفوع روایت سے مقتول تین
ہین پھر اونکو ذکر کیا تا کہ مرد مکلف اگر اللہ تعالی کے رستہ مین شہید ہو
تو تلوار اوسکے گناہ مٹا دیتی ہے۔ اگر منافق جہاد مین مارا جاوی تو
تلوار نفاق کو نہین مٹاتی اور کہا سیوطی نے اس حدیث کو تلوار
گناہون کو مٹاتی ہے احمد اور ابن حبان نے عتبہ بن عبید سے
ذکر کیا ہے اور دیلمی اور ابو نعیم نی عائشہ سے جو قید کر کے
قتل کیا گیا ہو وہ کسی گناہ پر نہین گذرتا مگر اوسکو مٹا دیتا ہے اور سعید
بن منصور نی عمرو بن شعیب سے مرسل روایت کی ہے جو شخص قید کر کے
قتل کیا گیا ہو تو وہ قتل اوسکے گناہون کا کفارہ ہوجاتا ہے اور
بیہقی نے شعب مین اوزاعی سے ذکر کیا ہے جو شخص ظلم سے قتل کیا
جاوی تو اللہ تعالی اوسکے تمام گناہون کو بخش دیتا ہی کہا یہ قرآن مین ہے
(مین ارادہ کرتا ہون کہ تو اپنی گناہ اور میرے گناہ اوٹھاوی) انتہی اور اسکے
استدلال آیت سے دلیل پکڑنے مین بحث ظاہر ہے **حدیث** نہین کبر کی
کسی نے مجھپر دو دفعہ۔ یہ پہلے لوگون کی کلام ہے اور مجالستہ دینوری
مین ہے کہا اوس نے کہا اعرابی نی نہین تکبری کی مجھپر کسی نی دو دفعہ
پوچھا لوگون نے کسطرح کہا جب کسی نے ایک مرتبہ تکبری کی تو پھر مین اوسکے
طرف نہین گیا مین کہتا ہون یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے مومن ایک
سوراخ سے دو مرتبہ نہین کہا تا اور اصمعی سے ہو کہا اوس نے کہا ایک مرد نے میرے
سینے کوئی متکبر نہین دیکھا مگر اوس کی مرض غیر کی نفس مین لوٹ آتی

فی یریدانی اکبر علیہ **حدیث** ما خلا جسد
من حسد قال السخاوی لم اقف علیہ بلفظہ وقد
ورد معناہ فی نزھۃ الحفاظ لابی موسے المدینی بسند
عن انس مرفوعا فی حدیث طویل کل بنی آدم حسود
وسندہ ضعیف **حدیث** ما خلا قصیر من
حکمۃ ولا طویل من حماقۃ قال السخاوی لم اقف علیہ
لکن ورد عن عائشۃ مرفوعا جعل الخیر کلہ فی
الربعۃ یعنی المعتدل الذی لیس بالطویل ولا بالقصیر
لا بالطویل البائن ولا بالقصیر المتردد بان یکون میلہ
الی الطول کما صح فی شمائلہ علیہ السلام وعن الحسن
بن علی رفعہ ان اللہ جعل الھوج فی الطوال و الھوج
بفتحتین الحمق وھو بالضم قلۃ العقل **حدیث**
ما رفع احد احدا فوق قدرہ الا واتضع عندہ من قدرہ
بازید لیس فی المرفوع لکن جاء نحوہ فی مناقب الشافعی
للبیہقی ما اکرمت احدا فوق مقدارہ الا اتضع من قدری
عندہ بمقدار ما اکرمتہ **حدیث** ما ذاق مجلس
بمتحابین اخرجہ الدیلمی بلا سند عن الحسن مرفوعا
واخرجہ البیہقی فی الشعب من قول ذی النون مصری
بمعناہ **حدیث** ما عاقبت من عصی اللہ فیک
بمثل ان یطیع اللہ فیہ بیض لہ السخاوی ولم یتکلم علیہ
حدیث ما عند اللہ بشیء اعظم من جبر القلوب
قال السخاوی لا اعرفہ فی المرفوع **حدیث**
ما عزل من ولی ولدہ قال شیخنا لا اصل لہ قلت بل ھو
موضوع فی مبناہ وباطل فی معناہ **حدیث**
ما عزت النیۃ فی الحدیث الا اشرفہ قال الخطیب

یعنے میں اوسپر تکبیر کرتا ہوں **حدیث** کوئی بدن حسد سے خالی نہیں۔
کہا سخاوی نے میں اسپر ان لفظوں سے واقف نہیں ہوا اور معنے اس
کے ابی موسے سے نزہۃ الحفاظ میں انس سے مرفوع روایت میں ہیں ہر
بنی آدم حسد کرنیوالا ہے اور سند اسکی ضعیف ہے **حدیث**
نہیں خالی چھوٹا حکمت سے اور لمبا حماقت سے۔ کہا سخاوی نے
میں اسپر واقف نہیں ہوا لیکن عائشہ سے اس طرح مرفوع
روایت ہے تمام نیکی درمیانہ قد میں رکھی گئی ہے یعنے معتدل
میں جو نہ لمبا ہو اور نہ چھوٹا ہو یعنے نہ بہت لمبا اور نہ بہت چھوٹا
جیسے کہ آنحضرت کی شمائل تھے اور حسن بن علی سے مرفوع
روایت ہے تحقیق اللہ تعالی نے بیوقوفی لمبے آدمی میں رکھی
ہے اور ہوج بفتحتین حمق کو کہتے ہیں اور ضمہ سے قلت عقل
کو **حدیث** کسی نے کسی کو اوسکے قدر سے بلند نہیں کیا مگر
جتنا اسکو بلند کیا اتنا ہی آپ اوسکے نزدیک (بلکہ زیادہ) پست ہوا
یہ مرفوع نہیں لیکن مثل اسکے بیہقی کے مناقب شافعی میں ہے
یعنے کسی کو اوسکے قدر سے زیادہ اکرام نہیں کیا مگر جو وہ سمجھتا تھا بقدر
اوسکے میرے اوسکا اکرام پایا تھا پست ہوا **حدیث** دوستوں کے
مجلس تنگ نہیں ہے۔ دیلمی نے حسن سے مرفوع روایت بلا سند
ذکر کی ہے اور بیہقی نے شعب میں ذی النون مصری کا قول اوسکے معنی
میں نقل کیا ہے **حدیث** نہیں عذاب کرتا میں اوس شخص کو جو اللہ
کی بیفرمانی کرے بیچ تیرے بمثل اسکے کہ اطاعت کرے اللہ کی اسمیں اسکیلئے سخاوی
نے سفید چھوڑی اور اسپر کچھ کلام نہیں کیا **حدیث** اللہ تعالی کے نزدیک کوئی
شئے دلوں کی شکستگی باندھنے سے بہت بہتر نہیں کہا سخاوی نے میں اسکو مرفوع
نہیں جانتا **حدیث** نہیں معزول ہوا وہ شخص جسکا بیٹا والی ہوا کہا ہمارے
شیخ نے اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں بلکہ یہ لفظوں میں موضوع ہے اور معنی میں
باطل ہے **حدیث** نہیں ہے کسی کی نیت حدیث میں مگر شرافت اسکو بلند کیا ہے خطیب

لا يحفظ مرفوعا وانما هو قول ابن هارون حديث
ما عز بشئ الا وهان وهو معنى الحديث الصحيح عن
انس حق على الله ان لا يرفع شئ من الدنيا الا وضعه
اخرجه البخاري حديث ما فضلكم ابو بكر بفضل
صوم ولا صلوة ولكن بشئ وقر في قلبه اى سكن وثبت و
استمر واستقر من ذكر الرب وهو في الاحياء وقال
العراقي لم اجده مرفوعا وهو عند الحكيم الترمذي
في النوادر من قول بكر بن عبد الله المزني حديث
ما كثر اذان بلدة الا قل بردها اخرجه الديلمي بلا سند
عن علي وفي اللآلي حديث ما من مدينة يكثر اذانها
الا قل بردها موضوع حديث ما كل مرة تسلم
الجرة ليس بحديث حديث ما امتلأت دار من الدنيا
حبرة الا امتلأت منها عبرة قال العراقي رواه ابن
المبارك عن عكرمة بن عمار عن يحيى بن كثير
مرسلا والحبرة بفتح الحاء المهملة وسكون الموحدة
السرور ومنه قوله تعالى (فهم في روضة يحبرون)
اى يسرون والعبرة الدمع السائل حديث
ما من ليلة الا ينادي مناد يا اهل القبور من تغبطون
فيقولون اهل المساجد الخ لم يوجد له اصل
حديث ما من جماعة اجتمعت الا وفيهم ولي
الله لا هم يدرون به ولا هو يدري بنفسه لا اصل له وهو
كلام باطل فان الجماعة قد تكون فجارا يموتون على
الكفر والفجور كذا ذكره بعضهم ولو صح سنده فباب
التاويل واسع عندهم حديث ما من نبي
نبئ الا بعد الاربعين قال ابن الجوزي انه موضوع

یہ مرفوع محفوظ نہیں لیکن یہ قول ابن ہارون کا ہے حدیث
نہین عزت پای کسی شئے نی مگر وہ پست ہوگئے یہ صحیح حدیث کی معنی
ہین جو بخاری نے انس سے روایت کی ہے حق ہے اللہ تعالی پر کہ
جو شئی دنیا مین بلند ہوئی اسکو پست کریگا حدیث تمپر ابوبکر روزی
اور نماز سے فضیلت نہین لے گیا لیکن اوس شئے سے جو اوسکے دلمین ثابت ہوگی
ہے - یعنی وہ ساکن ہوا اور ثابت ہوا اور ٹہیرا اور اوسنے قرار پکڑا اللہ تعالی کے
یاد سے - یہ احیاء مین ہے اور کہا عراقی نے مینے اسکو مرفوع نہین پایا اور حکیم
ترمذی نوادر مین کہتا ہے کہ یہ قول بکر بن عبداللہ مزنی کا ہے حدیث
کسی شہر کی اذان زیادہ نہین ہوئے مگر اوسکی سردی کم ہوئی ہے - اسکو دیلمی نے
بلا سند علی سے نقل کیا ہے اور لآلی مین ہے جس شہر کے اذان زیادہ ہونگے
اوسکی سردی کم ہوئی موضوع ہے حدیث ہر مرتبہ ٹہلیا سلامت
نہین رہتی - یہ حدیث نہین حدیث کوئی گھر دنیا مین خوشی
سے پر نہین ہوا مگر وہ رونے سے پر ہوگیا کہا عراقی نے اسکو ابن مبارک نے
عکرمہ بن عمار سے اوسنے یحیی بن کثیر سے مرسل روایت کیا ہے اور حبرہ
بفتح حا و سکون با کے معنے خوشی کے ہین اور اسی سے قول اللہ تعالی
کا ہے (پس وہ باغ مین خوشی کرتی ہین) اور عبرہ کے معنے آنسو
جاری کرنے کے ہین حدیث کوئی رات نہین مگر اوس
مین آوازہ کرنیوالا آوازہ کرتا ہے ای صاحبان قبر تم کسکا حسد کرتے
ہو کہتے ہین مسجد والون کا الخ اس کا اصل نہین پایا گیا ۔
حدیث کوئی ایسی جماعت جمع نہین ہوتی جسمین ولی اللہ کا نہو نہ
اوسکو لوگ جانتے ہین اور نہ وہ خود جانتا ہے اسکا کچھ اصل نہین یہ
کلام باطل ہے اسلئے کہ جماعت کبھی فاسقون سے ہوتی ہے اور کفر یا
گناہ پر مرتے ہین ایسا ہی بعضون نے ذکر کیا ہے اگر اس کی سند
صحیح ہو جائی تو باب تاویل کا اونکی نزدیک کشادہ ہے حدیث کوئی شخص
نبی نہین ہوا مگر بعد چالیس سال کے کہا ابن جوزی نے یہ موضوع ہے

ذکره الزرکشی وسکت عنه السیوطی قلت ویعارضه
نص قوله تعالی فی یحیی (وآتیناه الحکم صبیا) وفی
یوسف (واوحینا الیه لتنبئنهم بامرهم هذا)
الایة ولو ثبت یحمل علی الغالب **حدیث**
ما النار فی الیبس باسرع من الغیبة فی حسنات
العباد ذکره فی الاحیاء وقال العراقی لم اجد له اصلا
والیبس بفتحتین وبضم فسکون الیابس والمراد به
الحطب الیابس ونحوه **حدیث** ما وسعنی ارضی
ولا سمائی ولکن وسعنی قلب عبد المؤمن فی الاحیاء وقال
لم ار له اصلا وقال ابن تیمیة هو مذکور فی الاسرائیلیات
ولیس له اسناد معروف عن النبی علیه السلام وفی الذیل
وهو کما قال ومعناه وسع قلبه الایمان بی ومحبتی والا
فالقول بالحلول کفر وقال الزرکشی وضعه الملاحدة
وقال السیوطی اخرجه احمد فی الزهد عن وهب بن منبه
ان الله فتح السموات لحزقیل حتی نظر الی العرش
فقال حزقیل سبحانک ما اعظم شانک یا رب فقال
الله ان السموات والارض ضعفت عن ان تسعنی
ووسعنی قلب العبد المؤمن الوادع اللین انتهی وفیه ایما
الی معنی قوله تعالی (انا عرضنا الامانة علی السموات و
الارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها
الانسان) **حدیث** مت مسلما ولا تبال قال السخاوی
لا اعلمه بهذا اللفظ قلت معناه صحیح لقوله تعالی
(ولا تموتن الا وانتم مسلمون) **حدیث** المجرة
باب السماء ذکره فی النهایة من غیر عزو **حدیث**
المحبة مکتبة لهما ومعنی حدیث حبک الشیء یعمی ویصم

اسکو زرکشی نے ذکر کیا ہے اور سیوطی اس سے چپ رہا میں کہتا ہوں
یہ آیت جو یحیٰی علیہ السلام کی حق میں ہے اسکی معارض ہے (اور ہمنے اوسکو
لڑکپن میں حکم دیا) اور یوسف علیہ السلام کی حق میں ہے (اور اوسکے طرف
ہمنے وحی کی تو اونکو اس امر کی خبر دیگا) اگر یہ ثابت ہوجاوے تو غالب پر محمول
ہوگی **حدیث** نہیں آگ لکڑی میں جلدی کرنیوالی غیبت سے جو بندوں
کے نیکیوں میں جلدی کرتی ہے یہ احیا میں مذکور ہے اور کہا عراقی نے
اسکا اصل نہیں پایا اور یبس بفتحتین وبضم اول وسکون ثانی مراد اس سے خشک
لکڑی ہے یا جو اوسکی مثل ہو **حدیث** زمین اور آسمان گنجایش نہیں رکہتا
لیکن مومن آدمی کا دل میرے گنجایش رکہتا ہے۔ احیا میں ہے اور کہا عراقی نے
مینے اسکا اصل نہیں دیکہا اور کہا ابن تیمیہ نے یہ اسرائیلیوں میں مذکور ہے اور آنحضرت
سے اسکی کوئی اسناد نہیں ہے اور ذیل میں ہے جیسا اوسنے کہا اور
معنے اسکے یہ ہیں آدمی کا دل ایمان اور میرے محبت سے پر ہوتا ہے۔ ورنہ
قائل حلول کا ہونا کفر ہے۔ اور کہا زرکشی نے اسکو ملاحدوں نے وضع
کیا ہے اور کہا سیوطی نے احمد نے زہد میں وہب بن منبہ سے روایت کی
اللہ تعالیٰ نے حزقیل کے لئے آسمان کہولدئے تاکہ اوسنے عرش کے طرف نظر
کی پہر کہا حزقیل نے تو پاک ہے بڑا ہے شان تیرا اے میرے رب فرمایا اللہ تعالیٰ
نے آسمان اور زمین میری گنجایش سے ضعیف ہیں اور مومن متقی آدمی
کا دل میرے لئے کافی ہوتا ہے انتہی اور اسمیں اس آیت کیطرف اشارہ
ہے (ہمنے امانت کو آسمان اور زمین کے پیش کیا اور انہوں نے اوسکو اوٹہانے
سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اوسکو اوٹہایا) **حدیث**
تو مسلمان ہوکر مر اور پرواہ نہ کر۔ کہا سخاوی نے میں اسکو ان لفظوں سے
نہیں جانتا۔ میں کہتا ہوں معنی اسکے اس آیت کی موجب صحیح ہیں
(اور نہ مرو تم مگر اوس حالت میں کہ تم مسلمان ہو) **حدیث** مجرہ دروازہ
آسمان کا ہے۔ نہایہ میں بلا سند مذکور ہے **حدیث** محبت محبت والے کو
گرانیوالی ہے یہ اس حدیث کی معنی ہیں محبت تیری کسی شے سے تجکو اندہا اور بہرا کرتی ہے

حدیث محبة الآباء صلة فی الابناء قال السخاوی لم اقف علیه بهذا اللفظ **حدیث** المحسود مرزوق بیض له السخاوی ولم یتکلم علیه قلت لانه کلما حسده اخوانه رفع شانه اذا کان شاکرا لانعمه لقوله تعالی (لئن شکرتم لازیدنکم **حدیث** مداد العلماء افضل من دماء الشهداء قال الخطیب موضوع ذکره الزرکشی وقال هو من کلام الحسن البصری وروی مرفوعا بلفظ وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح علیهم قال السخاوی رواه ابن عبد البر من حدیث ابی الدرداء مرفوعا بلفظ یوزن یوم القیمة مداد العلماء بدم الشهداء وللخطیب فی تاریخه من حدیث نافع عن ابن عمر رفعه وزن حبر العلماء بدم الشهداء فرجح علیهم وفی سنده محمد بن جعفر اتهم بالوضع قلت ومعناه صحیح لان نفع دم الشهید قاصر ونفع قلم العالم متعد حاضر

حدیث المرء بسعده لا بابیه ولا بجده هو معنی حدیث من بطا به عمله لم یسرع به نسبه ویمکن ان یراد ویقال ولا بجده ولا بکده وقد ضبط حدیث لا ینفع ذا الجد منک الجد بفتح الجیم وفی روایة بکسرها

حدیث المرء علی دین خلیله فلینظر من یخالل رواه ابو داود والترمذی وحسنه وغیرهم من حدیث ابی هریرة به مرفوعا قال الزرکشی فاخطا ابن الجوزی فاورده فی الموضوعات

حدیث المرض ینزل جملة واحدة والبرء ینزل قلیلا قلیلا قال السخاوی رواه الحاکم فی تاریخه والخطیب فی المتفق والدیلمی من طریق الحارث بن عبد الله الصنعانی بسنده عن عائشة به مرفوعا وهو باطل فالصنعانی

حدیث باپون کی محبت بیٹون مین وصل کرتا ہی - کہا سخاوی نے مین اسپر ان لفظون واقف نہین ہوا **حدیث** محسود رزق دیا جاتا ہی سخاوی نے اسکیلیے سفیدی چھوڑی ہی اور اسپر کچھ کلام نہین کیے مین کہتا ہون یہ اسلیے ہے کہ جب اوسکی بہائی اوسکا حسد کرتی ہین تو اسکا شان بلند ہوتا ہی اگر وہ اللہ تعالی کی نعمتونکا شکر کرے (اگر تم شکر کروگی تو تمکو زیادہ دینگی)

حدیث عالمونکی دوات کے سیاہی شہیدونکی خون سے افضل ہے - کہا خطیب نے موضوع ہی اسکو زرکشی نے ذکر کیاہی اور کہاکہ یہ کلام حسن بصری کی ہی اور ان الفاظ سے مرفوع روایت ہی عالمون کے سیاہی شہیدونکی خون کے مقابلی وزن کی گئی پس اوسی ترجیح پائیہ اور کہا سخاوی نے اسکو ابن عبد البر نے ابی الدرداء سے ان لفظونسے روایت کیا ہے قیامت کی دن عالمون کے سیاہی شہیدونکی خون کے مقابلہ مین وزن کیجائیگی اور تاریخ خطیب مین نافع ابن عمر سے مرفوع روایت کرتا ہی عالمونکی سیاہی شہیدون کے خون سے مقابلہ کی گئی پس اوسنے ترجیح پائی اور اوسکی سند مین محمد بن جعفر ہے جسکو وضع کی تہمت لگائی گئی ہے مین کہتا ہون معنے اسکی صحیح ہین اسلیے کہ شہیدونکی خون کا نفع کم ہے اور عالم کی قلم کا نفع متعدی ہے

حدیث آدمی اپنی طالع بخت سے ہے یہ اس حدیث کی معنے ہین جس شخص کے عمل اوسے دور رہین نسب اوسکی اوسکے ساتھ جلد نہین کرتی اور ممکن ہے کہ اسکے اسطرح معنے کیے جائین کہ اپنی کوشش اور محنت سے اور یہ حدیث ضبط کی گئی ہی اور نہین نفع دیتی صاحب کوشش کو عذاب تیرے سے کوشش اور جد بفتح جیم دو طرح سے مروی ہے

حدیث آدمی اپنے دوست کے دین پہ ہے پس چاہیے کہ دیکھے کس سے دوستی کرتا ہے اسکو ابو داود اور ترمذی وغیرہ نے ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا ہی کہا زرکشی نے ابن جوزی نے خطا کیا ہی کہ اسکو موضوعات مین درج کیا ہی

حدیث مرض یکدفعہ نازل ہوتی ہی اور صحت آہستہ آہستہ نازل ہوتی ہی کہا سخاوی نے اسکو حاکم نے تاریخ مین اور خطیب نے متفق مین اور دیلمی نے طریق حارث بن عبد اللہ صنعانی سے عائشہ سے مرفوع روایت کیا ہے اور یہ باطل ہے اس لیے کہ صنعانی

انهم بالوضع وقد قال الخطيب عقيب ايراده له انه
اخطأ فيه خطاء فظيعا واتى امرا شنيعا ولا يثبت عن
النبي عليه السلام بوجه من الوجوه ولا عن احد من الصحابة
وانما هو قول عروة بن الزبير وقال السيوطي رواه الديلمي و
الحاكم في التاريخ من طريق عبد الله بن الحارث عن عائشة
مرفوعا انتهى وكلامه يفيد انه غير موضوع كما لا يخفى +
حديث المريض انينه تسبيح وصياحه تكبير ونفسه
صدقة ونومه عبادة ونقله من جنب الى جنب جهاد في سبيل
الله قال العسقلاني انه ليس بثابت **حديث** مسح الرقبة
امان من الغل قال النووي في شرح المهذب انه موضوع
قلت لكن رواه ابو عبيد القاسم عن القاسم بن عبد
الرحمن عن موسى بن طلحة قال من مسح قفاه مع رأسه
وقي من الغل والحديث موقوف الا انه في الحكم مرفوع
لان مثله لا يقال بالرأي ويقويه ما رواه مرفوعا من مسند
فردوس من حديث ابن عمر لكن بسند ضعيف والضعيف
يعمل به في فضائل الاعمال اتفاقا ولذا قال ائمتنا ان مسح
الرقبة مستحب او سنة **حديث** مسح العينين
بباطن انملتي السبابتين بعد تقبيلهما عند سماع
قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله مع قوله اشهد
ان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبالاسلام
دينا وبمحمد عليه السلام نبيا ذكره الديلمي في الفردوس
من حديث ابي بكر الصديق ان النبي عليه السلام قال من
فعل ذلك فقد حلت عليه شفاعتي قال السخاوي لا
يصح واورده الشيخ احمد الرداد في كتابه موجبات الرحمة
بسند فيه مجاهيل مع انقطاعه عن الخضر عليه السلام

وضع سے متہم ہے اور کہا خطیب نے اوسکے حق مین بعد لانے اس حدیث کے
کہ اوسنے بڑی سخت خطا کی ہے اور برا کام کیا ہے یہ حدیث آنحضرت سے کسی وجہ
سے ثابت نہیں ہوتی اور نہ کسی صحابی سے یہ قول عروہ بن زبیر کا ہے
اور کہا سیوطی نے دیلمی اور حاکم نے تاریخ مین عبد اللہ بن حارث سے
عائشہ سے مرفوع روایت کی ہے انتہی اور کلام اوسکے اس امر
کا فائدہ دیتی ہے کہ یہ موضوع نہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے
حدیث مریض کے ہائے اوسکی تسبیح ہے چلانا اوسکا تکبیر ہے اور
سانس اوسکا صدقہ ہے اور سونا اوسکا عبادت ہے اور اوسکا ایک پہلو سے
دوسرے پہلو ہونا جہاد ہے کہا عسقلانی نے یہ ثابت نہیں ہے **حدیث**
گردن کا مسح طوق سے امان ہے کہا نووی نے شرح مہذب مین یہ موضوع ہے
مین کہتا ہون لیکن اسکو ابو عبید القاسم نے قاسم بن عبد الرحمن سے
اونے موسی بن طلحہ سے روایت کیا ہے کہ کہا اونے جو شخص اپنے گردن
کو ساتھ سر کے مسح کرے گا طوق سے نگاہ رکھا جائیگا اور یہ حدیث موقوف ہے
لیکن حکم مرفوع مین ہے اسلئے اسطرح قیاس سے نہیں کہا جاتا اور یہ روایت
مرفوع جو مسند فردوس مین ابن عمر سے سند ضعیف سے مروی ہے اوسکی تقویت
کرتی ہے اور حدیث ضعیف فضائل اعمال مین بالاتفاق معمول بہ ہے اسیواسطے
ہمارے اماموں نے کہا ہے کہ گردن کا مسح مستحب ہے یا سنت ہے **حدیث** دونو
آنکھونکا مسح کرنا دونو سبابہ کی پوریون سے بعد چومنے ان دونو کی وقت سننے اس قول
موذن کے مین گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول اللہ کے ہین معہ اس قول کے
مین گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ اوسکا ہے اور رسول اسکا مین راضی ہوا ہون
اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد علیہ السلام کے نبی ہونے سے
اسکو دیلمی نے فردوس مین ابی بکر صدیق سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا
جسنے یہ کیا اوسکے لئے میری شفاعت حلال ہوئی کہا سخاوی نے یہ صحیح
نہیں ہے اور اسکو شیخ احمد الرداد نے کتاب موجبات الرحمۃ مین سند
مجہول اور منقطع سے خضر علیہ السلام سے روایت کی ہے

وکل مایروی فی هذا فلا یصح رفعه البتة قلت واذا
ثبت رفعه علی الصدیق فیکفی العمل به لقوله علیه السلام
علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین وقیل لا یفعل
لا ینهی وغرابته لا تخفی علی ذوی النهی **حدیث**
المصائب مفاتیح الارزاق ترجمه السخاوی ولم یتکلم علیه قلت
وهو یحتمل فی المعنی احتمالین احدهما انه یجبره فی مصیبته و
یعوضه خیرا منه کما یشیر الیه حدیث اللهم اجرنی فی مصیبتی و
اخلف لی خیرا منها وثانیهما ما اشتهر من قولهم مصائب قوم
عند قوم فوائد ومن اللطائف موت الحمیر عرس الکلاب
حدیث مصارعته علیه السلام ابا جهل لا اصل له کما
ذکره الحلبی فی حاشیة الشفاء **حدیث** مصر طیب
الارضین ترابا وعجمها اکرم العجم انسابا قال العسقلانی
یذکر معناه عن عمرو بن العاص ولا اعرفه مرفوعا انتهی
ولعل المراد بعجمها الیهود والنصاری فانهم من نسب
یعقوب بن اسحاق بن ابراهیم الخلیل علیهم السلام
حدیث مصر کنانة الله فی ارضه ما طلبها عدو الا
اهلکه الله وکنانة السهم بالکسر جعبة من جلد لا خشب فیها
او بالعکس علی ما فی القاموس قال السخاوی لم ار الحدیث
بهذا اللفظ وورد بمعناه احادیث لا یصح منها شئ
لکن فی صحیح مسلم عن ابی ذر مرفوعا انکم ستفتحون
ارضا یذکر فیها القیراط فاستوصوا باهلها خیرا فان
لهم ذمة ورحما قال الزهری الرحم باعتبار هاجر والذمة
باعتبار ابراهیم ای ابن النبی علیه السلام وقال العسقلانی
اراد بالذمة العهد الذی دخلوا به فی الاسلام ایام عمر
فان مصر فتحت صلحا وفی هذا الحدیث من اعلام

اور جو اس باب مین مروی ہی وہ مرفوع نہین ہے مین کہتا ہون جب
ابو بکر صدیق تک اوسکی سند ثابت ہوگئی تو عمل کے لئے اتنا ہے
کفایت کرتا ہی اسلئے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی لازم پکڑو میری سنت اور سنت
خلیفون ہدایت والونکی اور بعضون نے کہا ہی کہ نہ کری اور نہ منع کری اور غرابت اسکی
صاحبان دانائی پر پوشیدہ نہین **حدیث** مصیبتین رزق کی کنجیان
ہین - سخاوی نے اسمین لایا ہی اوسپر کچہ کلام نہین کیا مین کہتا ہون اسکے
دو معنی ہو سکتے ہین ایک کہ اللہ تعالی اسکو بعد مصیبت کی بہتر اس سے بدلہ عنایت
کرتا ہی جیسا کہ یہ حدیث اوسکی طرف اشارہ کرتی ہی یا اللہ مجہی میرے مصیبت مین
اجر دے اور بہتر اوس سے میرا خلیفہ کر اور دوسرے یہ ہین ایک قوم کی مصیبتین دوسرے
کے فوائد ہین اور لطیفہ ہی گدہون کی موت کتون کا عرس ہے **حدیث** آنحضرت کا ابو جہل
کو پچہاڑنا اسکا کچہ اصل نہین جیسا کہ حلبی نے حاشیہ شفار مین ذکر کیا ہی **حدیث**
مصر کی زمین پاکتر زمینون سے ہے اور اسکی عجم نسب مین اور عجمون سے اچہی ہین کہا
عسقلانی نے اسکی معنے عمرو بن العاص سے ذکر کئے گئے ہین اور مین اسکو مرفوع
نہین جانتا انتہی شاید مراد عجم سے یہود نصاری ہونگے کیونکہ یہ یعقوب بن
اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کی نسب سے ہین **حدیث** مصر
زمین مین اللہ کا تیر ہے جس نے اسکا ارادہ کیا اللہ تعالی نے اوسکو ہلاک کیا
ہے - کہا سخاوی نے مین نے یہ حدیث ان الفاظ سے نہین دیکہے اور
اسکے معنے مین بہت حدیثین وارد ہوئے ہین ان سے کوئی صحیح نہین ہے
لیکن صحیح مسلم مین ابی ذر سے مرفوع روایت ہی قریب ہی کہ تم ایک
زمین فتح کروگی جس مین قیراط کا ذکر کیا جاتا ہی اسکے اہل کو نیکی کے
وصیت کرو اسلئے کہ انکی لئے ذمہ ہی اور رحم کہا زہری نے رحم
باعتبار ہاجر علیہا السلام کی اور ذمہ باعتبار ابراہیم بن محمد علیہ
السلام کے - کہا عسقلانی نے مراد ذمہ سے عہد ہے جسکی
سبب سے اسلام مین حضرت عمر کے وقت داخل ہوئے اسلئے
کہ مصر صلح سے فتح کیا گیا تہا اور اس حدیث مین +

نبوته علیه السلام فتح مصر واعطاء اهلها العهد و
کذا قال الزرکشی لا اصل له لکن فی الطبرانی من حدیث
کعب بن مالك اذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خیرا
فان لهم ذمة واصله فی مسلم وقال السیوطی فی کتاب الخطط
یقال ان فی بعض کتب الالهیة مصر خزائن الارض کلها
فمن ارادها بسوء قصمه الله وعن کعب الاحبار مصر
بلد معافات من الفتن من ارادها بسوء کبه الله علی
وجهه وعن ابی موسی الاشعری اهل مصر الجند الضعفاء
ما کادهم احد الا کفاهم الله مؤنته قال تبیع بن عامر
الکلاعی فاخبرت بذلك معاذ بن جبل فاخبرنی
ان بذلك اخبره رسول الله علیه السلام وقد ورد لفظ
الکنانة فی الشام اخرجه ابن عساکر عن عون بن عبد الله
بن عتبة قال قرأت فیما انزل الله علی بعض الانبیاء
ان الله یقول الشام کنانتی فاذا غضبت علی قوم رمیتهم
منها بسهم **حدیث** المضمضة والاستنشاق
ثلثا فریضة للجنب موضوع مبناه وان کان صحیحا عندنا
معناه **حدیث** المعاصی تزیل النعم قال السخاوی
لم اقف علیه یعنی مرفوعا والا فهو کلام کثیر من السلف
وقال الشاعر۔ اذا کنت فی نعمة فارعها ۔ فان المعاصی تزیل
النعم ۔ ذکره ابن الربیع ویؤیده فی المعنی قوله تعالی (ان الله
لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم) وقوله تعالی
فکفرت بانعم الله فاذاقها الله لباس الجوع الایة
حدیث المعدة بیت الداء والحمیة رأس الدواء
هو من کلام الحارث بن کلدة طبیب العرب ولا
یصح رفعه الی النبی علیه السلام وفی الاحیاء مرفوعا

علامت نبوت آنحضرت علیه السلام کی ہے مصر کے فتح اور دینے
کے اہلون نے عہد دنیا اور ایسا ہی کہا زرکشی نے اسکا کچھ اصل نہین
لیکن طبرانی مین کعب بن مالک سے ہی جب مصر فتح ہو جاے تو قبطیونکو
نیکی کی وصیت کرو اسلیے کہ اونکو لیے ذمہ ہی اور اصل اسکا مسلم مین
ہے اور کہا سیوطی نے کتاب الخطط مین بعض کتب الٰہیہ مین لکھا ہے
کہ مصر تمام زمین کا خزانہ ہی جو شخص اس سے برائی کا ارادہ کرتا ہی اوسکو اللہ
تعالی توڑتا ہی اور کعب الاحبار سے ہے مصر ایسا شہر ہے جو فتنون سے
بچایا گیا ہے جو شخص اوس سے برائی کا ارادہ کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی منہ
کے بل گراتا ہے اور ابو موسی اشعری سے ہے اہل مصر کے ضعیف لشکر ہین جو
اونکی نزدیک ہوتا ہی تو اللہ تعالی سختی سے اونکو کافی ہوتا ہی کہا تبیع بن عامر
الکلاعی نے یہ خبر معاذ بن جبل کو سنائی اوس نے مجھے خبر دی کہ یہ خبر اسکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی اور لفظ تیر کا شام کے حق مین بھی وارد ہوا ہے اسکو
ابن عساکر نی عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کیا ہی کہا اوسنے مینے بعض
نبیونکے صحیفے مین پڑھا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے شام تیر میرا ہی جب مین کسی قوم پر غصہ کرتا
ہون تو اوسکو اس تیر سے مارتا ہون **حدیث** کُلی کرنی اور ناک مین پانی
ڈالنا جنبی کیلیے فرض ہی۔ موضوع ہی۔ گو معنے اسکے ہمارے نزدیک صحیح ہین
حدیث گناہ نعمتون کو دور کرتی ہین۔ کہا سخاوی نے مین اسکی مرفوع
ہونی پر واقف نہین ہوا ورنہ یہ پہلے لوگون سے اسطرح کے بہت کلام ہے
کہا شاعر نی۔ جب تو کسی نعمت مین ہو تو اوسکی رعایت کر۔ اسلیے کہ گناہ
نعمتون کو دور کرتی ہین۔ ابن ربیع نے اسکو ذکر کیا ہی اور معنی مین قول اللہ تعالی
کا اوسکی تائید کرتا ہی (تحقیق اللہ تعالی نہین بدلتا جو چیز کسی قوم مین ہوتا
تغیر کرین جو اونکے نفسو مین ہے) اور قول اللہ تعالی (پس کفر کیا اوس نے اللہ کے
نعمتون سے تو اللہ تعالی اوسکو بھوکھ کے لباس کا مزہ دیا) **حدیث** معدہ
بیماریونکا گھر ہے اور پرہیز سر دوا اونکی ہے یہ کلام حارث بن کلدہ کے جو
طبیب عرب کا ہی اور حضرت تک پہنچنا اسکا ثابت نہین اور احیا مین مرفوع روایت ہے

البطنة اصل الداء والحمية اصل الدواء وعودوا كل
جسد بما اعتاد قال العراقی لم اجد له اصلا وكذا
حديث المعدة حوض البدن والعروق اليها واردة
قال الدارقطنی لا يعرف هذا من كلام النبی عليه
السلام وانما هو من كلام عبد الملك بن سعيد بن الجعد
وقال الزركشی فی الحديث الاول لا اصل له وانما هو من
كلام بعض الاطباء وقال السيوطی اخرج ابن ابی الدنيا
فی كتاب الصمت عن وهب بن منبه قال اجتمعت
الاطباء علی ان رأس الطب الحمية قلت واجتمعت الحكماء
علی ان رأس الحكمة الصمت واخرج الخلال من حديث
عائشة مرفوعا الازم دواء والمعدة بيت الادواء وعودوا
بدنا ما اعتاد انتهی والازم بفتح فسكون الحمية
حديث معلم الصبيان اذا لم يعدل بينهم كتب يوم القيامة
مع الظلمة من قول مكحول وهو سيد التابعين من
اهل الشام **حديث** المغتاب والمستمع شريكان
فی الاثم ذكره فی الاحياء ولم يخرجه العراقی فلا يعرف
له اصل فی مبناه الا انه صحيح فی معناه اذا كان المستمع
سمع بسمع رضاء ففی الطبرانی عن ابن عمر مرفوعا نهی
عن الغيبة وعن الاستماع فی الغيبة وفی التنزيل
(ولا يغتب بعضكم بعضا) الآية وقد ورد من اغتيب
عنده اخوه المسلم فلم ينصره وهو يستطيع اذله الله تعالی فی الدنيا
والآخرة رواه ابن ابی الدنيا فی ذم الغيبة عن انس
حديث المقل ترجمه السخاوی ولم يتكلم عليه قال
ابن الربيع ولم اعرف معناه قلت وقد ذكر فی القاموس
له معان منها الطرد والغمس والغوص فی الماء وغيرها

پیٹ چڑھ بیماریون کی ہے اور پرہیز جڑھ دواؤنکی ہے اور عادت
ڈالو ہر جسم کو جس سے وہ عادت پکڑنیوالا ہی۔ کہا عراقی نی مینے اسکا اصل
نہین پایا اور اسیطرح اس حدیث کا معدہ بدن کا حوض ہے اور رگین
اوسکی طرف وارد ہوتی ہین الخ کہا دارقطنی نے یہ آنحضرت سی
نہین ہے لیکن یہ کلام عبد الملک بن سعید بن الجعد کی ہے
کہا زرکشی نی اول حدیث مین سکا کچھ اصل نہین ہان بعض
طبیبون کے کلام ہی اور کہا سیوطی نی ابن ابی الدنیا کتاب الصمت
مین وہب بن منبہ سے لایا ہے کہ طبیبونے اس امر پہ اتفاق
کیا ہے کہ سردار طب کا پرہیز ہے مین کہتا ہون حکمانی اسبات
پر اتفاق کیا ہے سردار حکمت کا خاموشی ہی اور خلال نی عائشہ
سے مرفوع روایت کی ہی پرہیز دوا ہی اور معدہ گھر ہے بیماریون
کا اور بدن کو اس سے عادت ڈالو جس سے اوسنے عادت پکڑی
ہے **حدیث** لڑکون کا معلم جب اونمین عدل نکری تو قیامت
کے دن ظالمون کے ساتھ لکھا جائیگا۔ یہ مکحول کا قول ہے جو اہل شام
کے تابعینونمین سردار ہی **حدیث** غیبت کرنیوالا اور سننیوالا گناہ
مین دونو شریک ہین احیا مین مذکور ہی عراقی اسکو نہین لایا پس
اسکی بنا ثابت نہین لیکن یہ معنی مین صحیح ہی جب سننی والی نے
رضا سے سنی ہو۔ طبرانی مین ابن عمر سے مرفوع روایت آئی ہی منع کیا گیا
غیبت سے اور سننے غیبت سی اور قرآن مین ہے (اور غیبت کری
بعض تمہارا بعض کے) اور ابن ابی الدنیا نی ذم غیبت مین انس
سے روایت کی ہی کہ جس شخص کے پاس بہائی مسلمان کی غیبت کی
جائی اوسکی مدد نہ کری حالانکہ وہ اسکی مدد کی طاقت رکھتا ہی تو اللہ تعالی
اوسکو دنیا اور آخرت مین ذلیل کریگا **حدیث** المقل سخاوی ترجمہ مین
لایا ہی اور سپر کچھ کلام نکی۔ کہا ابن ربیع نے مین معنے اسکی نہین جانتا کہتا ہون
قاموس مین اسکی بہت معنی مذکور ہین تکبر ڈوبنا پانی مین غوطہ لگانا وغیرہ

قال والمناسب هنا انه بالضم الكندر الذی
يتدخن به اليهود والظاهر ان المناسب فی هذا المقام
هو مقل الذباب فی الطعام وهو غمسه وقد تقدم
عن المغرب ان حديث اذا وقع الذباب فی آناء احدكم
فامقلوه صحيح مرفوع واما فامقلوه ثم انقلوه فمصنوع
وموضوع **حديث** المقام بمكة سعادة والخروج
منها شقاوة لا اصل له فی المرفوع وانما ذكره الحسن البصری
فی رسالته **حديث** ملعون من زاد ولم يشتر
قال السخاوی لا اعلمه فی المرفوع قلت لكن ثبت النهی
عن النجش وهو ان يزيد فی سوم شئ ولم يرد شراءه
حديث من ابتلی ببليتين فليختر اسهلهما هو معنی
قول عائشة ما خير رسول الله عليه السلام بين امرين
الا اختار ايسرهما ما لم يكن اثما **حديث** من اتت
عليه اربعون سنة ولم يغلب خيره شره فليتجهز الی
النار اخرجه الازهری بسنده الی ابن عباس به
مرفوعا واشار اليه الخطيب حيث قال عجب من المؤلف تقريره
وعلامة الوضع لائحة عليه قلت ان كان العلامة
علی اسناده فسلم والا فليس فی معناه ما يدل علی بطلان
سناه وفی بعض الالفاظ العامة فالموت خير له
ويؤيده حديث من لم يرعو عند الشيب ويستحی من العيب
لم يخش الله فی الغيب فليس لله فيه حاجة ذكره
الديلمی بلا سند عن جابر مرفوعا وما احسن قول
ابی يزيد لما رأی وجهه فی المرآة ظهر الشيب ولم يذهب
العيب وما ادری ما فی الغيب **حديث** من اراد ان يؤتيه
الله علما بغير تعلم وهدی بغير هداية فليزهد فی

کہا اور مناسب اسجگہ معنے خوشبوئی کی ہین جس سے یہود دہونی
لیتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ مناسب اسجگہ مکھی کا طعام مین ڈبونا ہے
اور مغرب سی یہہی گذر چکا ہی کہ یہ حدیث (جب مکھی کسی کے برتن
مین گرے تو اوسکو ڈبو لو) صحیح مرفوع ہی لیکن یہ لفظ ڈبو کر پہر اوسکو
نکالو) موضوع ہین **حديث** مکہ مین ٹہیرنا سعادت ہی اور
نکلنا اوس سے بدبختی ہے اسکا مرفوع ہونا ثابت نہین لیکن
حسن بصری نے اپنے رسالہ مین ذکر کیا ہے **حديث** ملعون
ہے وہ شخص جس نے زیادہ کیا اور نہ خریدا کہا سخاوی نے مین اسکا
مرفوع ہونا نہین جانتا مین کہتا ہون لیکن نہی نجش سے ثابت
ہے نجش کہتے ہین کسی شی کا بہاو بڑہانا اور ارادہ خریدنے کا نہو
حديث جو شخص دو مصیبتون مین گرفتار ہو تو وہ آسان کو اختیار
کرے یہ عائشہ کے قول کے معنے ہین جب رسول اللہ دو امرونکا اختیار دیے
جاتے تو آپ آسان کو اختیار کرتے اگر اوسمین گناہ نہوتا **حديث** جسکی
چالیس برس تک عمر پہونچی اور اوسکی خیر شر پر غالب ہو تو چاہیے کہ آگکے
لئے سامان تیار کرے اسکو ازہری نے سند مرفوع سے ابن عباس سے روایت
کیا ہے اور خطیب نے اسکی طرف اشارت کی ہے اور کہا مؤلف سے اوسکی تقریر سے
تعجب آتا ہے حالانکہ علامت وضع کی اسپر ظاہر ہے مین کہتا ہون اگر علامت
اسناد پر ہے تو مسلم ہے ورنہ اسکے معنے مین کوئی ایسی شے نہین جو اوسکی
بطلان پر دلالت کرے اور بعض الفاظ مین ہے پہر موت اوسکے لئے بہتر ہے
اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے جو شخص وقت بڑہاپے کی رعایت
نہ کرے اور عیب سے حیا نہ کرے اور غیب مین اللہ تعالی سے خوف نکرے تو
اللہ کو اوسکی حاجت نہین یہ دیلمی نے بلا سند جابر سے مرفوع روایت
ذکر کی ہے اور قول ابی یزید کا کیا اچھا ہے جب اس نے اپنے منہ کو آئینہ مین دیکھا
کہا بڑہاپا ظاہر ہوا اور عیب نہین گیا اور مین نہین جانتا کہ غیب مین کیا ہے **حديث**
جو شخص ارادہ کرے کہ اوسکو اللہ تعالی ہدایت اور بے علم سوا اپنی کے دے تو چاہیے کہ دنیا مین زہد کرے

الدنیا لم یوجد له اصل کما فی المختصر ومعناه
صحیح مستفاد من قوله علیه السلام من عمل بما علم
ورثه الله علم ما لم یعلم والله اعلم **حدیث**
من احب حبیبتیه او کریمتیه وفی روایة من اکرم
حبیبتیه فلا یکتبن بعد العصر لا اصل له فی المرفوع
قال السخاوی ولعل المعنی بعد خروج العصر من غیر
ان یکون سراج عنده وقد اوصی الامام احمد بعض
اصحابه ان لا ینظر بعد العصر الی کتاب خرجه الخطیب
قلت وهو من کلام الطبیب کما قال الشافعی الوراق
انما یاکل من دیة عینیه انتهی وفی معناه الخیاط
ارباب الصنایع **حدیث** من احبک لشئ
ملک عند انقضائه لیس بحدیث وانما وجد معناه
منقوشا علی خاتم بعض الحکماء وقد یقتبس ایضا
من کلام العلماء حیث قالوا یجب ان تعبد الله و
تحب لذاته لا لجنته وناره حتی قال الفخر الرازی من تصور
انه لو لم یخلق جنة ولا نارا لم یکن یعبد الله فهو کافر
بالله ولعل وجه ذلک اطلاق قوله تعالی (وما خلقت
الجن والانس الا لیعبدون) وقوله سبحانه (ولیاییین
فاعبدون) وهذا لا ینافی قوله عز وعلا (یدعون
ربهم خوفا وطمعا) سواء تقول المعنی خوفا من غضبه
وطمعا فی رحمته او خوفا من ناره وطمعا فی جنته
فان الثانی من باب الترهیب والترغیب فی عبادته
کما یرغب العبد فی خدمة سیده ویرهب وکذا الولد
فی حق والده **حدیث** من اذل عالما بغیر حق اذله
الله یوم القیمة علی رؤس الخلائق من نسخة

اسکا اصل نہین پایا گیا جیسا کہ مختصر مین ہی اور معنی اسکی صحیح ہین
اس حدیث سی مستفاد ہین جو شخص عمل کری اسکو ساتھہ جو جانتا ہے
تو اسکو اللہ تعالی اس علم کا وارث کریگا جو نہین جانتا اور اللہ تعالی
بہتر جاننی والا ہی **حدیث** جو شخص اپنے آنکھون کو دوست رکھتا ہی
اور ایک روایت مین ہے جو شخص اپنے آنکھونکا اکرام کرتا ہے تو چاہیے کہ وہ
عصر کے بعد نہ لکھی۔ اسکا مرفوع ہونا ثابت نہین کہا سخاوی نے شاید معنی اسکے
یہ ہین بعد خروج عصر کے سوئے چراغ کے اور امام احمد نے بعض اصحاب کو
وصیت کی ہی کہ بعد عصر کے کتاب کیطرف نظر نہ کیجاوی یہ خطیب نے روایت
کی ہی مین کہتا ہون یہ کلام طبیب کے ہی جیسا کہ امام شافعی نے کہا ہے
لکھنے والا اپنی آنکھونکی دیت کھاتا ہی انتہی اور درزی اور باقی ارباب
صنایع اسی معنی مین ہین **حدیث** جو شخص تجھے کسی شئے کیلئے دوست
رکھی وقت تمام ہونے اوس شئے کی تجھسے دلگیر ہوگا۔ یہ حدیث نہین لیکن معنے
اسکی بعض حکما کی انگوٹھی پر لکھے ہوئے پائی ہین اور بعض عالمون کے کلام سے
بھی اسکا اقتباس ہوسکتا ہی کہ کہا اونھون نے واجب ہے تجھپر کہ تو اللہ تعالے
کی عبادت کری اور اسکو اسکی ذات کی لئی دوست رکھی نہ جنت اور آگ کے
لئے حتی کہ فخر رازی نے کہا ہی جو شخص اس بات کا تصور رکھی کہ اگر اللہ تعالی جنت اور
آگ کو نہ پیدا کرتا تو اللہ تعالے کی عبادت نہ کیجاتی تو وہ اللہ سے کافر ہی شاید اسکی
وجہ اس آیت کا مطلق ہونا ہی (اور نہین پیدا کیا مینی جنون اور آدمیونکو مگر تاکہ عبادت
کرین) اور یہ تیسرا قول اللہ تعالے کا بھی دلالت کرتا ہی (اور میری ہی عبادت کرو) اور تیسرا
اس آیت کے منافی نہین ہے (پکارتی ہین اپنی رب کو خوف اور طمع سی) خواہ اسکے
اسطرح معنے کئے جائین خوف اوسکی غضب سے اور طمع اوسکی رحمت کا یا یہ خوف
اوسکی آگ کا اور طمع اوسکی رحمت کا اس لئے کہ دوسرے آیت باب ترہیب اور
ترغیب سے ہی جیسا کہ غلام اپنی آقا کی خدمت مین رغبت کرتا ہی اور خوف کرتا ہی اور ایسا
ہی بیٹا باپ کے حق مین **حدیث** جو شخص عالم کی ناحق ذلت
کری اللہ تعالی اوسکو قیامت کی دن تمام خلقت کی روبرو ذلیل کریگا

سمعان بن المهدی المکذوبۃ کذا فی الذیل **حدیث**
من اخلص لله اربعین یوما ظهرت ینابیع الحکمۃ
من قلبہ علی لسانہ ذکرہ ابن الجوزی فی الموضوعات
وقد اخطأ فرواہ ابو نعیم فی الحلیۃ من حدیث ابی
ایوب مرفوعا وسندہ ضعیف وھو عند احمد عن مکحول
مرسلا مرفوعا بلفظ تفجرت وقال الزرکشی وروی
بسند ضعیف من حدیث انس وقال السیوطی وصلہ ابو نعیم فی
الحلیۃ من طریق مکحول عن ابی ایوب الانصاری رضی
اللہ عنہ قلت والحدیث المرسل ایضا حجۃ عند الجمہور
حدیث من اسمک فلیضحّ قال العسقلانی انہ باطل
حدیث من اسلم علی یدیہ رجل وجبت لہ الجنۃ
قال الصغانی موضوع **حدیث** من استوی یوماہ فھو
مغبون ومن کان یومہ شرا من امسہ فھو ملعون لا
یعرف الا فی منام لعبد العزیز بن رواہ قال اوصانی بہ فی الرؤیا
بزیادۃ فی آخرہ رواہ البیہقی ولعل الزیادۃ ومن لم یکن فی
زیادۃ فھو فی نقصان وللہ در البستی ؎ زیادۃ المرء فی دنیاہ
نقصان ؎ وربحہ غیر محض الخیر خسران ؎ وقد قال تعالی
(والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا
الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر) **حدیث**
من اعان ظالما سلطہ اللہ علیہ رواہ ابن عساکر فی
تاریخہ من حدیث ابن مسعود بہ مرفوعا وفی سندہ متھم
بالوضع وھو ابو بکر بن العدوی فھو افقہ ذکرہ السخاوی
قلت ویؤید ثبوتہ انہ اخرجہ الدیلمی من حدیث ابن مسعود
الا انہ لم یسندہ وقال السیوطی اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ
من طریق الحسن بن علی بن زکریا عن سعید بن عبد الجبار

پرکاذب نسخہ سمعان بن المہدی سے ہی جیساکہ ذیل مین ہی **حدیث** جو
شخص چالیس دن اللہ تعالی کیلئے خالص کرے اوسکے دل سے اوسکی زبان
پر چشمے حکمت کی ظاہر ہوتے ہین اسکو ابن جوزی نے موضوعات مین
ذکر کیا ہے اور خطا کی اسلئے کہ اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین ابی ایوب سے
مرفوع روایت کی ہی اور سند اوسکی ضعیف ہی اور احمد نے مکحول سے مرسل
مرفوع روایت ان لفظون سے کی ہی جاری ہوجاتی ہین اور کہا زرکشی
نے انس سے سند ضعیف سے روایت کی گئی ہی اور کہا سیوطی نے اسکو ابو نعیم
نے حلیہ مین طریق مکحول سے اور نے ابو ایوب انصاری سے وصل کیا ہی
اور حدیث مرسل جمہور کی نزدیک بھی حجت ہی **حدیث**
جو شخص مچھلی کہائے اوسکو ذبح کرے۔ کہا عسقلانی نے باطل ہے
حدیث جسکے ہاتھون پر کوئی اسلام لائے تو اوسکیلئے جنت واجب
کہا صغانی نے یہ موضوع ہی **حدیث** جو شخص کہ دونون زمانہ مین برابر رہے تو
وہ مغبون ہے (یعنے لوگ اوسکا حسد کرتی ہین) اور جسکا ایکدن دوسرے
دن سے برا ہو تو وہ ملعون ہے (یعنے اسکو لعنت کرتی ہین) یہ کہین نہین ہے
مگر عبد العزیز بن رواہ کی منام مین کہا اونے مجھے خواب مین آنحضرت نے مجھے
زیادتی سے وصیت کی اسکو بیہقی نے روایت کیا ہی شاید زیادتی یہ ہو جو شخص
زیادتی مین نہو وہ نقصان مین ہے اور کیا عمدہ بستی نے کہا ہی زیادتی آدمی کی دنیا مین اسکا
نقصان ہے اور نفع اوسکا سوائے محض خیر کی گھاٹا ہی اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی
قسم ہے عصر کی کہ تحقیق آدمی کمی مین ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے
اور باہم وصیت کی ساتھ حق کی اور وصیت کے ساتھ صبر کی) **حدیث** جو شخص ظالم کی
اعانت کرے اللہ تعالی اوسکو اسپر غالب کرتا ہی یہ ابن عساکر کی تاریخ مین ابن مسعود
سے مرفوع روایت کی ہی اسکی سند مین ایک شخص ہے جسکو وضع کی تہمت لگائی
گئی ہے اور وہ ابو زکریا عدوی ہی اور وہ فقیہ ہی اسکو سخاوی نے ذکر کیا ہے مین کہتا ہون
اسکی ثبوت کے لئے حدیث ابن مسعود کی جو دیلمی لایا ہی تقویت کرتی ہی مگر اوسنے مسند نہین
کیا کہا سیوطی نے ابن عساکر نے تاریخ مین حسن بن علی بن زکریا سے اور نے سعید بن عبد الجبار

من اخلص للہ اربعین یوما ظہرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ

من اعان ظالما سلطہ اللہ علیہ

الکرابیسی عن حماد بن سلمة عن عاصم عن ذر عن
ابن مسعود مرفوعا من اعان ظالما سلطه الله علیه انتهی
ولیس فی هذا الاسناد غبار کما لا یخفی حدیث من اعان
تارک الصلوة بلقمة فکانما قتل الانبیاء کلهم موضوع انتهی
علی ما فی اللآلی حدیث من اغتسل من الجنابة
حلالا اعطاه الله تعالی مائة قصر من درة بیضاء وکتب
الله له بکل قطرة ثواب الف شهید باطل وضعه دینار
حدیث من افرد الاقامة فلیس منا موضوع
کذا فی اللآلی وکذا حدیث جابر فی ثواب المؤذن بطوله
موضوع حدیث من اکرم غریبا فی غربته وجبت
له الجنة ذکره الدیلمی عن ابن عباس مرفوعا بلا سند
ویقویه حدیث من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم
ضیفه حدیث من احتکر الطعام اربعین یوما فقد
برئ من الله ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات وقال
العراقی فی الحکم بوضعه نظر وقد صححه الحاکم قلت
وقد ذکره الجلال السیوطی فی الجامع الصغیر بلفظ من
احتکر طعاما علی امتی اربعین یوما وتصدق به لم
یقبل منه رواه ابن عساکر عن معاذ حدیث
من اکل طعام اخیه لیسره لم یضره هو من کلام ابی
سلیمان الدارانی حدیث من اکل فولة بقشرها
اخرج الله منه من الداء مثلها اورده ابن حبان فی
الضعفاء من حدیث عائشة به مرفوعا وذکره ابن القیم
فی الموضوعات واورده الذهبی فی المیزان وهو باطل ذکره
السخاوی وقال نقل عن الشافعی انه قال الفول یزید فی
الدماغ والدماغ یزید فی العقل حدیث

کرابیسی نے اوس نے حماد بن سلمہ سے اوسنے عاصم سے اوسنے ذر سے اوسنے ابن مسعود
سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص ظالم کی مدد کرے اللہ تعالی اوسکو اوسپر غالب کرتا
ہے انتہی اور اس حدیث میں کچھ غبار نہیں ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے، حدیث
جسنے تارک نماز کی ایک لقمہ سے مدد کی گویا اوسنے کل نبیونکو قتل کیا موضوع ہے
انتہی جیسا کہ لآلی میں ہے، حدیث جو شخص حلال جنابت سے غسل کرے اللہ تعالی
اسکو سو محل سفید موتی سے دیتا ہے اور اوسکیلئے اللہ لکھتا ہے ایک قطرہ
کے بدلے ہزار شہید کا ثواب لکھتا ہے۔ باطل ہے اسکو دینار نے بنایا ہے حدیث
جسنے تکبیر ایک ایک کلمہ سے کہی وہ ہم میں سے نہیں موضوع ہے جیسا کہ لآلی میں ہے اور
ایسا ہی حدیث جابر کی مؤذن کے ثواب میں بطولہ موضوع ہے حدیث جو شخص
غریب کی مسافری میں عزت کرے تو اوسکے لیے جنت واجب ہوا۔ اسکو دیلمی
ابن عباس سے بلا سند مرفوع روایت کیا ہے اور یہ حدیث اوسکی تقویت کرتی
ہے جو شخص اللہ تعالی اور آخرت سے یقین رکھتا ہے تو چاہیے کہ اپنے مہمان کی
تعظیم کرے حدیث جو شخص طعام چالیس رات تک بند کرے تو وہ اللہ تعالی
سے بری ہوا اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے کہا عراقی نے اسکے
موضوع کہنے میں نظر ہے حالانکہ حاکم نے اوسکی تصحیح کی ہے میں کہتا ہوں اسکو
جلال سیوطی نے جامع صغیر میں ان لفظوں سے ذکر کیا ہے جو شخص میری امت
پر چالیس رات تک طعام بند کرے پھر تصدق کرے تو بھی اللہ تعالی اوسکو قبول
نہیں کرتا یہ ابن عساکر نے معاذ سے روایت کی ہے حدیث جو شخص اپنے بھائی
کا طعام بسبب اوسکی دولتمندی کے کھاوے تو اوسکو کچھ ضرر نہیں یہ کلام
ابی سلیمان دارانی کی ہے حدیث جو شخص چنے بمع اسکی چھیل کے کھاوے
اللہ تعالی اسسے بیماری اونکی برابر دور کرتا ہے اسکو ابن حبان نے ضعفا میں عائشہ
سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور ابن قیم نے اسکو موضوعات
میں ذکر کیا ہے اور ذہبی اسکو میزان میں لایا ہے اور وہ باطل
ہے یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا اوسنے شافعی سے منقول ہے
کہ چنے دماغ زیادہ کرتی ہیں اور دماغ عقل زیادہ کرتا ہے حدیث

من اکل مع مغفور غفر له قال العسقلانی هو کذب
موضوع لا اصل له لا صحیح ولا حسن و لا ضعیف کذا
قال غیره لیس له اسناد عند اهل العلم ولیس معناه
صحیحا علی الاطلاق فقد یاکل مع المسلمین الکفار
والمنافقون ذکره السخاوی ولا یخفی ان الکفار لیسوا
من اهل المغفرة ولا یبعد انه اذا اکل مؤمن مع صالح
بنیة البرکة والمحبة لله تعالی ان ینال له المغفرة والرحمة
حدیث من استرضی فلم یرض فهو شیطان
لیس بحدیث واما یروی عن الشافعی بزیادة ومن استغضب
فلم یغضب فهو حمار **حدیث** من اکتحل یوم
عاشوراء بالاثمد لم ترمد عینیه ابدا رواه الحاکم
وغیره عن ابن عباس مرفوعا وقال الحاکم انه منکر
وقال السخاوی بل هو موضوع اورده ابن الجوزی فی
الموضوعات قال الحاکم والاکتحال یوم عاشوراء لم یرو
عن النبی علیه السلام فیه اثر وهو بدعة ابتدعها
قتلة الحسین رضی الله عنه قلت قد ذکر الحافظ
جلال الدین السیوطی فی جامعه الصغیر بلفظ من اکتحل
بالاثمد یوم عاشوراء لم ترمد عینیه ابدا رواه البیهقی
عن ابن عباس وقد التزم ان لا یذکر فی کتابه هذا
حدیثا موضوعا فالحدیث غیر موضوع عنده وغایته
الامر انه ضعیف **حدیث** من انتهر صاحب
بدعة ملأ الله قلبه امنا وایمانا موضوع **حدیث**
من اهدیت له هدیة وعنده قوم فهم شرکاؤه
فیها اورده ابن الجوزی فی الموضوعات فاخطأ فقد
اورده عبد الله ابن حمید من حدیث ابن عباس

جو شخص بخشی ہوئی کے ساتھ کہائے وہ بھی بخشا جاتا ہے۔ کہا عسقلانی نے
نے یہ کذب ہے موضوع ہے نہ یہ صحیح ہے نہ حسن ہے نہ ضعیف ہے، اور ایسا ہی
اوروں نے کہا ہے کہ اہل علم کی نزدیک اسکی سند نہیں ہے اور نہ مطلقاً معنے
اسکی صحیح ہیں اسلئے کہ مسلمانوں کے ساتھ کافر اور منافق کہاتے ہیں یہ
سخاوی نے ذکر کیا ہے اور پوشیدہ نہیں کہ کفار کو بخشش نہیں ہوگی
اور بعید نہیں ہے کہ جب مومن کسی نیکبخت کے ساتھ نیت برکت سے اور اللہ
تعالی کی محبت سے کہانا کہائے تو اوسکو بخشش اور رحمت پہونچ جاوے
حدیث جو شخص راضی کیا جاوے اور راضی نہو وہ شیطان ہے، یہ حدیث
نہیں اور شافعی سے کچھ زیادتی سے مروی ہے اور جو شخص طلب غصہ کیا
گیا وہ غصے نہوا وہ گدہا ہے **حدیث** جس شخص نے عاشورہ کی دن
سرمہ لگایا اوسکی آنکہیں کبھی بیمار نہیں ہوتیں یہ حاکم وغیرہ نے
ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہے اور کہا حاکم نے منکر ہے اور کہا
سخاوی نے موضوع ہے اسکو ابن جوزی موضوعات میں لایا ہے اور کہا حاکم
نے عاشورہ کی دن سرمہ لگانی میں آنحضرت سے کوئی اثر مروی نہیں اور یہ بدعت
ہے قاتلان امام حسین نے اسکو پیدا کیا ہے میں کہتا ہوں حافظ جلال الدین
سیوطی نے جامع صغیر میں اسطرح روایت کی ہے جس شخص نے
عاشورہ کی دن سرمہ لگایا اوسکی آنکہیں کبہی بیمار نہیں
ہونگی یہ بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے حالانکہ اوسنے
التزام کیا ہے کہ اپنی کتاب میں موضوع حدیث نہ بیان کرونگا
پس اوسکی نزدیک موضوع نہیں ہے غایۃ الامر یہ ہے کہ ضعیف ہے
حدیث جو شخص صاحب بدعت کو ڈانٹے اللہ تعالی اوسکی دلکو
امن اور ایمان سے پر کرتا ہے موضوع ہے **حدیث** جس شخص کے
پاس کچھ ہدیہ بہیجا جائے اور اوسکے پاس قوم ہو پس وہ اسمیں شریک
ہیں۔ ابن جوزی اسکو موضوعات میں لایا ہے اور خطا
کیا اس لئے کہ اسکو عبد اللہ بن حمید نے ابن عباس

وغیرہ من حدیث عائشۃ بہ مرفوعا وقال العقیلی
انہ لا یصح فی ھذا الباب عن النبی علیہ السلام شئ
وکذا قال البخاری عقیب ایرادہ لہ تعلیقا فقال ویذکر
عن ابن عباس ان جلساءہ شرکاؤہ ولا یصح وقال العسقلانی
الموقوف اصح ذکرہ السخاوی وقال الزرکشی من اھدی
لہ ھدیۃ فجلساؤہ شرکاؤہ فیھا رواہ الطبرانی من
حدیث حسن بن علی **حدیث** من بان عذرہ
وجبت الصدقۃ علیہ قال السخاوی لا اصل لہ **حدیث**
من بلغہ عن اللہ عز وجل شئ فیہ فضیلۃ فاخذ
بہ ایمانا بہ ورجاء ثوابہ اعطاہ اللہ ذلک وان لم
یکن کذلک قد سبق علی العسقلانی فی کلام
علی لو حسن احدکم ظنہ بحجر لنفعہ اللہ بہ فقال
لا اصل لہ ونحوہ من بلغہ شئ الحدیث والحق ان بینھما
فرقا فی تلویح المعنی وصحیح المبنی فان الحدیث الثانی
رواہ ابو الشیخ فی مکارم الاخلاق عن جابر مرفوعا
وفی سندہ بشیر بن عبید وھو متروک ولہ طرق
لا تخلو من متروک ومن لا یعرف کما ذکرہ السخاوی الا
ان غایۃ الامر فیہ انہ ضعیف ویقویہ انہ رواہ ابن عبد
البر من حدیث انس کما ذکرہ الزرکشی وکذا ذکرہ العز بن
جماعۃ فی منسکہ الکبیر الا انہ لم یسندہ ولم یعز الی
احد ویؤیدہ انہ ذکرہ السیوطی فی جامع الصغیر وقال رواہ
الطبرانی فی الاوسط عن انس بلفظ من بلغہ عن اللہ
فضیلۃ فلم یصدق بھا لم ینلھا ففی الجملۃ لہ اصل اصیل
لکن استشکل بانہ ان حمل ما بلغہ علی الحدیث الضعیف
ینافیہ قولہ ایمانا بہ لانہ لا اعتقد الثبوت امتثالا

اور عائشہ سے روایت کیے ہیں اور کہا عقیلی نے اس باب میں آنحضرت سے
کوئی روایت صحیح نہیں ہوئے اور ایسا ہی بخاری نے بیدلانے اس حدیث
کے کہا ہے اور کہا ابن عباس سے ذکر کیا گیا ہے کہ ہمنشین اوسکی اسمین شریک
ہیں اور صحیح نہیں اور سخاوی نے عسقلانی سے ذکر کیا ہے کہ اسکا موقوف ہونا
صحیح ہے اور کہا زرکشی نے جسکو ہدیہ بھیجا جائے تو ہمنشین اوسکے اوس
مین شریک ہیں اسکو طبرانی نے حسن بن علی سے روایت کی ہے
حدیث جسکا عذر ظاہر ہو جاے تو اوسپر صدقہ کرنا واجب ہے۔ کہا
سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے، **حدیث** جسکو اللہ تعالی سے کوئی
شئے ملی جسمین فضیلت ہو اور اوسکو ایمان اور ثواب کے امید کر لی
تو اوسکو اللہ تعالی وہ شئے دیتا ہے اگرچہ ایسی نہ ہو اور عسقلانی سے
کلام اوپر اس حدیث کی پیچھے گذر چکی ہے اگر کوئی تمسے اپنا اعتقاد پتھر
سے درست کرے تو اللہ تعالی اسکو اسمین نفع دیتا ہے پھر کہا اسکا
کچھ اصل نہیں ہے اور ایسا ہی کا بھی کچھ اصل نہیں جسکو اللہ تعالی سے کوئی
شئے ملی الخ اور حق یہ ہے کہ ان دو حدیثوں کے بنا او معنے مین فرق ہے اسلیے
کہ دوسری حدیث ابو الشیخ نے مکارم الاخلاق مین جابر سے مرفوع روایت
کیا ہے اور اسکی سند مین بشیر بن عبید ہے اور وہ متروک ہے اور اسکے
بہت طرق ہیں کوئی طریقہ خالی متروک اور مجہول سے نہیں ہے،
جیسا کہ سخاوی نے ذکر کیا ہے غایۃ الامر یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے اور یہ حدیث جو
ابن عبد البر نے انس سے روایت کیے ہے اسکی تقویت کرتی ہے جیسا کہ زرکشی
نے ذکر کیا ہے اور ایسا ہی العز بن جماعت نے منسک کبیر مین ذکر کیا ہے مگر اوس
نے اسکو مسند نہیں کیا اور نہ کسی کیطرف منسوب کیا اور وہ روایت جو
جامع صغیر مین ہے اسکی تایید کرتی ہے اور کہا ہے طبرانی نے اوسط مین
انس سے ان لفظوں سے روایت کی ہے جسکو اللہ تعالی سے کوئی فضیلت
پہونچے اور اسمین سے صدقہ نکرے تو پھر اوسکو نہ پائیگا الحاصل اسکا کچھ اصل ہے
لیکن اسمین اسطرح سے ایک شبہ ہے اگر لفظ ما بلغہ کو حدیث ضعیف پر حمل کرین

لقوله ايماناً فى فرض كون الحديث الذى بلغه ضعيفاً
لان الضعيف لا يطلق الا حيث لم يكن المضمون ثابتاً
وان حمل على الصحيح نافاه قوله وان لم يكن الامر كذلك لان
فرض كون ذلك الامر ليس كذلك ينافى الصحة المستلزم
لكونه كذلك والجواب انا نختار الاول ونقول اعتقاد
الثبوت لا يتوقف على السند لجواز ان يكون من وجه
آخر كما اذا كان عاما اندرج فى عموماته فالثبوت حينئذ
من حيث هذا الادراج لا غير او نختار الثانى فنحمله
على ما صح سنده ظنا فى الظاهر فهذا يمكن التصديق
بثبوته من هذه الحيثية ويحتمل انه غير صحيح باطنا فحينئذ
كتب له ذلك الثواب الذى بلغه مع كون الحديث غير
واقع لكون بعض رواته الظاهر العدالة مع بقية
الشروط وباطنا كذلك والمحققون على ان الصحة و
الحسن و الضعف انما هى من حيث الظاهر فقط مع
احتمال كون الصحيح موضوعا وعكسه كذا افاده
الشيخ ابن حجر المكى فى حل معنى هذا الحديث الا انه جعل
مرجع الضمير فى قوله فاخذ به اى بالفضيلة يعنى الفضل
والظاهر انه راجع الى شئ فيه فضيلة ومعنى اخذ به
اى عمل به قولا او فعلا ثم قوله ايمانا به اى ايمانا بالله و
ايقانا برجاء ثوابه لا ان المعنى ايمانا بذلك الحديث
كما حمله الشيخ فاحتاج الى تمحل فى الجواب والله اعلم
بالصواب **حديث** من بشرنى بخروج صفر
بشرته بالجنة لا اصل له **حديث** من بورك
له فى شئ فليلزمه قال ابن تيمية هو من كلام بعض السلف
قلت و هو استوا واح منه فاخرجه ابن ماجة من حديث

باوجود ضعیف ہونے حدیث کی تسلیم کرلیا ہی اسلئے ضعیف نہین
بولتی مگر ایسی جسکا مضمون ثابت نہو اگر اسکو صحیح پر حمل کیا جائے تو یہ قول
اوسکی منافی ہوگا (اگر امر اسطرح نہو) اسلئے کہ ضعیف ہونا صحت کے منافی
ہے جواب یہ ہی کہ ہم پہلی شق اختیار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ اعتقاد ثبوت
کا سند پر موقوف نہین ہے شاید کسی اور وجہ سے ثابت ہو جیسا کہ وہ عام
ہو اور عموماتمین اسکو داخل کرلی بس ثبوت اسکا اسوقت عام مین
داخل کرنیسے ہوگا نہ کسی اور وجہ سے یا دوسری شق کو اختیار کرتے
اور اسکو اوس سند پر حمل کرتی ہین جو ظاہر مین صحیح ہو پس اسکا ثبوت
اس حیثیت سے ہوسکتا ہی اور احتمال ہے کہ باطن مین صحیح نہو پس
اسوقت اسکے لئے یہ ثواب لکہا جائیگا جو اسکو ملا ہی باوجودیکہ یہ حدیث
واقع مین ضعیف ہی اسلئے کہ راوی اسکے ظاہر مین عدالت وغیرہ
صفتون سے متصف ہین اور باطن مین ایسے نہین ہین اور محققین
کا یہ مذہب ہے کہ صحت اور حسن اور ضعف من حیث الظاہر ہے اور
احتمال ہی کہ صحیح موضوع ہو اور موضوع صحیح ہو ایسا ہی شیخ ابن حجر
مکی نی اس حدیث کی معنی مین لکہا ہی مگر فاخذ بہ کی ضمیر کا مرجع
فضیلت کو بنایا اور ظاہر یہ ہی کہ راجع شئ ذی فضیلت کی طرف ہے اور
معنی اخذ بہ کی یہ ہین کہ عمل کرے اس سے خواہ قول ہو یا فعل اور
ایمانا بہ کی ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور ثواب کے امید کا یقین کرنا
ہے نہ یہ کہ ایمان ساتھ اوس حدیث کی جسطرح شیخ نی لکہا ہی پہر
اوسکے جواب کیطرف تکلیف سے محتاج ہوا ہی واللہ اعلم
بالصواب **حدیث** جو شخص مجہے صفر کے نکلنے کی
بشارت دی مین اوسکو جنت کی بشارت دیتا ہون اسکا کچہ
اصل نہین ہے **حدیث** جسکو کسی شے مین برکت ہو تو چاہئے
کہ اوسکو لازم پکڑے۔ کہا ابن تیمیہ نی یہ بعض سلف کی کلام ہے
مین کہتا ہون اس کلام مین دونو امر معلوم کیا ہی اسکو ابن ماجہ نے

انس وعائشة كما ذكره الزركشي قال السخاوي رواه
ابن ماجة من حديث انس به مرفوعا بلفظ من اصابه من
شيء فليلزمه وهو عند البيهقي في الشعب بلفظ
رزق بدل من اصاب قلت وهو كذلك في المعجم
الصغير باللفظين **حديث** من تزوج امرأة
لمالها حرمه الله مالها وجمالها قال الزركشي
لا يعرف وقال السخاوي لم اقف عليه وفي الصحيحين
المرأة لمالها وجمالها وحسبها ودينها فاظفر بذات
الدين تربت يداك **حديث** من تزيى بغير زيه
فقتل فدمه هدر ليس له اصل يعتمد وحكايات
الجن المروية في ذلك عن النبي عليه السلام لم يثبت منها
شيء **حديث** من تكلم بكلام الدنيا في المسجد
احبط الله اعماله اربعين سنة قال الصغاني موضوع
وهو كذلك لانه باطل مبنى ومعنى **حديث** من
تواضع لغني لاجل غناه ذهب ثلثا دينه ذكره
ابن الجوزي في الموضوعات قال السيوطي ولم يصب فقد
رواه البيهقي في الشعب عن ابن مسعود وانس بلفظ
من دخل على غني فتواضع له ذهب ثلثا دينه
وقال في كل منهما اسناد ضعيف **حديث**
من جالس عالما فكانما جالس نبيا قال السخاوي
لا اعرفه في المرفوع قلت لكن معناه صحيح لان العلماء
ورثة الانبياء وقد قال الله تعالى فاسئلوا اهل الذكر
ان كنتم لا تعلمون وورد الشيخ في قومه كالنبي في
امته **حديث** من جد وجد ترجم السخاوي
ولم يتكلم عليه قلت لا اصل له بل هو من كلام بعض الفضلاء

انس اور عائشہ سے روایت کی ہے جیسا کہ زرکشی نے ذکر کیا ہے کہا سخاوی
نے اسکو ابن ماجہ نے انس سے ان لفظوں سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص
کسی شے سے کچھ نفع پائے تو چاہیے کہ اسکو لازم پکڑے اور بیہقی نے شعب میں
اسطرح ہے من اصاب کے جگہ بلفظ رزق کا ہے معنی ایک ہی ہیں میں کہتا ہوں جامع
صغیر میں دونو لفظوں سے روایت ہے **حدیث** جو شخص عورت کو مال
کے سبب سے نکاح کرے تو اللہ اسے مال اور جمال اوسکا حرام کر دیتا ہے کہا زرکشی
نے یہ معلوم نہیں ہوا اور کہا سخاوی نے میں اسپر واقف نہیں ہوا اور
صحیحین میں ہے نکاح کیا جائے عورت مال و جمال و حسب اور دین کے سبب
دین والے کو ضروری کر تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں **حدیث** جسنے اپنی
صورت کے سوا کوئی اور صورت بنائی پھر قتل کیا گیا تو خون اوسکا ضایع ہوگا
اسکا کچھ اصل معتمد علیہ نہیں ہے اور جو حکایتیں جنوں کے اسباب میں آنحضرت
سے مروی ہیں انمیں کوئی ثابت نہیں ہے **حدیث** جو شخص مسجد میں دنیا کی کلام
کرے اللہ تعالی اوسکی چالیس برس کے عمل نابود کرتا ہے کہا صغانی نے موضوع ہے
یہ اسیطرح ہے اسلیے کہ بنا اور معنی سے باطل ہے **حدیث** جو شخص غنی کے
لیے تواضع کرے تو اوسکے دین کے دو تہائیاں جاتی رہتی ہیں اسکو ابن
جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے کہا سیوطی نے وہ صواب کو نہیں پہونچا اس
لیے کہ بیہقی نے شعب میں ابن مسعود اور انس سے ان لفظوں سے روایت
کی ہے جو شخص غنی پر داخل ہوا اور اوسکی تواضع کی اوسکے دو تہائی دین
جاتی رہتی ہیں اور کہا دونو روایتوں کی سند ضعیف ہے **حدیث** جو
شخص عالم کے پاس بیٹھا گویا نبی کے پاس بیٹھا کہا سخاوی نے میں اسکو مرفوع
نہیں جانتا میں کہتا ہوں معنی اسکے صحیح ہیں اسلیے کہ عالم پیغمبروں کے
وارث ہیں اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے ایسے سوال کرو اہل ذکر کو اگر تم
نہیں جانتے اور یہ بھی آیا ہے شیخ اپنی قوم میں مثل نبی کی ہے
اپنی امت میں **حدیث** جسنے کوشش کی اوسنے پایا سخاوی نے اسکو ترجمہ میں
لایا ہے اوسپر کچھ کلام نہیں کیے میں کہتا ہوں اسکا کچھ اصل نہیں ہے بلکہ بعض فاضلوں کی کلام ہے

من تواضع لغنی لاجل غناه ذهب ثلثا دینه

ولكذا حديث من لم ولم **حديث** من جمع
مالا من تهاوش اذهبه الله في نهابر قال السخاوي
لا اصل له انتهى لكن اخرجه القضاعي عن ابي سلمة
الحمصي به مرفوعا وابو سلمة قاضي حمص لا صحبة له
فهو مع ضعفه مرسل وفي سنده متروك كما قال
السخاوي في وقلت المرسل حجة عند الجمهور وقد ذكر
الجامع الصغير بلفظ من اصاب مالا من نهاوش اذهبه الله
في نهابر اخرجه ابن النجار عن ابي سلمة الحمصي فهو ضعيف
لا موضوع والمعنى ان كان مال اصيب من غير حله ولا
يدرى وجه حله اذهبه الله في المهالك غاية امره
كانه جمع مهوش من الهوش بمعنى الجمع والخلط و
الميم زائدة ويروى من نهاوش ويروى من تهاوش بفتح
التاء وكسر الواو جمع تهواش وهو بمعناه كذا في النهاية
في القاموس ان المهاوش ما غصب وسرق والنهابر
المهالك زاد بعضهم والامور المتبددة **حديث**
من جهل شيئا عاداه قال ابن الربيع ليس بحديث وهو
كذلك كما قال الشاعر المرء لا يزال عدوا لما جهل **حديث**
من حدث حديثا فعطس عنده فهو حق قال السخاوي
رواه ابو يعلى عن ابي هريرة مرفوعا وكذا اخرجه
الدارقطني والطبراني والبيهقي وقال انه منكر عن ابي الزناد
وقال غيره انه باطل ولو كان سنده في الشمس انتهى وفيه
بحث لا يخفى قال الزركشي فقد حسنه النووي واخطأ
من قال ان الحديث باطل وللطبراني من حديث انس
اصدق الحديث ما عطس عنده **حديث**
من حفر لاخيه قليبا اوقعه الله فيه قريبا قال العسقلاني

اور ایسی ہی یہ حدیث جسکی گذشتہ کے وہ داخل ہوا **حدیث** جس
شخص نے مال خلط ملط جمع کیا اللہ تعالیٰ اوسکو ہلاکت مین لے جاتا ہے کہا
سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین ہے انتہی لیکن قضاعی نے ابو سلمہ حمصی سے مرفوع
روایت ذکر کی ہے اور ابو سلمہ قاضی حمص ضعیف ہے پھر یہ باوجود ضعف کے
مرسل ہے اور اسکی سند مین ایک شخص متروک الحدیث ہے جیساکہ
سخاوی نے کہا ہے مین کہتا ہون مرسل جمہور کی نزدیک حجت ہے اور جامع
صغیر مین ان لفظون سے روایت ہے جس شخص نے مال مخلوط حاصل کیا تو
(یہ جانو) اللہ تعالیٰ اوسکو ہلاکت مین لے گیا یہ ابن نجار نے ابی سلمہ حمصی سے روایت
کی ہے یہ حدیث ضعیف ہے نہ موضوع معنی اس حدیث کی یہ ہین جو مال سوا
حلت کی جمع کیا گیا اور اسکی حاصل کرنیکی وجہ معلوم نہ کی تو اللہ تعالیٰ اسکو
ہلاکت مین لے جاتا ہے اور مہوش مشتق ہوش سے ہے معنے اسکی جمع اور خلط کی ہین
اور میم زائدہ ہے اور بعض روایتون مین تہاوش کا لفظ ہے بفتح تا وکسرہ واو جمع تہواش
کے ہے معنی واحد مین ایسا ہی نہایہ مین ہے اور قاموس مین مہاوش کے
معنے غصب اور چوری کے ہین اور تہابر کی معنی ہلاک کی ہین اور بعضون نے
یہ زیادہ کیا ہے اور امور متفرقہ **حدیث** جو شخص کسی شئے کو نہ جانے تو چاہیے کہ
اوسکی عادت پکڑے - کہا ابن ربیع نے یہ حدیث نہین ہے مین کہتا ہون
ایسا ہی جیساکہ کسی شاعر نے کہا ہے آدمی ہمیشہ دشمن رہتا ہے اوسکا
جسکو وہ بھول جاتا ہے **حدیث** جس نے کوئی حدیث بیان کی اور اوسوقت
اوسنے چھینک ماری تو وہ حق ہے کہا سخاوی نے ابو یعلی نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً
کی ہے اور ایسا ہی دارقطنی اور طبرانی اور بیہقی نے ابی الزناد سے روایت کی ہے
کہا بیہقی نے منکر ہے اور دوسرون نے کہا باطل ہے اگرچہ سند اسکی سورج تک پہنچے
اور اسمین بحث ہے جو پوشیدہ نہین اور کہا زرکشی نے نووی نے اسکو حسن کہا ہے
اور جسنے اسکو باطل کہا اوسنے خطا کیا اور طبرانی مین انس سے ہے سچی حدیث وہ
ہے جسکے پاس چھینک جائے **حدیث** جو شخص بھائی کیلئے کھود
کھودے تو جلد ہی اسکو اللہ تعالیٰ اسمین گراتا ہے - کہا عسقلانی نے

لم اجد له اصلا قلت وكذا لفظ بعضهم من جهز
بئرا لاخيه وقع فيه ولكن معناه صحيح مستفاد من
قوله تعالى (ولا يحيق المكر السئ الا باهله) **حديث**
من حلف بالله صادقا كان كمن سبح الله وقد
ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قلت معناه صدق
وصواب لانه اذا كان في يمينه صادقا يكون حلفه بالله
ذكرا موافقا ولو كان الحالف منافقا قال ابن الربيع
ما علمته في المرفوع وقد قال الامام الشافعي ما حلفت
بالله تعالى قط صادقا ولا كاذبا اجلالا لله عز وجل
فلو كان معنى هذا الحديث صحيحا لما كان ترك اليمين
اجلالا لله عز وجل من الخصال المحمودة انتهى و لا
يخفى انه لو كان تركه من الخصال الحميدة لما كان فعله
من الشمائل السعيدة وقد حلف صلى الله تعالى عليه وسلم
في مواضع متعددة من احاديث متعددة كما حلف الله
تعالى في كتابه في اماكن من خطابه فينبغي ان يحمل ترك
الحلف من الخصال المحمودة على حالة الخصومة في المعاملة بان
يعطي ما يتوجه عليه ولا يحلف عملا بالمعاملة **حديث**
من دخل السوق فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير
وهو على كل شئ قدير كتب الله له الف الف حسنة ومحا
عنه الف الف سيئة ورفع له الف الف درجة قال ابن قيم
الجوزية هذا الحديث معلول اعله ائمة الحديث ذكره الترمذي
في جامعه وقال هذا حديث غريب قال ابن ابي حاتم
سألت ابي عن هذا فقال الحديث منكر وقع فيه خطا و
غلط ورواه ابن ماجه في سننه وفي سنده ضعف ما قال

میں نے اسکا اصل نہیں پایا اور ایسی ہی یہ لفظ ہیں جو شخص بھائی کیلئے
کنوان کھودے تو خود اوسمین گرتا ہی - لیکن معنی اسکے صحیح ہین اس آیت سے
مستفاد ہین (نہین اُلٹتا مکر برا مگر اوسکے اہل پر) **حدیث** جسنے
اللہ تعالی کی نام سے سچی قسم کی وہ اوس شخص کے طرح ہی جسنے اسکی تسبیح
کی اور سخاوی نے اسکو ترجمہ مین لایا ہی اور اسپر اوسنے کچھ کلام نہین کیے
مین کہتا ہون اسکے معنی درست ہین اسلئے کہ جب وہ قسم مین سچا ہی تو پہر قسم اوسکی
کے موافق ذکر ہوئے اگرچہ وہ منافق ہو اور سی کا نام ذکر ہے - کہا ابن ربیع
نے مین اسکو مرفوع نہین جانتا حالانکہ امام شافعی نے کہا ہی مینے اللہ تعالی
کے نام کی بسبب جلالت اوسکی کی کبھی قسم نہین کہے نہ سچی نہ جھوٹی اگر معنے
حدیث کی صحیح ہوتے تو امام شافعی کبھی قسم کو بسبب اللہ تعالی کی جلالت کے
اس خصلت محمودہ کو ترک کرتے انتہی اور پوشیدہ نہین ہے کہ اگر قسم کا
ترک کرنا خصلت محمودہ ہوتا تو آنحضرت کا فعل کبھی نیک خصلتوں سے
شمار نہ کیا جاتا حالانکہ آنحضرت نے بہت حدیثون سے ثابت ہوتا ہی کہ قسم کہے ہیں
جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن کی بہت مکانون مین آنحضرت کو مخاطب کرکے
قسم کہی ہی پس لائق یہ ہی کہ قسم کا ترک کرنا حالت خصومت مین خصائل محمودہ سے کیا
جاوے اسطرح سے کہ مدعی علیہ کو مال دیا جاوے اور اوس سے قسم نہ لی جاوے
حدیث جو شخص بازار مین داخل ہوا اور کہا نہین کوئی لائق عبادت
کی مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اُسکے لئے ملک ہی اور
اوسی کیلئے حمد ہے زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہ مرنے والا اوسکے
ہاتھ مین نیکی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی - تو اللہ تعالی اوسکیلئے ایک لاکھ نیکی لکھتا ہے
اور اوس سے لاکھ گناہ دور کرتا ہی اور اوسکیلئے لاکھ درجے بلند کرتا ہے
کہا ابن قیم الجوزیہ نے یہ حدیث معلول ہے ترمذی نے جامع مین ذکر کیا ہی کہ امامون
نے اس حدیث کو معلول کہا ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا ابن ابی
حاتم نے مینے اپنے باپ سے اس حدیث کی بابت پوچھا کہا یہ منکر ہی اسمین غلطی اور
خطا واقع ہوا ہی اسکو ابن ماجہ نے اپنی سند ضعیف سے روایت کی ہی امام سیاسی

الدارقطني والنسائي والدارمي وابوذرعة وقال
ابن حبان لا يحكى كتب حديثه الا على وجه التعجب كما
ينفرد بالموضوعات عن الاثبات والله اعلم بحقائق
الحالات **حديث** من دعا لظالم بطول البقاء
فقد احب ان يعصى الله ذكره الغزالي في الاحياء و
الزمخشري في تفسيره قال السخاوي ولم نره في المرفوع بل
اخرجه ابونعيم في الحلية من قول سفيان الثوري و
قال ابن الجوزي وكل ما يروى في معناه موضوع اى بحسب
اسناده ومبناه والا فلا شك في صحة معناه وقد قال
العراقي في تخريج احاديث الاحياء رواه ابن ابي الدنيا
في كتاب الصمت في قول الحسن البصري وكذا قال العسقلاني في
تخريج الكشاف **حديث** من رفع يديه فلا صلوة له
موضوع **حديث** من زارني وزار ابي ابراهيم في
عام واحد دخل الجنة قال ابن تيمية انه موضوع و
كذا قال النووي في آخر الحج من شرح المهذب انه موضوع
باطل لا اصل له وقال الذهبي طرقه كلها لينة يقوي
بعضها بعضا لكن ما في رواتها متهم بالكذب **حديث**
من زار العلماء فكانما زارني ومن صافح العلماء فكانما
صافحني ومن جالس العلماء فكانما جالسني في الدنيا
اجلسه الي يوم القيمة قال في الذيل في اسناده حفص كذاب
حديث من زرع حصد ليس بحديث في المبنى
وهو صحيح في المعنى في الدنيا والعقبى وقد تقدم
الكلام على حديث الدنيا مزرعة الآخرة **حديث**
من سبق الى مباح فهو له هو معنى ما في ابي داود
من حديث اسمر بن مضرس بلفظ من سبق الى ما لم

دارقطنی اور نسائی اور دارمی اور ابو ذرعہ نے کہا ہے اور کہا ابن حبان
نے نہیں لاتی محدث ایسی حدیث مگر تعجب سے جیسا کہ موضوعات بطور تعجب کے
لاتے ہیں اور اللہ تعالی حالات کو بہتر جانتا ہے والا ہے **حدیث** جسنے ظالم کے
لئے لمبی عمر کی دعا کی اوسنے اللہ تعالی کی نافرمانی کو دوست رکھا۔ غزالی نے
احیا میں ذکر کیا ہے اور زمخشری نے تفسیر میں کہا سخاوی نے میں اسکو
مرفوع نہیں جانتا بلکہ ابو نعیم نے حلیہ میں سفیان ثوری کا قول
نقل کیا ہے کہا ابن جوزی نے جو حدیث ان معنوں میں مروی
ہے وہ موضوع ہے یعنی باعتبار اسناد اور بنا کی ورنہ اسکی صحت
معنے میں تو کچھ شک نہیں ہے حالانکہ عراقی نے تخریج احادیث الاحیا
میں کہا ہے کہ اسکو ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں حسن بصری سے
سے ذکر کیا ہے اور ایسا ہی عسقلانی نے تخریج الکشاف میں کہا ہے **حدیث**
جسنے رفع یدین کیا تو اوسکی نماز نہیں ہوتی یہ موضوع ہے **حدیث**
جسنے تیری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ایک سن میں زیارت
کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہے اور ایسا ہی
نووی نے آخر الحج میں شرح المہذب سے کہا ہے کہ یہ موضوع ہے باطل ہے
اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور کہا ذہبی نے اسکے سب طرق نرم ہیں بعض بعض
کو قوی کرتی ہیں لیکن ان راویوں میں ایک شخص متہم بالکذب ہے **حدیث**
جسنے عالموں کی زیارت کی تو اوسنے میری زیارت کی اور جسنے عالموں سے
مصافحہ کیا تو گویا اوسنے مجھسے مصافحہ کیا اور جو شخص عالموں کے پاس
بیٹھا تو گویا میرے پاس بیٹھا اور جو شخص میرے پاس دنیا میں بیٹھا تو
قیامت کے دن میرے پاس بیٹھیگا۔ کہا ذیل میں اسکی سند میں حفص
کذاب ہے **حدیث** جسنے زراعت کی اوسنے کاٹی۔ یہ حدیث نہیں اور اسکے
معنے دنیا اور آخرت کی صحیح ہیں اور سب کلام اس حدیث کی بحث میں گذر چکی دنیا
آخرت کی کھیتی ہے **حدیث** جو شخص مباح چیز کیطرف سبقت جائے پس وہ چیز اوسکے
معنے میں اس حدیث کے جو ابو داؤد میں اسمر بن مضرس سے ان لفظوں سے ہے جو شخص سبقت

یسبق الیہ فہو لہ قال البغوی لا اعلم بہذا الاسناد غیر ہذا الحدیث وصححہ الضیاء فی المختارۃ ذکرہ السخاوی قلت وفی الجامع الصغیر من سبق الی مالم یسبق الیہ مسلم فہو لہ رواہ ابو داؤد والضیاء عن ام جندب انتہی ویؤیدہ حدیث منی مناخ من سبق

حدیث من سر اخاہ المؤمن فقد سر اللہ ذکر فی الاحیاء وقال العراقی رواہ ابن حبان والعقیلی فی الضعفاء من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بلفظ من سر مؤمنا فانما سر اللہ وقال العقیلی باطل لا اصل لہ وفی الذیل حدیث من سر مومنا فانما سر اللہ ومن عظم مومنا فانما یعظم اللہ ومن اکرم مؤمنا فانما یکرم اللہ ہو کذب بین وقال ابن حبان سمعت جعفر بن ابی ابان یملی حدثنا ابن رمح حدثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر من سر المؤمن فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ فقلت یا شیخ اتق اللہ ولا تکذب علی رسول اللہ فقال لست منی فی حل انتم تحسدونی لاسنادی فخوفتہ حتی حلف لا یحدث بمکۃ

حدیث من سمی فی وضوئہ لم یزل ملکاہ یکتبان لہ الحسنات حتی یحدث من ذلک الوضوء فی اسنادہ ابن علوان المشہور بالوضع

حدیث من سمع المنادی بالصلوۃ فقال مرحبا بالقائلین عدلا ومرحبا بالصلوۃ واہلا کتب اللہ لہ الفی الف حسنۃ ومحا عنہ الفی الف درجۃ لا اصل لہ

حدیث من شکی ضرورتہ اوجب معونتہ ہو من کلام بعض السلف

حدیث من صبر علی حر مکۃ ساعۃ من نہار تباعدت منہ جہنم مسیرۃ مائتی عام

سبقت نہین کی گئی پس وہ اوسی کی ہی۔ کہا بغوی نی مین اس اسناد سی سوائی اس حدیث کی اور کوئی نہین جانتا سخاوی نے ذکر کیا ہی کہ ضیا نے مختارہ مین اسکی تصحیح کی ہی مین کہتا ہون جامع صغیر مین اسطرح ہے جو شخص سبقت کری وسکی طرف جسکی طرف کسی مسلمان نے سبقت نہین کی پس وہ اوسکی ہی اسکو ابو داؤد اور ضیا نی ام جندب سے روایت کیا ہی انتہی اور تائید اسکی تائید کرتی ہی منی مناخ اسکا ہی جو اسکی طرف سبقت کری

حدیث جسنے بہائی مومن کو خوش کیا اوسنے اللہ تعالی کو خوش کیا۔ یہ حدیث احیا مین ہے اور کہا عراقی نے ابن حبان اور عقیلی نے ضعفا مین ابی بکر صدیق سے ان الفاظ سی روایت کی ہی جسنے مومن کو خوش کیا تو اوسنے اللہ تعالی کو خوش کیا جسنے مومن کی تعظیم کی اوسنے اللہ تعالی کی تعظیم کی جسنے مومن کا اکرام کیا اوسنے اللہ تعالی کا اکرام کیا) جہوٹھی ہے اور کہا ابن حبان نے مینے جعفر بن ابی ابان کو پڑہتے سنا ہی حدیث کی ہمکو ابن رمح نی کہا حدیث کی ہمکو لیث نی نافع سی اوسنی ابن عمر سے جسنے مومن کو خوش کیا اوسنے مجھکو خوش کیا اور جسنی مجھی خوش کیا تو اوسنے اللہ تعالی کو خوش کیا۔ مینے کہا ای شیخ اللہ سے ڈر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ بہت بول کہا اوسنے نہین تو مجہہ سی حلال تم میری سند کا حسد کرتی ہو پہر مینے اسکو خوف دلایا تاکہ اوسنی قسم کی کہ مین مکہ مین حدیث نہ بیان کرونگا

حدیث جو شخص وضو کی لئی بسم اللہ پڑہی تو ہمیشہ دو فرشتے اوسکے لئے نیکیان لکہتی رہتی ہین تاکہ اوسکا وضو ٹوٹ جاوی اسکی سند مین ابن علوان جو وضاع مشہور ہی

حدیث جو شخص نماز کیلئی اذان سنے اور کہنی والون کیلیے اور نماز کی لئے اور نمازیون کے لئی مرحبا کہی تو اللہ تعالی وسکے لئی دو لاکہہ نیکی کا ثواب لکہتا ہے اور اس سے دو لاکہہ برائی دور کرتا ہی کہ اوسکیلئے دو لاکہہ درجہ بلند کرتا ہی اسکا کچھ اصل نہین ہے

حدیث جسنی اپنی ضرورت کا شکوہ کیا تو اوسکی مدد واجب ہوئی یہ بعض سلف کے کلام ہی

حدیث جو شخص مکہ کی گرمی پر ایک گہڑی صبر کری تو دو سو برس کے رستہ اس سے دوزخ دور رہتا ہی

العقيلي في الضعفاء عن ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعا
بلفظ من صبر على حر مكة ساعة باعد الله جهنم منه
سبعين خريفا وقال هذا باطل لا اصل له قلت قد
ذكره الامام النسفي في تفسير المدارك وهو امام جليل
فلابد ان يكون للحديث اصل اصيل غايته انه يكون
ضعيفا **حديث** من صلى على جنازة في المسجد
فلا اجر له قال ابن عبد البر خطأ فاحش والصواب روايته
فلا شئ له قلت وهو محمول على رواية فلا شئ عليه وقد
بينت المسئلة في رسالة مستقلة **حديث**
من صلى خلف تقي فكانما صلى خلف نبي لا اصل له
حديث من صلى علي ولم يصل على آلي فقد جفاني
لم يوجد **حديث** من طاف هذا البيت اسبوعا
وصلى خلف المقام ركعتين وشرب من ماء زمزم غفرت
له ذنوبه بالغة ما بلغت قال السخاوي لا يصح وقد ولع به
العامة كثيرا لا سيما بمكة بحيث كتب على بعض جدرها
الملاصق لزمزم وتعلقوا في ثبوته بمنام وشبهه مما
لا يثبت الاحاديث النبوية بمثله قلت وحيث اخرجه
الواحدي في تفسيره والجندي في فضائل مكة والديلمي
في مسنده بلفظ من طاف بالبيت اسبوعا ثم اتى مقام
ابراهيم فركع عنده ركعتين ثم اتى زمزم فشرب من
مائها اخرجه الله من ذنوبه كيوم ولدته امه لا يقال
انه موضوع غايته انه ضعيف مع ان قول السخاوي
لا يصح لا ينافي الضعف والحسن الا ان يريد به انه لا
يثبت وكان المزني فهم هذا المعنى حتى قال في مختصره
انه باطل لا اصل له وقد اغرب بعض علمائنا في

عقیلی نے ضعفا میں ابن عباس سے ان لفظوں سے مرفوع روایت کی ہے جو
شخص مکہ کی گرمی پر ایک ساعت صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اوس سے دوزخ کو ستر خریف
دور کرتا ہے اور کہا یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں اسکو امام نسفی
نے تفسیر مدارک میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بڑا جلیل القدر امام ہے پس ضرور
ہے کہ حدیث کا کچھ اصل ہونا چاہیے غایۃ الامر یہ ہوگا کہ ضعیف ہوگی
حدیث جو شخص مسجد میں جنازہ پڑھے تو اوسکو اجر نہیں ملیگا
کہا ابن عبد البر نے یہ خطا فاحش ہے صواب یہ ہے کہ روایت اس طرح
ہے فلا شئ علیہ میں کہتا ہوں اسکے معنے یہ ہیں کہ اسپر کچھ گناہ نہیں اور میں نے
یہ مسئلہ ایک رسالہ مستقل میں لکھا ہے **حدیث** جس نے متقی کے
پیچھے نماز پڑھی گویا اوس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی۔ اسکا کچھ اصل نہیں
ہے **حدیث** جس نے مجھپر درود بھیجا اور میری آل پر نہ بھیجا تو اوس نے
ظلم کیا۔ نہیں ملی **حدیث** جس نے خانہ کعبہ کا ہفتہ بھر طواف کیا
اور پیچھے مقام کے دو رکعت نماز پڑھی اور پانی زمزم کا پیا تو اوسکے سب گناہ
بخشے جاتے ہیں خواہ کسقدر ہوں کہا سخاوی نے یہ صحیح نہیں ہے اور عوام
الناس میں بہت مشہور ہے خصوصا مکہ میں بعض دیوار پر جو زمزم
سے ملی ہوئی ہے لکھی ہوئی ہے اور اسکے ثبوت کے لئے ایسی چیزوں سے تعلق
کیا ہے جس سے حدیث ثابت نہیں ہو سکتی مثلا خواب۔ میں کہتا ہوں جب
اسکو واحدی نے تفسیر میں اور جندی نے فضائل مکہ میں اور دیلمی نے مسند
میں ان الفاظ سے روایت کی ہے (جس نے ایک ہفتہ طواف کیا پھر مقام ابراہیم
پر آکر دو رکعت نماز پڑھی پھر زمزم پر آکر اس سے پانی پیا تو اسکو اللہ
تعالیٰ گناہوں سے ایسا نکالتا ہے گویا اسکو اوسکی ماں نے آج جنا ہے)
تو موضوع نہ ہوگی غایۃ یہ کہ ضعیف ہوگی باوجودیکہ قول سخاوی کا
کہ یہ صحیح نہیں ضعف اور حسن کے منافی نہیں ہے مگر جب اوسکے
یہ معنے ہوں کہ یہ ثابت نہیں ہے اور مزنی نے یہی معنے سمجھ کر مختصر
میں کہا ہے کہ یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں اور بعض ہمارے علما نے

استناد له بهذا الحديث على تكفير الكبائر و
الصغائر مع ان كون الحج يكفر الكبائر خلاف الاجماع
كما صرح به التوربشتي والقاضي عياض والنووي
وغيرهم من الاكابر انه لا يكفر الكبائر الا التوبة **حديث**
من طاف سبوعا في المطر غفر له ما سلف من ذنوبه
لا اصل له في المرفوع لكنه فعل حسن حتى ان البدر ابن
جماعة طاف بالبيت سبوعا كلما حاذى الحجر غطس
لتقبيله وكذا اتفق لغيره من المكيين وغيرهم بل قال
مجاهد ان ابن الزبير طاف سبوعا ذكره السخاوي و
قد اخرج ابن جماعة من حديث ابن عمر رضي الله عنهما في
كتاب الحج من سننه حديثا بمعناه فالحديث له اصل
حديث من طاف حول البيت سبعا في يوم صائف
شديد حره وحسر عن رأسه وقارب بين خطاه
وقل التفاته وغض بصره وقل كلامه الا بذكر الله تعالى
واستلم الحجر في كل طواف من غير ان يؤذي احدا
كتب الله له بكل قدم يرفعها ويضعها سبعين الف
حسنة ومحا عنه سبعين الف سيئة ورفع له سبعين
الف درجة ويعتق الله عنه سبعين رقبة عن كل رقبة
عشرة آلاف درهم ويعطيه الله تعالى سبعين شفاعة
ان شاء في اهل بيته من المسلمين وان شاء في العامة
وان شاء عجلت له في الدنيا وان شاء اخرت له في
الاخرة اخرجه الجندي في تاريخ مكة عن ابن عباس رضي
الله تعالى عنهما مرفوعا وفي رسالة الحسن البصري و
مناسك ابن الحاج نحوه لكن آثار الوضع لائحة
ولذا قال السخاوي انه باطل **حديث** من طاف

اس حدیث سے عجب دلیل پکڑی ہے کہ چھوٹی بڑی گناہ دور ہوجاتی ہین حالانکہ
حج سے کبیری گناہون کا دور ہونا خلاف اجماع کا ہے جیسا کہ توربشتی اور
قاضی عیاض اور نووی وغیرہ نے اکابر علما سے اس بات کی تصریح کی ہے کہ کبیرے
گناہ سوائے توبہ کی اور کسی چیز سے دور نہین ہوتی **حدیث** جو شخص بارش
مین سات مرتبہ طواف کرے تو اسکی پہلی گناہ بخشی جاتی ہین۔ اسکا مرفوع
ہونا ثابت نہین لیکن یہ اچھا کام ہے تا کہ البدر بن جماعت نے بارش
مین خانہ کعبہ کا طواف کیا جب حجر کی مقابل آتا تو اسکی چومنے کیلئے
جھکتا اور ایسا ہی مکی وغیرہ لوگون کیلئے اتفاق ہوا ہے بلکہ کہا مجاہد نے ابن
زبیر نے بارش مین طواف کیا ہے یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے اور ابن جماعت
نے ابن عمر کی کتاب الحج مین اس معنے سے حدیث ذکر کی ہے۔ پس حدیث
کا کچھ اصل ہے **حدیث** جو شخص خانہ کعبہ کے گرد سات مرتبہ گرمی کے
دنون مین طواف کرے اور اپنا سر ننگا رکھے اور قدم چھوٹے چھوٹے رکھے
اور غیر چیزون کی طرف التفات نہ کرے اور آنکھین بند رکھے اور
کلام کم کرے (مگر اللہ تعالی کے ذکر مین) اور حجر اسود کو ہر پھیری مین
چومے (سوا اسکی کہ کسی کو ایذا دے) تو اللہ تعالی اسکی لئے ہر قدم
کے اوٹھانے اور رکھنے پر ستر ہزار نیکی لکھتا ہے اور ستر ہزار برائی اس سے
دور کرتا ہے اور ستر ہزار درجہ اسکے لیے بلند کرتا ہے اور ستر غلام اسکی طرف
سے آزاد کرتا ہے (ہر غلام دس ہزار کی قیمت کا) اور اللہ تعالی اسکو ستر
لوگونکی شفاعت بخشتا ہے خواہ مسلمان گھر والون کے لئے کرے خواہ عام لوگون
کیلئے اور اگر چاہے دنیا مین لے چاہے آخرت کیلئے رکھے
اس کو جندی تاریخ مکہ مین ابن عباس سے مرفوع
روایت کی ساتھ لایا ہے اور رسالہ حسن بصری
مین اور مناسک ابن حاج مین اسے طرح ہے لیکن
علامتین وضع کے اوسپر ظاہر ہین اسے واسطے
سخاوی نے کہا ہے کہ یہ باطل ہے **حدیث** جو شخص

اسبوعا حافیا حاسرا کان له کعتق رقبة ومن طاف اسبوعا
فی المطر غفر له ما سلف من ذنبه ذکره الغزالی فی الاحیاء
قال العراقی لم اجده هکذا وعند الترمذی وابن ماجه من
حدیث ابن عمر رضی الله عنهما من طاف بالبیت اسبوعا فاحصاه
کان کعتق رقبة قلت وفی الجامع الصغیر من طاف
بالبیت سبعا وصلی رکعتین کان کعتق رقبة
حدیث من عبد الله بجهل کان ما یفسده اکثر مما
یصلح یروی من کلام ضرار بن الازور الصحابی وروی الدارمی
عن واثلة مرفوعا المتعبد بغیر فقه کالحمار فی الطاحون
ویؤیده حدیث لفقیه واحد اشد علی الشیطان من الف
عابد **حدیث** من عرف نفسه فقد عرف
ربه قال ابن تیمیة موضوع وقال السمعانی انه لا یعرف مرفوعا
وانما یحکی عن یحیی بن معاذ الرازی من قوله وقال النووی
انه لیس بثابت یعنی عن النبی صلی الله علیه وسلم والا فمعناه
ثابت فقد قیل من عرف نفسه بالجهل فقد عرف ربه بالعلم
ومن عرف نفسه بالفناء فقد عرف ربه بالبقاء ومن
عرف نفسه بالعجز والضعف فقد عرف ربه بالقدرة و
القوة وهو مستفاد من قوله تعالی (ومن یرغب عن ملة
ابراهیم الا من سفه نفسه) ای جهلها حیث لم یعرف
ربها **حدیث** من عرف نفسه استراح لیس فی المرفوع
بل یروی عن سفیان بن عیینة لیس یضره المدح من
عرف نفسه یعنی فاستراح من مدح الخلق وذمه
حدیث من عشق فعف فکتم فمات مات شهیدا
یروی من طریق سوید بن سعید عن علی بن مسهر عن
ابی یحیی القتات عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله عنهما

(من عرف نفسه فقد عرف ربه)

سات مرتبہ ننگے پاؤن اور ننگے سر طواف کرے اوسکو غلام کے آزاد کرنیکے
برابر ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص بارش مین سات مرتبہ طواف کرے تو
اوسکے سب گناہ پچھلے بخشے جاتی ہین۔ اسکو غزالی نے احیا مین ذکر کیا ہے عراقی نے کہا ہے
کہ مینے اسکو اسطرح نہین پایا اور ترمذی اور ابن ماجہ مین ابن عمر سے ہے
جو شخص خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرے اور اوسکو شمار کرے تو اسکو غلام
آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہے مین کہتا ہون جامع صغیر مین ہے جو شخص خانہ کعبہ
کے گرد سات مرتبہ پھرے اور دو رکعت نماز پڑھے اوسکو غلام آزاد کرنیکا ثواب
ملتا ہے **حدیث** جو شخص جہل سے اللہ تعالی کی عبادت کرے تو فساد اوسکا صلاح
سے زیادہ ہوتا ہے یہ ضرار بن الازور صحابی کے کلام سے ہے اور دارمی نے واثلہ سے
مرفوع روایت ذکر کی ہے عبادت کرنیوالا بے سمجھے چکی کے گدھے کیطرح ہے
اور یہ حدیث اوسکی تائید کرتی ہے فقیہ ایک سخت ہے شیطان پر ہزار عابد سے **حدیث**
جسنے اپنے نفس کو معلوم کیا اوسنے اپنے رب کو معلوم کیا کہا ابن تیمیہ نے موضوع ہے
اور کہا سمعانی نے اسکا مرفوع ہونا ثابت نہین ہے لیکن یحیے بن معاذ رازی کا
قول ہے اور کہا نووی نے یہ آنحضرت سے ثابت نہین ہے لیکن معنے اسکے ثابت ہین
بعضون نے کہا ہے جسنے اپنے نفس کو جاہل سمجھا تو اوسنے ربکو عالم سمجھا جسنے
اپنے نفس کو فانی سمجھا تو اوسنے اپنے رب کو باقی سمجھا اور جسنے اپنے
نفس کو عاجز اور ضعیف سمجھا تو اوسنے اپنے رب کو قادر اور قوی سمجھا
یہ معنے اس آیت سے مستفاد ہوتے ہین (نہین لوٹتا ملت ابراہیم سے کوئی مگر
وہ شخص جو بے وقوف ہو) یعنے جسنے اپنے رب کو معلوم نہین کیا +
حدیث جسنے اپنے نفس کو پہچانا وہ آرام مین ہوا یہ روایت
مرفوع نہین بلکہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے نہین ضرر دیتی مدح
اوسکو جسنے اپنے نفس کو پہچانا یعنے وہ خلقت کی مدح اور ذم سے
آرام مین ہوا **حدیث** جو شخص عاشق ہوا اور برائی سے بچا اور اسکو
چھپایا اور مرگیا تو شہید ہوا۔ یہ سوید بن سعید نے علی بن مسہر سے
اوسنے ابی یحیی القتات اوسنے مجاہد سے اوسنے ابن عباس سے

به مرفوعا بلفظ فهو شهيد وهو مما انكره ابن معين
وغيره على سويد حتى حكى الحاكم عن يحيى بن معين
لما ذكر له هذا الحديث قال لو كان لي فرس ورمح غزوت سويدا
قال السخاوي ولكنه لم ينفرد به فقد رواه الزبير بن بكار
قال حدثنا عبد الملك بن عبد العزيز الماجشون عن
عبد العزيز بن ابي حازم عن ابن ابي نجيح عن مجاهد
به مرفوعا وهو سند صحيح وقد ذكره ابن حزم في معرض
الاحتجاج فقال فان اهلكت هوى اهلك شهيدا وان
ان تمنن بقيت قرير عين روى لنا هذا قوم ثقات
بالصدق عن كذب و مين وقال ابن الربيع تعفف اذا ما
خلى بالحبيب عالما ان يكون الهى ناظرا وشهيدا ففي خبر المختار
من عشق فعف كتما هواه اذا مات مات شهيدا قال السيوطي اخرجه
الحاكم في تاريخ نيسابور والخطيب في تاريخ بغداد وابن
عساكر في تاريخ دمشق واخرج الخطيب ايضا من حديث
عائشة بلفظ من عشق فعف ثم مات مات شهيدا و
اورده الديلمي بلا اسناد العشق من غير ريبة كفارة
للذنوب **حديث** من عصى الله في غربة رده الله
خائبا اي كربته ترجمه السخاوي ولم يتكلم عليه قلت لا
اصل له فيما اعلمه **حديث** من علم اخاه آية من كتاب
الله فقد ملك رقبته قال ابن تيمية موضوع وفي الذيل
هو كما قال **حديث** من فصل بيني وبين آلي بعلي
فعليه لعنتي او كذا باطل لا اصل له وهو من مفتريات
الشيعة الشنيعة **حديث** من قال في ديننا برأيه
فاقتلوه صنعه اسحق الملطي كما في الوجيز **حديث**
من تقدم لاخيه بريقا يتوضأ به فكانما تقدم جوادا قال

ان لفظوں سے مرفوع روایت ذکر کی ہی پس وہ شہید ہی اسکا ابن معین وغیرہ
نے سوید پر انکار کیا ہی حتی کہ حاکم نے یحیی بن معین سے حکایت کی ہی کہ جب اونکے آگے
یہ حدیث ذکر کی گئی کہا اونہوں نے اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو مین
سوید سے جنگ کرتا۔ کہا سخاوی نے بھی اس سے منفرد نہین ہوا بلکہ زبیر بن بکار نے
بھی مرفوع روایت بیان کی ہی کہا اونے حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عبد العزیز
الماجشون نے عبد العزیز بن ابی حازم سے اوس نے ابن ابی نجیح سے اونہوں نے مجاہد
سے اور یہ سند صحیح ہی اور اسے ابن حزم نے حجت بھی پکڑی ہی اسطرح کہ کہا او
اگر تو حالت عشق مین ہلاک ہوگا تو تو شہید ہو کر مریگا اور اگر تو احسان کیا
گیا تو تو ٹھنڈی آنکھ باقی رہیگا یہ حدیث ہم سے ثقہ لوگون نے روایت کی ہی جو کذب
اور شک سے بچے ہوے ہین اور کہا ابن ربیع نے جب تو اپنی محبوبہ سے خلوت مین ہو
تو عفت اختیار کر یہ جان کر کہ خدا تعالی حاضر ناظر ہے اور خبر المختار مین ہے جس نے
عشق کو چھپایا اور گناہ سے بچا جب مریگا تو شہید ہو کر مریگا۔ کہا سیوطی نے اسکو حاکم
نے تاریخ نیسابور مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین روایت کی ہی اور خطیب نے عائشہ سے بھی ان الفاظ سے روایت کی
ہے جو شخص عاشق ہوا اور گناہ سے بچا پھر جب مریگا تو شہید ہو کر مریگا اور دیلمی
نے بلا اسناد ذکر کی ہی بلا شک عشق گناہون کا کفارہ ہی **حدیث**
جو شخص حالت غربت مین اللہ تعالی کی نافرمانی کرے اللہ تعالی اوسکو تکلیف
مین رکھتا ہی سخاوی نے اسکو ترجمہ مین لایا اور اسپر کچھ کلام نہین کیا مین کہتا ہون
کہ میرے نزدیک اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** جو شخص اپنے بھائی کو ایک آیت
کتاب اللہ سے سکھلاوے اوسکی گردن کا مالک ہو جاتا ہی کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہی اور
ذیل مین بھی ایسا ہی ہے **حدیث** جو شخص میرے اور میرے آل مین بلفظ علی
سے فاصلہ لاوے تو اوسپر میری لعنت (مراد اس سے لعنت وغیرہ ہی) باطل ہے اسکا کچھ اصل
نہین یہ شیعون کا افترا ہی **حدیث** جنہوں نے ہمارے دین مین اپنی رائے سے کچھ بات کہے
تو اوسکو قتل کرو اسپر اسحاق ملطی نے وضع کا حکم کیا ہی ایسا ہی وجیز مین ہے **حدیث**
جس نے اپنے بھائی کے آگے لوٹا وضو کرنے کو لیکر گویا اوس نے گھوڑا آگے کیا۔ کہا

ابن تیمیۃ هو موضوع وفی الذیل هو کما قال حدیث
من قرأ بالبقرة ولم یدع بالشیخ فقد ظلم قال السخاوی
لا اصل له قلت لعل اصله ان من کان من الصحابة
اذا قرأ الزهراوین کان جلیلا عندهم حدیث من
قرأ بالقرآن منکوسا القی فی النار منکوسا موضوع حدیث
من قرأ فی الفجر بالم نشرح والم ترکیف لم یرمد قال السخاوی لا اصل له
وکذا قراءة سورة انا انزلنا عقیب الوضوء لا اصل له وهو مفوت
سنته انتهی اراد انه لا اصل له فی المرفوع والا فقد ذکره
الفقیه ابو اللیث السمرقندی وهو امام جلیل واما قوله
وهو مفوت سنته ای سنة الوضوء لیس له سنة مستقلة
کما حققه الغزالی وانما یستحب ان یصلی بعد کل وضوء ولم یشترط
احد فوریتها بعده فلا ینافی قراءة سورة وغیرها عقیب
الوضوء قبل الصلوٰة نعم قیل الاولی ان یصلی قبل ان ینشف
اعضاء وضوئه والله اعلم حدیث من قصدنا وجب حقه
علینا قال السخاوی لم اقف علیه لکن فی معناه للسائل
حق وان جاء علی فرس وقد مضی قلت وکذا لکن فی
معناه اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه ولا شک ان کل مؤمن
کریم عند الله بشهادة قوله تعالیٰ ان اکرمکم عند الله
اتقاکم حدیث من قضی صلوات من الفرائض فی
عمره فی رمضان قال السخاوی لم اجده لکن نقل الامام احمد
علی استحبابه وکان الشرف الدمیاطی یأثر ذلک عن بعض
مشایخه حدیث من قضی صلوة من الفرائض فی
آخر جمعة من شهر رمضان کان ذلک جابرا لکل صلوٰة
فائتة فی عمره الی سبعین سنة باطل قطعا لانه مناقض
للاجماع علی ان شیئا من العبادات لا یقوم مقام

ابن تیمیہ نے موضوع ہے اور ذیل میں بھی ایسا ہی ہے **حدیث** جو شخص سورہ
بقرہ پڑہتا ہے اور اوسکو شیخ کہکر نہین پکارا جاتا تو وہ مظلوم ہے کہا
سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین مین کہتا ہون شاید اصل اسکا یہ ہے جو شخص صحابہ
سے زہراوین یعنی سورہ بقر اور سورہ آل عمران پڑہتا تہا وہ انکی نزدیک بزرگ ہوتا
تہا **حدیث** جو شخص قرآن کو اُلٹا پڑہے تو وہ آگ مین اُلٹا کرکی ڈالا جائیگا
موضوع ہے **حدیث** جو شخص فجر مین الم نشرح اور الم ترکیف پڑہے تو اوسکی آنکہین بیمار
نہین ہوتین کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین ہے اور انا انزلناہ وضو کی بعد پڑہے اسکا بھی
کچھ اصل نہین بلکہ اس سے سنت فوت ہوتی ہے انتہی اسکا ارادہ یہ ہے کہ یہ مرفوع نہین ورنہ
اسکو فقیہ ابو اللیث سمرقندی نی ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بڑا جلیل القدر امام ہے اور مراد
اس قول سے (سنت فوت ہوتی ہے) نفل وضو کی ہے اسمین یہ شبہ ہے غزالی نی تحقیق
کی ہے کہ وضو کی لئے کوئی سنت مستقل نہین ہے بلکہ مستحب ہے کہ وضو کی بعد نماز پڑہی
جائے اور وضو کی بعد جلدی پڑہنا کسی نے شرط نہین کیا تو وضو کی بعد نماز سے پہلے
سورہ وغیرہ پڑہنی کچھ اوسکی منافی نہوئی ہان بعضو نے کہا ہے اولیٰ یہ ہے کہ وضو کے اعضا
کا پانی خشک ہونیسے پہلے نماز پڑہی جاے واللہ اعلم **حدیث** جس نے ہمارا قصد
کیا۔ اوسکا حق ہمپر واجب ہوا کہا سخاوی نے مین اسپر واقف نہین ہوا لیکن
اسکے معنی مین یہ ہے سوال کرنیوالے کیلئے حق ہے اگرچہ گہوڑی پر آئے اسکا حال بھی گذر چکا
مین کہتا ہون اسیطرح اسکے معنے مین ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اوسکی تعظیم
کرو اور شک نہین کہ ہر مومن اللہ کے نزدیک معزز ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی شہادت دیتی
ہے (تحقیق عزت والا تم سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم سے زیادہ متقی ہے) **حدیث**
جو شخص اپنے ناخن مخالفت سے اتارے تو اپنی آنکہون مین بیماری نہین دیکہیگا کہا سخاوی
نے مین نے اسکو نہین پایا لیکن امام احمد نے اسکے مستحب ہونے پر تصریح کی ہے اور
شرف دمیاطی بعض مشایخ سے بھی نقل کرتا تہا **حدیث** جو کوئی آخر
جمعہ رمضان مین فرض قضا کرے تو ستر برس کی عمر تک اوسکی فوت
نماز کا بدلہ ہو جاتا ہے یہ قطعاً باطل ہے اس لئے کہ اجماع کے
مخالف ہے کہ کوئی شئے عبادات سے قائم مقام کسی برسون

ثلثة سنوات ثم لاعبرة بنقل النهاية ولا بقية
شراح الهداية فانهم ليسوا من المحدثين ولا اسندوا
الحديث الى احد من المخرجين **حديث** من قطع
رجاء من ارتجاه قطع الله منه رجاه يوم القيمة فلم يلج
الجنة ينسب لحيوة الحيوان الكبرى معرف الاحمد عن
ابی هريرة به مرفوعا وقال السخاوی وذلك مختلق
على احمد **حديث** من كتم سره ملك امره قال
السخاوی ليس فی المرفوع **حديث** من كثرت صلوته
بالليل حسن وجهه بالنهار لا اصل له وهو موضوع
من غير قصد فقد اتفق ائمة الحديث على انه من
قول شريك قاله الثابت لما دخل عليه ذكره السخاوی
حديث من لبس نعلا صفراء قل همه يروى عن ابن عباس
مرفوعا بلفظ لم يزل فی سرور ما دام لابسها ابدا لا
قل همه وقال ابن ابی حاتم عن ابيه انه كذب موضوع
وعزاه الزمخشری فی الكشاف لعلی بلفظ النبی صلى الله عليه وسلم
وكان المأخذ قوله تعالى (صفراء فاقع لونها تسر الناظرين)
حديث من لعب بالشطرنج فهو ملعون قال النووی
لا يصح بل هو كذب لم يثبت من المرفوع فی هذا الباب
شئ ذكره السخاوی وقلت وقد ورد ملعون من لعب
بالشطرنج والناظر اليها كالآكل لحم الخنزير رواه
ابن عبدان وابو موسى وابن حزم عن حبة بن مسلم
مرسلا كذا فی الجامع الصغير للسيوطی وهو ملتزم
انه لا يذكر فيه موضوعا والمرسل حجة عند الجمهور
فغاية الامر فيه ان سنده ضعيف يتقوى باحاديث
ثابتة وردت فی ذم الشطرنج **حديث**

کی ہوتی نماز وتر کہ نہیں ہوسکتی صاحب نہایہ اور بقیہ شارحین ہدایہ کی نقل
کا کچھ اعتبار نہیں اسلیئے کہ وہ محدثین سے نہیں ہیں اور نہ انہوں نے کسی مصنف
کے طرف حدیث کو مسند کیا ہے **حدیث** جو شخص کسے کی امید قطع کرے تو
اللہ تعالی اوسکی امید قیامت کے دن قطع کرتا ہے پس وہ جنت میں داخل نہوگا
یہ حیوۃ الحیوان کبری احمد میں ابی ہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی گئی ہے اور کہا سخاوی
نے یہ احمد پر مختلق ہے **حدیث** جس شخص نے اپنا بھید چھپایا وہ اپنے
امر کا مالک ہوا۔ کہا سخاوی نے یہ مرفوع نہیں ہے **حدیث** جو شخص رات
کے وقت بہت نماز پڑھے دن کے وقت اسکا منہ روشن ہوتا ہے اسکا کچھ
اصل نہیں یہ قصداً بنائی نہیں گئی اسلیئے کہ اماما ن حدیث نے اتفاق کیا ہے کہ شریک
کا قول ہے اسنے ثابت کو کہا تھا جبکہ ثابت اسپر داخل ہوا یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے **حدیث**
جو شخص زرد جوتا پہنے اسکو غم کم ہوتا ہے - ابن عباس سے اسطرح
مرفوع روایت ہے وہ ہمیشہ خوشی میں رہتا ہے جبتک اسکو پہنے رکھے
اور ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ یہ کذب ہے موضوع ہے اور
زمخشری نے کشاف میں علی کیطرف منسوب کیا ہے اور ماخذ اسکا قول اللہ تعالی
کا ہے (زرد ہے بہت زرد رنگ اسکا خوش کرتی ہے دیکھنے والوں کو) +
حدیث جو شخص شطرنج کی کھیلے وہ ملعون ہے کہا نووی
نے یہ صحیح نہیں بلکہ کذب ہے کوئی شے مرفوع اسمیں ثابت
نہیں ہے یہ سخاوی نے ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ابن عبدان اور
ابو موسی اور ابن حزم نے حبہ بن مسلم سے مرسل روایت ذکر کی ہے
کہ شطرنج کے کھیلنے والا ملعون ہے اور دیکھنے والا سور کا
گوشت کھانے والے کی مثل ہے ایسا ہے جامع صغیر سیوطی کا
ہے حالانکہ اس نے التزام کیا ہے کہ کتاب میں موضوع حدیث نہ
لاؤنگا اور مرسل جمہور کی نزدیک حجت ہے غایت یہ ہے کہ سند
اسکے ضعیف ہے اور صحیح حدیثیں ذم شطرنج میں جو
آئے ہیں اون سے یہ قوت پاتی ہے **حدیث**

من قطع رجاء من ارتجاه

من لبس نعلا صفراء قل همه

من لعب بالشطرنج فهو ملعون

من لم يداوم على اربع قبل الظهر لم تنله شفاعتى ذكره السيوطى فى اخر كتاب الموضوعات ان الحافظ ابن حجر يعنى العسقلانى سئل عنه فاجاب بانه باطل لا اصل له **حديث** من لم يخف الله خف منه لم يثبت مبناه وصحيح معناه **حديث** من لم يصلحه الخير يصلحه الشر هو من كلام بعض السلف **حديث** من لم يكن عنده صدقة فليلعن اليهود لا يصح **حديث** من لانت كلمته وجبت محبته من كلام على قاله الخطيب **حديث** من لم ينفعه علمه ضره جهله لا اعرفه **حديث** من نصح جاهلا عاداه جاء عن بعض السلف وليس فى شئ من المسندات قال السخاوى ولا استحضره بل روى الخطيب عن معمر بن المثنى لا تردن على ذى خطا خطاه فيستفيد منك علما ويتخذك عدوا **حديث** من وسع على عياله فى يوم عاشوراء وسع الله عليه السنة كلها وفى رواية سائر سنته قال الزركشى لا يثبت انما هو من كلام محمد بن المنتشر قال السيوطى كلا بل هو ثابت صحيح اخرجه البيهقى فى الشعب من حديث ابى سعيد الخدرى وابى هريرة وابن مسعود وجابر رضى الله عنهم وقال اسانيده كلها ضعيفة ولكن اذا ضم بعضها الى بعض افاد قوة وقال الحافظ ابو الفضل العراقى فى اماليه حديث ابى هريرة هذا ورد من طرق صحح بعضها ابو الفضل بن ناصر واورده ابن الجوزى فى الموضوعات من طريق سليمان بن ابى عبد الله عنه وقال سليمان مجهول ذكره ابن حبان فى الثقات قال فالحديث حسن على رايه قال وله طرق عن جابر على شرط مسلم اخرجه

جو شخص چار رکعت پر قبل ظہر کے ہمیشگی نہ کرے اوسکو میری شفاعت نہ پہونچے گی سیوطی نے آخر کتاب موضوعات مین ذکر کیا ہے کہ عسقلانی سے اسکی بابت جو سوال ہوا اوسنے جواب دیا کہ یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** جو شخص اللہ تعالی سے نہ ڈرے تو اوس سے خوف کر۔ اسکی بنا صحیح نہین اور معنے صحیح ہین **حدیث** جسکے خیر صلاحیت نہ کرے تو شر اوسکی صلاحیت کرتا ہے یہ بعض سلف کی کلام ہے **حدیث** جسکی پاس صدقہ نہو وہ یہود پر لعنت کرے صحیح نہین **حدیث** جسکی کلام نرم ہوا اوسکی محبت واجب ہے کہا خطیب نے یہ علی کی کلام ہے **حدیث** جس شخص کو اوسکا علم نفع نہ دے تو جہل اوسکو ضرر دیتا ہے۔ مین اسکو نہین جانتا **حدیث** جو شخص جاہل کو نصیحت کرے وہ اوسکو دشمن سمجھتا ہے یہ بعض سلف کا قول ہے اور کسی سند مین نہین ہے اور کہا سخاوی نے مین اسکو نہین جانتا اور خطیب نے معمر بن مثنی سے روایت کی ہے متکبر پر اسکا خطا ظاہر نہ کر اسلئے کہ تیری سے حاصل کریگا اور پھر تجھے دشمن اپنا سمجھیگا **حدیث** جو شخص اپنے عیال پر عاشورہ کی دن فراخی کریگا اللہ تعالی اوسپر تمام برس فراخی کریگا اور ایک روایت مین کل کیجگہ سائر کا لفظ آیا ہے معنے دونو کی ایک ہین کہا زرکشی نے یہ ثابت نہین بلکہ محمد بن منتشر کی کلام ہے کہا سیوطی نے اسطرح ہرگز نہین بلکہ یہ ثابت صحیح ہے بیہقی نے شعب مین ابی سعید خدری اور ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے اور کہا سندین سب کے ضعیف ہین لیکن جب بعض بعض کیطرف ملائی جائین تو قوی ہو جاتے ہین اور کہا حافظ ابو الفضل عراقی نے امالی مین حدیث ابو ہریرہ کے بہت طرق سے آئی ہے بعضون کی ابو الفضل بن ناصر نے تصحیح کی ہے اور ابن جوزی نے اسکو طریق سلیمان بن ابی عبد اللہ سے موضوعات مین لایا ہے اور کہا سلیمان مجہول ہے ابن حبان نے اسکو ثقہ لکھا ہے کہا اوسنے پس یہ حدیث اسکی رای پر حسن ہے کہا اور اسکے لئے بہت طرق جابر سے شرط مسلم پر ہین

ابن عبد البر فی الاستذکار من روایة ابی الزبیر عنه
وهی اصح طرقه قال وقد ورد ایضا من حدیث
ابن عمر واخرجه الدارقطنی فی الافراد موقوفا علی ابن
عمر وقد اخرجه ابن عبد البر بسند جید ورواه البیهقی
فی الشعب عن محمد بن المنتشر قال کان یقال فذکره
وقد جمعت طرقه فی جزء هذا کلام العراقی فی امالیه
نقله السیوطی وقال قد لخصت الجزء الذی جمعه
فی التعقبات علی الموضوعات **حدیث** من یخطب
الحسناء یعط مهرها لیس بحدیث ولعل الحسناء
کنایة عن الحسنة المعبر عنها فی التنزیل بالحسنی و
مهرها کنایة عن الاعمال الصالحة المستحسنة **حدیث**
من تمام الحج ضرب الجمال هو من کلام الاعمش قاله ابن الربیع
قلت قد صح ضرب الصدیق جماله فی حجة الوداع بحضرة
النبی صلی الله علیه وسلم ولم ینکر علیه فدل علی ان المراد
منه اضافة المصدر الی فاعله وقیل اضافته الی المفعول
وهو الاظهر ومعنی التمام اشهر والمعنی انه یحمل فی سبیله
حتی یضر وبهان فی الله المستعان **حدیث** من حسن المرافقة
الموافقة ترجمه السخاوی ولم یتکلم علیه قلت ومعناه
ما فی المثل لولا الوئام لهلک الانام **حدیث**
من علامة الساعة التدافع عن الامامة لیس
بحدیث ومعناه صحیح ذکره ابن الربیع وقد ورد عن
سلامة بنت الحر مرفوعا ان من اشراط الساعة
ان یتدافع اهل المسجد لا یجدون اماما یصلی بهم رواه
احمد وابوداود وابن ماجة **حدیث** من
فتنة العالم ان یکون الکلام احب الیه من السکوت

اسکو ابن عبد البر نے استذکار مین ابی الزبیر سے روایت کی ہی اور یہ صحیح طریقہ
ہے کہا اوس نے یہ ابن عمر سے بھی مروی ہے، اور دار قطنی نے افراد
مین ابن عمر سے موقوف روایت ذکر کی ہی اور اسکو ابن عبد البر سند جید سے
لایا ہے اور بیہقی نی شعب مین محمد بن منتشر سے روایت کی ہے
کہا اوس نے یہ مشہور تھی اوس نے ذکر کر دیا اور مینے اوسکے سب طرق ایک
رسالہ مین جمع کیے مین یہ کلام عراقی کے امالی مین ہی سیوطی نی اسکو
نقل کیا ہی اور کہا سیوطی نے مینے اسکے رسالہ کا تعقبات علی الموضوعات مین
اختصار کیا ہے **حدیث** جو شخص حسین عورتون سے خطبہ کرے تو اوسکو
مہر دے یہ حدیث نہین شاید مراد حسنا سے وہ ہی جو قرآن مین الحسنے سے
تعبیر کیا گیا ہے اور مراد مہر سے اعمال صالح ہین **حدیث**
اونٹون کا مارنا حج کے تتمات سے ہے - کہا ابن ربیع نے یہ اعمش
کے کلام ہے مین کہتا ہون حجة الوداع مین ابوبکر صدیق کا اونٹنی
کو مارنا آنحضرت کی روبرو ثابت ہی اور آپنے اوسپر انکار نہین کیا
پس ثابت ہوا کہ مراد اس سے اضافت مصدر کی ہی فاعل کیطرف اور
بعضون نے کہا ہی اضافت مصدر کے مفعول کیطرف ہی یہی ظاہر
ہے اور معنے لفظ تمام کی مشہور ہین اور حدیث کے معنے یہ ہین کہ اونٹ
پر راستہ مین بوجھ لادا جاوے تاکہ مارا جاوے اور خوار کیا جائے اور اللہ تعالی مددگار ہے
حدیث موافقت بہتر دوستی ہی سخاوی نے اسکو ترجمہ مین لایا ہی اور اسپر
کلام نہین کیے مین کہتا ہون اسکے یہ معنے ہین جو اس مثال کے ہین اگر موافقت نہ ہوتی
تو خلقت ہلاک ہو جاتی **حدیث** قیامت کے علامتون سے ہی امامت سے جھگڑنا
ابن ربیع نے ذکر کیا ہی کہ یہ حدیث نہین ہے، اور معنی اسکے ثابت ہین اور
سلامت بنت حر سے مرفوع روایت آئی ہے قیامت کی علامتون سے ہی کہ اہل مسجد
باہم تدافع کرینگے کوئی امام نہ پاوینگے جو انکو نماز پڑھاوے اسکو احمد اور
ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہی **حدیث** عالم کے
فتنہ سے ہے کہ کلام اسکو سکوت سے پسند ہو +

ذکر الحدیث بطوله فی الاحیاء وقال العراقی رواه ابو نعیم وابن الجوزی فی الموضوعات وکذا ذکره فی المختصر **حدیث** من الذنوب ذنوب لا یکفرها الا الوقوف بعرفة فی الاحیاء وقال العراقی لم اجد له اصلا **حدیث** موتوا قبل ان تموتوا قال العسقلانی انه غیر ثابت **قلت** هو من کلام الصوفیة والمعنی موتوا اختیارا قبل ان تموتوا اضطرارا والمراد بالموت الاختیاری ترک الشهوات واللهوات فی ما یترتب علیها من الذلات والغفلات **حدیث** الموت کفارة لکل مسلم ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات ولم یصب فیه کما ذکره العراقی فی امالیه من انه ورد من طرق یبلغ بها رتبة الحسن انتهی رواه البیهقی فی الشعب والقضاعی من حدیث انس مرفوعا وصححه ابو بکر بن العراقی **حدیث** المؤمن اذا قال صدق واذا قیل له صدق لا یعرف بهذا اللفظ وکانه مقتبس من قوله (والذی جاء بالصدق وصدق به اولئک هم المتقون) والمراد بالمؤمن هو الکامل واستأنس السخاوی بشقه الاول یعنی حدیث یطبع المؤمن علی کل جبلة غیر الخیانة والکذب وفی الثانی بحدیث رأی عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال له اسرقت فقال لا والذی لا اله الا هو فقال آمنت بالله وکذبت عینی بل روی ابن ماجه عن ابن عمر من حلف بالله فلیصدق ومن حلف له بالله فلیرض ومن لم یرض بالله فلیس من الله **حدیث** المؤمن سریع الغضب سریع الرجوع

یہ احیا مین لمبی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور کہا عراقی نی اسکو ابونعیم اور ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا ہی اور ایسا ہی مختصر مین ہی **حدیث** گناہون سے بعض ایسے گناہ ہین کہ وقوف عرفہ کے ماسوا انکا کچھ کفارہ نہین ہے۔ احیا مین ہی اور کہا عراقی نی مینی اسکا اصل نہین پایا **حدیث** مرو پہلے مرنیسے کہا عسقلانی نی یہ ثابت نہین ہے۔ مین کہتا ہون یہ صوفیکی کلام ہی اور معنی اسکے یہ ہین مرو تم اپنے اختیار سی پہلے اسکے کہ مرو تم اضطرار سی اور مراد موت اختیاری سے شہوات اور کہیلون کا ترک کرنا ہی اور جو اسی ذلت اور غفلت مترتب ہوتی ہے **حدیث** موت ہر مسلمان کیلئے کفارہ ہی۔ ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین ذکر کیا او صواب کو نہین پہونچا اسلئے کہ عراقی نے امالی مین ذکر کیا ہی کہ یہ حدیث بہت طریق کی سبب سے حسن کے رتبہ کو پہونچ گئی ہے انتہی اور بیہقی نے شعب مین اور قضاعی نی انس سے مرفوع روایت کی ہے اور ابو بکر بن عراقی نی اسکے تصحیح کی ہی **حدیث** مومن جب کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے اور جب اسکو کچھ کہا جاوی تو اوسکی تصدیق کرتا ہے ان الفاظ سے معلوم نہین ہوئی گویا اس آیت کا اقتباس ہے (وہ شخص کہ آیا ساتھ صدق کے اور اسکی تصدیق کی وہ لوگ متقی ہین) اور مراد مومن سے کامل ہے سخاوی نے پہلے شق پر اس حدیث کی عنہ سے دلیل پکڑی ہے مومن ہر خصلت پر پیدا کیا جاتا ہی سوائی خیانت اور کذب کی اور دوسرے شق پر اس حدیث سے عیسی بن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا کہا کیا تونے چوری کی ہی کہا اوسنے نہین قسم مجھے اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے فرمایا عیسی علیہ السلام نے مین اللہ تعالی سے ایمان لایا اور میری آنکھون نے جھوٹھ دیکھا بلکہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے روایت کی ہے جو شخص اللہ تعالی کی قسم کہائی تو سچ کہائے اور جسکے لئے قسم کہائی تو چاہیے کہ وہ راضی ہو جائے اور جو شخص اللہ تعالی سے راضی نہو پس وہ اللہ تعالی سے کسی شئے مین نہین **حدیث** مومن جلد غصہ کرنے والا اور

كذا اورده الغزالي في الاحياء وقال المخرج انه لم يجده
هكذا قلت هو معنى حديث الحدة تعتري لخيار
امتي وقد جاء في حديث طويل ان المؤمن قد يكون
سريع الغضب سريع الفيء فتلك بتلك وقد يكون بطئ
الغضب سريع الفيء فهذا هو المؤمن الكامل و
الناقص من يكون حاله بالعكس **حديث**
المؤمن يسير المؤنة قال الصغاني موضوع **حديث**
المؤمن غر كريم والمنافق خب لئيم قال الصغاني موضوع من
احاديث المصابيح ولم يصب فقد رواه احمد عن ابي هريرة
به مرفوعا ولفظ الفاجر بدل المنافق والخب بالكسر و بالفتح
الخداع ومعنى غر كريم انه ليس بذي مكر وهو ينخدع
لانقياده ولينه **حديث** المؤمن حلوي والكافر خمري
قال العسقلاني باطل لا اصل له قلت قد تقدم انه عليه السلام
كان يحب الحلواء والعسل وسبق ان قلب المؤمن يحب الحلواء
حديث المؤمن ليس بحسود في الاحياء وقال العراقي لم
اقف له على اصل قلت ومعناه صحيح والمراد بالمؤمن
الكامل لقوله تعالى (ونزعنا ما في صدورهم من غل)
اي حسد وحقد **حديث** المؤمن ملقى والكافر
موقى ليس بحديث والمعنى ان المؤمن ملقى بالبلايا
لتكفير ماله من الخطايا والكافر محفوظ عن البلايا
محفوف بالنعماء ليبقى عليه البقايا ولان الدنيا سجن المؤمن
وجنة الكافر **حديث** المؤمن مؤتمن لا
اصل له مرفوع وانما هو من قول مالك وغيره من
العلماء بلفظ الناس مؤتمنون على انسابهم **حديث**
المؤمن ينخدع من كلام سعيد بن جبير ذكره في

ایسا ہی غزالی احیا مین لایا ہے اور کہا مخرج نے اس طرح نہین پائی
گئی مین کہتا ہون یہ معنی حدیث کی ہین تیزی قصد کرتی ہے بہتر
امت کے خیار لوگونپر اور لمبی حدیث مین آیا ہے کہ مومن کو جلدی غصہ آتا ہے
اور جلدی دور ہوتا ہی پس اوسکا بدلہ ہو گیا اور کسی مومن کو دیر سے غصہ
آتا ہی اور دیر سے دور ہوتا ہی پس یہی ایک دوسرے کا بدلہ ہو گیا اور کسی مومن کو
دیر سے غصہ آتا ہے اور جلدی دور ہوتا ہی پس یہ مومن کامل ہے اور ناقص وہ
جسکا حال اسکے برعکس ہو **حدیث** مومن تھوڑی تکلیف والا ہے کہا
صغانی نے موضوع ہے **حدیث** مومن فریب کھانے والا بزرگ کریم ہے اور منافق فریب دینے
والا بخیل ہے یہ حدیث مصابیح کی ہے کہا صغانی نے موضوع ہے اور یہ ٹھیک نہین
پہونچا اسلیے کہ احمد نے ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کی ہے اور اسمین منافق کی جگہ فاجر
کا لفظ ہی اور خب بالکسر و بالفتح فریب کو کہتے ہین اور معنی غر کریم کے یہ ہین کہ مومن مکر
نہین کرتا بلکہ بسبب فرمانبرداری اور نرمی کے فریب دیا جاتا ہے **حدیث** مومن حلوی
ہے (یعنے حلوے کو دوست کہتا ہے) اور کافر شرابی ہے (یعنے شراب کو دوست کہتا ہے)
کہا عسقلانی نے یہ باطل ہے اسکا کچھہ اصل نہین مین کہتا ہون پہلے گذر چکا ہے کہ
آنحضرت حلوا اور شہد کو دوست رکھتے تھے اور گذر چکا ہے کہ مومن کا دل حلوا کو دوست
رکھتا ہے **حدیث** مومن حسد نہین کرتا احیا مین ہے کہا عراقی نے مین اسکے اصل
پر واقف نہین ہوا مین کہتا ہون معنے اسکے صحیح ہین مراد اس سے مومن کامل ہے جیسا کہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہے (اور ہم نے انکے دلون کا حسد کھینچ لینگے) **حدیث** مومن ملنے
والا ہے اور کافر بچنے والا ہے یہ حدیث نہین معنے یہ ہین مومن پر مصیبتین آتے ہین اوسکے
گناہ دور کرنیکے لئے اور کافر مصیبتون سے محفوظ رہتا ہے اور نعمتون مین گھرا رہتا
ہے تاکہ وبال ونکا اوسپر ہمیشہ رہی اور اسلیے دنیا مومن کیلئے قیدخانہ ہے
اور کافر کیلئے جنت ہے **حدیث** مومن اپنی نسب کا امانت دار ہے یہ مرفوع
نہین عالمون سے مالک وغیرہ کا قول اس طرح ہے آدمی اپنے نسبونپر امانتدار
ہین **حدیث** مومن فریب کہا جاتا ہے یہ شعب
مین ہے کہ یہ سعید بن جبیر کے کلام سے ہے ++

الشفاء والمعنی ان المؤمن المحمود من طبعه العزة
وقلة الفطنة للشر وترك البحث عنه وليس ذلك منه
جهلا ولكن كرما وحسن خلق وحلما **حديث** المؤمن
يغبط والمنافق يحسد من كلام الفضل **حرف النون**
حديث الناس بزمانهم اشبه منهم بآبائهم قيل
انه من كلام عمر رضي الله عنه وقيل انه قول علي وهو الاشهر
الاظهر **حديث** الناس على دين مليكهم او ملوكهم
قال السخاوي ولا اعرفه حديثا وهو قريب مما قبله معنى
حديث الناس بالناس هو معنى الحديث الصحيح
امتي كالبنيان يشد بعضه بعضا **حديث**
الناس مجزيون باعمالهم عزاه السخاوي الى النحويين
تمامه ان خيرا فخير وان شرا فشر وقال الجلال السيوطي
في درره ذكره ابن جرير في تفسيره عن ابن عباس
موقوفا قلت وفي التنزيل هل تجزون الا ما كنتم تعملون
حديث الناس نيام فاذا ماتوا انتبهوا هو من قول
علي كرم الله وجهه **حديث** نبذ القمل يورث
النسيان يروى في حديث مرفوع شديد الضعف وفي
سنده الحكم بن عبد الله الايلي المتهم بالوضع والكذب
كما قاله ابن عدي في كامله **حديث** النبي لا يؤلف
تحت الارض اي لا يكمل الالف بعد موته بل تقوم
القيمة قبله وهو باطل لا اصل له وممن صرح ببطلانه
الغز الديريني في الدرر الملتقطة وقال انه مما نقل عن
علماء اهل الكتاب ولا يصح بل كلما ورد فيه تحديد
الوقت يوم القيمة على التعيين فاما ان لا يكون له اصل
او لا يثبت اسناده قلت وقد ضعفه السيوطي في

معنے اسکے یہ ہین کہ مومن محمود کی طبیعت سے ہے شرارتون کو نہ سمجھنا
اور بحث نہ کرنا اسلئے کہ کرم اور حسن خلق کا موجب ہے نہ جہل کا **حدیث**
مومن غبطہ کرتا ہے اور منافق حسد کرتا ہے یہ کلام فضل کے ہے **حرف**
نون - حدیث آدمی جسقدر مشابہت اپنی باپون سے
رکھتے ہین اس سے زیادہ مشابہت زمانہ سے رکھتے ہین - بعضون نے کہا
ہے قول علی کا بھی اور یہی مشہور ہے **حدیث** آدمی بادشاہون
کے دین پر ہین - کہا سخاوی نے مین اسکو حدیث نہین جانتا یہ معنے مین
پہلے حدیث کی قریب ہے **حدیث** آدمی ساتھ آدمیون کے ہین
یہ صحیح حدیث کی معنے ہین امت میری بنیاد کی شکل ہے بعض بعض نے
تقویت رکھتی ہے **حدیث** آدمی موافق عملون کے بدلا دیئے
جائینگے سخاوی نے اسکو نحویون کیطرف منسوب کیا ہے اور آگا اسکے یہ ہے
خیر کا بدلہ خیر اور شر کا بدلہ شر کہا جلال الدین سیوطی نے درر مین ابن جریر نے
تفسیر مین ابن عباس کا قول نقل کیا ہے مین کہتا ہون قرآن مین ہے
(نہ بدلہ دیئے جاؤگے مگر جو تم کرتے ہو) **حدیث** آدمی سوئے ہوئے ہین جب
مرتے ہین بیدار ہوجاتے ہین - یہ حضرت علی رض کا قول ہے **حدیث** قمل کا
گرانا نسیان پیدا کرتا ہے - اسکی سند بہت سخت ضعیف ہے اور اسکے سند
مین حکم بن عبداللہ الایلی ہے جو وضع اور کذب سے متہم ہے جیسا کہ ابن عدی نے
کامل مین لکھا ہے **حدیث** نبی زمین کی نیچے ہزار برس نہین
گذارتا یعنے نبی اپنے موت کی بعد ہزار سال پورے نہین کرتا کہ قیامت
اس سے پہلی قائم ہوجاتی ہے یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین ہے
اور اسکے بطلان پر الغز الدیرینی نے درر الملتقط مین تصریح
کی ہے اور لکھا اوس نے یہ علماء اہل کتاب سے
منقول ہے اور صحیح نہین بلکہ جس مین قیامت کے
دن کی حد آئے یا تو اس کا کچھ اصل ہے نہین
یا سند اس کی ثابت نہین مین کہتا ہون سیوطی نے

رسالته الكشف عن مجاوزة هذه الامة الالف
وقد تحقق قوله سيجاوزون عن الالف ببضعة عشرة
سنة **حديث** النساء تنتصر بعضهن بعضا من هو
قول عكرمة وقد ادرج في حديث صحيح البخاري **حديث**
النسيان طبع الانسان قال السخاوي لا اعرفه بهذا
اللفظ بل في الطبراني عن ابن عباس مرفوعا المومن نساء
ان ذكر ذكر قلت وفي التنزيل (واذكر ربك اذا نسيت
فلا تنسى الا ما شاء الله + وعهدنا الى آدم من قبل
فنسى) ويروى الانسان مشتق من النسيان وفي تحقيقه
كلام عريض لبيان وقيل اول الناس اول الناسي **حديث**
نصرة الله للعبد خير من نصرته لنفسه من كلام وهيب
بن الورد قال يقول الله ابن آدم اذا ظلمت فاصبر وارض
بنصرتي فان نصرتي لك خير من نصرتك لنفسك وعن
الامام احمد قال بلغني انه مكتوب في التوراة فذكره
قاله السخاوي وقال السيوطي اخرجه عبد الله بن احمد في
رواية الزهد عنه قال بلغني **حديث** النظر الى الوجه
الجميل عبادة قال ابن القيم سئل عنه شيخنا يعني ابن
تيمية فقال هذا كذب باطل على رسول الله عليه السلام
لم يروه احد باسناد صحيح بل هو من الموضوعات
قلت وقد ورد النظر الى الوجه الحسن يجلو البصر والنظر
الى الوجه القبيح يورث الكلح وهو بفتحتين صفرة
تعلو الانسان وسيجئ بكمالها رواه ابو نعيم في الحلية
عن جابر كل شطر منه بسند ولكن كلاهما ضعيف و
الثاني اشد ضعفا ويقوى الاول **حديث** النظر الى المرأة
الحسنة والخضرة يزيدان في البصر رواه ابو نعيم في الحلية

رسالہ الکشف عن مجاوزت ہذہ الامۃ الالف مین اسکو صحیح لکھا ہی
او ثابت ہو چکا ہی کہ ایک ہزار دس سے چند برس اوپر گذرے جسکی مین **حدیث**
عورتین بعض بعض کو مدد کرتی ہین یہ قول عکرمہ کا ہی حدیث صحیح بخاری کے
مین درج ہی **حدیث** بہولنا آدمی کا طبیعت سے ہے۔ کہا سخاوی نے
مین اسکو ان لفظون سے نہین جانتا بلکہ طبرانی مین ابن عباس سے مرفوع
روایت ہی۔ مومن بہولنے والا ہی اگر یاد دلایا جاوے یاد کرتا ہی۔ مین کہتا
ہون قرآن مین ہی رب کو نہین بہولتا مگر جو اللہ چاہی) اور ہمنی پہلے
آدم سی عہد کیا پس بہول گیا) اور کہا گیا ہی کہ انسان نسیان سے
مشتق ہی اور اسکی تحقیق مین بڑی کلام ہی اور کہا گیا ہی پہلا آدمیون
کا پہلا بہولنے والا ہی **حدیث** اللہ تعالی کی مدد آدمی کیلیے بہتر ہے
اسکی مدد سی اپنی نفس کے لئے۔ یہ وہیب الورد کے کلام ہی کہا اوسنے اللہ تعالی
فرماتا ہی ای بیٹے آدم کی جب تو ظلم کیا جاوے تو صبر کر اور میری نصرت سے راضی ہو
اسلیے کہ میری مدد تیری لئی بہتر ہے تیری مدد سے اپنے نفس کے لئے کہا امام
احمد نی مجھی پہونچا ہی کہ یہ توراۃ مین لکھا ہی پس وسنے ذکر کیا ہے
اسکو سخاوی نی ذکر کیا ہے اور کہا سیوطی نی یہ عبد اللہ بن احمد نے
الزہد مین وسے لایا ہی کہا اوسنے مجھی پہونچا ہی **حدیث** منہ حسین کے
طرف دیکھنا عبادت ہی۔ کہا ابن قیم نی شیخ ابن تیمیہ سے اسکی بابت
سوال ہوا تو اوسنے کہا یہ رسول اللہ علیہ وسلم پہ کذب ہی باطل ہی کسی نے
اسکو صحیح سند سی روایت نہین کیا بلکہ یہ موضوعات سے ہے مین کہتا ہون
ثابت ہوا ہی کہ حسین منہ کو دیکھنا نظر کو روشن کرتا ہی اور قبیح منہ کی طرف
قلح پیدا کرتا ہی قلح بفتحتین زردی کو کہتے ہین جو آدمی پہ آجاتی ہی اور سب
جو اوس سے ملتی ہے ابو نعیم نے ہر ایک جز سند ضعیف سی حلیہ مین جابر
سے روایت کی ہی اور دوسرے سند زیادہ تر ضعیف ہی اور پہلی جز
کو یہ **حدیث** قوت دیتی ہے عورت حسین اور زرد کیطرف دیکھنا
نظر زیادہ کرتا ہے اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین جابر سے روایت کیا ہی

عن جابر كما رواه في الجامع الصغير فهو ضعيف ليس
بموضوع **حديث** نظرة الى وجه العالم احب الى
الله من عبادة ستين سنة صياما وقياما في نسخة
سمعان وغيره عن انس رضي الله عنه مرفوعا ومعناه ولا يصح
قاله السخاوي وقد ورد النظر على وجه عبادة رواه
الطبراني والحاكم عن ابن مسعود وعمران بن الحصين **حديث**
نعم الصهر القبر قال الزركشي لم يوجد في مسند الفردوس
من حديث ابن عباس مرفوعا نعم الكفو القبر للجارية و
بيض له في السند قال السيوطي وفي الطيوريات بسنده عن
علي بن عبد الله قال نعم الاختان القبور **حديث**
نعم العبد صهيب لو لم يخف الله لم يعصه اشتهر في كلام
الاصوليين واصحاب المعاني واهل العربية فبعضهم يرويه عن
عمر وبعضهم يرفعه قال السخاوي ورأيت بخط شيخنا
يعني العسقلاني انه ظفر به في مشكل الحديث لابن قتيبة
لم يذكر له ابن قتيبة سندا وقال اراد ان صهيبا انما يطيع الله حبا لا مخافة عقابه
انتهى وقال السبكي في شرح التلخيص لم ار هذا الكلام في شيء
من كتب الحديث لا مرفوعا ولا موقوفا ولا عن النبي عليه
السلام ولا عن عمر مع شدة التفحص عنه وقال التمني في حاشية
المغني عن والده انه رأى بخطه ما صورته رأيت الحافظ
ابا بكر بن العربي نسبه الى عمر بن الخطاب الا انه لم يبد له
اسنادا وقال العراقي لا اصل لهذا الحديث ولم اقف له على
اسناد قط في شئ من كتب الحديث وبعض النحاة ينسبونه
الى عمر بن الخطاب من قوله ولم ار اسنادا الى عمر وقال
الدماميني في حاشيته على المغني وقفت في الحلية لابي نعيم
على حديث في ترجمة سالم مولى ابن حذيفة من طريق عمر

نظرة الى وجه العالم احب الى الله من عبادة ستين سنة

جیسا کہ جامع صغیر میں ہے لیکن یہ ضعیف ہی سو موضوع نہیں **حدیث**
منہ عالم کیطرف دیکھنا اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہی ساٹھ برس کے عبادت
قیام اور صیام کی سے کہا سخاوی نے یہ نسخہ سمعان وغیرہ میں انس سے مرفوع
روایت ہی اور صحیح نہیں و طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود اور عمران بن
حصین سے روایت کی ہی کہ علی کی منہ کی طرف دیکھنا عبادت ہی
حدیث بہتر سسرال قبر ہے کہا زرکشی نے یہ نہیں پائی گئی
او مسند فردوس میں ابن عباس سے مرفوعاً بہتر کفو عورت
کے لئے قبر ہے اور سند میں اسکیلئے سفیدی چھوڑی گئی ہے۔ کہا
سیوطی نے طیوریات میں یہ علی بن عبداللہ سے بہتر داماد قبر ہیں
حدیث بہتر غلام صہیب ہے اگر نہ ڈرتا اللہ سے تب بھی
اسکی نافرمانی نہ کرتا اصولیوں اور اصحاب معانی اور اہل عربیہ کی کلام
میں مشہور ہی۔ بعضے عمر سے روایت کرتے ہیں اور بعضے مرفوع
کہا سخاوی نے میں نے شیخ عسقلانی کا خط دیکھا ہے کہ اوس نے اسکو
حدیث کی مشکل پر ابن قتیبہ میں دیکھا ہی اور ابن قتیبہ نے اسکی لیئے
کوئی سند ذکر نہیں کی اور کہا مراد یہ ہی کہ صہیب اللہ تعالی کی عبادت اسکی محبت سے کرتا تھا
نہ اسکے عذاب کے خوف سے انتہی اور کہا سبکی نے شرح تلخیص میں میں نے اسکو
کسی کتاب حدیث میں نہیں دیکھا نہ مرفوع نہ موقوف نہ آنحضرت سے
نہ عمر سے باوجودیکہ میں نے اسکی بہت تلاش کی ہی اور کہا تمنی نے حاشیہ
مغنی میں اپنے والد سے کہ میں نے اسکا خط اس صورت سے دیکھا ہی میں نے حافظ
ابابکر بن العربی کو دیکھا کہ اوس نے اسکو عمر بن خطاب کیطرف منسوب کیا
ہے مگر اوس نے اسکی سند بیان نہیں کی اور کہا عراقی نے اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
اور میں نے اسکی سند کسی کتاب حدیث میں نہیں دیکھی اور بعض نحوی حضرت عمر کا
قول کہتے ہیں اور میں نے کوئی سند عمر تک نہیں دیکھی اور کہا دمامینی
نے حاشیہ مغنی میں میں نے یہ حدیث ابی نعیم کی حلیہ میں سالم
مولی ابن حذیفہ کی مناقب میں طریق عمر سے دیکھی ہے

قال سمعت رسول الله علیہ السلام یقول ان سالما
شدید الحب لله عز وجل لو کان لا یخاف الله ما عصاہ
انتہی ذکرہ ابن ابی شریف فی حاشیۃ شرح جمع الجوامع قال
و فی سندہ ابن لہیعۃ انتہی و قال الزرکشی لا اصل لہذا
الحدیث لکن فی الحلیۃ من حدیث ابن عمر مرفوعا ان سالما
شدید الحب لله لو لم یخف الله ما عصاہ و قال الحافظ
السیوطی فی شرح نظم التلخیص کثر سؤال الناس عن حدیث
نعم العبد صہیب لو لم یخف الله لم یعصہ و نسبہ بعضہم
الی النبی علیہ السلام و نسبہ ابن مالک فی شرح الکافیۃ
و غیرہ الی عمر قال الشیخ بہاء الدین السبکی لم ار ہذا
الکلام فی شیء من کتب الحدیث لا مرفوعا و لا موقوفا لا عن
عمر و لا عن غیرہ مع شدۃ التفحص عنہ انتہی نعم قد ورد
فی سالم لا صہیب عن عمر مرفوعا ان معاذ بن جبل امام العلماء
یوم القیمۃ لا یحجبہ من الله الا المرسلون و ان سالما
مولی ابی حذیفۃ شدید الحب فی الله لو لم یخف الله ما عصاہ
اخرجہ الدیلمی **حدیث** نقطۃ من دوات عالم
احب الی الله من عرق مائۃ ثواب شہید موضوع کما
فی الذیل **حدیث** نوم المؤمن سبات ای نوم خفیف
و سمعہ خبات ای ضعیف ذکرہ فی النہایۃ بلا اسناد
و ذکرہ الکورانی بلفظ نوم المؤمن سبات و صوتہ خبات
حدیث نوم العالم عبادۃ لا اصل لہ فی المرفوع
کذا بل ورد نوم الصائم عبادۃ و صمتہ تسبیح و
عملہ مضاعف و دعاؤہ مستجاب و ذنبہ مغفور رواہ
البیہقی بسند ضعیف عن عبد الله بن ابی اوفی
لکن روی ابو نعیم فی الحلیۃ عن سلمان نوم علی علم

کہا اوس نے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتی سالم اللہ تعالی سے بہت محبت
رکہتا ہی اگر فرضا اللہ تعالی کا خوف نہ کرتا تو تب بھی اسکی بیفرمانی نہ کرتا
انتہی اسکو ابن ابی شریف نے حاشیہ شرح جمع الجوامع مین ذکر کیا ہے اور کہا
کہ اسکی سند مین ابن لہیعہ ہے انتہی اور کہا زرکشی نے اس حدیث کا کچہہ اصل
نہین ہے لیکن حلیہ مین ابن عمر سے مرفوع روایت ہے کہ سالم اللہ تعالی
سے بہت محبت رکہتا ہے اگر فرضا اللہ تعالی کا خوف نہ کرتا تو تب بھی اسکی
نافرمانی نہ کرتا اور کہا حافظ سیوطی نے شرح نظم التلخیص مین اس حدیث کی بابت لوگون
نے بہت سوال کیا ہی بہتر غلام صہیب ہے اگر فرضا اللہ تعالی کا خوف نہ کرتا تو
بھی اوسکی نافرمانی نہ کرتا بعضون نے آنحضرت کیطرف منسوب کیا ہے اور ابن مالک نے
شرح کافیہ وغیرہ مین عمر کی طرف منسوب کیا ہی اور کہا شیخ بہاء الدین سبکی نے مینے اس
کلام کو کسی حدیث مین نہین دیکھا نہ مرفوع نہ موقوف نہ عمر سے نہ کسی غیر سے
باوجودیکہ مینے اسکی بہت تلاش کی ہے انتہی ہان سالم کی حق مین کہ معاذ بن جبل
عالمونکا امام ہے قیامت کے دن اوسکا اللہ تعالی سے کوئی حاجب ہوگا مگر
رسول اور سالم مولے ابی حذیفہ کا اللہ تعالی سے سخت محبت رکہتا ہے اگر فرضا اللہ
تعالی سے نہ خوف کرتا تو تب بھی اوسکی نافرمانی نہ کرتا اسکو دیلمی نے
روایت کیا ہی **حدیث** اللہ تعالے کو نقطہ دوات عالم کا زیادہ پسند ہے
سو شہید کے ثواب کی پسینے سے موضوع ہے ایسا ہے ذیل مین ہے
حدیث مومن کے نیند خفیف ہے اور کان اوسکی ضعیف ہین یہ
نہایہ مین بلا اسناد مذکور ہے اور کورانی نے ان الفاظ سے ذکر کیا
ہے مومن کے نیند خفیف ہی اور آواز اوسکا ضعیف ہے **حدیث**
عالم کا سونا عبادت ہے اسطرح مرفوع نہین بلکہ اسطرح آئی ہے روزہ
دار کا سونا عبادت ہے اور چپ کرنا اوسکا تسبیح ہے اور عمل اوسکا
دوگنا ہے اور دعا اوسکی مستجاب ہے اور گناہ اوسکی بخشے جاتی ہین
بیہقی نے سند ضعیف سے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ہے لیکن
ابو نعیم نے حلیہ مین سلمان سے یون روایت کی ہے عالم کا سونا

خير من صلوة على جهل ففي الجملة من كان عالما فنومه عبادة لانه ينوى به النشاط على الطاعة ومن هنا قيل نوم الظالم عبادة لانه في تلك النسبة عبادة بالنسبة اليه في ترك ظلمه **حديث** نية المؤمن خير من عمله قال ابن دحية لا يصح وقال البيهقي اسناده ضعيف ورواه العسكري في الامثال عن انس مرفوعا وسنده ضعيف عن النواس بن سمعان كما ذكره الزركشي وفي الجامع الصغير نية المؤمن خير من عمله وعمل المنافق خير من نيته وكل يعمل على نيته فاذا عمل المؤمن عملا نار في قلبه نور رواه الطبراني عن سهل بن سعد وانما كانت نية المؤمن خير من عمله لانها بانفرادها تصير عبادة يترتب عليها الثواب بخلاف اعمال الجوارح فانها انما تكون عبادة اذا صاحبت النية الخبر من هم بحسنة فلم يعملها كتبها الله عنده حسنة كاملة ولانها مكان المعرفة يعني قلب المومن قال سهل ما خلق الله تعالى مكانا اعز واشرف عنده من قلب عبده المؤمن وما اعطى كرامة للخلق اعز عنده من معرفة الحق فجعل الاعز في الاعز فان شاء من اعز الامكنة يكون اعز مما نشاء من غيره قال سهل فقس عبدا اشتغل المكان الذي هو اعز الامكنة عنده تعالى بغيره سبحانه وفي انا عند المنكسرة قلوبهم المندرسة قبورهم وما وسعني ارضي ولا سمائي ولكن وسعني قلب عبدي المؤمن اشعار بذلك ولانها تبقى بخلاف العمل ولذا قيل الخلود في الجنة والنار جزاء النية ولانها تسلم عن الرياء بخلاف العمل **حديث** ما لكم اليد ملعون لا اصل له كما صرح به

بہتر ہے جاہل کے نماز پڑھنے سے الحاصل عالم کی نیند عبادت ہے اسلئے کہ اسکی اس سے عبادت کے لئے نشاط حاصل کرنی ہی اور اسی واسطے کہا گیا ہی کہ ظالم کے نیند عبادت ہے اسلئے کہ بہ نسبت اوسکی ترک کرنا ظلم کا اسکے لئے عبادت ہے **حدیث** نیت مومن کے اسکی عمل سے بہتر ہے کہا ابن دحیہ نے یہ صحیح نہیں ہے اور کہا بیہقی نے سند اسکی ضعیف ہی اور عسکری نے امثال میں انس سے مرفوع روایت کی ہی اور سند اسکی ضعیف ہی اور زرکشی نے ذکر کیا ہی کہ نواس بن سمعان سے ضعیف طریق سے آئی ہے اور جامع صغیر میں ہے نیت مومن کی بہتر ہے اسکے عمل سے اور عمل منافق کا بہتر ہے اوسکے نیت سے اور ہر ایک اپنی نیت کی موافق عمل کرتا ہی پس جب مومن کوئی کام کرتا ہی تو اوسکے دل میں نور روشن ہوتا ہی یہ طبرانی نے سہل بن سعید سے روایت کی ہی اور نیت مومن کی اسکے عمل سے اسلئے بہتر ہے کہ فقط اوسکی نیت ہی عبادت ہوسکتی ہی اور اسکو اسپر ثواب ملتا ہے بخلاف اعمال کے وہ تب عبادت ہوتی ہیں جب اونکی ساتھ نیت ملی جیسا کہ حدیث میں ہے جو شخص نیکی کا قصد کرے اور اوسپر عمل نہ کری تو اللہ تعالی اوسکی لئے ایک نیکی کامل کا ثواب لکھ لیتا ہی اور اسلئے کہ مکان اسکا دل مومن کا ہی کہا سہل نے کوئی شرف اور عزت والا اللہ تعالی نی اپنے نزدیک سوائے دل مومن کے پیدا نہیں کیا اور کوئی کرامت خلقت کو معرفت حق سے بہتر نہیں دی پس اللہ تعالی نے اشرف کو اشرف میں رکھا ہی پس جو چیز اشرف مکان میں پیدا ہو وہ بہتر ہوگی ان چیزوں سے جو اس مکان سے پیدا نہیں ہوئیں۔ کہا سہل نے قیاس کر اوس آدمی کو جو اشرف مکان کے ساتھ مشغول ہوا اور اوسکو جو غیر اشرف سے مشغول ہوا اور میں اونکی ساتھ ہوں جنکی دل ٹوٹے ہوئے ہیں اور قبریں انکی پرانی ہوگئی ہیں اور میرے آسمان اور زمین گنجایش نہیں رکھتی لیکن مومن کا دل میرے گنجایش رکھتا ہی اس سے بھی یہ مفہوم ہوتا ہی اور اسلئے کہ نیت باقی رہتی بخلاف اعمال کے اور اسی واسطے کہا ہے ہمیشگی جنت اور آگ کی نیت کا بدلہ ہی اور اسلئے کہ نیت ریا سے سلامت رہتی ہی بخلاف اعمال کے **حدیث** مشت نی کرنیوالا ملعون ہے اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ

الرهاوی فی حاشیته علی المنار **حرف الواو**
حدیث وصیی وموضع سری وخلیفتی فی اهلی و
خیر من اخلف بعدی علی بن ابی طالب موضوع علی
ما قاله الصغانی فی الدر الملتقط قلت و هو من مفتریات
الشیعة الشنیعة قاتلهم الله انی یؤفکون و کیف
یافکون **حدیث** الورد الابیض خلق من عرقی
والاحمر من عرق جبرئیل والاصفر من عرق براق کذا من
فی مسند الفردوس و غیره فقال النووی لا یصح و قال
الاخرون انه موضوع قلت وکذا ذکره ابن عدی فی
ترجمة الحسن بن علی بن زکریا بن صالح العدوی البصری
الملقب بالذئب عن علی ان النبی علیه السلام قال لیلة
اسری بی الی السماء سقط الی الارض من عرقی فنبت منه
الورد فمن اراد ان یشم رایحتی فلیشم الورد موضوع
حدیث الوضوء علی الوضوء نور علی نور فی الاحیاء
و قال مخرجه لم اقف علیه و سبقه لذلک المنذری
واما الحافظ العسقلانی فقال انه حدیث ضعیف رواه
رزین فی مسنده **حدیث** ولا راد لما قضیت فی حدیث
الذکر بعد الصلوة فی مسند عبد بن حمید و اخرجه
الطبرانی بسند صحیح قال السخاوی ومن انکره فهو مقصر
حدیث الولد سر ابیه قال السخاوی لا اصل له وقد سبقه
الزرکشی بذلک **حدیث** ولد الزنا لا یدخل الجنة
یدور علی الالسنة ولم یثبت بالسند بل قال القاضی مجد الدین
الشیرازی فی سفر السعادة هو باطل **حدیث** ولدت فی
زمن الملک العادل قال السخاوی لا اصل له وقال الزرکشی
کذب باطل وقال السیوطی قال البیهقی فی شعب الایمان

رہاوی نے حاشیہ منار میں اسکی تصریح کی ہے **حرف واو** ۔
حدیث میرا وصی اور میرے بھید کی جگہ اور اہل میں میرا خلیفہ اور
بہتر اوس سے جسکو میں خلیفہ اپنے پیچھے بناؤں علی بن ابی طالب ہے
موضوع ہے جیسا کہ صغانی نے در الملتقط میں کہا ہے میں کہتا ہوں یہ شیعوں
کا افترا ہے اللہ تعالی انکو قتل کرے کسطرف لوٹے جاتے ہیں اور کسطرح لوٹتے
ہیں **حدیث** سفید پھول میرے پسینے سے پیدا ہوا ہے اور سرخ جبرئیل
علیہ السلام کے پسینے سے اور زرد براق کے پسینے سے یہ مسند فردوس
وغیرہ میں مذکور ہے کہا نووی نے یہ صحیح نہیں ہے اور کہا اوروں نے یہ موضوع
ہے ۔ میں کہتا ہوں ایسا ہی ابن عدی نے ترجمہ حسن بن علی بن زکریا بن صالح
العدوی بصری (جسکا لقب ذئب ہے) میں علی سے ذکر کیا ہے کہ آنحضرت نے
فرمایا جس رات میں مجھے آسمان کیطرف سیر کرایا گیا تو زمین کیطرف میرا پسینہ
گرا تو اوس سے گلاب پیدا ہوا پس جو شخص میری خوشبو لینی چاہے تو گلاب کو
سونگھے موضوع ہے **حدیث** وضو پر وضو کرنا نور علی نور
ہے ۔ احیاء میں ہے ۔ اور کہا مخرج نے میں اسپر واقف نہیں ہوا اور
اسمیں منذری اوس سے سبقت لے گیا ہے لیکن حافظ عسقلانی نے
کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسکو رزین نے مسند میں روایت کیا
ہے **حدیث** نہیں کوئی رد کرنیوالا جو میں فیصلہ کروں یہ حدیث
مسند عبد بن حمید میں ذکر بعد نماز کی بیان میں ہے اور طبرانی اسکو
سند صحیح سے لایا ہے کہا سخاوی نے جسنے اسکا انکار کیا وہ قاصر ہے **حدیث**
حرام زادہ جنت میں داخل نہ ہوگا ۔ یہ زبانوں پر پھیرتی ہے اور ثابت
نہیں بلکہ قاضی مجد الدین شیرازی نے سفر السعادت
میں کہا ہے کہ یہ باطل ہے **حدیث** میں بادشاہ
عادل کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں ۔ کہا سخاوی نے
اس کا کچھ اصل نہیں اور کہا زرکشی نے یہ کذب باطل
ہے ۔ کہا سیوطی نے کہا بیہقی نے شعب الایمان میں

تكلم شيخنا ابو عبد الله الحافظ بطلان ما يرويه
بعض الجهلاء عن نبينا صلى الله عليه وسلم ولدت في
زمن الملك العادل يعني نوشروان حديث
ويل للتاجر من بلى والله وويل للصانع من غد وبعد غد
قال العراقي لم اقف له على اصل وذكره صاحب مسند الفردوس
من حديث انس بغير اسناد نحوه حديث ويه اسم شيطان
يروى من قول عمر رضي الله عنه وابراهيم النخعي وهو من
تابعي الكوفة فعلى هذا يكره التسمية بنحو سيبويه و
نفطويه **حرف الهاء** - حديث الهدية
لمن حضر وكذا الهدايا بينهم مشتركة لا اصل لهما هكذا لكن
ورد بسند ضعيف من اهدى له هدية فجلساؤه شركاؤه
فيها كما تقدم والله اعلم حديث هلاك امتي عالم فاجر
وعابد جاهل لم يوجد كذا في المختصر **حرف اللام**
الالف - حديث لا ادري نصف العلم قول الشعبي
كما رواه الدارمي في مسنده والبيهقي في مدخله لكن في
سنن سعيد بن منصور عن ابن مسعود لكن في سنن سعيد
بن منصور عن ابن مسعود لا ادري ثلث العلم ذكره السيوطي
وقال السخاوي بل في صحيح البخاري عن ابن مسعود من
قوله من علم فليقل ومن لم يعلم فليقل الله اعلم فان
من العلم ان تقول لما لا تعلم الله اعلم قلت وقد ثبت
انه عليه السلام قال لا ادري عزير انبي ام لا وفي التنزيل
(لا ادري ما يفعل بي ولا بكم) الاية حديث
لا باس ببول الحمار وكل ما اكل لحمه موضوع كما في اللآلي
حديث لا بارك لذواق عند المشتري لا اصل له
حديث لا تتوضؤوا في الكنيف الذي تبولون فيه

الهدية لمن حضر

لا تتوضؤوا في الكنيف

کہ شیخ ابو عبد اللہ حافظ نے اس روایت کی بطلان مین کلام کی ہے
جسکو بعض جاہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین
زمانے بادشاہ عادل یعنی نوشیروان مین پیدا ہوا ہون حدیث
ہلاکت ہے سوداگر کو بلکہ لئے اس قول کے سبب کہ ہان قسم اللہ کی اور ہلاکت
ہے پیشہ والون کے لئے اس قول سے کل اور پرسون کل کی۔ کہا عراقی نے
مین اسکی اصل پر واقف نہیں ہوا اور صاحب مسند فردوس نے انس سے
بغیر اسناد کی روایت کی ہے حدیث ویہ شیطان کا نام ہے حضرت عمر اور ابراہیم
نخعی کا (جو تابعی کوفہ کا ہے) قول ہے پس اس بنا پر سیبویہ اور نفطویہ اور
انکی مثل نام رکہنی مکروہ ہین **حرف ہا** - حدیث تحفہ اسکی
لئے ہے جو حاضر ہو - اور ایسا ہی تحائف مشترک ہین - ان دونو کا
اصل اسطرح نہیں لیکن سند ضعیف سے اسطرح آیا ہے جسکے ہدیہ بھیجا
جاوے تو ہمنشین اسکے اوسمین شریک ہین جیسا کہ گذر چکا واللہ اعلم حدیث
ہلاک کرنیوالا امیر امت کا عالم فاجر اور عابد جاہل ہے نہیں ملی ایسا ہی مختصر
مین ہے **حرف لام الف** - حدیث مین نہیں جانتا نصف
علم ہے - دارمی نے مسند مین اور بیہقی نے مدخل مین روایت کی ہے کہ یہ قول
شعبی کا ہے سیوطی نے ذکر کیا ہے کہ سنن سعید بن منصور مین ابن مسعود سے
ہے کہ مین نہیں جانتا تہائی علم کی ہے اور کہا سخاوی نے بلکہ صحیح بخاری مین
ابن مسعود کا قول ہے جو شخص جانتا ہو تو کہدے اور جو شخص نہیں جانتا
تو کہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اسلئے کہ یہ بھی ایک علم ہے کہ تو کہے جس چیز کو نہیں جانتا
کہ اللہ تعالی بہتر جانتا ہے - مین کہتا ہون ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے مین
نہیں جانتا عزیر نبی ہے یا نہیں اور قرآن مین ہے (مین نہیں جانتا
میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا) حدیث گدہے کے بول سے اور اسکی
بول سے جس چیز کا گوشت کہایا جاتا ہے کچہ خوف نہیں - موضوع
ایسا ہی لآلی مین ہے حدیث مشتری کی پاس منہ چکہنے مین کچہ
خوف نہیں اسکا کچہ اصل نہیں حدیث جن پاخانون مین تم بول کرتے ہو وضو نہ کرو

فان وضوء المؤمن یوزن مع حسناته وضعه یحیی
بن عبسه **حدیث** لا تسیدونی فی الصلوة قال
السخاوی لا اصل له **حدیث** لا تکرهوا الفتنة فی آخر
الزمان فانها تبیر ای تهلك المنافقین رواه الدیلمی عن
علی به مرفوعا کذا قاله الزرکشی وقال السیوطی انکره
الحافظ بن حجر فی شرحه للبخاری ونقله عن ابن
وهب انه سئل عنه فقال انه باطل وقال السخاوی
وکذا اخرجه ابونعیم وفی سنده ضعف ومجهول و
سئل عنه ابن وهب فقال انه باطل وقیل لابن وهب
ان فلانا حدث عنك عن النبی علیه السلام لا تکرهوا
الفتن فان فیها حصاد المنافقین فقال ابن وهب
اعماه الله ان کان کاذبا فعمی الرجل **حدیث** لا تعد
من لا یعودك قول ابن وهب ویقویه ما یروی من
حدیث جابر مرفوعا من عاد مرضانا عدنا مرضاه وسنده
ضعیف وقد قال عبد الله بن احمد لابیه یا ابت جار فی
مرض فما نعوده فقال له یا بنی ما عادنا فنعوده قلت
ولعله محمول علی التادیب لما فی حدیث ضعیف رواه
الدیلمی عن انصاری یقال له قیس قال اخبرت عن النبی
علیه السلام انه قال عد من لا یعودك ولعل الاول
محمول علی العدل وهذا علی الفضل **حدیث**
لا تعظمونی فی المسجد لا یعرف له اصل **حدیث**
لا تلد الحیة الا الحیة من امثال العرب **حدیث**
لا تمارضوا فتمرضوا ولا تحفروا قبورکم فتموتوا ذکره
ابن ابی حاتم فی العلل عن ابن عباس رضی الله عنهما
وقال عن ابیه انه منکر واسنده الدیلمی الی وهب بن

اسلیئے کہ مومن کا وضو قیامت کے دن نیکیون کے ساتھ وزن کیا جائیگا -
اسکو یحیی بن عبسہ نے بنایا ہی **حدیث** مجھ نماز مین سردار مت بناؤ -
کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہین **حدیث** آخر زمانہ مین فتنون کو مکروہ
نہ جانو کیونکہ وہ منافقون کو ہلاک کرینگے - دیلمی نے علی سے مرفوعاً روایت
کی ہی ایسا ہی زرکشی نے کہا ہی اور کہا سیوطی نے حافظ ابن حجر نے
شرح بخاری مین اسکا انکار کیا ہی اور ابن وہب سے اونہون نے نقل کیا ہے کہ انسے
بابت اسکے سوال ہوا کہا یہ باطل ہے اور کہا سخاوی نے ایسا ہی ابونعیم نے
ذکر کیا اور اسکی سند مین ضعف اور مجہول ہے اور اس سے ابن وہب کو
سوال ہوا تو کہا اونہون نے یہ باطل ہے اور ابن وہب سے کہا گیا کہ فلان شخص تیری
سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کرتا ہی فتنون کو مکروہ نہ جانو اسلیئے
کہ یہ منافقون کو کاٹینگے کہا ابن وہب نے اللہ تعالی اسکو اندھا کرے کہ
جھوٹہا ہی - پہر وہ آدمی اندھا ہوگیا **حدیث** نہ عیادت کر اوسکی جو تیری
عیادت نہین کرتا - یہ قول ابن وہب کا ہی اور یہ حدیث جو جابر سے مروی
ہے اسکی تقویت کرتی ہی جو شخص ہمارے مریضون کی عیادت کریگا ہم اسکے
مریضونکی عیادت کرینگے اور سند اسکے ضعیف ہی اور عبد اللہ بن احمد نے
اپنے باپ سے کہا اے باپ ہمارا ہمسایہ بیمار ہی آپ اوسکی عیادت نہین کرتے
کہا اے بیٹا اوسنے ہماری عیادت نہین کی ہے ہم اوسکی نہین کرینگے مین کہتا ہون شاید
یہ تادیب پر محمول ہوگی اسلیئے کہ دیلمی نے ایک انصاری سے جسکا نام قیس ہے ضعیف سند
سے روایت کی ہی کہا اونہونے مجھے آنحضرت سے خبر ملی ہی عیادت کر اوسکی جو تیری
عیادت نہین کرتا شاید پہلی حدیث عدل پر محمول ہی اور پچھلی فضیلت پر
حدیث نہ تعظیم کرو میری مسجد مین - اسکا اصل معلوم نہین ہوا **حدیث**
سانپ سانپ کو جنتا ہی - عرب کی مثل ہے **حدیث** جان بوجھ
کر بیمار نہ ہو پس بیمار ہو جاؤگے اور اپنی قبرین نہ کھودو پس مر جاؤ گے
اسکو ابن ابی حاتم نے علل مین ابن عباس سے ذکر کیا ہے اور کہا اونکے
نے اپنے باپ سے یہ منکر ہے اور دیلمی نے وہب بن ✤

قتیبة مرفوعا وعلی کل حال فلا یصح واما ما یزیده
العوام من قولهم فموتوا فقد دخلوا النار فلا اصل له اصلا
حدیث لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال قاله علی کرم الله
وجهه کما رواه ابن السمعانی فی تاریخه عنه ذکره السیوطی
حدیث لا سلام علی آکل لا اصل له فی مبناه وهو صحیح فی معناه
حدیث لا عذر لمن اقر قال العسقلانی لا اصل له ولیس معناه علی
اطلاقه صحیحا حدیث لا غیبة لفاسق قال احمد منکر
وقال الدارقطنی والخطیب والحاکم باطل لکن قال الزرکشی له
طرق کثیرة وقد رواه البیهقی فی سننه من حدیث انس رضی الله
عنه بلفظ من القی جلباب الحیاء فلا غیبة له وقال فی
اسناده ضعف وقال الهروی فی ذم الکلام هو حدیث حسن و
ساقه عن طرق عن بهز بلفظ لیس لفاسق غیبة حدیث
لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار لا اصل له مما یعتمد علیه
نعم یروی فی اثر رواه عنه الحسن بن عرفة العبدی من حدیث
ابی جعفر محمد بن علی الباقر قال نادی ملک من السماء
یوم بدر یقال له رضوان لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی
الا علی وذکره وکذا فی ریاض النضرة وقال ذو الفقار
اسم سیف النبی علیه السلام وسمی بذلک لانه کانت
فیه حفر صغار القول ومما یدل علی بطلانه انه لو نودی
بهذا من السماء فی بدر لسمعه الصحابة الکرام ولنقل
عنهم الائمة الفخام وهذا شبیه بما ینقل من ضرب النقارة
حوالی بدر وینسبونه الی الملائکة علی وجه الاستمرار
من زمنه علیه السلام الی یومنا هذا وهو باطل عقلا
ونقلا وان کان ذکره ابن المرزوق وتبعه القسطلانی
فی مواهبه وکذا من مفتریات الشیعة الشنیعة

قتیبہ تک مرفوع روایت کی ہے بہر حال یہ صحیح نہین لیکن یہ فقرہ
جسکو عوام زیادہ کرتے ہین (بس مرو تو آگ مین داخل ہوگئے) اسکا کچھ
اصل نہین **حدیث** نہ دیکھ اوسکی طرف جسنے کہا ہے اور دیکھ جو کچھ اوسنے
کہا ہے یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے سیوطی نے ذکر کیا ہے کہ اسکو ابن سمعانی
نے تاریخ مین روایت کی ہے **حدیث** نہین سلامتی کہانی والے پر
اسکا کچھ اصل نہین اور اسکے معنے مین یہ حدیث ہے نہین عذر اسکے لیے جو اقرار کرے
کہا عسقلانی نے اسکا کچھ اصل نہین ورنہ معنے اسکے مطلقا صحیح ہین **حدیث**
فاسق کی غیبت نہین کہا احمد نے یہ منکر ہے اور کہا دارقطنی اور خطیب اور
حاکم نے باطل ہے لیکن کہا زرکشی نے اسکی بہت طرق ہین اور بیہقی نے
سنن مین انس سے ان الفاظ سے روایت کی ہے جسنے چادر حیا کی اوتار دی
تو پھر اوسکی غیبت نہین ہے اور کہا اسکی سند مین ضعف ہے اور کہا ہروی نے
ذم الکلام مین یہ حدیث حسن ہے اور بہت طرق بہز سے ان الفاظ سے لایا ہے نہین
فاسق کیلیے غیبت **حدیث** نہین کوئی جوان مگر علی اور نہین تلوار مگر
ذوالفقار اسکا کچھ اصل نہین جسپر اعتماد کیا جاوے ہان کچھ اصل ہے حسن بن عرفہ عبدی
کے پاس ہے اور ابی جعفر محمد بن علی الباقر سے ہے کہا اوسنے ایک فرشتے
نے آسمان سے بدر کی دن آواز دیا جسکا نام رضوان تھا نہین تلوار مگر ذوالفقار
اور نہین جوان مگر علی اور ایسا ہی ریاض النضرہ مین ہے اور کہا اوسنے ذوالفقار
نام تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اسلیے اسکا نام ہوا کہ اسمین چھوٹے
چھوٹے جوہر تھے مین کہتا ہون بات اسکی بطلان پر دلالت کرتی ہے کہ
اگر یہ بدر کی دن آسمان سے آوازہ آتا تو بہت صحابہ کرام اسکو سنتے اور پھر اونسے
آجتک امام نقل کرتے چلی آتی یہ بات ایسی ہے جیسا کہ لوگ نقل کرتے
ہین کہ بدر کی دن فرشتون نے نقارہ بجایا تھا یہ عقلا
اور نقلا باطل ہے اگرچہ ابن المرزوق نے اسکو ذکر
کیا ہے اور قسطلانی نے مواہب مین اسکا تابع ہوا ہے
بلکہ یہ شیعون بدبختون کا افترا ہے + + + + +

لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال

حدیث نادعلیا مظهر العجائب تجده عونا لك
فی النوائب بنبوتك یا محمد وبولایتك یا علی **حدیث**
لا مهر اقل من عشرة دراهم قال السخاوی رواه الدار قطنی
عن جابر مرفوعا فی حدیث ولکن سنده واه لان فیه بشر بن
عبید وهو کذاب وقد کان الامام احمد یقول سمعت سفیان
ابن عیینة یقول لم اجد لهذا اصلا یعنی العشرة فی
المهر ویعارضه حدیث سهل بن سعد فی الواهبة نفسها
التمس ولو خاتما من حدید قلت المعارضة تندفع بحمل
الاول علی المسمی من المهر آجلا وعاجلا والثانی علی
المعجل عرفا ویؤید الاول ما رواه البیهقی فی السنن الکبری
من طرق ضعیفة لکنها یقوی بعضها ببعض عن جابر
فیرتقی الی مرتبة الحسن وهو کاف فی الحجة علی ما بینته
فی شرح مختصر الوقایة والله ولی الهدایة **حدیث**
لا هم الا هم الدین ولا وجع الا وجع العین قال الزرکشی قال
احمد لا اصل له اخرجه البیهقی فی الشعب من حدیث جابر
رفعه به وقال انه منکر وقال السیوطی هو فی معجم الطبرانی
الصغیر من حدیث جابر وذکر الزرکشی عن ابن المدینی
قال سمعت ابی یقول خمسة احادیث نرویها ولیس
لها اصل وذکر منها هذا الحدیث بلفظ لا غم الا غم الدین
حدیث لا یابی الکرامة الا حمار هو من قول علی لما
یقال ذکره الدیلمی قال السخاوی وهو کذلك فی سنن سعید
بن منصور ان علیا القیت له وسادة فجلس علیها وقال ذلك
وقد اخرجه الدیلمی عن ابن عمر به مرفوعا قال السیوطی اخرج
البیهقی فی الشعب عن علی موقوفا **حدیث** لا یحل للمسلم جهل
الفرائض والسنن ویحل له جهل ما سوی ذلك موضوع

حدیث پکار علی کو جس سے عجائبات ظاہر ہوتی ہین مصیبتون مین تیرا
مددگار ہوگا ای محمد تیری نبوت کی ساتھ اور ای علی تیری ولایت کے ساتھ تجھے دُر جاتا ہون
حدیث دس درہم سے کم مہر نہین ہے کہا سخاوی نے دار قطنی نے جابر سے
مرفوع روایت نقل کی ہی لیکن سند اسکی واہی ہے اسلئے کہ اسکی سند مین
بشر بن عبید ہی اور وہ کذاب ہی امام احمد فرماتی تھے کہ مینی سفیان بن عیینہ سے
سنا ہی کہتے مینے اسکا اصل نہین پایا یعنے دس درہم سے کم نہو اور حدیث
سہل بن سعد کی جسمین ذکر ہے کہ عورت نے اپنی آنحضرت کو اپنا نفس
بخشدیا تہا بعد چند دنکے آنحضرت نی فرمایا تلاش کر اگرچہ انگوٹھی لوہے
کی اسکے معارض ہے مین کہتا ہون معارضہ اسطرح دفع ہو سکتا ہے کہ پہلی حدیث
کو مہر موجل پر حمل کیا جائے اور دوسرے کو معجل پر اور پہلی حدیث کی یہ روایت
تقویت کرتی ہی جو سنن کبری مین جابر سے بہت طرق ضعیفہ سے ہی لیکن بعض
کو بعض سے تقویت ہو جاتی ہی اور مرتبہ حسن تک پہونچ جاتی ہے اور حجت
کیلئے کافی ہی جیسا کہ مینے شرح مختصر وقایہ مین ذکر کیا ہے اللہ تعالی ہدایت کا
والی ہی **حدیث** نہین کوئی غم مگر غم دین کا اور نہین کوئی درد مگر درد آنکھون
کا۔ کہا زرکشی نی احمد سے اسکا کچھ اصل نہین اور بیہقی شعب مین جابر سے مرفوع
روایت لایا ہی اور کہا کہ منکر ہے اور کہا سیوطی نے یہ معجم الطبرانی الصغیر مین جابر سے
اور زرکشی نے ابن المدینی سے ذکر کیا ہی کہ کہا اوس نے سنا مینے اپنی باپ سے کہ
وہ کہتا تہا پانچ حدیثین ہم اونکو روایت کرتی ہین حالانکہ انکا کچھ اصل
نہین ہے اور یہ حدیث ان لفظون سے انہین سے ہے نہین کوئی غم مگر غم دین
حدیث نہین انکار کرتا کرامت کا مگر گدہا۔ دیلمی نے ذکر کیا ہی کہ مشہور ہے
کہ یہ قول علی کا ہی کہا سخاوی نے یہ سنن سعید بن منصور مین اسطرح ہی انکے لئے
ایک بچھونا ڈالا گیا پس وہ سپر بیٹھ گئے اور اسطرح فرمایا اور دیلمی نے ابن عمر
سے مرفوع روایت کی ہی کہا سیوطی نے بیہقی نی شعب مین علی سے موقوف
روایت کی ہی **حدیث** مسلمان کے لئے فرضون اور سنتون کا
بہلانا حلال نہین اور ماسوا انکے حلال ہے موضوع ہے۔

كما في الذيل حديث لا يدخل الجنة ولد زنية
زعم ابن طاهر وابن الجوزي ان هذا الحديث موضوع لكن
رواه ابو نعيم في الحلية عن مجاهد عن ابي هريرة به
مرفوعا واعله الدارقطني بان مجاهدا لم يسمعه عن
ابي هريرة حديث لا يستحي الشيخ ان يتعلم العلم كما
لا يستحي ان ياكل الخبز غير معروف حديث لا يتعلم
العلم مستحي ولا متكبر قول لمجاهد كما في صحيح البخاري عنه
تعليقا حديث لا يستدير الرغيف ويوضع بين يديك
حتى يعمل فيه ثلثمائة وستون صانعا اولهم ميكائيل قال العراقي
لم اجد له اصلا حديث لا يعذب الله بمسئلة اختلف فيها
قال السخاوي ظنه من كلام بعض السلف قلت وسمعت بعض
مشايخي يقول من تبع عالما لقي الله سالما ويقويه
قوله تعالى (فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون) وحديث
(اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم) وقد
تقدم زيادة كلام على هذا في حديث اختلاف امتي
رحمة حديث لا الا الاولك يا الله انه سميع عليم
محيط به عملك كعسهلون وبالحق انزلناه وبالحق نزل
قال السخاوي هذه الالفاظ اشتهرت في كثير من البلاد
بانها حفظة رمضان يحفظ من الغرق والسرق والحرق
وسائر الآفات ويكتب في آخر جمعة منه والخطيب يخطب
على المنبر وهي بدعة لا اصل لها وكان العسقلاني
ينكرها وهو قائم على المنبر حتى في اثناء الخطبة حين
يرى من يكتبها قلت وكلمة كعسهلون مجهولة لا يدرى
معناها فتحرم كتابتها ويحتمل ان يكون كلمة كفر
يكفر بها متكلمها

حرف الياء آخر الحروف

جیسا کہ ذیل میں ہے حدیث ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ کہا ابن
طاہر اور ابن جوزی نے یہ حدیث موضوع ہے لیکن ابو نعیم نے حلیہ میں مجاہد
سے اونہوں نے ابو ہریرہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے اور دارقطنی نے اسمین
علت ذکر کی ہے کہ مجاہد نے یہ حدیث ابو ہریرہ سے نہیں سنی ہے حدیث چاہیے
کہ شیخ علم سیکھنے سے حیا نہ کرے جیسا کہ روٹی کہانے سے حیا نہیں کرتا۔
غیر معروف ہے حدیث حیا کرنیوالا اور متکبر علم نہیں پڑھتا
قول مجاہد کا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کے تعلیقات میں ہے، حدیث روٹی
کے گول ہونے سے لیکر کہانے والے کے پاس آنے تک اسمین تین سو ساٹھ
فرشتے عمل کرتے ہیں پہلا اونمیں میکائیل ہے کہا عراقی نے مینے اسکا اصل
نہیں پایا حدیث مسئلہ مختلف فیہ میں اللہ تعالی عذاب نہیں کرتا
کہا سخاوی نے میں ظن کرتا ہوں کہ یہ بعض سلف کے کلام ہے میں کہتا ہوں
مینے بعض مشایخ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جو شخص کسی عالم کی تابعداری
کریگا وہ اللہ تعالی کو سلامت ملیگا اور یہ آیت اوسکی تقویت کرتی ہے
(پس سوال کرو اہل ذکر کو اگر تم نہیں جانتے ہو) اور یہ حدیث میری اصحاب روشن ستارون
کے مثل ہیں جسکی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے) اور اسپر بہت کلام اس حدیث
کے نیچے گذر چکی ہے میری امت کا اختلاف رحمت ہے حدیث لا الا الاولک یا اللہ
سمیع علیم محیط بہ عملک کعسہلون وبالحق انزلناہ وبالحق نزل کہا سخاوی
نے یہ الفاظ بہت شہروں میں اسطرح مشہور ہیں کہ رمضان کے حافظ ہیں
غرق اور چوری اور جلنے اور تمام آفات سے نگاہ رکھتے ہیں اور آخر جمعہ میں لکھے
جاتے ہیں اور خطیب منبر پر پڑھتا ہے یہ بدعت ہیں انکا کچھ اصل نہیں اور
عسقلانی بھی منبر پر اثنا خطبہ میں جب اونہوں نے کسی کو لکھتے دیکھا انکار
کیا میں کہتا ہوں کلمہ کعسہلون مجہول ہے اسکے معنے
معلوم نہیں پس اسکا لکھنا حرام ہوا یا احتمال ہے
کہ کلمہ کفر کا ہو تو کہنے والا اس سے کافر ہوگا ✦

حرف یا آخر الحروف ✦

حدیث یا اباهریرة اذا توضأت فقل بسم الله
والحمد لله فان حفظتك لا یستریح یکتب لك الحسنات
حتی تحدث من ذلك الوضوء منکر حدیث یا احمد
بطوله موضوع کما صرح به الصغانی حدیث
یا حمیراء قال المزی کل حدیث یا حمیراء فهو موضوع
حدیث یا خیل الله ارکبی رواه العسکری فی
الامثال عن انس رضی الله عنه ان حارثة ابن النعمان
قال یا نبی الله ادع الله لی بالشهادة فدعا له قال
فنودی یوما یا خیل الله ارکبی فکان اول فارس رکب واول
فارس استشهد ذکره الزرکشی وقال السخاوی رواه ابن عائذ
فی المغازی عن الولید بن مسلم عن سعید بن بشیر عن قتادة
قال بعث رسول الله علیه السلام یومئذ یعنی یوم بنی
قریظة بعد یوم الاحزاب منادیا ینادی یا خیل الله ارکبی
وعن السهیلی فی روضه فی غزوة حنین هذه اللفظة
لصحیح مسلم فینظر منه حدیث یا شیخ ان اردت السلامة
فالتمس السلامة فی غیر مشترك منك یروی عن الشیخ ابی اسحق الشیرازی
قال رأیت النبی علیه السلام فی المنام فسألته عن حدیث
اسمعه منه وارویه عنه فقال لی یا شیخ وذکره وکان
یفرح بذلك ویقول سمانی رسول الله علیه السلام شیخنا
کذا ذکره السخاوی وقال المنوفی لا انکار فی روایة مثل
هذا عنه علیه السلام فی المنام ولا فی العمل به فانه
لیس حکما یأتی فیه الخلاف الذی ذکره اصحابنا فی
الخصائص وقال النووی فی شرح مسلم ان ما تقرر فی الشرع
لا یتغیر بسبب ما یراه النائم ثم قال وهذا فی منام یتعلق
باثبات حکم علی خلاف حکم به الولاة اما اذا رآه

حدیث اے ابا ہریرہ جب تو وضو کرے کہہ شروع کرتا ہون
ساتھ نام اللہ کی اور سب حمد اللہ کیلیے ہے۔ اسلیے کہ فرشتے نگہبان تیرے
نیکیان لکھنے سے تیری وضو کرنے تک آرام نہ پاوینگے منکر ہے حدیث
اے احمد بطولہ موضوع ہے جیسا کہ صغانی نے تصریح کی ہے حدیث
اے حمیرا کہا مزی نے جس حدیث مین اے حمیرا ہے وہ موضوع ہے حدیث
اے اللہ کی دوست تو سوار ہو عسکری نے امثال مین انس سے روایت
کی ہے کہ حارثہ بن نعمان نے کہا اے نبی اللہ کی میرے لیے شہادت کی دعا کر
تو آنحضرت نے دعا کی کہا ایک دن اسکو آواز ہوا اے دوست اللہ کی تو سوار
ہو پس وہ سب سے پہلے سوار ہوا اور سب سے پہلے شہید ہوا۔ یہ زرکشی
نے ذکر کیا ہے اور کہا سخاوی نے ابن عائذ نے مغازی مین ولید بن
مسلم سے اوس نے سعید بن بشیر سے اوس نے قتادہ سے روایت کی ہے
کہا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دن یعنے بنی قریظہ کے
دن بعد احزاب کی ایک شخص کو پکارنے کیلیے بھیجا کہ پکارے اے دوست
اللہ کے تو سوار ہو اور سہیلی سے روضہ مین جنگ حنین مین یہ الفاظ صحیح مسلم کیطرف
منسوب ہین پس دیکھا چاہیے حدیث اے شیخ اگر تو سلامتی چاہتا ہے
تو اسکو غیر کی ستا مین طلب کر شیخ ابی اسحق شیرازی سے روایت ہے کہا اوس
نے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا مینے یہ حدیث جو ان سے
سنی تھی اور روایت کرتا تھا پوچھی آنحضرت نے مجھے یا شیخ کہکر اس حدیث کو ذکر
کیا پھر وہ اس سے خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرا نام شیخ رکھا ہے ایسا ہی سخاوی نے ذکر کیا ہے اور کہا منوفی نے ایسی روایت
خواب مین آنحضرت سے سننا اور اوسپر عمل کرنے مین کچھ انکار نہین اسلیے کہ اوس مین
ایسا حکم نہین جو خلاف ہمارے اصحابون کے ہو اور کہا نووی نے شرح مسلم مین جو
شرع مین ثابت ہو چکا ہے وہ خوابون سے متغیر نہین ہوتا
پھر کہا اوس نے یہ حکم ایسے خواب سے متعلق ہے جس سے
خلاف شرع کے حکم ثابت نہ ہو لیکن جب ایسی خواب

يأمره بما هو مندوب او ينهاه عن منهي عنه او ارشده
الى فعل مصلحة فلا خلاف في استحباب العمل على وفقه لان
ذلك ليس حكما بالمنام بل مما تقرر من اصل ذلك الشيء
حديث يا صفراء يا بيضاء غري غيري قاله علي كرم الله وجهه
اذ اجاءه بن القياح فقال يا امير المؤمنين امتلأ بيت
المال من صفراء وبيضاء فقال الله اكبر وقام متوكئا على
بن القياح حتى قام على بيت المال ونودي في الناس
فاعطاهم جميع ما في بيت مال المسلمين وهو يقول
يا صفراء يا بيضاء غري غيري ها وها حتى ما بقي منه
درهم ولا دينار ثم امر بنضحه اي برشه وصلى فيه
ركعتين ذكره غير واحد من الائمة **حديث** يا علي اذا
تزودت فلا تنس البصل قال السخاوي هو كذب بحت
وكذا ما اورده الديلمي عن عبد الله بن الحارث الانصاري
اخي جرير به مرفوعا عليكم بالبصل فانه يطيب النطفة
ويصح الولد **حديث** يا علي اتخذ لك نعلين من
حديد وافنهما في طلب العلم قال ابن تيمية موضوع و
في الذيل هو كما قال **حديث** يا علي ايتني بصحيفة و
دوات فاملى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكتب علي وشهد جبرئيل ثم طويت الصحيفة قال
الراوي فمن حدثكم انه يعلم ما في الصحيفة الا الذي املاها
وكتبها وشهدها فلا تصدقوه وهذا في المرض الذي
توفي فيه قال الصغاني في الدر الملتقط انه موضوع انتهى
وقد قال بعض الائمة في ان وصايا يا علي المصدرة بياء
النداء كلها موضوعة غير قوله عليه السلام يا علي انت مني
بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي **حديث**

جسمین آنحضرت کسی مستحب امر کا حکم کرتی ہون یا بری شئے سے منع کرتی ہون
یا کسی فعل مصلحت کیطرف ہدایت کرتی ہون تو آنحضرت کی قول کے
موافق تعمل کرنیمین کسی کا خلاف نہین اسلئے کہ یہ حکم متعلق خواب سے
نہین بلکہ یہ قواعد اصل دین سے ہے **حدیث** ای سرخ ای سپید
میرے غیر کو عزت دی - یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا ہی جب اونکی پاس ابن
القیاح آیا اور کہنے لگا ای امیر المؤمنین بیت المال سونے چاندی سے پر
ہوگیا ہے تب کہا حضرت علی نے اللہ بہت بڑا ہی اور ابن القیاح پر ٹیکا
لگا کر بیت المال کے پاس کہڑے ہوگئے اور لوگون مین آوازہ دیا گیا پہر لوگون
کو تمام مال بیت المال کا بانٹ دیا گیا اور اوسوقت کہتے تھے ای سرخ ای سفید میرے غیر کو
عزت دے تا کہ اس سے ایک درم اور دینار باقی نہ رہا پہر اوسجگہ پانی چہڑکنے کا
حکم دیا اور اوسجگہ دو رکعت نماز پڑہی - یہ بہت اماموں نے ذکر کیا
ہے **حدیث** ای علی جب تو توشہ لے تو پیاز نہ بہول - کہا سخاوی
نے یہ محض کذب ہی اور ایسا ہی جو دیلمی نے عبد اللہ بن حارث انصاری بہائی
جریر سے مرفوع روایت کی ہی لازم پکڑو پیاز کو اسلئے کہ یہ نطفہ کو پاکیزہ
کرتا ہی اور اولاد کو درست کرتا ہی **حدیث** ای علی جوتیان لوہے کی بنا اور
اونکو علم کی طلب مین فنا کر - کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع ہی اور ذیل مین
بھی ایسا ہی ہے **حدیث** ای علی کاغذ اور دوات لا پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہوایا اور علی نی لکہا اور جبرئیل شاہد ہوئے پہر صحیفہ
لپیٹ دیا گیا کہا راوی نے جو شخص سوای کاتب اور لکہانیوالے اور شاہد کے
بیان کرے کہ مین بھی جو صحیفہ مین ہے جانتا ہون تو اوسکی تصدیق نہ
کرو یہ مرض الموت کا قصہ ہی - کہا صغانی نے در
الملتقط مین کہ یہ موضوع ہے انتہی اور کہا بعض محققین نے
وصیتین علی کی جو ندا کے ساتھ ہین وہ سب موضوع ہین
سوا اس قول آنحضرت کی ای علی تو مجھ سے منزلہ ہارون کے
ہے موسی سے مگر یہ کہ میری بعد کوئی نبی نہین **حدیث**

یا ویح من نال الغنی بعد فاقۃ کلام بعض الکرام ولیس هو
علی اطلاقه فی المرام حدیث یؤجر المرء علی رغم انفه سئل
معنی حدیث عجب ربنا من قوم تقادون للجنة بالسلاسل
وهم له کارهون وفسر السلاسل بالقیود للاساری
وفی معناه الفقر والمرض وسائر البلایا حدیث
یؤم القوم احسنهم وجها موضوع کما فی اللآلی
مع انه لیس علی اطلاقه حدیث ید عدوك اذا لم تقدر
علی قطعها قبلها ذکر فی المجالسة عن المنصور اذا
مد الیك عدوك یده فان قدرت علی قطعها
اقطعها والا فقبلها قلت هو یقرب من حدیث
تیر قص للقرد فی دولته وتقدم اسجد له فی صولته حدیث
یس لما قرأت له قال السخاوی لا اصل له بهذا اللفظ وهو
بین جماعة الشیخ اسمعیل الجبرتی بالیمن قطعی بالتجربة
قلت وقد بلغنی ان شیعیا قرأ القرآت السبع علی شیخ من اهل
السنة وسافر الی بلاده فقیل له ما احسنك الا عیبك
ان تحك سنی فقال ما یضرنی انما الحسنت لعسل وترکت
الظرف فوصل کلامه الی الشیخ فنادی اصحابه من القرأة
یس لیرد عسلهم الیهم فلما اتموها سلب القرأة عن
قلب الشیعی فرجع الی الشیخ وتاب من بدعته وخلص من
غفلاته وافاض الله علیه من رحمته حدیث یصوم اهل
فهاهذا یقال حین یری الهلال بمکان دون مکان اذا
اختلفت المطالع قال السخاوی وهو شیء ما علمته یعنی
فی الحدیث والا ففی الفقه معروف وبالاختلاف موصوف
حدیث یساق الی مصر کل قصیر العمر اخرجه ابو نعیم
والطبرانی فی الکبیر وابن شاهین وابن السکن فی الصحابة

افسوس جسنے ہو کہہ کی بعد غنا حاصل کیا یہ بعض کرام کی کلام ہے
اور یہ بلا قید اپنی مقصود پر دلالت نہین کرتی حدیث کبھی آدمی
کو خلاف مرضی پر اجر ملتا ہی یہ اس حدیث کی معنے ہین ہمارا رب متعجب ہوتا
ہے اوس قوم سے جو زنجیرونمین جکڑ کر جنت کیطرف لائی جاتی ہی حالانکہ
وہ اس سے کراہت کرتی ہین اور سلاسل کے معنے زنجیر کے ہین جو قیدیون
کیلئے ہوتا ہی اور اسی معنے مین ہی فقیری اور مرض اور باقی مصیبتین
حدیث قوم کی امامت وہ کرائی جو سب سے خوب شکل ہو موضوع
ہے جیسا کہ لآلی مین ہی یہ مطلقا درست نہین حدیث جب تو دشمن کے
ہاتھہ کو قطع کرنے پر قادر نہو سکے تو اوسکو بوسہ دے منصور سی مجالست مین مذکور
ہے جب تیرا دشمن تیری طرف ہاتھہ لمبا کرے اگر تو اوسکو قطع کرنے پر قادر ہو تو
قطع کرو ورنہ اوسپر بوسہ دے مین کہتا ہون اس حدیث کی قریب ہے بندر کے
لئے اسکی حکومت مین رقص کر اور آگی ہو اور دبدبہ مین اسکیلیے سجدہ کر حدیث
یس جس کام کیلئے پڑھی جائے کافی ہے کہا سخاوی نے ان الفاظ سے اسکا
کچھ اصل نہین ہے شیخ اسمعیل جبرتی کی جماعت مین قطعی مجرب ہے مین کہتا ہون مجھے
خبر پہونچی ہے کہ ایک شیعی نے سات قرائتین ایک شیخ سنی سے پڑھین اور اپنی شہر کو
چلا گیا کسی نے اسکو کہا تو کیا اچھا ہی مگر ایک عیب تیرے مین ہی کہ شیخ تیرا سنی ہے
کہا اوسنے مجھے کچھ ضرر نہین مینے شہد چاٹ لیا اور برتن چھوڑ دیا جب کلام شیخ کو
پہونچی اوسنے اپنے شاگردون قاریون کو بلایا تو شہد لوٹانی کیلیئے انہونے
یٰس سے جب انہون نے ختم کیا تو شیخ نی قرائت کو شیعہ کے دل سے کھینچ لیا پھر
شیخ کیطرف آیا اور اپنی بدعت سے توبہ کی اور اپنی غفلت سے خلاص ہوا اور اللہ تعالی نے
اوسپر اپنی رحمت بہائی حدیث ہر جگہ لوگ روزہ رکھتے ہین یہ کلام اوسوقت
بولتے ہین جب ایک جگہہ چاند دیکھا جائے کہا سخاوی نے مین اسکو کسی حدیث مین
نہین دیکھا اور فقہ مین مشہور ہے اور اختلاف سے موصوف ہے حدیث
ہر شخص تہوڑی عمر والا مصر کیطرف چلایا جاویگا ابو نعیم اور طبرانی
نے کبیر مین اور ابن شاہین اور ابن السکن نے صحابہ مین +

وابن یونس وغیرهم کلهم من طریق موسی بن
علی بن رباح عن ابیه عن جده رباح رفعه ان مصر
سیفتح بعدی فانتجعوا خیرها ای اطلبوا نفعها ولا
تتخذوها دارا فانه یساق الیها اقل الناس اعمارا هذا
لفظ الاولین والباقین بمعناه قال ابن یونس انه منکر
جدا وقال اعاذ الله موسی ان یحدث بمثل هذا
فانه کان اتقی لله من ذلك وتبعه ابن الجوزی فاورده
فی الموضوعات وقال البخاری انه لا یصح حدیث یقی الحر
الذی یقی البرد معناه صحیح ولیس بحدیث ذکره ابن الربیع
قلت وهو مستفاد من قوله تعالی (وسرابیل تقیکم الحر) ای
والبرد فهو من باب الاکتفا بذکر احد الضدین عن
الاخر فتامل وتدبر حدیث الیقین الایمان کله موضوع
علی ما ذکره الصغانی حدیث یوم الاربعاء یوم نحس
مستمر اخرجه الطبرانی فی الاوسط عن جابر رضی الله عنه
قال السخاوی لا اصل له وفی فضیلة والتنفیر منه
احادیث کلها واهیة قلت وعلی تقدیر صحة هذا
الحدیث اربعة فهو تفسیر لقوله تعالی (یوم نحس مستمر)
بانه یوم الاربعاء وقد کان نحسا وشوما علی الاعداء وکان
سعدا ومبارکا علی الاحباء قال وکذا ما یروی فی ایام
الاسبوع مرفوعا یوم السبت یوم مکر وخدیعة ویوم
الاحد یوم غرس وبناء والاثنین یوم سفر وطلب
رزق والثلاثا یوم حدید وباس والاربعاء یوم لا
اخذ ولا عطاء والخمیس یوم طلب الحوائج والجمعة
یوم خطبة النکاح اخرجه ابو یعلی من حدیث ابن
عباس فهو ضعیف ایضا لکن یروی عن عائشة

اور ابن یونس وغیرہم نے طریق موسیٰ بن علی بن رباح سے وے
باپ سے اور وے دادا رباح سے مرفوع روایت ذکر کی ہے کہ مصر جلدی تیرے بعد فتح
ہوگا تو اس سے نفع طلب کرو اور اسکو گھر نہ بناؤ اسلیئے کہ اسکی طرف کم
عمر والے آدمی چلائے جاینگے یہ الفاظ پہلیوں کے ہیں اور باقی اسکے معنی میں
ہیں۔ کہا ابن یونس نے یہ منکر ہے اور کہا اوس نے پناہ دے اللہ تعالی
موسے کو اس بات سے کہ ایسی حدیث بیان کرے اسلیئے کہ وہ اللہ تعالی سے بہت
ڈرتا تھا اور ابن جوزی اسکا تابع ہوا ہے اور موضوعات میں لایا ہے اور کہا
بخاری نے یہ صحیح نہیں **حدیث** جو چیز گرمی سے بچاتی ہے وہی سردی
سے بچاتی ہے معنے اسکی صحیح ہیں ابن ربیع نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث نہیں
میں کہتا ہوں یہ اس آیت سے مستفاد ہے (اور لباس تمکو گرمی سے نگاہ
رکھتا ہے) اور سردی سے یہ بات اکتفا سے ہے یعنے ایک ضد کو ذکر کیا اور
دوسرے کو نہ کیا۔ فکر کر اور سمجھ **حدیث** یقین ایمان ہے تمام صغانی نے ذکر
کیا ہے کہ یہ موضوع ہے **حدیث** بدہ کا دن ہمیشہ نحس ہے یہ طبرانی اوسط
میں جابر سے لایا ہے کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں اور فضیلت اور
تنفیر میں جو حدیثیں ہیں وہ سب ردی ہیں میں کہتا ہوں اگر اس
حدیث کو صحیح مانا جاوے تو اربعہ صفت یوم نحس مستمر کی ہے اس
طرح سے کہ بدہ کا دن دشمنوں پر شوم اور نحس تھا اور دوستوں پر مبارک
اور سعد ہوگیا۔ کہا اوس نے ایسے ہی ہے وہ روایت جو
ہفتہ کے دنوں میں بیان کی گئی ہے شنبہ کا دن مکر اور فریب
کا ہے اور آیت کا دن شادی کا ہے اور پیر کا دن سفر اور
طلب رزق کا ہے اور منگل کا دن خوف اور خطرہ کا ہے اور
بدہ کا دن نہ لینے اور دینے کا ہے اور جمعرات کا دن حاجات
طلب کرنیکا ہے اور جمعہ کا دن خطبہ نکاح کا ہے یہ حدیث
ابو یعلی ابن عباس سے لایا ہے اور ضعیف ہے لیکن
عائشہ سے مروی ہے کہ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

انها قالت ان احب الايام التي يخرج فيه مسافري
وانكح فيه واختن فيه صبي يوم الاربعاء انتهى كلام
السخاوي وتقدم بعض الكلام على حديث ما بدئ شئ
يوم الاربعاء الا وتم والله سبحانه اعلم **حديث**
يوم صومكم يوم نحركم لا اصل له كما قال احمد وغيره
ذكره السخاوي وذكره الزركشي بلفظ نحركم يوم صومكم
قال احمد بن حنبل لا اصل له قلت ولو صح حمل على انه
او على سنة وروده وهو عام حجة الوداع او غيره
والله اعلم **فصل** **حديث** قال الشيخ مشايخنا
الحافظ شمس الدين السخاوي في خاتمة المقاصد
الحسنة في بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة واذا
انتهينا اوردناه مما استحضرناه فلنلحق بذلك ما اشتهر من
لقاء بعض الائمة ونحوهم لبعض وكذا التصانيف بعض
الناس وقبور الاقوام ذوي جلالة مع بطلان ذلك كله و
اناس يذكرون بين كثير من العوام بالعلم اما مطلقا
او في خصوص علم معين وربما تساهل في ذلك من لا معرفة
له بذلك تقليدا واستصحب ما كان متصفا به ثم زال
بالترك او تشاغل بما انسلخ به عن الوصف الاول و
هو في جميع هذا كثير لا ينحصر فمن الاول قول ابن تيمية
ما اشتهر من ان الشافعي واحمد اجتمعا بشيبان
الراعي وسالاه فباطل باتفاق اهل المعرفة لانهما لم
يدركاه قال وكذلك ما ذكروه من ان الشافعي اجتمع
بابي يوسف عند الرشيد باطل فلم يجتمع الشافعي
بالرشيد الا بعد موت ابي يوسف وقال الحافظ ابن
حجر وكذا الرحلة المنسوبة للشافعي الى الرشيد وان محمدا

کہا اوس نے پسندیدہ دن میری نزدیک جسمین میرے مسافر نکلے اور جس
مین نکاح کرون اور جسمین لڑکے کا ختنہ کرون بدھ کا دن ہے
کلام سخاوی کی تمام ہوئی اور اس حدیث پر کلام پیچھے گذر چکی ہے
جو چیز جمعہ کی دن ظاہر ہو وہ تمام ہو جاتی ہے اور اللہ تعالی بہتر جانتا
ہے **حدیث** دن تمہارے روزے کا نحر کا دن ہے سخاوی نے ذکر کیا ہے
کہ امام احمد وغیرہ نے کہا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور زرکشی نے ان
لفظون سے بیان کیا ہے نحر روزے تمہاری کا دن ہے پھر کہا امام احمد بن حنبل
نے اسکا کچھ اصل نہیں اگر صحیح ہو تو غالب وقت پر محمول ہوگی یا سال
حجۃ الوداع پر یا کسی غیر پر واللہ اعلم **فصل** **حدیث** شیخ حافظ
شمس الدین سخاوی نے مقاصد الحسنہ کی خاتمہ مین احادیث مشہورہ کا
حال اسطرح بیان کیا ہے جس چیز کو ہم نے حصر کیا تھا جب وہ تمام ہو چکی تو
اوسکی ساتھ حال لقاء بعض اماموں کا بعض سے اور حال تصانیف کا بعض
آدمیون کے طرف منسوب ہین اور حال بزرگون کی قبرون کا بوجہ سبب کے
بطلان کے اور حال ان لوگون کا جو عوام الناس مین بسبب علمون یا
بعض مین مشہور ہین ملحق کرتی ہین اور اکثر اوقات جاہل آدمی اسمین
بسبب تقلید کی آرام پاتا ہے اور اس سے صحبت کرتا ہے جو اسسے
متصف ہو پھر چھوٹنی سے دور ہو جاتا ہے یا شغل پکڑتا ہے وصف اول
سے جو اس سے خالی ہو اور ان سہارون کا حصر نہیں ہو سکتا پس
اول قسم کا یہ ہے ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ جو مشہور ہے کہ شافعی اور احمد نے
بشیبان راعی سے ملاقات کی ہے اور پوچھا ہے باتفاق اہل معرفت کے باطل
ہے اسلیے کہ اونہون نے اسکو نہین دیکھا کہا ایسا ہی ہے یہ قصہ جو لوگ
ذکر کرتے ہین کہ شافعی نے امام ابی یوسف کی ساتھ رشید کے پاس ملاقات
کی ہے یہ باطل ہے شافعی نے رشید سے نہین ملاقات کی مگر ابو یوسف کی
موت کی بعد اور کہا حافظ ابن حجر نے ایسا ہے یہ قصہ کہ
شافعی نے رشید کی طرف رحلت کی اور محمد +

ابن الحسن حرضہ علی قتلہ وان اخرجھا البیھقی فی
مناقب الشافعی وغیرہ فھو موضوعۃ مکذوبۃ و
من الثانی قول المیمون سمعت احمد بن حنبل یقول
ثلاثۃ کتب لیس لہا اصول المغازی والملاحم والتفسیر قال
الخطیب فی جامعہ وھذا محمول علی کتب مخصوصۃ
فی ھذہ المعانی الثلاثۃ غیر معتمد علیہا لعدم عدالۃ
ناقلیہا وزیادۃ القصاص فیہا واما کتب الملاحم فجمیعہا
بھذہ الصفۃ ولیس یصح فی ذکر الملاحم المرتقبۃ و
الفتن المنتظرۃ غیر احادیث یسیرۃ واما کتب
التفسیر فمن اشہرھا کتابا الکلبی ومقاتل بن سلیمان
وقد قال احمد فی تفسیر الکلبی من اولہ الی آخرہ کذب قیل لہ
فیحل النظر فیہ قال لا قلت وقد قال الزرکشی و کتاب
مقاتل قریب منہ قال السیوطی ومنہ کتب صحیحۃ و نسخ
معتبرۃ بینت حالہا فی آخر کتاب الاتقان فی علوم
القرآن وسطرتہا کلہا فی تفسیر المسند انتہی و اما
المغازی فمن اشہرھا کتاب محمد بن اسحاق وکان
یأخذ من اھل الکتاب وقد قال الشافعی کتب الواقدی
کذب ولیس فی المغازی صحیح من مغازی موسی بن
عقبۃ انتہی ومن القبول یذکر بجبل لبنان من البقاع
انہ قبر نوح علیہ السلام وانما حدث فی اثناء المائۃ السابعۃ
والمشہد الذی ینسب لابی بن کعب بالجانب الشرقی من
دمشق مع اتفاق العلماء انہ لم یقدمہا فضلا من دفنہ
فیہا والمکان المنسوب لابن عمر من الجبل الذی بالمعلات
بصحیح مع ان اتفقوا علی انہ توفی بمکۃ والمکان الذی ینسب
لعقبۃ بن عامر من قرافۃ مصر انما ھو منام رآہ بعضہم

بن حسن نے رشید کو اوسکے قتل پر آمادہ کیا اگرچہ بیہقی مناقب شافعی وغیرہ
مین لایا ہی موضوع اور کذب ہی اور دوسری قسم سی کہا میمون نے مینے
امام احمد بن حنبل سی سنا ہی کہ کہتے تھے تین کتابون کا کچھ اصل نہین
ہے مغازی اور ملاحم اور تفسیر کہا خطیب نے جامع مین اس سے
کتب مخصوصہ مراد ہین جو معتمد علیہ بسبب عدم عدالت ناقلون
کے اور زیادہ قصون کے نہین ہین - لیکن کتب ملاحم کی تو سب اسی
صفت سی ہین ملاحم اور فتنون کی باب مین سوائے چند احادیث
کے کوئی صحیح نہین اور کتب تفسیر کی تو مشہور تر انسے تفسیر کلبی
اور مقاتل بن سلیمان کی ہے کہا امام احمد نے تفسیر کلبی
کے اول سی آخر تک کذب ہی امام احمد سی سوال ہوا کیا
اسمین نظر کرنی حلال ہی جواب دیا نہین - مین کہتا ہون کہا
زرکشی نے کتاب مقاتل کی اسکی قریب ہی اور کہا سیوطی نے
بعض کتابین اوس سے صحیح ہین مینے انکا احوال اتقان کے
آخر مین بیان کیا ہی اور تفسیر مسند مین اچھی طرح سے لکھا ہے
انتہی اور کتابین مغازی یعنے لڑائی کی انسے کتاب محمد بن
اسحاق کی زیادہ مشہور ہی وہ اہل کتاب سی پکڑتا تہا اور کہا شافعی نے
کتابین واقدی کی کذب ہین اور مغازی مین موسی بن عقبہ کی کتاب
سے کوئی زیادہ صحیح نہین انتہی اور قبرون کا حال جبل لبنان کی کسی میدان
مین قبر نوح علیہ السلام کی ہے اور ساتوین صدی کی وسط مین ظاہر
ہوئی ہے - اور مشہد ابی بن کعب کا دمشق کی جانب شرقی مین
مشہور ہے حالانکہ عالمون کا اتفاق ہے کہ وہ اسجگہ نہین آئے چہ جائی
کہ اسجگہ دفن ہوئی ہون اور وہ مکان جو ابن عمر کی طرف منسوب ہے
معلات کی پہاڑ مین کسی وجہ سے صحیح نہین اگرچہ لوگون نے اتفاق کیا
ہے کہ وہ مکہ مین دفن کیے گئے ہین اور وہ مکان جو عقبہ بن عامر کیطرف منسوب ہے
مصر کی اطراف مین وہ بہت مدت کی بعد کسی نے خواب مین دیکھا ہی

بعد مدة متطاولة والمكان المنسوب لابی هريرة
بعسقلان انما هو قبر حيدرة بن خيشنة كما
جزم به بعض الحفاظ الشاميين ولكن قد
جزم ابن حبان وتبعه شيخنا بالاول والمكان المعروف
بالمشهد الحسين من القاهرة ليس الحسين مدفون
به بالاتفاق وانما فيه راسه فيما ذكره بعض
المصريين ونفاه بعضهم قاله شيخنا يعني
العسقلاني واما التقي بن تيمية فقد رايت له
جوابا بالغ في انكار ذلك واطال فيه والمكان
المعروف بالسيدة نفيسة ابنة الحسن بن زيد
بن الحسن بن علي بن ابيطالب فقد ذكره بعض
اهل المعرفة ان خصوص هذا المحل الذي يزار
ليس هو قبرها ولكنها في تلك البقعة بلا
واستيفاء ذلك مع ما بعده بطول وهو جدير
بايراده في تأليف انتهى **فصل** اقول ومما
يلحق به ما قاله العلامة الشيخ محمد بن الجزري
لا يصح تعيين قبر نبي غير نبينا عليه السلام
في تلك القرية لا بخصوص تلك البقعة انتهى
وكانه فيه اشارة الى ان لا وجود لنور القمر و
الكواكب بعد ظهور ضياء الشمس وايماء الى نسخ
سائر الاديان في جميع الاماكن والازمان ولئلا
يشاركه احد في زيارته لتعظيم له الشان كما ان
من الحكمة في دفنه عليه السلام بالمدينة لئلا
ينقص رتبته لو دفن بمكة في جنب بيت الله الحرام
ودفن بمكة كثير من الصحابة الكرام اما مقام

سوی سيدنا ابراهيم عليه السلام

اور وہ مکان جو ابی ہریرہ کی طرف عسقلان مین منسوب ہے
اوسمین حیدرہ بن خیشنہ کی قبر ہے جیسا کہ بعض حفاظ شامیون
نے جزم کیا ہے لیکن ابن حبان نے پہلی بات پر جزم کیا ہے اور
ہمارا شیخ اسی کا تابع ہوا ہے اور وہ مکان جو مشہد حسین
کا قاہرہ سے معروف ہی بالاتفاق حسین اسجگہ مدفون
نہین ہے ہان اسمین انکا سر مبارک ہی بعض مصریون نے اسکا
اثبات کیا ہے اور بعضون نے نفی کی ہے لیکن شیخ ابن تیمیہ کا
ایک جواب لکہا ہے اوسنے اسکے انکار مین بڑا مبالغہ کیا ہے
اور وہ مکان جو سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن
علی بن ابیطالب سے معروف ہی بعض اہل معرفت نے ذکر کیا ہے
خصوصًا وہ محل جسکی زیارت کی جاتی ہے وہ اوسکی قبر نہین ہے
ہان اوس تمام میدان مین ہے اسکا تمام احوال ذکر کرنا
بہت بڑا ہے اسلئے بہتر ہے کہ علیحدہ کتاب مین ذکر کیا جائے
انتہے **فصل** مین کہتا ہون اسکے ساتھ یہ بھی ملانا
مناسب ہے جو علامہ شیخ محمد بن الجزری نے کہا ہے کہ
مقرر کرنا کسی نبی کی قبر کا سوائے قبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحیح نہین - ہان ہماری سردار ابراہیم علیہ السلام اس گاؤن
مین ہین نہ خاصکر اس میدان مین انتہے گویا یہ اسبات کیطرف
اشارہ ہی کہ بعد ظہور روشنی آفتاب کی ستارہ اور چاند کا نور باقی
نہین رہتا اور تمام دینون کا سب شہرون اور زمانون مین نسخ
ہو گیا ہے اور تاکہ کوئی آنحضرت کا زیارت کی باب مین شریک
نہو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ آن حضرت کا مدینہ مین دفن
ہونا حکمت ہی اگر مکہ مین بیت الحرام کی کسی جانب دفن
ہوتے تو اوس کا رتبہ ناقص ہو جاتا اور مکہ مین بہت
صحابی مدفون ہوئے ہین لیکن قبرین اونکے

فغیر معروفة کما ذکرہ الاعلام حتی قبر خدیجة
انما بنی علی ما وقع لبعضهم من المنام ثم اختلفوا
فی مکان مولدہ علیہ السلام واشتہر عند اهل
مکة بالموضع المعروف عند الانام اما ما احدثوا
من موالید ابی بکر وعمر وعلی رضی اللہ عنہم مع
عدم ثبوتها فلا یظهر وجہ التبرک بارضها الا
باعتبار مآل امرهم وعلو قدرهم فی اواخرهم
والا فحین ولادتهم لم یکن لهم شئ من ولایتهم نعم
ظهر فی الاحوال اللاحقة انهم سبقت لهم الحسنی
فی الازل السابقة ومن جملة مفتریات الشیعة
الشنیعة جعل صورة قبر آدم ونوح علیهما السلام
بجنب قبر علی رضی اللہ عنہ مع ان قبرہ ایضا لیس
بثابت وانما بنی علی امر المنام ونحوہ من الکلام و
لعل الباعث علی ما فعلوہ انهم لما رأوا مقام الشیخین من
الصحابة الکرام فی صریحة علیہ السلام قصدوا
بالتزویر جبر علی رضی اللہ عنہ عن تفردہ فی ذلک
المقام وکذا ما ینسبون من ابراء الاعمی والاشل والمقعد و
نحوهم فی مقبرة الامام علی بن موسی الرضا علیہ و
علی ابائہ التحیة والثنا فانہ زور وبهتان وکذا ما
ادعاہ جهلة اهل الحرمین برؤیة النور عند قبرہ
علیہ السلام بخصوص لیلة المعراج فانہ کذب من عمل
اهل البطلان والزور واما نورہ علیہ السلام فهو
فی غایة من الظهور شرقا وغربا واول ما خلق اللہ
نورہ وسماہ فی کتابہ نورا وفی دعائہ علیہ
السلام اللهم اجعلنی نورا وفی التنزیل ایرید ون

معروف نہین ہین جیسا کہ عالمون نے ذکر کیا ہے حتی کہ قبر خدیجہ علیہا
السلام کی وہ بھی بعض لوگون کے خواب کی دیکھنے سے بنا ہوئے
پھر لوگون نے آنحضرت کی ولادت گاہ مین اختلاف کیا ہے اگرچہ مکہ والون
مین ایک جگہہ معروف ہے - لیکن ولادت گاہ ابوبکر اور عمر اور علی کے
مقرر کرنی باوجودیکہ اسکا ثبوت کچھہ نہین - اسکے تبرک کی کوئی
وجہ معلوم نہین ہوتی مگر باعتبار انکے مآل امر کی اور انکی علو قدر کی
آخر مین نہ وقت ولادت انکی کے انکو کوئی شئے ولایت سے
حاصل نہ تھے ہان انکے احوال لاحقہ سے معلوم ہوا کہ انکو ازل
مین نیکے حاصل تھے اور شیعون کے افترا سے ہی کہ قبر آدم
اور نوح علیہما السلام کی علی کی قبر کے جانب بنائی ہی باوجودیکہ قبر علی
کی ثابت نہین ہے ہان بعض کے خواب وغیرہ کے موافق بنائی
گئے ہی شاید سبب انکے اسطرح کرنیکا یہ ہوا ہے کہ جب ونہون نے
مقام شیخین کا صحابہ سے آنحضرت کی قبر کی جانب دیکھا تو
فریب سی علی کی اکیلا ہونیکا جبر نقصان اسطرح کیا - اور
یہ جو لوگ کہتے ہین کہ قبر امام علی بن موسے الرضا کی
پر اندہا اور لنگڑا اور بیٹھنے والا وغیرہ تندرست ہو
جاتے ہین - کذب اور بہتان ہے اور ایسا ہے جو جاہل
لوگ حرمین شریفین کے دعوی کرتے ہین کہ حضرت
کے قبر کے پاس نور دکھلائی دیتا ہے خصوصا معراج
کے رات مین یہ اہل کذب کا مقولہ ہے لیکن نور آن
حضرت کا وہ مشرق اور مغرب مین بہت ظاہر ہے
اللہ تعالے نے سب سی پہلے انکا نور پیدا کیا اور قرآن
مین انکا نام نور رکھا اور آن حضرت کی دعا مین ہے
یا اللہ مجھے نور کردے اور قرآن شریف
مین ہے (ارادہ کہتے ہین ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ان يطفئوا نور الله بافواههم ويابى الله الا ان يتم نوره)
وقال تعالى (الله نور السموات والارض مثل نوره) فى قلب
محمد وقال عز وجل (ومن لم يجعل الله له نورا فما له من
نور) لكن هذا النور ليس له الظهور اما فى عين اهل
البصيرة فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التى فى
الصدور وفى الخلاصة قال الشيخ قد صنف فى كتب
الحديث وجميع ما احتوت عليه موضوع كموضوعات الصغانى
ومنها الاربعون الودعانية ومنها وصايا على كلها
موضوعة سوى الحديث الاول وهو يا على انت منى بمنزلة
هرون من موسى غير انه لا نبى بعدى قال الصغانى ومنها
وصايا على كلها التى اولها يا على لفلان ثلث علامات
وفى آخرها النهى عن المجامعة فى اوقات مخصوصة كلها
موضوعة وآخر هذه الوصايا يا على اعطيتك فى هذه
الوصية علم الاولين والآخرين وضعها حماد بن عمرو
النصيبى وقال السيوطى فى اللآلى وكذا وصايا على موضوعة
واتهم به حماد بن عمرو وكذا وصايا النبى وضعها عبد الله
بن زياد بن سمعان او شيخه قال الصغانى واول هذه
الودعانيات كان الموت فيها على غيرنا كتب وقد ذكرناه
مع غيره من موضوعات الشباب وآخرها ما من بيت الا
وملك يقف على بابه خمس مرات فاذا وجد الانسان
قد نفد اكله وانقطع اجله القى عليه غم الموت فغشيته
كرباته وغمرته سكراته قال السيوطى فى الذيل ان الا
الودعانية لا يصح فيها حديث مرفوع على هذا النسق
بهذه الاسانيد وانما يصح منها الفاظ يسيرة وان كان
كلامها حسنا وموعظة فليس كل ما هو حق حديثا

کہ اوسکی نور کو اپنی منہ سے گل کردین اور انکار کرتا ہی اللہ مگر یہ کہ تمام کری
اپنے نور کو) اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے (اللہ تعالی آسمانون اور زمین کا نور ہے
مثال اوسکی نور کی) محمد کی دل مین ہے اور فرمایا ہے اللہ تعالی نے (اور جسکے لئے
اللہ تعالی نور نہ کرے تو اوسکے لئے کچھ نور نہین ہے) البتہ اوس نور کیلیے ظہور
نہین ہے) لیکن اہل بصیرت کی آنکھو نہین تو آنکھیں اندھی نہین ہوتین لیکن دل
جو سینون مین ہین وہ اندھے ہوتے ہین - اور شیخ نے خلاصہ مین لکھا ہی
کہ حدیثین جو کتابین تصنیف کی گئی ہین جو ان مسائل پر شامل ہین وہ
موضوع ہین موضوعات صغانی کے طرح اور اسی قسم سے ہی اربعون
ودعانی اور وصایا علی کے سب موضوع ہین سوا اول حدیث کی اور وہ
یہ ہے اے علی تو میری نسبت بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے سوا اسکے کہ میرے بعد نبی نہین ہے
کہا صغانی نے اسی قسم سے ہین وصایا علی کی جنکے اول مین (اے علی فلانے
کے لئے تین علامتین ہین) ہے اور آخر مین مجامعت سے اوقات مخصوصہ
مین) ہے یہ سب موضوع ہین اور آخر اون وصیتون کے یہ ہے اے علی دیے مین نے اس وصیت
مین تجھکو علم پہلون اور پچھلون کا دیدیا ہے یہ حماد بن عمرو نصیبی نے بنائی
اور کہا سیوطی نے لآلی مین وصیتین علی کی موضوع ہین اور حماد بن عمرو
اسے متہم ہے اور ایسا ہی وہ وصیتین جنکو عبد اللہ بن زیاد بن سمعان
نے یا اوسکے شیخ نے بنایا ہے - کہا صغانی نے ودعانیات کی پہلی
حدیث یہ ہے موت ہمارے غیر پر لکھی گئی تھی اور ہمنے اسکو ساتھ غیر کے موضوعات
شباب سے ذکر کر دیا ہے اور انکے آخر کی یہ ہے کوئی ایسا گھر نہین جسکے دروازہ
پر پانچ مرتبہ فرشتہ کھڑا نہ ہو جب دیکھتا ہے کہ کھانا آدمی کا تمام ہو
ہے اور اجل اسکے قطع ہوگئی ہے تو اوس پر موت کا غم ڈالتا ہے تو اوسکو
کے سختی اور مصیبت ڈھانک لیتی ہی کہا سیوطی نے ذیل مین کہ ودعانیہ
مین کوئی حدیث مرفوع اسطرح ان سندون سے صحیح نہین ہے تھوڑے الفاظ
صحیح ہین اگرچہ کلام اس کے عمدہ اور نصیحت آمیز ہے اور یہ
بات نہین ہے کہ جو حق ہو وہ حدیث ہی ہے + + + +

بل عكسه وهي مسروقة سرقها ابن ودعان من
واضعها زيد بن رفاعة ويقال انه الذي وضع رسائل
اخوان الصفا وكان من اجهل خلق الله في الحديث
واقلهم حياء واجرؤهم على الكذب قال الصغاني ومنها
كتاب فضل العلماء للمحدث شرف البلخي واوله
من تعلم مسئلة من الفقه فله كذا ومن الاحاديث
الموضوعة باسناد واحد احاديث الشيخ المعروف
بابن ابي الدنيا وهو الذي يزعمون انه ادرك عليا
وعمر طويلا واخذ بركابه فركب فاصابه ركابه فشجه
فقال مد الله في عمرك مدا واحاديث ابن نسطور الرومي
واحاديث بشر ونعيم بن سالم وخراش عن انس واحاديث
دينار عنه واحاديث ابي هدبة ابراهيم بن هدبة
القيسي ومنها كتاب يعرف بمسند انس البصري مقدار
ثلثمائة يرويه سمعان بن المهدي عن انس واوله امتي
في سائر الامم كالقمر في النجوم وفي الذيل سمعان
بن المهدي عن انس لا يكاد يعرف الصقت به نسخة
مكذوبة قطع الله من وضعها وفي لسان الميزان هي
من رواية محمد بن مقاتل الرازي عن جعفر بن
هارون عن سمعان فذكر النسخة وهي اكثر من
ثلاث مائة حديث اكثر متونها موضوعة قال الصغاني
ومنها الاحاديث التي تروى في تسميتها باحمد لا
تثبت شي منها ومنها خطبة الوداع من ابي الدرداء
رفعه واوله لا يركب احدكم البحر عند ارتجاجه قلت و
منها مسائل عبد الله بن سلام في امتحان النبي عليه
السلام وهي قدر كراستين من مهملات الكلام وفي

بلکہ اسکا عکس ہے یہ ابن ودعان نے زید بن رفاعہ سے چوری کی ہے
اور کہا گیا ہے کہ اسی نے رسائل اخوان الصفا بنایا ہے حالانکہ سب خلق اللہ سے
مجہول ہے اور کمتر ہے حیا میں اور جہوٹھ پر بڑا دلیر ہے۔ کہا صغانی نے
اسی قسم کی ہے کتاب فضل العلما جو محدث شرف البلخی کی ہے۔ اول اسکا
یہ ہے جو شخص فقہ سے ایک مسئلہ سیکھے تو اسکے لئے اتنا اجر ہے۔ اور شیخ
ابن ابی الدنیا نے ایک سند سے کئی حدیثیں بنائی ہیں اور یہ وہ شخص ہے
کہ جسکے حق میں لوگ کہتے ہیں کہ اسنے حضرت علی اور عمر کے بہت
مدت تک صحبت کی ہے اور اسنے اوسکے رکاب کو پکڑا اور سوار ہوا
تو اوسکو رکاب لگی اور زخمی ہوا پہر اوسنے دعا دی کہ اللہ تعالے تیری
حیاتی دراز کرے اور حدیثیں ابن نسطور رومی اور حدیثیں بشر اور نعیم
بن سالم اور خراش کے انس سے اور حدیثیں دینار کی اوس سے
اور حدیثیں ابی ہدبہ ابراہیم ابن ہدبہ القیسی کی ایسی ہی ہیں اور
اسی قسم سے ہے مسند انس البصری کی جسمیں مقدار تین سو حدیث ہے
ہے اسکو سمعان بن المہدی انس سے روایت کرتا ہے اول حدیث
اسکے یہ ہے میری امت تمام امتوں میں مثل چاند کی ہے ستاروں میں
اور ذیل میں ہے کہ سمعان بن المہدی نے انس سے کچھہ نہیں لیا اسکا
ایک نسخہ جہوٹھا کہیں سے ملا اللہ تعالے اوسکے بنانے والے کو قطع کرے
اور لسان المیزان میں ہے یہ روایت محمد بن مقاتل رازی کی ہے اوسنے جعفر
ابن ہارون سے اوسنے سمعان سے اور نسخہ کا ذکر کیا اوسمیں تین سو روایت
سے زیادہ ہے اکثر متون اوسکی موضوع ہیں لکہتے ہے کہا صغانی نے جو
حدیثیں احمد نام رکہنے کی ہیں اونسے کوئی شئے ثابت نہیں ہے اور اسی قسم سے
ابو الدرداء سے وداع کا خطبہ جو مرفوع ہے ابتدا اسکا یہ ہے دریا کی جوش
کے وقت کوئی تم سے سوار نہو میں کہتا ہوں اسی قسم سے ہیں مسائل عبد اللہ
بن سلام کے جو اوسنے امتحان کے لئے آنحضرت سے پوچھے تھے اور وہ
مہمل کلام سے قدر بیاض کے ہونگے — اور

اللآلی الخطبة الاخیرة عن ابی هریرة وابن عباس
بطولها موضوع اتهم به میسرة بن عبد ربه لا بورك
فیه عند ربه وفی الوجیز قال ابن عدی کتبت
وجملة عن محمد بن الاشعث عن موسی بن اسمعیل
ابن موسی بن جعفر عن ابائه الی علی رفعها اذا
خرج الینا نسخة قریبا من الف حدیث عن موسی
المذکور من ابائه بخط طری عامتها مناکیر قال
الدارقطنی انه من ایات الله وضع ذلك الکتاب
یعنی العلویات قال العسقلانی وسماه السنن وکله
بسند واحد منه لا خیل ابقی من الادهم ولا امرءة کابنة
العم وعبدالله ابن احمد عن ابیه عن علی الرضا عن
ابائه یروی نسخة موضوعة باطلة ماینفك عن
وضعها وعن وضع ابیه کذا ذکره بعضهم ونسبة الوضع
الی الرضا وابیه غیر مرضیة وکذا نسبتها الی عبدالله
بن احمد غیر صحیحة ان کان المراد به الامام احمد
بن حنبل فتامل فانه محل زلل ثم اسحق الملطی له
اباطیل منها لا یحل لامرءة تومن بالله ان تضع الفرج
علی السرج ومن منع الماعون لزمه طرف البخل
قلت وفی الثانی مستفاد من قوله تعالی (ویمنعون الماعون)
ومنها لعن الله الناظر والمنظور الیه ومنها لا تقولوا
مسیجد ولا مصیحف ونهی عن تصغیر الاسماء
المعظمة وان یسمی حمدون او علوان او یعموش و
غیر ما وروی عن ابن جریج عن عطا عن ابی سعید
الوصیة لعلی فی الجماع وکیف یجامع فانظر الی هذا
الدجال ما اجرأه قلت اراد بالدجال الراوی عن ابن

لآلی مین ہے کہ خطبہ اخیرہ ابی ہریرہ اور ابن عباس سے تمام موضوع ہے
میسرہ بن عبدربہ اوس سے متہم ہے اللہ تعالی اسکو برکت نہ دے۔ اور وجیز
مین ہے کہا ابن عدی نے مینے چند جملہ محمد بن اشعث سے اوسنے موسی بن
اسمعیل سے اور ابن موسے بن جعفر سے اوسنے اپنے باپ سے
علی تک اوسنے انکو مرفوع کیا تھا لکھی تھے کہ کسی شخص نے ہمارے
پاس ایک نسخہ جسمین تخمینا ہزار حدیث کی ہوگی موسے مذکور سے
اوسنے باپ سے تازہ خط سے لکھا ہوا پیش کیا اکثر اوسمین منکر حدیثین
تہین کہا دارقطنی نے یہ اللہ تعالی کے نشانیون سے ہے اس کتاب کو
علویون نے بنایا ہے کہا عسقلانی نے اسکا نام سنن رکہا وہ تمام
کتاب ایک سند سے ہے، نہین کوئی گھوڑا اچھا ادہم سے
کوئی کچھو باقی اور نہ کوئی عورت مثل بیٹی چچا کے۔ عبداللہ ابن احمد
اپنے باپ سے وہ علی رضا سے وہ اپنے باپ سے ایک نسخہ موضوعہ باطلہ روایت کرتا ہے اوسکے
وضع یا اوسکے باپ کے وضع سے خالی نہین ہے ایسا ہی بعضون نے ذکر کیا ہے،
اور نسبت وضع کی رضا کیطرف یا اوسکے باپ کیطرف کرنی پسندیدہ نہین ہے
اور ایسا ہی نسبت عبداللہ بن احمد کیطرف صحیح نہین اگر مراد اس سے امام احمد
بن حنبل ہون۔ فکر کر اسلیئے کہ محل لغزش کا ہے۔ پھر ملطی نے اسکے
بہت جھوٹہ بیان کیئے ہین بعض انمین سے جو عورت اللہ تعالی سے ایمان لائی ہے
اسکو حلال نہین کہ کاٹھی پر فرج رکھے۔ اور جسنے کسی کو برتنون سے منع کیا تو
بخل اوسکو لازم ہوا۔ مین کہتا ہون دوسری شق اس آیت سے مستفاد ہے اور
منع کرتے ہین برتنون سے) اور بعضی انمین سے اللہ تعالی ناظر اور منظور الیہ پر لعنت کرے
اور بعض انمین سے مسجد اور مصحف تصغیر سے کہو اور معظم نامون کی تصغیر سے
منع کیا اور حمدون یا علوان یا یعموش وغیرہ نام رکھنے سے منع کیا اور ابن
جریج نے عطا سے اوسنے ابی سعید سے علی کو وصیت جماع کے
باب مین اور کسطرح جماع کرے روایت کی ہے۔ ایسے دجال کو دیکھنا چاہیے
کہ کیسی اوسنے دلیری کی ہے۔ مین کہتا ہون مراد اسکے دجال سے وہ ہے جسنے

جریج والا فهو امام جلیل وقال الدیلمی اسانید کتاب
العروس لابی الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن
علی بن الحسین واهیة لا یعتمد علیها واحادیثه منکرة
قلت ومن القواعد الکلیة ان نقل الاحادیث النبویة
والمسائل الفقهیة والتفاسیر القرآنیة لا یجوز الا من
الکتب المتداولة لعدم الاعتماد علی غیرها من
وضع الزنادقة والحاق الملاحدة بخلاف الکتب المحفوظة
فان نسخها یکون صحیحة متعددة وقد حکی السیوطی
عن ابن الجوزی ان من وقع فی حدیثه الموضوع والکذب
والقلب انواع منهم من غلب علیه الزهد فغفل عن
الحفظ او ضاعت کتبه فحدث من حفظه فغلط فی نقله
ومنهم قوم ثقات لکن اختلط عقولهم او اخر اعمارهم
ومنهم من روی الخطأ سهوا فلما رأی الصواب و
ایقن لم یرجع انفة ان ینسبوه الی الغلط ومنهم زنادقة
وضعوا قصدا الی افساد الشریعة وایقاع الشک
والتلاعب بالدین وقد کان بعض الزنادقة یتقصد
الشیخ فیدس فی کتابه ما لیس من حدیثه ومنهم
من یضع لنصرة مذهبه ومنهم من یضع حسبة
ترغیبا وترهیبا ومنهم من جاز وضع الاسانید لکلام
حسن ومنهم من قصد التقرب الی السلطان ومنهم القصاص
لانهم یریدون احادیث ترقق وتنفق انتهی وروی
عن مالک قال دخلت علی المامون والمجلس خاص
باهله فاذا بین الخلیفة والوزیر خلل فجلست
بینهما فحدثته مرفوعا اذا ضاق المجلس علی اهله
کان ما بین مجلس عالم فی الذیل هو منکر ومالک

جریج سے روایت کی ہو ورنہ یہ تو امام جلیل القدر ہو اور کہا دیلمی نے کتاب
العروس کے ابی الفضیل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین کے
سندین واہیات ہین اونپر کچھ اعتماد نہین ہے اور حدیثین اونکی منکر ہین
مین کہتا ہون قاعدہ کلیہ یہی کہ بیان کرنا کسی حدیث کا یا مسئلے فقہی
کا یا تفسیر قرآن کا سوا کتب متداولہ کی جائز نہین اسلئے کہ بسبب وضع
زنادیقے اور الحاق ملاحدہ کی سوا انکی کسی پر اعتماد نہین ہے بخلاف
کتب محفوظہ کی اسلئے کہ انکے نسخے صحیح اور بہت موجود ہین اور سیوطی نے
ابن جوزی سے حکایت کی ہو کہ جنکے حدیث مین وضع اور کذب اور
قلب واقع ہوا ہو کئی قسمین ہین بعض وہ ہین جنپر زہد غالب ہوا
تو حفظ سے غافل ہو گئے یا کتابین جاتی رہین تو یاد سے حدیثین بیان
کرنے لگے تو نقل مین غلطی کی اور بعض ثقہ لوگ ہین لیکن آخر
عمر مین انکے عقل مختلط ہو گئی اور بعض جگہ سہو سے خطا ہوا
پھر جب اونہے صواب معلوم کیا بسبب حمیت کی نہ لوٹ سکا تاکہ
لوگ اسکو غلطی کیطرف منسوب کرین اور بعض ایسے زندیق ہین جنہون
نے شریعت مین فساد ڈالنے کیلئے اور دین مین شک اور کھیل کرنیکے لئے
قصداً حدیثین بنائین - اور بعض زندیقون نے شیخ کہلانے کیلئے ایسی حدیثین
بیان کین جو کتاب مین نہین اور بعض ایسے ہین جنہون نے اپنے دین
کی نصرت کی لئے حدیثین بنائین - اور بعضون نے حسین کلام کرنیکے لئے
سندین وضع کین اور بعضون نے بادشاہ کا تقرب کرنے کے لئے - اور بعض
قصہ خوانون نے ایسی حدیثین جنمین نرمی اور خرچ کا ذکر تہا وضع کین
اور مالک سے روایت ہو کہ کہا اوس نے مین مامون پر داخل
ہوا اور مجلس اوسوقت خاص اپنے اہلون سے تھی ناگاہ خلیفہ
اور وزیر کے درمیان کچھ جگہ خالی تھے مین انکے درمیان بیٹھا
اور مین نے اونسے مرفوع حدیث بیان کی کہ جب مجلس مین تنگی
ہو تو دوسرا دونکے درمیان عالم کی جگہ ہے ذیل مین اور یہ منکر ہے مالک

لم یبق الا زمن الماسون وفی الذیل اخرج الحارث بن اسامة فی مسنده عن داؤد بن المحبر بضعا وثلاثین حدیثا قال العسقلانی کلها موضوعة منها ان الاحمق یصیب بحمقه اعظم من فجور الفاجر وانما یرتفع العباد غدا فی الدرجات وینالون الزلفی من ربهم علی قدر عقولهم ومنها افضل الناس اعقل الناس ومنها قیل یا رسول الله ما اعقل هذا النصرانی فزجره فقال مه ان العاقل من عمل بطاعة الله ووضع سلیمان بن عیسی بضعا وعشرین حدیثا منها قیل لعلقمة ما اعقل النصاری فقال ان ابن مسعود کان ینهانا ان نسمی الکافر عاقلا ومنها رکعتان من العاقل افضل من سبعین رکعة من الجاهل ولو قلت سبعمائة رکعة لکان کذالک ومنها ان عدی بن ابی حاتم اطری اباه وذکر من سودده وشرفه وعقله فقال علیه السلام ان الشرف والسودد والعقل فی الدنیا والاخرة للعامل بطاعة الله فقال یا رسول الله انه کان یقری الضیف ویطعم الطعام ویصل الارحام ویعین النوائب ویفعل ویفعل فهل ینفع ذلک شیئا قال لا ان اباک لم یقل قط رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین وفی الذیل ایضا قصة رحیل بلال ثم رجوعه الی المدینة بعد رؤیته علیه السلام فی المنام واذانه بها وارتجاج اهل المدینة لا اصل له وهی بینة الوضع انتهی وکان ابن حجر المکی ما اطلع علیه وذکره فی کتاب ... الزیادة وفی الذیل ایضا انه علیه السلام

ماسون کے زمانہ تک جیتا نہیں رہا۔ اور ذیل میں ہے کہ حارث بن اسامہ نے مسند میں داؤد بن المحبر سے تیس پر چند حدیثیں روایت کی ہیں کہا عسقلانی نے کہ سب موضوع ہیں بعض انمیں سے یہ ہیں کہ احمق اپنے حمق کے سبب فاجر سے بڑھکر گناہ کرتا ہے قیامت کے دن آدمی بلند درجے اپنے رب سے اپنی اپنی عقل کے موافق حاصل کرینگے۔ بعض ان سے افضل آدمیون کا وہ ہے جو سب سے زیادہ عاقل ہو اور بعض انمیں سے نے پوچھا یا رسول اللہ نصرانیون سے کون زیادہ عاقل ہے فرمایا عاقل وہ ہے جو اللہ تعالے کی اطاعت کی موافق عمل کرے۔ اور سلیمان بن عیسے نے بیس سے زیادہ حدیثیں بنائی ہیں بعض انمیں یہ ہے علقمہ سے پوچھا گیا نصاری سے کون زیادہ عقلمند ہے کہا اوس نے چپ رہ اسلئے کہ ابن مسعود ہمکو منع کرتا تہا کہ کافر کو عقلمند کہیں اور بعض انمیں سے دو رکعت عاقل کے بہتر ہین جاہل کے ستر رکعت سے اگر مین سات سو رکعت کہون البتہ ایسا ہی ہے اور بعض انمیں عدی بن حاتم نے اپنے باپ کے صفت کے اور اوسکی سرداری و شرافت و عقل کا بیان کیا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شرافت و سرداری و عقل دنیا و آخرت مین اسکے لئے ہے جو اللہ تعالے کی اطاعت کرے پہر کہا اوس نے یا رسول اللہ وہ مہمانون کی ضیافت کرتا تہا اور صلہ رحم کرتا تہا اور سختی مین لوگون کی اعانت کرتا تہا اور ایسے ایسے اور کام کرتا تہا کیا اسکو اس سے کچھ نفع ہوگا فرمایا نہیں اسلئے کہ تیری باپ نے کبھی یہ کلمہ نہ کہا تہا یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور بہی ذیل مین ہے بلال کی سفر کا قصہ پہر اسکا مدینہ کیطرف لوٹنا بعد دیکھنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب مین اور مدینہ مین اسکا اذان دینا اور مدینہ والونکا کانپنا۔ اس کا کچھ اصل نہیں اور اسکا موضوع ہونا ظاہر ہے انتہے اور ابن حجر مکی اسپر واقف نہیں ہوا اور اس نے اسکو کتاب الموضوع مین ذکر کیا ہے۔ اور یہہ ذیل مین ہے کہ آنحضرت

لما اراد ان يبني مسجد المدينة اتاه جبرائيل عليه
السلام فقال ابنه سبعة اذرع طولا في السماء غير
مزخرفة ولا منقشة لم يوجد وفيه ايضا انه عليه السلام
اذا كان يصلي ظن الظان انه جسد لا روح فيه وفي المختصر
رجلان من امتي ليقومان الى الصلوة وركوعهما
وسجودهما واحد وانما بين صلوتيهما كما بين السماء
والارض موضوع وفيه ايضا كان عليه السلام لا يجلس اليه
احد يصلي الا خفف صلوته واقبل عليه فقال الك حاجة
فاذا فرغ من حاجته عاد الى صلوته لم يوجد وفيه
لا يصح في صلوة الاسبوع شئ وفي ليلة الجمعة اثنتي
عشرة ركعة بالاخلاص عشر مرات باطل لا اصل له
ولها ركعتان باذا زلزلت خمسة عشرة مرة وفي
رواية خمسين مرة والكل منكر باطل ويوم الجمعة
ركعتان والاربع والاثنا عشر لا اصل له وقيل الجمعة اربع
ركعات بالاخلاص خمسين مرة لا اصل له وكذا
صلوة عاشوراء وصلوة الرغائب موضوع بالاتفاق
وكذا بقية صلوات ليالي رجب وليلة السابع والعشرين
من رجب وليلة النصف من شعبان مائة ركعة في كل ركعة
عشر مرات بالاخلاص ولا تغتر بذكرها في قوت
القلوب واحياء العلوم ولا بذكر الثعلبي في تفسيره
كذا في شرح الاوراد ثم في المواهب ما يذكره القصاص من
من ان القمر دخل في جيب النبي عليه السلام وخرج
من كمه فليس له اصل كما حكاه الشيخ بدر الدين الزركشي
عن شيخه العماد بن كثير وفي حيوة الحيوان للدميري
قال القرطبي يقال للصرد الصوام وروينا في معجم

صلوة الرغائب وغيرها

جب مسجد مدینہ کی بنائی شروع کی تو انکی پاس جبرائیل علیہ السلام
آئے کہا اسکو بناؤ سات گز لمبی جگہ آسمان مین ہے جو منقش نہین ہے
نہین پائی گئی اور اسی مین ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے تھے تو دیکھنے
والا گمان کرتا کہ بدن بلا روح ہے - اور مختصر مین ہے دو آدمی میرے
امت سے ایسے ہین جب نماز کیطرف کہڑی ہوتی ہین تو رکوع اور سجود
انکا یکسان معلوم ہوتا ہی حالانکہ دونونکی نماز مین آسمان زمین کا
فاصلہ ہی - اور یہی اسمین ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے اور کوئی
آدمی دوسرا انکی پاس جا بیٹھتا تو نماز مین تخفیف کرتی اور اوسکی طرف
متوجہ ہوتی اور پوچھتی کیا تجہکو کچہ حاجت ہے جب وسکی حاجت سی
فارغ ہوتی تو نماز کیطرف عود کرتے - نہین پائی گئی اور یہی اسمین
ہے کہ کوئی حدیث ان ایام کی نماز مین صحیح نہین ہے اور جمعہ کے رات
مین بارہ رکعت مین ہر ایک رکعت مین دس مرتبہ سورت اخلاص پڑہنی باطل
ہے اسکا کچہ اصل نہین اور ایسا ہی دو رکعت ہر ایک مین پندرہ مرتبہ اذا زلزلت
پڑہنا اور ایک روایت مین پچاس مرتبہ منکر باطل ہے - اور جمعہ کے دن دو رکعت اور
اور چار اور بارہ انکا کچہ اصل نہین اور پہلی جمعہ کی چار رکعت ہر ایک مین
پچاس مرتبہ سورت اخلاص پڑہنی - اسکا کچہ اصل نہین اور ایسا ہی عاشورہ کی نماز اور
رغائب کے نماز بالاتفاق موضوع ہے اور ایسا ہی باقی نمازین رجب کے ستائیسوین
رجب کے اور شعبان کے نصف مین سو رکعات ہر رکعت مین دس مرتبہ سورۂ اخلاص
پڑہنی اور انکا ذکر قوت القلوب اور احیاء العلوم مین اور ثعلبی کے
تفسیر مین دیکہ کر فریفتہ ہونا چاہیئے اور ایسا ہی جو شرح
اوراد اور مواہب مین کہ قصہ خوان ذکر کرتے ہین کہ چاند حضرت
کے جیب مین داخل ہو کر آستین سے خارج ہوا - اس کا
کچہ اصل نہین ہے - جیسا کہ شیخ بدر الدین زرکشی نے شیخ
عماد بن کثیر سے حکایت کی ہے اور حیات الحیوان دمیری مین
ہے کہا قرطبی نے چڑیون کے لئے روزی نام رکہا جاتا ہی - اور معجم

عبد الباقی ابن قانع عن ابی غلیظ امیہ بن خلف
الجمحی قال رآنی رسول اللہ علیہ السلام وعلی یدی
صرد فقال ہذا اول طائر صام یوم عاشوراء و
الحدیث مثل اسمہ غلیظ فقد قال الحاکم ہو من
الاحادیث التی وضعہا قتلۃ الحسین رضی اللہ عنہ
وہو حدیث باطل ورواتہ مجہولون انتہی واشتہر
بین العلماء ان زمان الرؤیا فی ایام الوحی کان ستۃ
اشہر فقد صرح التوربشتی بانہ لیس لہ اصل ووافقہ
النووی فی شرح مسلم واما ما اخرجہ الدولابی
عن الحسین بن علی قال کان راس رسول اللہ علیہ
السلام فی حجر علی وہو یوحی الیہ فلما سری عنہ قال یا
علی صلیت العصر قال لا قال اللہم انک تعلم انہ
کان فی حاجتک وحاجۃ رسولک فرد علیہ الشمس
فردہا علیہ فصلی وغابت الشمس فقد قال العلماء انہ
حدیث موضوع ولم ترد الشمس لاحد وانما حبست لیوشع
بن نون کذا فی ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ الا
انہ ذکرہ فی الشفاء من روایۃ الطحاوی وبین وجہہ
فی شرحہ وکذا فی السیر علی وجہ الاستیفاء وقال
الشیخ الجوزی فی شرح المصابیح واما ما یزاد بعد
قولہ اللہم انت السلام ومنک السلام من نحو
الیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا
دارک دار السلام فلا اصل لہ بل ہو مختلق بعض
القصاص وحکی الشیخ العلامۃ الزین العراقی اشتہر
بین العوام ان من قطع صلوۃ الضحی یترکہا احیانا
یعمی فصار کثیر منہم یترکہا اصلا لذلک ولیس

عبد الباقی بن قانع مین ابی غلیظ امیہ بن خلف جمحی سے ہی کہا
اوس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا اور میرے ہاتھہ پر چڑیا
تھی فرمایا یہ پہلا جانور ہی جس نی عاشورا کی دن روزہ رکھا تھا یہ روایت
نام کیطرح غلط ہی۔ کہا حاکم نے یہ ان حدیثوں سے ہی جو امام حسین کے قاتلون
نے بنائی ہین یہ حدیث باطل ہے اور راوی اسکے مجہول ہین اور عالمون
مین مشہور ہی کہ زمانہ خواب کا وحی کے وقت مین چہہ مہینہ تک تہا تو
پشتی نی تصریح کی ہے کہ اسکا کچہہ اصل نہین ہے اور نووی
شرح مسلم مین اسی کا تابع ہوا ہے لیکن جو دولابی نے حسین بن
علی سے روایت کی ہے کہ سر مبارک آنحضرت کا علی کی گود مین تہا اوس
آنحضرت کی طرف اوسوقت وحی ہو رہا تہا جب آنحضرت سے وحی کہل
گیا فرمایا ای علی تو نی نماز عصر کی پڑہی ہے کہا نہین اوسوقت آن
حضرت نی دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ یہ شخص تیری حاجت اور تیرے
رسول کے حاجت مین تہا اللہ تعالی نے سورج لوٹا یا پہر نماز پڑہی اور
سورج غروب ہوا کہا عالمون نے یہ حدیث موضوع ہے اور سورج
کسیلئے نہین لوٹایا گیا مگر یوشع بن نون کے لئے بند رکہا گیا تہا ایسا ہی
الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ مین ہے مگر شفا مین روایت طحاوی سے
مذکور ہی اور وجہ اسکے بیچ شرح مین بیان کی ہی۔ اور پوری حدیث کتب
سیر مین ہے اور کہا شیخ جوزی نے شرح مصابیح مین لیکن وہ زیادتی
کہ بعد اس قول کی ہے (یا اللہ تو سلام ہے اور تیری طرف سی سلامتی ہے)
اس طرح سی اور تیری طرف سلامتی رجوع کرتی ہے پس تحفہ دے
ہمکو اے ہمارے رب ساتھہ سلام کے اور ہمکو دار السلام مین
داخل کر اس کا کچہ اصل نہین ہے بلکہ یہ بعض قصہ خوانون
کے بناوٹ ہے۔ اور شیخ علامہ زین عراقی نے حکایت
کی ہے کہ عوام الناس مین مشہور ہے کہ جو شخص نماز چاشت
کو جان بوجہکر توڑی تو اندہا ہوگا اسلیے بہت لوگ اسکو ہرگز نہین پڑہتے

لما قالوه اصل بل الظاهر انه مما القاه الشيطان على
السنتهم ليحرمهم الخير الكثير قلت ومن هنا ترك
النساء صلوة الضحى ونحوها بحدوث الحيض فيهن
وقد تقدم بطلان حديث تارك الورد ملعون و
قال ابن امير الحاج وفي ذي الحليفة آبار يسميها
العوام آبار علي وانه قاتل الجن في بعض تلك الآبار
وهو كذب من قائله **فصل** وقد سئل ابن قيم
الجوزية هل يمكن معرفة الحديث الموضوع بضابط
من غير ان ينظر في سنده فقال هذا سؤال عظيم
القدر وانما يعرف ذلك من تطلع في معرفة سنن
الصحيحة وخلطت بلحمه ودمه وصار له فيها
ملكة واختصاص شديد بمعرفة السنن والآثار
ومعرفة سيرة رسول الله عليه السلام وهديه فيما يأمر
به وينهى عنه ويخبر عنه ويدعو اليه ويحبه ويكرهه و
يشرعه للامة بحيث كانه مخالط له عليه السلام
بين اصحابه الكرام فمثل هذا يعرف من احواله وهديه
وكلامه واقواله وافعاله وما يجوز ان يخبر به وما
لا يجوز ما لا يعرفه غيره وهذا شان كل متبوع مع
تابعه فان للاخص به الحريص على تتبع اقواله وافعاله
من العلم بها والتمييز بين ما يصح ان ينسب اليه وما لا
يصح ليس كمن لا يكون كذلك وهذا شان المقلدين
مع ائمتهم يعرفون من اقوالهم ونصوصهم و
مذاهبهم واساليبهم ومشاربهم ما لا يعرفه غيرهم
فمن ذلك ما روى جعفر بن حسن عن ابيه عن ثابت
عن انس يرفعه من قال سبحان الله وبحمده غرس الله

اسکا کچھ اصل نہیں بلکہ ظاہر یہی ہے کہ یہ بات شیطان نے انکی زبانوں پر ڈالدی
تھی تاکہ خیر کثیر سے محروم رہیں میں کہتا ہوں اسی لئے عورتوں نے
نماز چاشت وغیرہ کی بسبب حیض کے چھوڑ دی ہے اور حدیث
تارک ورد کا ملعون ہے کا بطلان گذر چکا ہے اور کہا امیر ابن الحاج
نے ذی الحلیفہ میں کوئیں ہیں جنہیں عوام الناس علی رض کی کوئیں
مشہور کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اونہے جنوں سے ان کنوؤں پر مقابلہ
کیا ہے یہ کذب ہے اسکے قائل کا **فصل** ابن قیم جوزی سے سوال ہوا
کہ معرفت حدیث موضوع کی کسی ایسی قاعدہ سے معلوم ہو سکتی ہے جسمیں
اسکے سند دیکھنے نہ پڑے جواب دیا کہ یہ بڑا عظیم القدر سوال ہے اسے
وہ شخص اطلاع پا سکتا ہے جو معرفت سنن صحیحہ میں مہارت کامل
رکھے اور وہ سنن صحیحہ اوسکے گوشت اور اسکو انہیں ملکہ اور خصوصیت
معرفت سنن اور آثار اور معرفت آن حضرت کی سیر اور امر اور نہی کا
اور دعوت اور محبت اور کراہت آنحضرت کا اور مشروعیت آنحضرت کے
امت کی لئے وغیرہ چیزوں کا کامل طور سے ہو جائے اسطرح سے گویا
آن حضرت کی اصحابوں میں ملجائے ایسا شخص آنحضرت کی احوال اور
ہدایت اور کلام اور اقوال اور افعال اور وہ امر جنکی خبر دینی جائز ہے
اور جنکی نہیں معلوم کر سکتا ہے اسکا غیر نہیں کر سکتا ایسا ہی حال ہے
ہر متبوع کا اپنے تابع سے اسلئے کہ اسکو اپنے پیشوا کی اقوال
اور افعال کے تتبع کی حرص ہے اور اسکو پیشوا کی اقوال صحیحہ میں
ایسے تمیز ہوتی ہے جو غیر کو نہیں ہوتی یہی حال مقلدین کا اپنے
اماموں سے ہے انکے اقوال اور نصوص اور مذہب اور مشارب اور
اسالیب اور مشارب ایسا پہچانتے ہیں جو غیر نہیں پہچان سکتے پس
بعض اس طریقہ سے یہ ہے جو جعفر بن حسن نے اپنے
باپ سے اونسے ثابت سے اوس نے انس سے مرفوعاً روایت
کے ساتھ بیان کیا ہے جسنے کہا سبحان اللہ تعالی کی پاکی اور حمد کرتا ہوں اللہ تعالی اوسکے لئے

الف الف نخلة فی الجنة اصلها ذهب فجعفر هذا هو جعفر بن حسن بن فرقد ابو سليمان القصاب البصری قال ابن عدی احادیثه منكر وقال الازدی يتكلمون فيه واما ابوه فقال يحيى بن معين لا شئ ولا يكتب حديثه قال النسائی والدارقطنی ضعيف وقال ابن حبان خرج من حد العدالة وقال ابن عدی عامة احاديثه غير محفوظة ومن ذلك ما رواه ابن منده وغيره من حديث احمد بن عبد الله الجويباری الكذاب عن شقيق عن ابراهيم بن ادهم عن زيد عن اويس القرنی عن عمر وعلی عن النبی عليه السلام من دعا بهذه الاسماء اللهم انت حی لا تموت وغالب لا تغلب وبصير لا ترتاب وسميع لا تشك وصادق لا تكذب وصمد لا تطعم وعالم لا تعلم الى ان قال فوالذی بعثنی بالحق لو دعی بهذه الدعوات على صفائح الحديد لذابت وعلی ماء جار لسكن ومن دعا عند منامه بها بعث بكل حرف منها سبعمائة الف ملك يسبحون له ويستغفرون له وتابعه كذاب آخر سليمان بن عيسى عن الثوری عن ابراهيم بن ادهم وهذا وامثاله مما لا يرتاب من له ادنى معرفة بالنبی عليه السلام وكلامه انه موضوع مختلف وافك مفتری عليه ومن ذلك ما رواه عباس بن الضحاك البلخی كذاب بشر عن عمر بن الضحاك مجهول لا يعرف عن ابن معاوية عن ابی صالح عن ابی هريرة عن النبی عليه السلام من كتب بسم الله الرحمن الرحيم لم يقم الهاء التی فی الله

دس لاکھ کھجور جنکا اصل جنت مین ہو بیجا ہے یہی شخص جعفر بن حسن بن فرقد ابو سلیمان القصاب البصری ہے کہا ابن عدی نے اسکی حدیثین منکر ہین کہا ازدی نے لوگ اسمین کلام کرتے ہین لیکن باپ اسکا کہا یحیی بن معین نے کچھ شے نہین اور اسکی حدیث نہ لکھی جاوے۔ کہا نسائی اور دارقطنی نے یہ ضعیف ہے اور کہا ابن حبان نے یہ حد عدالت سے نکل گیا ہے اور کہا ابن عدی نے حدیثین اسکی محفوظ نہین ہین اور اسے قسم سے ہے جو ابن منده وغیرہ نے احمد بن عبد اللہ الجویباری کذاب سے اوسنے شقیق سے اوسنے ابراہیم بن ادہم سے اوسنے زید سے اوسنے اویس قرنی سے اوسنے عمر اور علی سے اونہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جو شخص ان اسمون سے دعا کریگا الٰہی اللہ تو زندہ ہے نہین مرتا اور غالب ہے مغلوب نہین ہوتا اور بصیر اور سمیع تو شک نہین کرتا اور صادق ہے کذب نہین بولتا اور بے نیاز تو کھاتا نہین اور عالم وغیرہ وغیرہ یہانتک کہی قسم ہے مجھے اوس ذات کی جسنے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر کوئی ان کلمون سے لوہے کی تختون پر دعا کرے تو پگھل جاوینگے اور اگر پانی جاری پر کرے تو ٹھہر جاوے اور ہر ایک حرف کے ساتھ سات لاکھ فرشتے اوٹھایا جاویگا جو اسکے لئے تسبیح کرینگے اور بخشش مانگینگے۔ اسے کا ایک اور کذاب یعنی سلیمان بن عیسے ثوری سے وہ ابراہیم ادہم سے تابع ہوا ہے یہ حدیث اور جو اوسکے مثل ہو جسکو آنحضرت سے ادنی مناسبت ہو معلوم کریگا کہ یہ موضوع ہے اور آنحضرت پر افترا ہے اور اسے قسم سے ہے جو عباس بن ضحاک بلخی کذاب شریر نے عمر بن ضحاک مجہول سے اوسنے ابن معاویہ سے اوس نے اعمش سے اوس نے ابی صالح سے اوس نے ابی ہریرہ سے اوس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھے اللہ اوس کی لئے ہاء کے لکھنے سے پہلے

الا كتب الله له الف الف حسنة ومحا عنه الف
الف سيئة ورفع له الف الف درجة ومن ذلك
ما رواه ابو العلاء عن نافع عن ابن عمر يرفعه من
كفن ميتا فان له بكل شعرة يصيب كفنه عشر
حسنات وابو العلاء هذا يروي عن نافع ما ليس في
حديثه ولا يجوز الاحتجاج به وهذا الحديث
قد رواه الحسن بن سفيان حدثنا ابو الربيع الزهراني
حدثنا الصلت بن الحجاج حدثنا ابو العلاء
قال الدارقطني يقال ان ابا العلاء هو الخفاف
الكوفي واسمه خالد بن طهمان انتهى وقال يحيى بن
معين هو ضعيف خلط قبل موته بعشر سنين و
كان قبل ذلك ثقة وكان في تخليطه كلما جاء
به يقرؤه ومن ذلك حديث يرويه محمد بن عبد الرحمن
بن البيلماني عن ابن عمر عن النبي عليه السلام
من صام يوم صبيحة يوم الفطر فكانما صام الدهر
وهذا حديث باطل موضوع على رسول الله عليه السلام
وابن البيلماني يروي المناكير قال البخاري وابو حاتم
الرازي والنسائي هو منكر الحديث وقال يحيى بن
معين ليس بشيء وقال الدارقطني والحميدي ضعيف
قال ابن حبان حدث عن ابيه بنسخة سرد فيها مائتا
حديثا كلها موضوعة لا يجوز الاحتجاج به ولا
ذكره الا على وجه التعجب ومن ذلك حديث من صام
يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة هذا
باطل يرويه حبيب بن ابي حبيب عن ابراهيم الصائغ
عن ميمون بن مهران عن ابن عباس وحبيب هذا اغل

ہزار نیکی لکھتا ہے اور لاکھ برائی اوس سے دور کرتا ہے اور لاکھ درجہ
اوسکے لئے بلند کرتا ہے اور اسی قسم سے ہے جو ابو العلا نے نافع سے اونے
ابن عمر سے مرفوعًا روایت کی ہے جو شخص میت کو کفن دے تو جو بال
اوس شخص کا میت کی کفن سے لگے اوسکے بدلی اسکو دس نیکیاں
ملینگی یہ ابو العلا نافع سے ایسی روایتین ذکر کرتا ہے جو اوس سے مروی نہیں
ہین اور اوس سے حجت پکڑنی جائز نہیں ہے اور یہ حدیث حسن بن سفیان نے
روایت کی ہے کہا اونے حدیث کی ہم سے ابو الربیع زہرانی نے کہا حدیث
کی ہمسے صلت بن حجاج نی کہا اوسنے حدیث کی ہمسے ابو العلا نے کہا
دارقطنی نے یہ ابو العلا خفاف کوفی ہے اور نام اسکا خالد بن طہمان ہے
انتہی اور کہا یحیی بن معین نے یہ ضعیف ہے دس برس موت سے پہلے
اسکو غلط کیا گیا تھا اور پہلے اس سے ثقہ تھا اور غلط کی وقت جو چیز
اوسکی پاس آتی پڑھ لیتا اس قسم کی یہ حدیث ہے جو محمد بن عبد الرحمن بن
بیلمانی نی ابن عمر سے اونہوں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
جس نے عید فطر کی صبح کو روزہ رکھا گویا وہ صائم الدہر ہوا یہ
حدیث باطل موضوع ہے اور ابن البیلمانی حدیثین منکرہ روایت
کرتا ہے کہا بخاری اور ابو حاتم رازی اور نسائی نے یہ منکر ہے اور
کہا یحیی بن معین نے یہ کچھ شے نہیں ہے اور کہا دارقطنی اور حمیدی
نے ضعیف ہے اور کہا ابن حبان نے اوس نے اپنے باپ سے ایک نسخہ
ظاہر کیا ہے جس میں اسی حدیثیں ہیں سب کے سب موضوع
ہین ان سے حجت پکڑنی اور انکا ذکر کرنا جائز نہیں مگر وجہ تعجب سے
اور اوسی نسخہ سے یہ حدیث ہے جو شخص عاشورہ کی دن روزہ رکھے
اللہ اوسکے لئے ساٹھ برس کی عبادت لکھتا ہے یہ
باطل ہے اسکو حبیب بن ابی حبیب نے ابراہیم سے اونے
میمون بن مہران سے اوس نے ابن عباس سے
روایت کی ہے یہ حبیب وہ + + + + + - +

حبيب كان يضع الاحاديث ومن ذلك حديث
يرويه ذكريا بن دويل الكندي الكذاب الاشعر عن
حميد الطويل عن انس عن النبي عليه السلام من
داوم على صلوة الضحى ولم يقطعها الا من علة
كنت انا وهو في الجنة في زورق من نور في بحر
من نور حتى نزور رب العالمين ومن ذلك حديث
يرويه عمر بن راشد عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة
عن ابي هريرة قال قال رسول الله عليه السلام من
صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم بينهن بشيء
عدلن له عبادة اثنتي عشرة سنة وعمر هذا قال فيه الامام
احمد ويحيى بن معين والدارقطني ضعيف وقال احمد
ايضا لا يساوي حديثه شيئا وقال البخاري هذا
الحديث منكر وضعفه جدا وقال ابن حبان لا يحل ذكره
الا على سبيل القدح فانه يضع الحديث على مالك و
ابن ابي ذيب وغيرهما من الثقات ومن ذلك حديث
من صلى يوم الاحد اربع ركعات بتسليمة واحدة
يقرء في كل ركعة الحمد و آمن الرسول الى آخرها كتب
له الف حجة والف عمرة والف غزوة وبكل ركعة الف
الف صلوة وجعل بينه وبين النار الف خندق
فبقح الله واضعه ما اجرأه على الله ورسوله ومن ذلك
حديث من صلى ليلة الاحد اربع ركعات يقرا في
كل ركعة فاتحة الكتاب مرة وقل هو الله احد خمس
عشرة مرة اعطاه الله يوم القيمة ثواب من قرأ القرآن
عشر مرات وعمل بما في القرآن ويخرج يوم القيمة من قبره
ووجهه مثل القمر ليلة البدر ويعطيه الله بكل ركعة

حبیب نہین جو حدیثین بنایا کرتا تھا یہ حدیث بھی اوس سے ذکریا بن دویل
کندی کذاب شعری نے حمید طویل سے اوس نے انس سے اوس نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی جو شخص نماز ضحے پر ہمیشگی کرے اور
اوسکو سوا کسی علت کی قطع نہ کرے تو مین اور وہ دونو کسی کشتی مین بیٹھکر
نور کے دریا مین اللہ تعالے کی زیارت کرینگے اور یہی سے یہ حدیث عمر
بن رشد نے یحیی بن ابی کثیر سے اوس نے ابی سلمہ سے اوس نے ابی
ہریرہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
بعد مغرب کے چہ رکعات پڑہے اور انمین کلام نہ کرے تو دہبارہ سال
کی عبادت کی برابر ہونگے۔ اس عمر کے حقمین امام احمد اور یحیے بن
معین اور دارقطنی نے کہا ہے کہ ضعیف ہی اور یہی کہا امام احمد نے
اسکی حدیث کسی شے کی برابر نہین ہے اور کہا بخاری نے یہ حدیث
منکر ہے اور وہ بہت ضعیف ہی اور کہا ابن حبان نے اسکا ذکر کسی
وجہ سے جائز نہین مگر بطور قدح کے اسلئے کہ یہ شخص مالک وغیرہ
ابن ابی ذیب وغیرہ اماموں کے ذمہ حدیثین بنا کر لگاتا تھا اور
اسی سے یہ حدیث جو شخص یکشنبہ کے دن چار رکعات
پڑہے اور ایک رکعت مین الحمد اور آمن الرسول آخر تک پڑہے
اوسکے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار لڑائی کا ثواب لکھا
جاتا ہے اور ہر رکعت کی بدلے لاکھہ نماز اور اوسکے اور آگ کی
درمیان ہزار خندق کی جاتی ہے اللہ تعالی اوس واضع کو خوار
کرے اوس نے اللہ تعالی اور اوسکے رسول پر کیسی دلیری کی ہے اور
اسی سے ہے یہ حدیث جو شخص یکشنبہ کے دن چار رکعات
پڑہے ہر رکعت مین ایک مرتبہ الحمد اور پندرہ مرتبہ قل ہو اللہ احد
پڑہے اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن اوس شخص کے برابر ثواب دیگا جسنے
دس مرتبہ قرآن ختم کیا ہوا اور اوسپر عمل کیا ہوا اور قیامت کی دن اوسکی قبر
اور منہ چاند کی شکل درخشندہ نکلیگی اور اللہ تعالی اوسکو ہر رکعت کے بدلہ

الف مدينة من لؤلؤ في كل مدينة الف قصر من
زبرجد في كل قصر الف دار من الياقوت في كل دار الف بيت
من المسك في كل بيت الف سرير واستمر هذا الكذاب
الاثيم على الالف ومن ذلك + حديث من صلى ليلة
الاثنين ست ركعات يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب
مرة وعشرين مرة قل هو الله احد ويستغفر الله بعد ذلك
عشر مرات اعطاه الله يوم القيمة ثواب الف صديق
والف عابد والف زاهد قبحه الله واضعه ومختلقه
على رسول الله عليه السلام وهو من عمل الجويباري
الخبيث ومن ذلك :: حديث من صلى ليلة الاثنين
اربع ركعات يقرء في كل ركعة فاتحة الكتاب مرة
وآية الكرسي مرة وقل هو الله احد مرة وقل اعوذ
برب الفلق مرة وقل اعوذ برب الناس مرة كفرت
ذنوبه كلها واعطاه الله قصرا في الجنة من درة بيضاء
في جوف القصر سبعة ابيات طول كل بيت ثلاثة
الاف ذراع وعرضه مثل ذلك واستمر هذا الكذاب
الخبيث على غثه طويلا فيمن هذه المجازفات و
هو من عمل الحسين بن ابراهيم كذاب دجال
يروي عن محمد بن طاهر ووضع من هذا الضرب
احاديث صلوة يوم الاحد وليلة الاحد ويوم الاثنين
وليلة الاثنين ويوم الثلاثا وليلة الثلاثا و
هكذا في سائر ايام الاسبوع ولياليه وهذا باب
واسع جدا وانما ذكرنا منه جزء يسيرا للتعريف بان
هذه الاحاديث وامثالها مما فيه هذه المجازفات
القبيحة الباردة كلها كذب على رسول الله

ہزار شہر موتیون سے دیگا ہر شہر مین ہزار محل زبرجد سے ہر محل مین
ہزار گھر یاقوت سے ہر گھر مین ہزار کوٹھری کستوری سے ہر کوٹھری
مین ہزار تخت ہوگا اس کذاب نے اسکے آگی بھی کچھ بڑھکر لکھا ہے
اور اسی سے ہے یہ حدیث جو شخص دوشنبہ کی دن چھ رکعت
پڑھے ہر رکعت مین ایک مرتبہ الحمد اور بیس مرتبہ قل ہو اللہ احد اور
بعد اوسکے دس مرتبہ اللہ تعالی سے بخشش مانگے تو اللہ تعالی
قیامت کی دن ہزار صدیق اور ہزار عابد اور ہزار زاہد کا ثواب
اوسکو دیگا اللہ تعالی اوسکے واضع کو خوار کرے یہ کام جویباری
خبیث کا ہے اور اسی سے ہے یہ حدیث جو شخص دوشنبہ کے
رات مین چار رکعات پڑھے ہر رکعت مین ایک مرتبہ الحمد اور
ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ قل ہو اللہ احد اور ایک مرتبہ
قل اعوذ برب الفلق اور ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس اسکے سب
گناہ بخشے جاتی ہین اور اللہ تعالی اوسکو ایک محل جنت مین سفید
موتی سے دیتا ہے اور ہر محل مین سات گھر ہین طول و عرض ہر
گھر کا تین ہزار گز ہے اس کذاب نے بہت لمبی حدیث بیان کی ہے
اور اسمین اسی طرح کے واہیات باتین بیان کی ہین یہ کام حسین
بن ابراہیم کذاب دجال کا ہے محمد بن طاہر سے روایت کرتا ہے
اس قسم کی اوسنے بہت حدیثین بنائی ہین یکشنبہ کے دن اور
رات مین اور دوشنبہ کے دن اور رات مین اسی طرح
اس نے ساتون دنون اور ساتون راتون مین نمازین
بنائی ہین یہ باب بہت فراخ ہے ہمنے تھوڑی
سے بیان کردین تاکہ ایسے حدیثون کا حال جنمین یہ
واہیات قبیح باتین ہین معلوم ہو جائے یہ سب
آن حضرت پر کذب ہے

صلے اللہ علیہ وسلم فقد اعتنی بہا کثیر من الجہال
بالحدیث من المنتسبین الی الزہد والفقر وکثیر من
المنتسبین الی الفقہ والاحادیث الموضوعۃ علیہا
ظلمۃ ورکاکۃ ومجازفات باردۃ تنادی علی وضعہا
واختلاقہا مثل حدیث من صلے الضحی کذا وکذا
رکعۃ اعطے ثواب سبعین نبیا وکان ہذا
الکذاب الخبیث لم یعلم ان غیر النبی لو صلی عمر
نوح لم یعط ثواب نبی واحد وکقولہ من اغتسل
یوم الجمعۃ بنیۃ وخشیۃ کتب اللہ بکل شعرۃ نورا
یوم القیمۃ ورفع اللہ لہ بکل قطرۃ درجۃ فی الجنۃ
من الدر والیاقوت والزبرجد بین کل درجتین مسیرۃ
مائۃ عام وہو فی حدیث طویل قبح اللہ واضعہ و
ہو من عمل عمر بن صبیح الکذاب الخبیث واللہ اعلم

فصل ونحن ننبہ علی امور کلیۃ یعرف بہا من
کون الحدیث موضوعا فمنہا اشتمالہ علی امثال ہذہ
المجازفات التی لا یقول مثلہا رسول اللہ علیہ الصلوۃ
والسلام وہی کثیرۃ کقولہ فی الحدیث المکذوب
من قال لا الہ الا اللہ خلق اللہ من تلک الکلمۃ
طائرا لہ سبعون الف لسان لکل لسان سبعون الف
لغۃ یستغفرون اللہ لہ ومن فعل کذا وکذا اعطے
فی الجنۃ سبعین الف مدینۃ فی کل مدینۃ سبعین الف
قصر فی کل قصر سبعین الف حوراء وامثال ہذہ
التی لا یخلو حال واضعہا من احد امرین اما ان
یکون فی غایۃ من الجہل والحمق واما ان یکون
زندیقا قصد التنقیص برسول اللہ علیہ السلام

بہت لوگون نے جو حدیث سے جاہل ہین اور زہد اور فقر اور
فقہ کیطرف منسوب ہین ایسے حدیثون سے تمسک کیا ہے۔ اور
حدیثین موضوعہ پہ اندہیر اور رکاکت باردہ چہائی ہوئی ہے
جو اونکے اختلاف اور موضوع ہونی پہ آوازہ کرتی ہے مثل اسکے
حدیث جو شخص ضحی کی آٹھہ رکعتین پڑہے ستر نبیون کے
برابر ثواب دیا جاتا ہے اس کذاب نی یہ معلوم نہین کیا کہ اگر غیر
نبی کا حضرت **نوح** علیہ السلام کی عمر تک نماز پڑہتا رہے تو بھی
اوسکو ایک نبی کی برابر ثواب نہ ہوگا۔ اور مثل اس قول کی جو
شخص جمعہ کی دن اللہ کی خوف اور نیت سے غسل کرے اللہ تعالے
اوسکے لئے قیامت کی دن ہر بال کی بدلے نور لکھتا ہے اور قطرہ کی بدلے
جنت مین ایک درجہ موتیون اور یاقوت اور زبرجد سے بلند کرتا ہے ہر
درجہ مین سو برس کا راستہ ہے بہت لمبی حدیث بیان کی ہے
اللہ تعالی اوسکے بنانے والے کو خوار کرے۔ یہ کام عمر بن صبیح کذاب خبیث
کا ہے واللہ اعلم **فصل** ہم ایسے امور کلیہ پہ تنبیہ کرتے ہین جنسے حدیث
کا موضوع ہونا معلوم ہو جائے ایک امر یہ ہے کہ حدیث ایسی اٹکلی باتون پر
شامل ہو جنکی مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بولنا محال معلوم ہوا اور یہ بہت
ہین جیسا کہ یہ قول ہے جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اللہ تعالے اس کلمہ
سے ایک ایسا جانور پیدا کرتا ہے جسکے ستر ہزار زبان ہو ہر زبان سے
ستر ہزار کلام کرے یعنے اوسکے لئے اللہ تعالے سے بخشش مانگے اور
جس نے یہ کیا جنت مین ستر ہزار شہر دیا جائیگا ہر شہر مین ستر ہزار
محل ہر محل مین ستر ہزار حورین ہونگی جو شخص ایسے خبر
بناتا ہے اوس کا حال دو امرون سے خالی نہین
یا تو پہلی درجے کا بے وقوف ہوگا یا زندیق ہوگا
ایسے باتین بنا کر آن حضرت کے +
+ + + + + + + + + + + + + + +

باصنا فمثل هذه الكلمات اليه ومنها تكذيب
الحس له كحديث الباذنجان لما اكل له وحديث
الباذنجان شفاء من كل داء قبح الله واضعهما فانه
لو قاله بعض جهلة الاطباء ليسخر الناس منه ولو اكل
الباذنجان للحمى والسوداء الغالبة وكثير من الامراض
لم يزدها الا شدة ولو اكله فقير ليستغني لم يفد
الغنى او جاهل ليتعلم لم يفده العلم وكذلك
حديث اذا عطس الرجل عند الحديث فهو صدق و
هذا وان صحح بعض الناس سنده فالحس يشهد بوضعه
لانا نشاهد العطاس والكذب يعمل عمله ولو عطس
مائة الف رجل عند حديث يروى عن النبي عليه السلام
لم يحكم بصحته بالعطاس ولو عطسوا عند شهادة
رجل لم يحكم بصدقه قلت وقد روى ابو نعيم عن
ابي هريرة رضي الله عنه بلفظ العطاس عند الدعاء شاهد
صدق كذا في الجامع الصغير ولا يخفى انه اذا ثبت
شئ في العقل فلا عبرة بمخالفة الحس من العقل
وكذلك حديث عليكم بالعدس فانه مبارك يرق
القلب ويكثر الدمعة قدس فيه سبعون نبيا و
سئل عبد الله بن مبارك عن هذا الحديث وقيل له
انه يروى عنك فقال دعني ما ارفع شيئا في
العدس انه شهوة اليهود ولو قدس فيه نبي
واحد لكان شفاء من الادواء فكيف بسبعين نبيا
وقد سماه الله تعالى ادنى ونعى على من اختاره من
المن والسلوى وجعله قرين الثوم والبصل افترى
انبياء بني اسرائيل قدسوا فيه لهذه العلة والمضار

شان میں نقصان کرنا چاہتا ہے۔ دوسرا یہ ہی کہ حس اوسکی
تکذیب کرتی ہے مثل اس حدیث کی بینگن جس چیز کے لئے
کہایا جائے اوسکے لئے کافی ہے اور یہ حدیث بینگن میں ہر
درد سے شفا ہے اللہ تعالیٰ انکے واضع کو خوار کرے اسلئے کہ اگر بعض
جاہل طبیب بھی ایسا کہیں تو بھی آدمی اونکو استہزا کرتے ہیں کیونکہ
بینگن اگر تپ اور سودا اور باقی مرضوں کیلئے کہایا جائے تو اذیت
زیادہ کرتا ہے اگر فقیر غنا کی لئے کہائے تو اوسکو غنا حاصل نہیں ہوتا
اگر جاہل علم پڑھنے کیلئے کہائے تو اوسکو علم فائدہ نہیں دیتا اور
ایسے ہی ہے یہ حدیث اگر کوئی حدیث پر چہینک مارے تو وہ حدیث صادق
ہے اگرچہ اس حدیث کی سند کو بعض لوگوں نے صحیح کہا ہے لیکن
حس اسکے وضع پر شہادت دیتی ہے اسلئے کہ ہم چہینک مارنے والے
اور کاذب کو ایسا عمل کرتے دیکھتے ہیں اگر لاکہہ آدمی حدیث کی وقت
جو آنحضرت سے بیان کیجاتی ہے چہینک مارے تو اوسپر حکم صحت کا
نہیں ہوسکتا اگر اتنے آدمی کسی آدمی کی شہادت پر چہینک ماریں
تو اوسپر حکم صدق کا بھی نہیں ہوسکتا۔ اور ابو نعیم نے ابی ہریرہ
سے اسطرح روایت کی ہے دعا کی وقت چہینک گواہ صادق ہے ایسا ہی
جامع صغیر میں ہے پوشیدہ نہیں کہ جب کوئی شی عقل میں ثابت ہوجائے پھر
اگر حس عقل کے مخالف ہو تو اسکا کچھہ اعتبار نہیں ایسے ہی یہ حدیث
لازم پکڑو مسور کو اسلئے کہ یہ دلکو نرم کرتے ہیں اور آنسوں بہت بہاتی ہیں ستر
نبیوں نے انکو پاک کیا ہے کسی نے یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک سے پوچھی اور کہا
کہ یہ آپ سے مروی ہے فرمایا مجھے چھوڑ دے کہ میں مسور کے باب میں کوئی حدیث مرفوع
یاد نہیں کہتا یہود کی شہوت ہے اگر ایک نبی بھی انکو پاک کی طرف منسوب کرتا
تو ہر درد سے شفا ہوجاتے پھر جائیکہ جب ستر نبی انکو پاک کہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انکا
نام ادنیٰ کہا ہے اور ان لوگوں کی مذمت کی ہے جنہوں نے من سلوی کو چھوڑ کر اونکی خواہش
کی اور انکو لہسن اور پیاز کا ہمنشین کیا ہے کیا تو دیکھتا ہے کہ بنی اسرائیل کے نبیوں نے اسی سبب

التی فیہ من تهییج السوداء والنفخ والریاح الغلیظۃ وضیق النفس والدم الفاسد وغیر ذلک من المضار المستو ویشبہ ان یکون ھذا الحدیث من وضع الذین اختاروا علی المن والسلوی واشباھہم قلت وقد تقدم ما یقویہ کلام وکذلک حدیث ان اللہ خلق السموات والارض یوم عاشوراء وکذلک حدیث اشربوا علی الطعام تشبعوا فان الشرب علی الطعام یفسدہ ویمنع من استقرارہ فی المعدۃ ومن کمال نضجہ وکذلک حدیث اکذب الناس الصباغون والصواغون فالحس یرد ھذا الحدیث فان الکذب فی غیرھم اضعاف فیہم کالرافضۃ فانہم اکذب خلق اللہ والکھان والطرقیۃ والمنجمون وقد تاولہ بعضہم علی ان المراد بالصباغ الذی یزید فی الحدیث الفاظا تزینہ والصواغ الذی یصوغ الحدیث لیس لہ اصل وھذا تکلف بارد الحدیث باطل قلت وھذا غریب منہ فان الحدیث بعینہ رواہ احمد وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ کما فی الجامع الصغیر

فصل ومنہا سماجۃ الحدیث وکونہ مما یسخر منہ کحدیث لو کان الارز رجلا لکان حلیما ما اکلہ جایع الا اشبعہ فھذا من السمج البارد الذی یصان عنہ الفضلاء فضلا عن سید الانبیاء وحدیث الجوز دواء والجبن داء فاذا دخل فی الجوف صار شفاء فلعن اللہ واضعہ علی رسول اللہ علیہ السلام وحدیث لو یعلم الناس ما فی الحلبۃ لاشتروھا بوزنہا ذھبا وحدیث اخضروا موائدکم البقل فانہ مطرد للشیاطین وحدیث ما من ورقۃ الھندباء الا علیہا قطرۃ من ماء الجنۃ وحدیث بکست البقلۃ الجرجیر من اکل منہا لیلا بات ونفسہ

سودا اور نفخ اور ریح غلیظ اور ضیق النفس اور خون فاسد وغیرہ ضرر پیدا کرتا ہے شاید یہ حدیث ان لوگون نے بنائی ہوگی جنہون نے انکو من سلوی پر اختیار کیا ہے یا انکے دوستون نے میں کہتا ہون جو چیز اس کلام کو تقویت دیتی ہے پیچھے گذر چکی ہی اور ایسے ہی یہ حدیث اللہ تعالی نے آسمان کو عاشورا کے دن پیدا کیا ہی اور ایسی ہی یہ حدیث طعام کہا کر پیٹ بہر پینے کیلئے پانی پیو اسلئے کہ پانی طعام کو خراب کرتا ہی اور معدہ مین ٹہرنے نہین دیتا اور کمال طرحسے نضج نہین ہونے دیتا اور ایسے ہی یہ حدیث سنیاری اور رنگریز سب سے جہوٹے ہین حس اس حدیث کو رد کرتی ہے اسلئے کہ کذب اور ونمین انسے دگنا ہی جیسے رافضی اور کاہن اور نجومی یہ سب خلق اللہ سے جہوٹے ہین اور بعضون نے اس حدیث کی اس طرح تاویل کی ہی کہ مراد صباغ سے وہ ہی جو حدیث مین ایسے الفاظ زیادہ کرے جن سے اسکی زینت ہو اور مراد صواغ سے یہ ہے کہ جو بے اصل حدیثین گھڑ کر اگرچہ یہ تکلف بیہودہ ہی باطل حدیث کیلئے اور اہی ہے مین کہتا ہون اس سے عجیب بات ہی اسلئے کہ یہ حدیث بعینہ احمد اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہی جیسا کہ جامع صغیر مین ہے

فصل بعض ان امرون سے یہ ہی کہ حدیث قبیح ہو اور لوگ دیکھکر اسکو استہزا کرین جیسے یہ حدیثین ہین حدیث اگر چاول مرد ہوتا تو نرم دل ہوتا جو بھوکا اسکو کہاتا ہی اسکا پیٹ بہر جاتا ہی یہ ایسی قبیح بات ہی جس سے فاضل لوگ پرہیز کرتی ہین چہ جائی کہ سید الانبیا حدیث اکہروٹ دوا ہی اور پنیر مرض ہے لیکن جب پیٹ مین داخل ہوجاتی تو شفا ہی۔ اللہ تعالی اسکے واضع پر لعنت کرے حدیث اگر جانتے آدمی جو حلبہ مین ہی تو خریدتے اسکو اسکو برابر سونا دیکر حدیث اپنے دسترخوان کو ساگ سے بہو اسلئے کہ یہ شیطانون کو ہانکتا ہی حدیث ایسا کوئی پتہ کاسنی کا نہین جس پر جنت کے پانی کا قطرہ نہو حدیث برا ساگ جرجیر کا ہی جو شخص رات کے وقت اسکو

تنازعه ويضرب عرق الجذام من انفه فكلوها
نهارا وكفوا عنها ليلا وحديث فضل دهن البنفسج على
الادهان كفضل اهل البيت على سائر الخلق وحديث
فضل الكراث على سائر البقول كفضل البر على الحبوب
وحديث الكمأة والكرفس طعام الياس و
اليسع حديث ما من رمان الا ويلقح بحبة من رمان
الجنة وحديث ربيع امتي العنب والبطيخ وحديث عليكم
بمداومة اكل العنب مع الخبز وحديث عليكم بالملح
فان فيه شفاء من سبعين داء وحديث من اكل فولة
بقشرها اخرج الله منه من الداء مثلها لعن الله
واضعها قلت ورده ابن حبان في الضعفاء من حديث
عائشة مرفوعا وحديث لا تسبوا الديك فانه صديقي
ولو يعلم بنو ادم ما في صوته لاشتروا ريشه ولحمه بالذهب
قلت لكن صدر الحديث ثابت فقد رواه ابو داود مرفوعا
بسند حسن عن زيد بن خالد بلفظ لا تسبوا الديك فانه
يوقظ للصلوة وروى ابن قانع عن ايوب بن عتبة
بسند ضعيف الديك الابيض صديقي زاد ابو بكر البرقي
عن ابي زيد الانصاري وصديق صديقي وعدو
عدو الله وفي رواية الحارث عن عائشة وانس
بلفظ وعدو عدوي وزاد الحارث عن ابي زيد
الانصاري يحرس دار صاحبه وتسع دور حولها
ورواه البغوي عن خالد بن معدان قال سبع ادور
جمع دار وفي رواية العقيلي وابي الشيخ في العظمة
عن انس ولفظه الديك الابيض الافرق حبيبي
وحبيب حبيبي جبريل يحرس بيته وستة عشر بيتا من جيرانه

اس سے منازعت کرتا رہتا ہے اور اگ جذام کی اسکی ناک
سے نکلتی ہے چاہیے کہ دن کو کھاؤ اور رات میں نہ کھاؤ حدیث
روغن بنفشہ کا تمام روغنوں پر فضیلت رکھتا ہے جیسے فضل اہل بیت کے
تمام خلقت پر ہے حدیث گندنہ کو تمام ساگوں پر ایسی فضیلت ہے
جیسے فضیلت گیہوں کے ہے تمام غلوں پر حدیث کھنبی اور کرفس الیاس
اور الیسع کا طعام ہے حدیث کوئی ایسا انار نہیں جسکا ایک دانہ جنت
کے انار سے جفتی نہ ہوا ہو حدیث میری امت کا ربیع انگور اور تربوز ہے
حدیث ہمیشہ لازم پکڑو کھانا انگور کا ساتھ روٹی کے حدیث لازم
پکڑو نمک کو اسلئے کہ اسمیں ستر دردوں سے شفا ہے حدیث جو
چنے معہ اونکی چھیلوں کے کھائے اللہ اوس سے بیماریاں اونکی برابر دفع
کرتا ہے۔ اللہ تعالی اسکے بنانے والی پر لعنت کرے میں کہتا ہوں ابن
حبان نے ضعفا میں عائشہ سے مرفوع روایت کی ہے حدیث مرغ
کو گالی نہ دو اسلئے کہ وہ میرا دوست ہے اگر بنی آدم جانتے جو اسکی آواز
میں ہے تو اسکے پر اور گوشت کو سونے سے خریدتے میں کہتا ہوں ابتدا
اس حدیث کا ثابت ہے ابوداؤد نے مرفوع سند زید بن خالد سے
اسطرح روایت کی ہے مرغ کو گالی نہ دو اسلئے کہ یہ نماز کیلئے اوٹھاتا
ہے اور ابن قانع نے ایوب بن عتبہ سے سند ضعیف سے روایت کی ہے
سفید مرغ میرا دوست ہے۔ ابو بکر برقی نے ابی زید انصاری سے زیادہ
کی ہے میرے دوست کا دوست اور اسکی دشمن کا دشمن ہے اور حارث نے
روایت عائشہ اور انس سے ان لفظوں سے ہے اور میرے دشمن کا دشمن ہے
حارث نے ابی زید انصاری سے یہ زیادتی روایت کی ہے کہ اپنے صاحب کا گھر
اور اوسکے گردے نو گھروں کی پاسبانی کرتا ہے اور بغوی نے خالد بن معدان سے
اسطرح روایت کی ہے کہ سات گھروں کی اور روایت عقیلی و ابی الشیخ کی عظمت
میں انس سے ان لفظوں سے ہے بہت سفید مرغ میرا دوست اور میرے دوست
کا دوست ہے یعنی جبرئیل علیہ السلام کا اپنے گھر کی اور اپنے ہمسایوں

اربعة عن اليمين واربعة عن الشمال واربعة
من قدام واربعة من خلف لكل في الجامع الصغير
ومع وجود هذه الروايات ولو كانت ضعيفة و
يتقوى بكثرة الطرق لم يحسن الحكم عليه بالوضع
الا باعتبار آخر ما ذكره في الحديث وحديث
من اتخذ ديكا ابيض لم يقربه الشيطان ولا
سحر قلت رواه البيهقي عن ابن عمر بلفظ الديك
يؤذن بالصلوة من اتخذ ديكا ابيض حفظ من
ثلثة من شر كل شيطان وساحر وكاهن وحديث ان الله
ديكا عنقه مطوية تحت العرش ورجلاه في
التخوم فبالجملة كل احاديث الديك كذب الا حديث
اذا استمعتم صياح الديكة فاسئلوا الله من فضله
فانها رأت ملكا **فصل** ومنها مناقضة الحديث
لما جاءت به السنة الصريحة مناقضة بينة فكل
حديث يشتمل على فساد او ظلم او عبث او مدح باطل
او ذم حق او نحو ذلك فرسول الله صلى الله عليه وسلم
منه بريء ومن هذا الباب احاديث من اسمه محمد
او احمد ان كل من يسمى بهذا الاسم لم يدخل النار
فهذا يناقض ما هو معلوم من دينه ان النار لا يجار منها
بالاسماء والالقاب انما النجاة منها بالايمان و
الاعمال الصالحة ومن هذا الباب احاديث كثيرة
علقت النجاة من النار بها وانها لا تمس من فعل
ذلك وغايتها ان يكون من صغار الحسنات والمعلوم من
دينه عليه السلام خلاف ذلك وانه انما ضمن ذلك لمن
حقق التوحيد **فصل** ومنها ما يدعى على النبي عليه

چار داہنے سے اور چار بائیں سے اور چار آگے سے اور چار پیچھے سے یہ
تمام روایت جامع صغیر میں ہے اور وقت ہونے ان روایتوں کے اگرچہ
ضعیف ہیں وایک دوسری سے متقوی ہیں اسپر حکم وضع کا کرنا بہتر نہیں
مگر دوسرے اعتبار سے جو حدیث میں ذکر کی **حدیث** جو شخص سفید
مرغ خریدے شیطان و سحر اوسکے نزدیک نہیں ہوتا۔ میں کہتا
ہوں بیہقی نے ابن عمر سے ان الفاظ سے روایت کی ہے مرغ نماز
کیلئے آواز کرتا ہے جو شخص سفید مرغ رکھے تین چیزوں سے بچ رہتا
ہے شر شیطان و سحر اور کاہن سے **حدیث** تحقیق اللہ تعالیٰ
کیلئے ایک مرغ ہے گردن اوسکی عرش کے نیچے لٹکی ہوئی ہے اور دونوں
پاؤں اوسکے زمین کے نیچے ہیں۔ الحاصل مرغ کی تمام حدیثیں
میں کذب ہے مگر یہ حدیث جب تم مرغ کا آوازہ سنو تو اللہ تعالیٰ کے
فضل سے سوال کرو اسلئے کہ اسنے فرشتہ دیکھا ہے **فصل**
بعض ان امروں سے یہ ہے کہ حدیث سنت صریحہ کے متناقض ہو جس
حدیث میں فساد اور ظلم اور عبث اور باطل کی مدح اور حق کی مذمت
اور ریا اوسکی مثل ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے
بری ہیں اور اسی باب سے یہ حدیثیں ہیں کہ جسکا نام محمد
اور احمد ہو اور جو شخص ان ناموں سے کوئی نام رکھے گا
آگ میں داخل نہ ہوگا یہ حدیث آنحضرت کے دین کے
متناقض ہے اسلئے کہ آگ سے فقط نام اللہ تعالیٰ کے
رکھنے سے کوئی نہیں بچ سکتا نجات کا باعث ایمان اور اعمال
صالحہ ہیں اور وہ آگ نہیں مس کرتی جو یہ کام کرے نہایت
یہ ہے کہ یہ کام چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہونگی اور آنحضرت کے
دین سے اس کا خلاف معلوم ہوتا ہے اور جو شخص توحید
کی تحقیق کرے اوسکے آگے یہ امر ظاہر ہے
فصل بعض ان امروں سے یہ ہے کہ آنحضرت نے

انه فعل امرا ظاهرا بمحضر من الصحابة كلهم وانهم
اتفقوا على كتمانه ولم ينقلوه كما يزعمه الكذب الطوائف
انه عليه السلام اخذ بيد علي بمحضر الصحابة كلهم و
هم راجعون من حجة الوداع فاقامه بينهم حتى عرفه
الجميع ثم قال هذا وصيي واخي والخليفة من بعدي
فاسمعوا له واطيعوا له ثم اتفق الكل على كتمان ذلك
وتغييره ومخالفته فلعنة الله على الكاذبين كذلك
روايتهم ان الشمس ردت له بعد العصر والناس
يشاهدونها ولا يشتهر هذا اعظم اشتهارا
ولا يعرفه الا ام سلمة **فصل** ومنها ان يكون
الحديث باطلا في نفسه فيدل بطلانه على انه
ليس من كلامه عليه السلام كحديث المجرة التي
في السماء من عرق الافعى التي تحت العرش
وحديث اذا غضب الرب نزل الوحي
بالفارسية واذا رضي انزله بالعربية **وحديث**
ست خصال تورث النسيان سؤر الفار والقاء
القمل في النار والبول في الماء الراكد ومضغ العلك
واكل التفاح الحامض وحديث الحجامة على القفا
تورث النسيان وحديث يا حميراء لا تغتسلي
بالماء المشمس فانه يورث البرص وكل حديث فيه يا حميراء
او ذكر الحميراء فهو كذب مختلق وكذا يا حميراء
لا تاكلي الطين فانه يورث كذا وكذا **وحديث**
خذوا شطر دينكم عن الحميراء قلت وقد تعقبه
الشيخ جلال الدين السيوطي بانه جاء في حديث صحيح يا
حميراء وهو ما رواه الحاكم ثنا عبد الجبار بن الورد

ایک کام سب صحابہ کی روبرو کیا اور انہوں نے اوس کام کو پوشیدہ
رکھنے پر اتفاق کیا جیسا کہ جھوٹہا گروہ یہ بات کہتا ہے کہ آنحضرت
سب صحابہ کی روبرو حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور سب کے درمیان
کھڑا کیا حتی کہ سب نے اونکو دیکھ لیا پھر فرمایا یہ میرا وصی اور بھائی ہے
اور میرے بعد خلیفہ ہے اسکی بات سنو اور اسکا حکم مانو
پھر سب نے اس بات کی چھپانے اور اوسکی مخالفت کرنے پر
اتفاق کیا لعنت ہو اسکی کاذبین پر۔ اور ایسے ہی ہے یہ روایت
انکی کہ سورج بعد عصر کے حضرت علی کے لئے رد کیا گیا حالانکہ لوگ
دیکھ رہے تھے اور یہ بڑا اشتہار ظاہر نہ ہوا مگر ام سلمہ سے **فصل**
بعض ان امور سے یہ ہے کہ حدیث فی نفسہ باطل ہو اسکا بطلان
ہی دلالت کیا کرے کہ یہ آنحضرت کی کلام نہیں ہے مثل ان
احادیث کی **حدیث** وہ دریا کہ آسمان مین ہے ان سانپون
کا پسینہ ہے جو عرش کے نیچے ہین - **حدیث** جب اللہ تعالی
غصے ہوتا ہے فارسی مین وحی کرتا ہے اور جب راضی ہوتا
ہے تو عربی مین نازل کرتا ہے - **حدیث** چھ خصلتین
ہین جو نسیان پیدا کرتی ہین - چوہے کا جوٹھا اور جوؤنکا
آگ مین ڈالنا اور کھڑے پانی مین پیشاب کرنا اور
گوندہ کا چبانا اور ترش سیب کا کھانا اور گردن پر پچھنے لگانا
نسیان پیدا کرتی ہے **حدیث** ای حمیرا جو دہوپ سے
پانی گرم ہو اوس سے نہ نہاؤ اسلئے کہ برص پیدا کرتا ہے - اور
جس حدیث مین یا حمیرا کا لفظ یا حمیرا کا ذکر ہو وہ کذب ہے
اور ایسے ہی ہے یہ حدیث ای حمیرا مٹی نہ کہا اسلئے کہ
یہ ایسی ایسی چیزین پیدا کرتی ہے **حدیث** نصف دین
حمیرا سے پکڑو مین کہتا ہون جلال الدین السیوطی نے اسکا اسطرح سے
پیچھا کیا ہے کہ صحیح حدیث مین حمیرا کا لفظ آیا ہے جو حاکم نے روایت کی ہے

عن عمار الذهبي عن سالم بن ابي الجعد عن ام سلمة
قالت ذكر النبي عليه السلام خروج بعض امهات
المؤمنين فضحكت عائشة رضي الله عنها فقال
انظري يا حميراء ان لا تكوني انت ثم التفت الى علي
فقال ان وليت من امرها شيئا فارفق بها قال في
المستدرك صحيح على شرط البخاري ومسلم قال الذهبي
عبد الجبار لم يخرج له وحديث من لم يكن له مال
يتصدق به فليلعن اليهود والنصارى فان اللعنة لا
تقوم مقام الصدقة حديث يمين آليت على
نفسي لا ادخل النار من كان اسمه احمد او محمد
حديث من ولد له مولود فسماه محمدا تبركا كان هو
والمولود في الجنة وحديث ما من مسلم دنا من زوجته وهو
ينوي ان حبلت منه يسميه محمدا الا رزقه الله ولدا
ذكرا وفي ذلك جزء كله كذب قلت في رواية الطبراني
وابن عدي عن ابن عباس رضي الله عنهما من ولد له
ثلاثة اولاد فلم يسم احدهم محمدا فقد جهل كذا
في الجامع الصغير **فصل** ومنها ان يكون الحديث
لا يشبه كلام الانبياء بل لا يشبه كلام الصحابة حديث
ثلاثة تزيد في البصر النظر الى الخضرة والماء الجاري
والوجه الحسن وهذا الكلام مما يجل عنه ابو هريرة وابن
عباس بل سعيد بن المسيب والحسن بل احمد ومالك
قلت وقد سبق انه ضعيف لا موضوع وحديث النظر
الى الوجه الحسن يجلي البصر وهذا ونحوه من وضع
الزنادقة قلت وفي الجامع الصغير النظرة الى المرأة
الحسناء والخضرة يزيدان في البصر رواه ابو نعيم

عمار ذہبی سے اوسنے سالم بن ابی الجعد سے اوسنے ام سلمہ سے
کہا اوسنے کہ آنحضرت نے بعض امہات المؤمنین کے نکلنے کا ذکر
کیا اور عائشہ ہنسیں پس فرمایا دیکھیو حمیرا شاید تو ہی ہو پہر آپ
حضرت علی کیطرف دیکھا اور کہا اگر تو اسکے کسی امر کا والی ہو
تو اوسپے نرمی کریو کہا مستدرک میں یہ بخاری مسلم کی شرط
پر ہے۔ کہا ذہبی نے عبد الجبار نے اس سے کوئی حدیث
نہیں لی **حدیث** جسکے پاس مال صدقے کو نہو تو وہ یہود اور
نصاری پر لعنت کرے۔ اسلئے کہ لعنت قائم مقام صدقے
کے نہیں ہوتی **حدیث** مینے اپنے نفس پر قسم کی ہے کہ جسکا نام
احمد یا محمد ہوگا اوسکو آگ میں داخل کرونگا **حدیث**
جسکے ہان بیٹا ہووے اور وہ اوسکا نام تبرک کیلئے محمد رکھے وہ اور باپ
اوسکا جنت میں ہونگے **حدیث** جو شخص مسلمان اپنی عورت سے
اس نیت سے جماع کرے کہ اگر اوس سے لڑکا پیدا ہو تو نام اوسکا محمد
رکھونگا تو اوسکو اللہ تعالے لڑکا دیتا ہے اسمین ایک جزو ہے سب کے
سب کذب ہے اور طبرانی اور ابن عدی کی روایت میں ابن عباس سے
ہے جسکے ہان تین لڑکے پیدا ہوئے اور ایک کا نام محمد نہ رکھا وہ جاہل
ہے ایسا ہی جامع صغیر میں ہے **فصل** بعض ان امور سے یہ ہے کہ حدیث
ایسی ہو جو کلام انبیاء کی بلکہ صحابہ کی اوسکے مشابہ نہو مثل ان
حدیثوں کی **حدیث** تین چیزیں بینائی زیادہ کرتی ہیں سبزہ
اور پانی جاری اور حسین منہ کیطرف دیکھنا۔ اور اس کلام سے
ابو ہریرہ اور ابن عباس بلکہ سعید بن المسیب اور حسن بلکہ احمد اور مالک
انکار کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں گذر چکا ہے کہ یہ کلام ضعیف ہے
موضوع نہیں اور حسین منہ کیطرف دیکھنا بصارت کو روشن کرتا
ہے یہ حدیث اور اسکی مثل زندیقوں کی بناوٹ ہے میں کہتا ہوں جامع صغیر میں ہے
سبزہ اور حسین عورت کیطرف دیکھنے سے بصارت زیادہ ہوتی ہے ابو نعیم نے

فی الحلیة عن جابر وحدیث علیکم بالوجوه الملاح و
الحدق السود فان الله یستحی ان یعذب ملیحا
بالنار فلعنة الله علی واضعه الخبیث وحدیث
النظر الی الوجه الجمیل عبادة قلت وقد تقدم انه
ضعیف لا موضوع وحدیث ان الله طهر
قوما من الذنوب بالصلعة فی رؤسهم وان علیا
لاولهم وحدیث نبات الشعر فی الانف امان من
الجذام فقد سئل عنه الامام احمد فقال لیس ذا
شیء قلت رواه ابو یعلی والطبرانی فی الاوسط بسند ضعیف
عن عائشة رضی الله عنها کما فی الجامع الصغیر و
حدیث من اتاه الله وجها حسنا واسما حسنا وجعله
فی موضع غیر شان فهو من صفة الله فی خلقه وکل
حدیث فیه مدح حسان الوجوه والثناء علیهم او الامر بالنظر
الیهم او التماس الحوائج منهم او ان النار لا تمسهم فکذب
مختلق وافک مفتری وفی هذا الباب احادیث کثیرة
فاقرب شیء فی الباب حدیث اذا بعثتم الی بریدا فابعثوه
حسن الوجه حسن الاسم وفیه عمر بن زاید قال ابن حبان
کان یضع الحدیث وذکر ابو الفرج هذا الحدیث فی الموضوعات
قلت واما حدیث اطلبوا الخیر عند حسان الوجوه فرواه
البخاری فی تاریخه وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج
وابو یعلی والطبرانی عن عائشة والطبرانی والبیهقی
عن ابن عباس وابن عدی وابن عساکر عن انس و
الطبرانی فی الاوسط عن جابر وتمام والخطیب و
مالک عن ابی هریرة وتمام عن ابی بکرة ورواه
الدارقطنی فی الافراد عن ابی هریرة بلفظ ابتغوا

علیہ مین جابر سے روایت کی ہے حدیث لازم پکڑو ملیح منہون
اور سیاہ آنکھون کو اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ ملیح کو آگ مین عذاب دینے سے
شرم کرتا ہے۔ لعنت ہو اسکی ایسی خبیث واضع پر حدیث
حسین منہ کیطرف دیکھنا عبادت ہے۔ مین کہتا ہون گذر چکا ہے
کہ یہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہین ہے حدیث اللہ تعالیٰ نے ایک
قوم کو گناہون سے بسبب سر کی گنج کی صفائی کی پاک کیا ہے اور
علی پہلا اونہی سے ہے حدیث ناک مین بال اوگنا جذام سے امان ہے
امام احمد سے اسکی بابت سوال ہوا اونہون نے جواب دیا کہ یہ کچھ نہین ہے
مین کہتا ہون ابو یعلی اور طبرانی نے اوسط مین ضعیف سند سے عائشہ
سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے۔ حدیث جسکو اللہ
تعالیٰ حسین منہ اور نیک نام دے اور مکان عمدہ نصیب کرے تو
یہ ایک صفت اللہ تعالیٰ کی ہے اپنی خلقت مین جس حدیث مین
خوب شکل چہرون کی مدح اور ثنا یا اونکی طرف دیکھنے کا امر یا
اونسے حاجات طلب کرنیکا حکم یا اونکو آگ نہ لگنے کا ذکر
ہے وہ کذب ہے اور آنحضرت پر افترا ہے غرض اسبابمین بہت حدیثین
مین اور سب سے قریب اسبابمین یہ حدیث ہے جب تم میری طرف کوئی قاصد بھیجو
تو خوب شکل اور اچھے نام والا بھیجو اس حدیث مین عمر بن زاید ہے کہا ابن حبان
نے یہ حدیثین بنایا کرتا تھا اور ابو الفرج نے یہ حدیث موضوعات مین ذکر کی ہے
مین کہتا ہون لیکن اس حدیث کو طلب کرو خیر کو خوب شکلون کے قریب سے
بخاری نے تاریخ مین اور ابن ابی الدنیا نے قضاء الحوائج مین اور ابو یعلی
اور طبرانی نے عائشہ سے اور طبرانی و بیہقی نے ابن عباس سے اور ابن
عدی اور ابن عساکر نے انس سے اور طبرانی نے اوسط مین جابر
سے اور تمام اور خطیب نے اور مالک نے ابی ہریرہ سے
اور تمام نے ابی بکرہ سے روایت کی ہے اور دارقطنی نے افراد مین
ابی ہریرہ سے ان الفاظ سے روایت کی ہے طلب کرو

الخير عند حسان الوجوه كما ذكره السيوطي في جامعه
الصغير فالحديث اقل مراتبه ان يكون حسنا او
ضعيفا واما كونه موضوعا فلا وكلا **فصل**
ومنها ان يكون في الحديث تاريخ كذا وكذا مثل
قوله اذا كان سنة كذا وكذا وقع كيت وكيت و
اذا كان شهر كذا وكذا وقع كيت وكيت كقول
الكذاب الاشر اذا انكسف القمر في المحرم كان الغلاء
والقتال وشغل السلطان واذا انكسف في صفر كان
كذا وكذا واستمر الكذاب في الشهور كلها واحاديث
هذا كلها كذب مفترى **فصل** ومنها ان يكون
الحديث بوصف الاطباء والطرقية اشبه واليق كحديث
الهريسة تشد الظهر وحديث اكل السمك يذهب
الجسد وحديث الذي شكى الى النبي عليه السلام قلة
الولد فامره ان ياكل البيض والبصل **وحديث**
اتاني جبرائيل بهريسة من الجنة فاكلتها فاعطيت
قوة اربعين رجلا في الجماع **وحديث** المؤمن حلو
يحب الحلاوة ورواه الكذاب الاشر بلفظ المؤمن
حلوي والكافر خمري قلت وقد تقدم الكلام عليهما
وحديث كلوا التمر على الريق فانه يقتل
الديدان قلت اخرجه ابو بكر في الغيلانيات والديلمي
في مسند الفردوس عن ابن عباس رضي الله عنهما على
ما في الجامع الصغير وحديث اطعموا نساءكم في
نفاسهن التمر قلت هذا لا يصح فقد اخرجه ابو يعلى
وابن ابي حاتم وابن السني وابو نعيم كما في الطب
النبوي والعقيلي وابن عدي وابن مردويه وابن عساكر

خير خوب شکل ہون ہے۔ جیسا کہ سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر
کیا ہے پس کم سے کم یہ حدیث حسن ہوگی یا ضعیف لیکن موضوع
ہرگز نہیں ہے **فصل** بعض ان امرون سے یہ ہی کہ حدیث مین
ایسی ایسی تاریخ مذکور ہو مثلا جب فلان سال ہوگا تو اسمین یہ
ہوگا جب فلان مہینہ ہوگا تو اسمین یہ ہوگا۔ جیسا کہ یہی
کاذب شریر کا قول ہی کہ جب محرم مین چاند کو گہن لگیگا تو جنگ اور
بادشاہونکا شغل اور غلہ گران ہوگا اور جب صفر مین گہن لگیگا تو ایسا
ایسا ہوگا اسطرح ہر مہینہ مین اس کاذب نے کہا ہی یہ سب حدیثین کذب
اور آنحضرت پر افترا ہے **فصل** بعض ان امرون سے یہ ہی
کہ حدیث طبیبون کے وصف پر ہو جیسے یہ حدیثین ہین۔
حدیث ہریسہ پیٹھ کو قوت دیتا ہے **حدیث**
مچھلی کا کہانا تیزی دور کرتا ہے **حدیث** جسنے آنحضرت سے
طرف کمی اولاد کا شکوہ کیا آپنے اسکو انڈے اور پیاز کہانیکا امر
کیا ہے **حدیث** میرے پاس جبرائیل علیہ السلام جنت سے
ہریسہ لیکر آئے جسکو مینے کہایا اوسی وقت سے قوت جماع
کی چالیس آدمیونکی دیا گیا ہون **حدیث** مومن میٹھا ہی
مٹھاس کو دوست کہتا ہے اور کاذب شریر نے ان الفاظ سے
روایت کیا ہے مومن حلوی ہے اور کافر شرابی ہی مین کہتا
ہون انپر کلام اسپر گذرچکی ہے **حدیث** تہوک پر کہجورین
کہاؤ اسلئے کہ یہ کیڑون کو قتل کرتی ہین مین کہتا ہون اسکو ابوبکر
نے غیلانیات مین اور دیلمی نے فردوس مین ابن عباس سے ذکر کیا
ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے **حدیث** اپنی عورتونکو نفاس کے وقت
کہجورین کہلاؤ مین کہتا ہون یہ صحیح نہین۔ ابو یعلی اور ابن
ابی حاتم اور ابن السنی اور ابو نعیم نے طب نبوی مین
اور عقیلی اور ابن عدی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے

عن علی قال قال رسول الله علیہ السلام اطعموا
نساءکم الولد الرطب فان لم یکن لہ طب فتمرا فلیس من
الشجر شجرۃ اکرم علی الله من شجرۃ نزلت تحتہا مریم
بنت عمران واخرج ابن عساکر عن سلمۃ بن قیس مرفوعا
اطعموا نساءکم فی نفاسھن التمر فانہ من کان طعامھا
فی نفاسھا التمر خرج ولدھا ولدا حلیما فانہ کان
طعام مریم حین ولدت عیسیٰ ولو علم الله طعاما
ھو خیر لھا من التمر لاطعمھا ایاہ واخرج عبد بن
حمید عن شقیق قال لو علم الله ان شیئا
للنفساء خیر من الرطب لامر مریم بہ واخرج عن
عمرو بن میمون قال لیس للنفساء شئی خیر من الرطب
والتمر وقرا الآیۃ (وھزی الیک بجذع النخلۃ
تساقط علیک رطبا جنیا) کذا فی الدر المنثور و
حدیث من لقم اخاہ لقمۃ حلوۃ صرف الله عنہ مرارۃ
الموقف وحدیث من اخذ لقمۃ من مجری الغائط او
البول فغسلھا ثم اکلھا غفر لہ وحدیث النفخ
فی الطعام یذھب البرکۃ قلت رواہ احمد بسند حسن
عن ابن عباس انہ علیہ السلام نھی عن النفخ فی الطعام
والشراب وحدیث اذا طنت اذن احدکم فلیصل
علی ولیقل ذکر الله من ذکرنی بخیر فکل حدیث فی طنین
الاذن کذب قلت رواہ الحکیم وابن السنی و
الطبرانی والعقیلی وابن عدی عن ابی رافع کذا فی
الجامع الصغیر للسیوطی والتزم ان لا یکون فیہ موضوع
وذکرہ الجزری ایضا فی الحصن والتزم ان لا
یکون فیہ الا صحیحا **فصل** ومنھا احادیث العقل

علی سے روایت کی ہے کہا اونہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جننے والی عورتونکو تر کھجوریں کھلاؤ اگر تر نہوں تو
خشک اسلیے کہ کسی درخت کی عزت اللہ تعالی کے نزدیک اس
درخت کی نہیں جسکے نیچے حضرت مریم بنت عمران اتریں اور ابن عساکر
نے سلمہ بن قیس سے مرفوعا روایت کی ہے اپنی عورتونکو نفاس میں کھجور
کھلاؤ اسلیے کہ جس عورت کا طعام نفاس کے وقت کھجوریں ہونگی
تو اوسکی اولاد حلیم پیدا ہوگی یہی طعام مریم کا تھا جب جنے حضرت
عیسیٰ کو جنا اگر اللہ اوسکی سوا کوئی اور طعام اوسکے لیے بہتر جانتا تو
وہی اوسکو کھلاتا اور عبد بن حمید نے شقیق سے روایت کی ہے اگر اللہ
نفاس والیونکے لیے تر کھجوروں سے کوئی اور طعام بہتر جانتا تو مریم
کو اوسی کا حکم ہوتا اور عمرو بن میمون نے روایت کی ہے نفاس
والیونکے لیے سوای تر کھجوریں یا خشک اور کوئی شی کچھ بہتر نہیں
اور انہوں نے یہ آیت پڑھی ہلا اپنی طرف شاخ کھجور کی گرینگی تجھپر تر کھجوریں
گرینگی ایسا ہی در المنثور میں ہے **حدیث** جو کوئی اپنے بہائی کو
میٹھا لقمہ کھلائیگا اللہ تعالی اوس سے کسی وقت کی تلخی دور کریگا
حدیث جو کوئی پاخانہ یا پیشاب کی جگہ سے لقمہ اوٹھا کر دہوکر کہائیگا
اللہ تعالی اوسکو بخشدیگا یہی **حدیث** طعام میں پھونکنا برکت دور
کرتا ہی میں کہتا ہوں احمد نے سند حسن سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے پینے میں پھونکنے سے منع کیا ہے
جب کسی کا کان آواز دے تو مجھپر درود بھیجے اور کہے اللہ تعالی ذکر کرتا ہے اوسکا
جو مجھے نیکی سے ذکر کرے جس حدیث میں کانونکی آواز کا ذکر ہے جھوٹ
ہے میں کہتا ہوں یہ حکیم اور ابن السنی اور طبرانی اور عقیلی اور ابن
عدی نے ابی رافع سے روایت کی ہے ایسا ہی سیوطی کی جامع صغیر میں
ہے اور اونہنے التزام کیا ہے کہ اسمیں موضوع ذکر نہ کرونگا اور اسکو جزری
نے حصن میں ذکر کیا ہے حالانکہ اونہنے التزام کیا ہے کہ میں صحیح حدیث کی سوا ذکر

كلها كذب كقوله لما خلق الله العقل قال له اقبل
فاقبل ثم قال له ادبر فادبر فقال ما خلقت خلقا
اكرم على منك بك آخذ وبك اعطى قلت قد سبق
عن العراقى انه اخرجه الطبرانى فى الكبير والاوسط
وابو نعيم باسنادين ضعيفين انتهى ورواه عبد الله
بن الامام احمد فى زوائد الزهد عن الحسن مرفوعا
بسند جيد كما ذكره بعض المتاخرين قال وحديث
لكل شئ معدن ومعدن التقوى قلوب العارفين
قلت رواه الطبرانى عن ابن عمرو البيهقى عن عمر على ما
فى الجامع الصغير وحديث ان الرجل ليكون من
اهل الصلوة والجهاد وما يجزى الا على قدر
عقله قلت رواه الترمذى الحكيم فى النوادر وما
يرى معناه من حديث انس اثنى قوم على رجل عند النبى
عليه السلام حتى بالغوا فى الثناء فقال كيف
عقل الرجل ثم ذكر ابن القيم عن الخطيب حدثنا
الثورى قال سمعت الحافظ عبد الغنى يقول اخبرنا
الدارقطنى بان كتاب العقل وضعه اربعة اولهم
ميسرة بن عبد ربه ثم سرق منه داود بن المحبر
وركبه باسناد وسرقه سليمان بن عيسى السجزى
باسانيد من اخر قلت يريد كتاب العقل للاودى
المختلق الكذاب وهو سفر وقال ابو الفتح الازدى
لا يصح فى العقل حديث قاله ابو جعفر العقيلى وابو حاتم
بن حبان انتهى وابن المحبر كما قال السخاوى ليس بكذاب
ولا يلزم من عدم الصحة وجود الوضع كما لا يخفى

فصل ومنها الاحاديث التى يذكر فيها الخضر و

تمام جھوٹھی ہین جیسے یہ حدیث جب اللہ تعالی نی عقل کو پیدا کیا
فرمایا آگے ہو تو آگے ہٹو پھر فرمایا پیٹھ موڑ تو پیٹھ موڑ پھر فرمایا مینے کوی خلقت سوا تیری بہتر
پیدا نہین کی تیری سبب سے مواخذہ ہی اور تیری سبب سے بخشش ہے مین
کہتا ہون پیچھے عراقی سے گذر چکا ہی اسکو طبرانی نے کبیر و اوسط مین
اور ابو نعیم نی دو سند ون ضعیفون سے روایت کی ہی انتہی اور عبد اللہ بن احمد نی زوا
الزہد مین حسن سے جید سند مرفوع روایت کی ہی جیسا کہ بعض متاخرین نے ذکر کیا
ہے کہا اوسنے ہر حدیث کہان ہے تقوی کی عارفون کا دل ہے مین کہتا
ہون یہ طبرانی نے ابن عمر سے اور بیہقی نے عمر سے روایت کی
ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے **حدیث** بعض آدمی ایسے ہین جو نماز
اور جہاد مین بڑی مشغول ہین حالانکہ نہین بدلہ ملتا مگر قدر عقل ہر ایک
کے مین کہتا ہون ترمذی حکیم نی نوادر مین اسطرح انس سے روایت
کی ہی ایک قوم نی ایک شخص کے آنحضرت کی روبرو بہت مبالغہ سی صفت
کی فرمایا آنحضرت نے عقل اسکا کیسا ہی پہر ابن قیم نے خطیب سے
ذکر کیا ہے کہا اوسنے حدیث کی ہمسے صوری نی کہا سنا مینے
حافظ عبد الغنی سے کہ کہتے ہمکو دارقطنی نے اسطرح خبر دی ہے کہ عقل
کی کتاب کو چار آدمیون نے بنایا ہے پہلا اوسنے میسرہ بن عبد ربہ
پہر اوس سے داود بن المحبر نے چوری کی ہی اور اسکو کئی سندون سے بنا
کیا اور سلیمان بن عیسی سجزی نے کئی سندون سے چرایا مین کہتا ہون
کتاب العقل اودی کذاب کی ایک مستقل رسالہ ہے اور کہا
ابو الفتح ازدی نے عقل کے باب مین کوئی حدیث
صحیح نہین ہے ۔ یہ ابو جعفر عقیلی اور ابو حاتم ابن
حبان نے کہا ہے انتہی اور ابن المحبر کہا سخاوی نے
کاذب نہین ہے اور عدم صحت سی وجود وضع کا لازم
نہین آتا جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے **فصل**
بعض ان سے یہ حدیثین ہین جنمین خضر اور + +

وحياته كلها كذب ولا يصح في حيوته حديث واحد كحديث ان رسول الله عليه السلام كان في المسجد فسمع كلاما من ورائه فذهبوا ينظرون فاذا هو الخضر وحديث يلتقي الخضر والالياس كل عام وحديث يجتمع بعرفة جبريل وميكائل والخضر الحديث المفترى الطويل قلت اما الحديث الثاني فقد سبق انه اخرجه العقيلي والدارقطني في الافراد وابن عساكر عن ابن عباس مرفوعا واما الحديث الثالث فكذا له اصل ذكرته في رسالتي المسماة بكشف الحذر عن امر الخضر مع الرد على ما ذكرهنا من الادلة النقلية على عدم بقائه **فصل** ومنها ان يكون الحديث مما تقوم الشواهد الصحيحة على بطلانه كحديث عوج بن عنق الطويل الذي قصد واضعه الطعن في اخبار الانبياء فان في هذا الحديث ان طوله كان ثلاثة الف وثلثمائة وثلث وثلثين ذراعا وان نوحا لما خوفه الغرق قال احملني في قصعتك هذه وان الطوفان لم يصل الى كعبه وانه خاض البحر فوصل الى حجزته وانه كان ياخذ الحوت من قرار البحر فيشويه في عين الشمس وانه قلع صخرة عظيمة على قدر عسكر موسى واراد ان يرضخهم بها فقورها الله على عنقه مثل الطوق وليس العجب من جرأة مثل هذا الكذاب على الله انما العجب ممن يدخل هذا الحديث في كتب العلم من التفسير وغيره ولا يبين امره وهذا عنده ليس من ذرية نوح وقد قال الله تعالى (وجعلنا ذريته هم الباقين) فاخبر ان كل من بقي على وجه الارض فهو من ذرية نوح فلو كان

اوسکی بقائی کا ذکر ہے سب جھوٹھی ہین انکی حیاتی مین کوئی حدیث صحیح نہین پائی گئی مثل ان حدیثون کے **حدیث** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے او پیچھے سے کلام سُنی اور لوگ دیکھنے لگے تو وہ خضر تہا **حدیث** خضر والیاس ہر سال ایک دوسرے سے ملتے ہین **حدیث** جبرئیل و میکائیل و خضر عرفہ مین جمع ہوتے ہیں یہ حدیث لمبی ہے اور افترا ہے مین کہتا ہون لیکن دوسری حدیث کا حال پیچھے گذر چکا ہے کہ اسکو عقیلی اور دارقطنی نے افراد مین اور ابن عساکر نے ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہے اور تیسری حدیث اسکا کچھ اصل نہین ہے میں نے یہ حدیث رسالہ کشف الحذر عن امر الخضر مین ذکر کی ہے معہ ردان دلائل عقلی و نقلی کے خضر کے مرنے پر ہین **فصل** بعض ان سے یہ بھی کہ حدیث ایسی ہو جو شواہد اوسکے بطلان پر قائم ہون مثل حدیث عوج بن عنق کی جسکے واضع نے اخبار انبیا مین طعن کا قصد کیا ہے اس حدیث مین اسکے طول کا یہ ذکر ہے کہ قد اوسکا تین ہزار تین سو تیتیس گز تہا اور جب کہ نوح علیہ السلام نے اسکو ڈرایا تو کہا مجھے اس پیالہ مین اوٹھا لے اور طوفان اوسکے گٹہنون تک پہونچا اور جب وہ دریا مین داخل ہوا تو پانی اوسکے ٹخنون تک آیا اور وہ دریا کے نیچے سے مچھلی پکڑتا تہا اور اوسکو سورج سے بہونتا تہا اور اوسنے ایک بڑا پتھر حضرت موسی کے لشکر کے اندازے پر اوٹھایا اور ارادہ کیا کہ انکو اوسکے نیچے ذرہ ذرہ کر ڈالے اللہ تعالی اوس پتھر کو اسکی گردن مین طوق کے طرح بنا دیا اس کاذب کی دلیری سے تعجب نہین آتا لیکن تعجب ان شخصون سے ہے جو ایسی حدیث کتب تفسیر وغیرہ مین داخل کرتے ہین اور اسکا حال بیان نہین کرتے اور یہ شخص اسکے نزدیک نوح علیہ السلام کی اولاد سے نہین ہے اور اللہ تعالی فرمایا ہے (اور ہمنے اسکی اولاد کو باقی رکہا) اللہ تعالے نے خبر دی ہے کہ جو شخص روئے زمین پر باقی رہا ہے وہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد سے تہا اگر + + + +

لعوج وجود لم یبق بعد نوح وایضا فان النبی علیہ
السلام قال خلق اللہ ادم وطولہ فی السماء ستون
ذراعا فلم یزل الخلق ینقص حتی الآن وایضا فان ما
بین السماء والارض خمسمائة عام وسمکها کذالک
واذا کانت الشمس فی السماء الرابعة فبیننا وبین هذه
المسافة العظیمة فکیف یصل الیها طول ثلثة الاف
ذراع حتی یشوی فی عینها الحوت فلا ریب ان هذا
وامثاله من وضع زنادقة اهل الکتاب الذین قصدوا
السخریة والاستهزاء بالرسل واتباعهم قلت وفی
تفسیر المعالم للبغوی ان اصح الاقاویل باتفاق
العلماء ان عوج بن عنق قتله موسی علیہ السلام
ولم یزد علی هذا الکلام فدل علی ان لوجوده اصلا
فی الجملة عند العلماء الاعلام غایة ان الکذابین
زادوا ونقصوا لترویج الغرضهم الفاسد عند العوام
من الانام ثم نقل عن ابن عباس فی قوله تعالی (واذ
قلنا ادخلوا هذه القریة) هی ریحا وهی قریة الجبارین
کان فیها قوم من بقیة عاد یقال لهم العمالقة و
رأسهم عوج بن عنق وفی الدر المنثور فی تفسیر الماثور
للسیوطی اخرج ابن جریر وابن المنذر عن قتادة فی
قوله تعالی (ان فیها قوما جبارین) قال ذکر لنا انهم
کانت لهم اجسام وخلق لیست لغیرهم واخرج
عبد الرزاق وعبد بن حمید عنه قال هم اطول منا
اجساما واشد قوة واخرج ابن عبد الحکم فی
فتوح مصر عن ابن حجیرة قال استظل سبعون رجلا
من قوم موسی فی قحف عظم راس رجل من العمالیق

عوج کا اوسوقت وجود تہا تو بعد نوح کے باقی نہین رہا۔ اور
بہی آنحضرت نے فرمایا ہی کہ جب اللہ تعالی آدم کو آسمان پر پیدا کیا طول
اونکا ساٹھ گز تہا تا کہ خلقت اب تک گہٹتی گہٹتی چلی آئی ہے اور ایک
دلیل یہ ہی کہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو برس کا رستہ ہی
اور موٹائی اوسکی بہی اسی قدر ہی اور جب کہ سورج چوتھی آسمان پر ہوا تو پھر
زمین سے سورج تک کسقدر مسافت ہوگی پس کسطرح تین ہزار گز کا طول
اوسجگہہ تک پہونچ سکتا ہی تا کہ اوس سے مچھلی بہونی اور اسمین کچھہ شک
نہین کہ یہ حدیث اور اوسکی امثال اہل کتاب کے زندیقوں کے بناوٹ
سے ہی جو پیغمبرون اور اونکی متبعین سے استہزا کرنے کا قصد کرتے تہے
مین کہتا ہون تفسیر بغوی مین ہے کہ صحیح بات جو باتفاق علما ثابت
ہے یہ ہی کہ عوج بن عنق کو موسے علیہ السلام نے قتل کیا ہے اس سے زیادہ
کلام اونے نہین کیے اس سے معلوم ہوا کہ کچہ قدر عالمون کے نزدیک اسکا
اصل ہے غایت یہ کہ کاذبون نے اپنی غرض فاسد ترویج کیلیے اسمین زیادتی
نقصان کیا ہی اور ابن عباس سے اس آیت کے تفسیر مین منقول ہے
(اور جب ہمنی کہا کہ اس گاؤن مین داخل ہو جاؤ) اس گاؤن
کا نام اریحا ہے اسمین ایک قوم سرکش عاد کی نسل سے رہتی
تہے اوسکو عمالقہ کہا جاتا تہا اور سردار اونکا عوج بن عنق تہا
اور سیوطی نے در المنثور فی تفسیر الماثور مین اسطرح ذکر کیا ہے
کہ ابن جریر وابن منذر نے قتادہ سے اس آیت کی تفسیر بیان کے
بیشک تحقیق اوسمین ایک قوم سرکش ہی کہا اوس نے ہماری یاد
ذکر کیا گیا ہے کہ اونکی ایسے جسم قوی تہے کہ غیر کے ایسے تہے اور عبد الرزاق
اور عبد بن حمید نے اوس سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ ہمسے جسم مین بہت لمبی اور
قوت مین بہت سخت تہے اور ابن عبد الحکم نے فتوح مصر مین ابن
حجیرہ سے روایت کیا ہے کہ ستر آدمی موسے علیہ السلام
کی قوم کی ایک مرد کی کہوپری کے سایہ مین جو عمالیق کی قوم تہا بیٹہ گئے

واخرج البيهقي في شعب الايمان عن زيد بن اسلم قال
بلغني انه رؤيت ضبع واولادها رابضة في فجاج
عين رجل من العمالقة واخرج ابن ابي حاتم عن
انس بن مالك انه اخذ عصا فذرع فيها شيئا
ثم قاس في الارض خمسين او خمسا وخمسين ثم قال
هكذا طول العماليق واخرج ابن جرير وابن ابي حاتم
عن ابن عباس قال امر موسى ان يدخل مدينة
الجبارين فسار بمن معه حتى نزل قريبا من المدينة
وهي اريحا فبعث اليهم اثني عشر عينا من كل سبط منهم
عين ليأتوه بخبر القوم فدخلوا المدينة فرأوا
امرا عظيما من هيئتهم وجسمهم وعظمهم فدخلوا
حائطا لبعضهم فجاء صاحب الحائط ليجتني الثمار من
حائطه فجعل يجتني الثمار فنظر الى آثارهم فتتبعهم
فكلما اصاب واحدا منهم اخذه فجعله في كمه مع
الفاكهة حتى التقط الاثني عشر كلهم فجعلهم في كمه
مع الفاكهة ثم ذهب الى ملكهم فنثرهم بين يديه الحديث
قال ومن هنا حدث ان قاف جبل من زمردة خضراء
محيطة بالدنيا كاحاطة الحائط بالبستان والسماء
واضعة اكنافها عليه فزرقتها منه قلت قد ذكره
البغوي في معالمه عن عكرمة والضحاك وفي الدر
المنثور اخرج عبد الرزاق عن مجاهد قال قاف
جبل محيط بالارض واخرج ابن المنذر وابو الشيخ
في العظمة والحاكم وابن مردويه عن عبد الله بن بريدة
في قوله تعالى (ق) جبل من زمرد محيط بالدنيا
عليه كنفا السماء قال ومن هنا حدث ان الارض

اور بیہقی نے شعب الایمان میں زید بن اسلم سے نقل کیا ہے کہ ہمکو خبر پہونچی
ہے کہ ایک بجو معہ اپنی اولاد کی اینٹھی ایک مرد کی آنکھوں کے کوئی
میں ڈونڈتا تھا اور ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے روایت کی
ہے کہ اوسنے ایک عصا پکڑا اور اوسکو کسی شی سے ناپا پھر
اوس سے زمین کو پچاس یا پچپن مرتبہ اندازہ کیا پھر کہا کہ اس قدر
عمالیق کا طول تھا - اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ کہا اوسنے موسی علیہ السلام کو سرکشوں کے
شہر میں داخل ہونیکا حکم ہوا اونہوں نے اپنی قوم کو ساتھ لیکر سیر
کیا اور اریحا کے قریب اترے اور اونکیطرف بارہ آدمی ہر ایک گروہ سے
ایک ایک اونکی خبر کے جاسوسی کیلئے روانہ کئے جب وہ شہر میں داخل
ہوئے تو اونہوں نے بڑی بڑی کام جو اونکی ہیئت اور جسم پر دلالت
کرتے تھے دیکھے اور ایک باغ میں داخل ہوگئے بعد اوسکے مالک باغ کا
میوہ چننے کے لئے اپنے باغ میں آیا اور میوہ چننے لگا جب اوسنے اونکے
پاؤں کے آثار دیکھے تو اونکے پیچھے لگا اور ہر ایک کو پکڑ کر معہ میوے کے جیکر میں ڈالتا
جاتا جب اوسنے بارہ آدمیونکو معہ میوے کی جیکری میں ڈال لیا تو بادشاہ
کے پاس لے آیا اور اوسکے روبرو اونکو چھوڑ دیا الخ اور اسی قسم سے یہ حدیث
ہے کہ قاف سبز زمرد سے ایک پہاڑ ہے اوسنے سب دنیا کو گھیرا ہوا ہے جیسے
دیوار باغ کو گھیرتی ہے اور آسمان نے اپنی اطراف اوسپر رکھی ہوئی
ہیں اور اسی لئے سیاہ ہے - میں کہتا ہوں یہ بغوی نے معالم میں
عکرمہ اور ضحاک سے ذکر کیا ہے اور در منثور میں ہے کہ عبد الرزاق
نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا اوسنے قاف ایک پہاڑ ہے جسنے تمام
زمین کو گھیرا ہوا ہے اور ابن منذر اور ابو الشیخ نے عظمت میں
اور حاکم اور ابن مردویہ نے عبد اللہ بن بریدہ سے اس آیت کی
تفسیر کی ہے کہ ق ایک پہاڑ ہے جسنے دنیا کو گھیرا ہوا ہے
اوسپر آسمان کے کنارے ہیں - کہا اسی قسم سے یہ حدیث ہے کہ زمین

على صخرة والصخرة على قرن ثور فاذا حرك الثور قرنه تحركت الصخرة قلت خرج ابو الدنيا وابو الشيخ عن ابن عباس رضی الله عنهما قال خلق الله جبلا يقال له قاف محيط بالعالم وعروقه الى الصخرة التي عليها الارض فاذا اراد الله ان يزلزل قرية امر ذلك الجبل فحرك العرق الذي يلي تلك القرية فيزلزلها ويحركها فمن ثم تحرك القرية دون القرية

قال ومن هذا حديث كان جنية تأتي النبي عليه السلام فابطأت عليه فقال ما ابطأ بك قالت مات لي ميت بالهند فذهبت في تعزيته فرأيت في طريقي ابليس يصلي على صخرة فقلت ما حملك على ان اضللت آدم قال دعي عنك هذا قلت تصلي وانت انت قال يا فارعة اني لارجو من ربي اذا بر قسمه ان يغفر لي فما رأيت رسول الله عليه السلام ضحك مثل ذلك اليوم قال ابن عدي في الكامل حدثنا عن عبد المؤمن بن احمد حدثنا ابن لهيعة عن ابيه عن ابي الزبير عن جابر فذكره الله اعلم مما دس في كتب ابن لهيعة والا فهو اعلم بالحديث من ان يروج عليه مثل هذا ومن هذا حديث هامة بن الهيم بن لاقيس بن ابليس الحديث الطويل ونحوه وحديث زرنب بن برثملا قال ابن الجوزي حديث زرنب باطل

فصل ومنها مخالفة الحديث لصريح القرآن كحديث مقدار الدنيا وانها سبعة آلاف سنة ونحن في الالف السابعة وهذا من ابين الكذب لانه لو كان صحيحا لكان كل احد علم انه قد بقي للقيامة

زمین ایک پتھر پر ہے اور پتھر بیل کے سینگون پر جب بیل اپنے سینگ کو ہلاتا ہے تو وہ پتھر ہل جاتا ہے - مین کہتا ہون ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا اونہون نے اللہ تعالی نے ایک پہاڑ پیدا کیا ہے جسکو قاف بولتے ہین اوسنے تمام جہان کو گہیر رکہا ہے اور کنین اوسکی اوس پتھر تک ہین جسپر زمین کہڑی ہوئی ہے جب اللہ تعالی کسی گاؤن مین زلزلہ ڈالنا چاہتا ہے تو اوس پہاڑ کو حکم کرتا ہے اس پہاڑ کی وہ رگ جو اس گاؤن سے ملی ہوئی ہے ہلتی ہے پہر وہ گاؤن کانپتا ہے اور حرکت مین آتا ہے یہی سبب ہے کہ ایک گاؤن دوسرے گاؤن کے سوا ہلتا ہے - کہا اسی قسم سے یہ حدیث ہے ایک جنی تہی ہمیشہ نبی علیہ السلام کے پاس آتی تہے ایک بار اوسنے دیر لگائی پوچہا آنحضرت نے کسلئے تونے دیر لگائی ہے کہا اوسنے میرا ایک آدمی ہند مین گیا تہا اوسکی تعزیت کے لئے گئی تہی سیتے راستہ مین شیطان پتہر پر نماز پڑہتا دیکہا مینے اوسکو کہا کس چیز نے تجہے برانگیختہ کیا کہ تونے آدم کو بہکایا کہا یہ قصہ چہوڑ دے پہر مینے کہا تو نماز پڑہتا ہے اور ایسا ہی جواب دیا اے فارغہ مین اپنے رب سے امید کہتا ہون کہ جب رحمت کریگا مجہے بخشیگا مینے اوس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے نہین دیکہا کہا ابن عدی نے کامل مین عبد المؤمن نے ہمسے حدیث کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے اپنے باپ سے اوسنے ابی الزبیر سے اور ذکر کیا اللہ بہتر جانتا ہے ابن لہیعہ کی کتابون مین پوشیدگی سے ورنہ وہ حدیث کو اچہا جانتا ہے اس سے کہ ایسے ترویج کی جائے - اور اسی قسم سے حدیث ہامہ بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس کی ہے اور اسی قسم سے حدیث زرنب بن برثملا کے کہا ابن جوزی نے حدیث زرنب کی باطل ہے

فصل

بعض ان امور سے یہی ہے کہ حدیث صریح نص قرآن کی مخالف ہو مثل اس حدیث کی مقدار دنیا کا سات ہزار برس ہے اور ہم ساتوین ہزار مین ہین - یہ صریح کذب ہے اس لئے کہ اگر صحیح ہوتا تو ہر ایک جانتا + +

فا حديث مقدار الدنيا الى آخره وهذا من ابين الكذب الخ

من وقتها هذا مائتان واحد وخمسون سنة والله تعالى
يقول (يسئلونك عن الساعة ايان مرسيها) الاية قلت
تحقيق هذا الحديث قد تصدى الجلال السيوطي في رسالة
سماها الكشف عن مجاوزة هذه الامة الالف وحاصل
انه يستفاد من الحديث اثبات قرب القيامة ومن الايات
نفي تعيين تلك الساعة فلا منافاة وزبدته انه لا
يتجاوز عن الخمسمائة بعد الالف قال وقد جاهر
بالكذب بعض من يدعي في زماننا العلم وهو متشبع
بما لم يعط ان رسول الله كان يعلم متى تقوم الساعة
قيل له فقد قال في حديث جبريل ما المسئول عنها باعلم من
السائل فحرفه عن موضعه وقال معناه انا وانت نعلمها
وهذا من اعظم الجهل واقبح التحريف والنبي اعلم بالله
من ان يقول لمن كان يظنه اعرابيا انا وانت نعلم
الساعة الا ان يقول هذا الجاهل انه كان يعرف انه
جبريل فرسول الله عليه السلام هو الصادق في قوله
والذي نفسي بيده ما جاءني في صورة الا عرفته غير
هذه الصورة وفي اللفظ الآخر ما شبه علي غير هذه
المرة وفي اللفظ الآخر ردوا علي الاعرابي فذهبوا
فالتمسوا فلم يجدوا شيئا وانما علم النبي صلى الله عليه و
سلم انه جبريل بعد مدة كما قال عمر فلبثت مليا فقال
عليه السلام يا عمر اتدري من السائل والمحرف يقول علم
وقت السؤال انه جبريل ولم يخبر الصحابة بذلك
الا بعد مدة ثم قوله في الحديث ما المسئول عنها
باعلم من السائل يعم كل سائل ومسئول عن الساعة
هذا شانهما ولكن هؤلاء الغلاة عندهم ان

اس وقت سے قیامت تک دو سو اکاون برس رہ گئے ہیں۔ اور
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (تجھ سے قیامت کو پوچھتے ہیں اسکا کیا وقت ہے) میں کہتا
ہوں تحقیق اس حدیث کی جلال الدین السیوطی نے رسالہ الکشف عن
مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف میں لکھی ہے حاصل اسکا یہ ہے حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے اور آیات نفی تعیین کی ثابت ہوتی ہیں
ان دونوں میں کچھہ منافات نہیں ہے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ قیامت
ایک ہزار پانچ سو سے تجاوز نہ کریگی ایک شخص نے ہمارے زمانہ
میں جو علم کا مدعی ہے حالانکہ اسکو علم سے کچھہ بہرہ حاصل
نہیں ہے دعوی کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت
کے قائم ہونے کا علم تھا اسسے کسی نے کہا حدیث جبرائیل میں ہے
مسئول عنہا سائل سے زیادہ نہیں جانتا تو اوسنے اوسکی تحریف کردی
اور کہا معنی یہ ہیں کہ میں اور تو ہم دونوں جانتے ہیں اور یہ بڑی جہالت اور قبیح تحریف ہے اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص کو اعرابی جانکر کہدیں کہ
میں اور تو قیامت کو جانتے ہیں شاید وہ جاہل یہ کہدے کہ پہلے جانتے تھے کہ یہ جبرائیل
ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس قول میں
صادق ہیں قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھہ میں میری جان ہے جس صورت
میں میرے پاس آیا میں نے اسکو پہچان لیا سوا اس صورت کے۔ اور دوسرے
روایت میں ہے کہ مجھکو اوسکی صورت پر کبھی متشابہ نہیں ہوا سوا اس مرتبہ
کے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اس اعرابی کو میرے پاس لے آؤ لوگ گئے اور ڈھونڈا
تو نہ ملا اور آنحضرت نے بعد مدت کے معلوم کیا کہ یہ جبرائیل تھا جیسا کہ عمر نے کہا ہے میں دیر
تک ٹھہرا پھر فرمایا آنحضرت نے اے عمر تو جانتا ہے کہ یہ سائل کون تھا اور تحریف
کرنیوالا کہتا ہے کہ آنحضرت سوال کے وقت جانتے تھے کہ یہ جبرائیل ہے اور صحابہ
کو خبر نہ دی مگر بعد مدت کے پھر یہ قول کہ مسئول عنہا سائل سے اعلم نہیں ہے
ہر سائل و مسئول کو شامل ہے یعنی ہر سائل اور مسئول قیامت سے ہوگا یہی انکا
حال ہے لیکن ان غالیوں کے نزدیک + + + + + +

علم رسول الله منطبق على علم الله سواء بسواء
فكل ما يعلمه الله يعلم رسوله والله تعالى يقول (و
ممن حولكم من الاعراب منافقون ومن اهل
المدينه مردوا على النفاق لا تعلمهم) وهذا في
براءة وهي من آخر ما نزل من القرآن هذا و
المنافقون جيرانه في المدينة انتهى ومن اعتقد
تسوية علم الله ورسوله يكفر اجماعا كما لا يخفى قال
ومن هذا حديث عقد عائشة لما ارسل في طلبه
فاثاروا الجمل اى ومما يؤيد ما تقدم ويبطل قول القائل
حديث عائشة فقد ذكر العماد بن كثير في تفسيره وهو
من اكابر المحدثين قال البخاري حدثنا عبد الله بن يوسف
اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه
عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله عليه السلام
في بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش
انقطع عقد لي فاقام رسول الله عليه السلام على
التماسه واقام الناس معه وليسوا على ماء وليس
معهم ماء فاتى الناس الى ابي بكر فقالوا الا ترى
ما صنعت عائشة اقامت برسول الله وبالناس
ليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابو بكر ورسول
الله واضع رأسه على فخذي قد نام فقال حبست
رسول الله والناس ليسوا على ماء وليس معهم ماء
قالت فعاتبني ابو بكر وقال ما شاء الله ان يقول
وجعل يطعن بيده في خاصرتي ولا يمنعني من التحرك
الا مكان رسول الله على فخذي فقام عليه السلام حين
اصبح على غير ماء فانزل الله آية التيمم فقال

علم اللہ تعالیٰ اور رسول کا برابر ہی یعنے جس چیز کو اللہ تعالیٰ جانتا ہی اوسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے ہین حال آنکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
(اور بعض انسی جو گرد تمہارے ہین منافقون سے ہی اور اہل مدینہ سے
سرکش ہین اوپر نفاق کے نہین جانتا تو اون کو) یہ آیت
سورہ برات مین ہے اور سب سے آخر نازل ہوئی ہی اور مدینہ مین منافق آنحضرت
کے ہمسایہ تھے انتہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول کے علم برابری کا اعتقاد
کرے وہ بالاجماع کافر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے کہا اسی سے ہی عائشہ کے
ہار کی حدیث جب حضرت نے اسکی تلاش کی لیے بھیجا پس ٹہرایا انہون نے
اونٹ کو یعنے جو پہلے گذرا ہی اسکے تائید ہماری کی حدیث کرتی ہی اور اس
قائل کے قول کو باطل کرتی ہی عماد بن کثیر نے جو اکابر محدثین سے ہی ذکر
کیا ہی کہا بخاری نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یوسف نے کہا خبر دی
ہمسے مالک نے عبد الرحمن بن قاسم سے اوسنے اپنے باپ سے
اوسنے عائشہ سے کہا اوسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ
کسی سفر مین نکلے جب ہم بیدا یا ذات الجیش مین پہونچے میرے گلے کا
ہار ٹوٹ گیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے ڈھونڈنے کیلئے ٹھہرے
اور لوگ بھی آپکے ساتھ ٹھہری رہے نہ وہ پانی پر اترے اور نہ اونکے
پاس پانی تھا پہر لوگ ابی بکر کے پاس آئے اور کہا کیا تو نہین دیکھتا
کہ جو عائشہ نے کیا ہی اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگون
کو ٹھہرا رکھا ہے نہ وہ پانی پر ہین اور نہ اونکے پاس ہے پہر ابو بکر میری
طرف آئے اور رسول اللہ اوسوقت اپنا سر میرے زانو پر رکھکر سوتے ہوئے تھے تو
کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگون کو ایسی حالت مین بند کیا
ہے کہ نہ وہ پانی پر اترے ہین اور نہ کچھ اور پانی اونکے پاس ہے۔ کہا عائشہ
نے مجھے ابو بکر نے ڈانٹا اور جو کچھ منہ مین آیا کہا اور میری پسلیو ن مین انگلی
چبھونے لگا اور مجھے ہلنے سے یہ بات منع کرتی تھی کہ رسول اللہ کا سر میرے
زانو پر تھا (غرض) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹھے اور پانی نہ تھا

اوس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم کی اوتاری (کی)

اسعد بن الحضیر ما هی باول برکتکم یا آل ابی
بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیه فوجدنا
العقد تحته قال ومن هذا ای ومن هذا القبیل
حدیث تلقیح الثمر وقال ما اری لو ترکتموه لا یضره
شیئا فترکوه فجاء شیصا فقال انتم اعلم بدنیاکم
رواه مسلم عن عائشة وقد قال تعالی (قل لا اقول
لکم عندی خزائن الله ولا اعلم الغیب **فقال**
ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر) ولما
جری لام المؤمنین عائشة ما جری ورماها اهل الافک
لم یکن یعلم حقیقة الامر حتی جاءه الوحی من الله
ببرائتها وعند هؤلاء الغلاة انه علیه السلام کان
یعلم الحال وانه غیرها بلا ریب فی استشار الناس فی
فراقها ودعا ریحانة فسألها فهو یعلم الحال و
قال لها ان کنت الممت بذنب فاستغفری الله وهو
یعلم علما یقینا انها لم تلم بذنب ولا ریب ان الحامل
هؤلاء علی هذا الغلو اعتقادهم انه یکفر عنهم
سیئاتهم ویدخل الجنة وکلما غلوا کانوا اقرب الیه
واخص به فهم اعصی الناس لامره واشدهم مخالفة
لسنته وهؤلاء فیهم شبه ظاهر من النصاری غلوا
علی المسیح اعظم الغلو وخالفوا شرعه ودینه اعظم
المخالفة والمقصود ان هؤلاء یصدقون بالاحادیث
المکذوبة الصریحة ویحرفون الاحادیث الصحیحة
والله ولی دینه فیقیم من یقوم له بحق النصیحة

فصل ویشبه هذا ما وقع فیه الغلط من
حدیث ابی هریرة خلق الله التربة یوم السبت

اسعد بن الحضیری نے اے آل ابی بکر کی یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے
کہا عائشہ نے ہمنے اس اونٹ کو اوٹھایا جسپر مین تھی تو ہار اوسکے نیچے سے
نکلا کہا اور اسی قبیل سے ہے یہ حدیث کہجورونکی جفتی کرانیکے فرمایا آنحضرت
نے مین نہین جانتا اگر تم اسکو چھوڑ دو تو کچھ ضرر ہو پہر لوگون نے چھوڑ دیا
اور حال ابتر ہوا فرمایا تم دنیا کی کامون کو مجھسے زیادہ جانتے ہو مسلم
نے عائشہ سے روایت کی ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے (کہ مین تمہارے
لیے نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کی خزانے ہین اور مین غیب نہین جانتا)
اور فرمایا (اگر مین غیب جانتا تو مین خیر بہت جمع کرتا) اور جب ام المومنین
عائشہ سے واردات گذری اور اہل افک نے انکی حق مین طعن تشنیع کیا آن
حضرت حقیقت امر کی نہ جانتے تھے تاکہ وحی اوسکی برارت کا اللہ تعالی سے
نازل ہوا اور ان غالیون کے نزدیک آنحضرتؐ حال جانتے تھے اور اسکو
تغیر کر دیا اور آدمیون سے اوسکے فراق کی بابت مشورہ لیا اور اونکی
(لونڈی) ریحانہ کو بلا کر پوچھا حالانکہ خود جانتے تھے اور کہا اگر تو نے
گناہ کیا ہے تو اللہ تعالی سے بخشش طلب کر اور خود یقینا جانتے تھے
کہ اسنے گناہ نہین کیا اور شک نہین ہے کہ ان لوگون کا اعتقاد
باوجود اس غلو کے یہ ہے کہ ہماری برائیان دور ہوتی ہین اور جنت
مین داخل ہونگے اور جسقدر ہم غلو کرینگے اسیقدر قریب اور
مخصوص ہونگے حالانکہ وہ اس امر مین سب آدمیون سے زیادہ نافرمان
ہین اور سنت کی بہت مخالف ہین اور انمین نصاری کا شبہ ظاہر ہے
اسلیے کہ انہون نے عیسے علیہ السلام پر بہت غلو کیا ہے اور اوسکی شریعت اور
دین کے بہت مخالف ہو گئے مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ واہی تباہی حدیثون کے تصدیق
کر لیتے ہین اور احادیث صحیحہ کی تحریف کرتے ہین اللہ اپنے دین کا والی
ہے قائم رکھے اوسکو جو حق نصیحت کرنیکے لیے کھڑا ہوا ہے **فصل**
اسکے مشابہ ہے وہ جس مین غلطی واقع ہوئی ہے جیسے حدیث
ابوہریرہ کہ اللہ تعالی نے شنبہ کے دن خاک کو پیدا کیا ہے

الحديث وهو في صحيح مسلم ولكن وقع فيه الغلط
في رفعه وانما هو من قول كعب الاحبار كذالك قاله
امام هذا الحديث محمد بن اسمعيل البخاري في تاريخ
الكبير وقاله غيره من علماء المسلمين ايضا وهو
كما قالوا لان الله اخبر ان خلق السموت والارض
وما بينهما في ستة ايام وهذا الحديث يتضمن ان
مدة التخليق سبعة ايام ومن ذالك الحديث الذي
يروى في الصخرة انها عرش الله الادنى تعالى الله
عن كذب المفترين ولما سمع عروة بن الزبير هذا
قال سبحان الله تعالى (الذي وسع كرسيه السموات
والارض) وتكون الصخرة عرشه الادنى وكل حديث
في الصخرة فهو كذب مفترى والقدم الذي فيها
كذب موضوع مما عملته ايدي المزورين وارفع شي
في الصخرة انها كانت قبلة اليهود وهي في المكان
كيوم السبت في الزمان ابدل الله بها هذه الامة
الكعبة البيت الحرام ولما اراد امير المؤمنين عمر بن
الخطاب رضي الله عنه ان يبني المسجد الاقصى
استشار الناس هل يجعله امام الصخرة او خلفها
فقال له كعب يا امير المؤمنين ابنه خلف الصخرة
فقال يا ابن اليهودية خالطتك يهودية بل ابنيه
امام الصخرة حتى لا يستقبلها المصلون فبناه
حيث هو اليوم وقد اكثر الكذابون من الوضع
في فضائلها وفضائل بيت المقدس والذي صح
في فضله قوله عليه السلام لا تشد الرحال الا الى
ثلاثة مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصى

یہ حدیث صحیح مسلم مین ہے لیکن غلطی اسمین بسبب مرفوع ہونے
کے واقع ہوئی ہی یہ قول کعب الاحبار کا ہے ایسا ہی امام الحدیث
محمد بن اسمعیل بخاری نے تاریخ کبیر مین لکھا ہے اوسیطرح
سے جسطرح انہون نے کہا ہے اسلئیے کہ اللہ تعالی نے آسمانون
اور زمین اور بیچ کی اشیا کو چھہ دن مین پیدا کیا ہے اور
اس حدیث سے نکلتا ہے کہ مدت پیدایش کے سات دن
سے اسیطرح یہ حدیث ہی کہ پتھر اللہ تعالی کا چھوٹا عرش ہے
اللہ تعالی ایسے افتراؤن سے منزہ ہی جب عروہ بن زبیر نے یہ قصہ
سنی کہا پاک ہی اللہ (جسکی کرسی آسمانون اور زمین کو فراخ ہی)
اسے کہ اوسی پتھر اوسکا عرش ہو اور جو حدیث پتھر کے باب مین
آئی ہے وہ کذب ہی اور قدم کا اسپر ہونا یہ بھی جھوٹون
لوگون کی بناوٹ ہی اور مرفوع تر روایت پتھر کے باب مین
یہی ہی کہ یہ پہلی قبلہ یہود کا تہا پھر جیساکہ اور تعالے نے شنبہ
کی جگہہ جمعہ کو بدل دیا ایسا ہے اسکی جگہہ کعبہ کو بدل ڈالا
اور جب امیر المنین عمر بن خطاب نے مسجد اقصے کے
بنانے کا ارادہ کیا تو لوگون سے مشورہ کیا کہ کیا اسکو
آگے پتھر کے بنایا جاوے یا پیچھے۔ کعب نے کہا ای امیر
المومنین اسکو پتھر کے پیچھے بناؤ فرمایا ای یہودیہ
کے بیٹے تجھہ سے یہودیت خلط ہوگئی بلکہ مین اسکو
آگے پتھر کے بناتا ہون تاکہ نمازی اسکا استقبال نکرین
پھر اوسجگہہ بنایا جسجگہ وہ آج ہے۔ اور کذابون نے
اسکی فضیلت مین اور بیت المقدس کی فضیلت مین
بہت حدیثین بنائی ہین اور جو اوسکی فضیلت مین صحیح
روایتین ہین وہ یہ ہین فرمایا نبی علیہ السلام نے کوچ نہ
کیا جاے مگر تین مسجدون کیطرف ایک مسجد حرام دوسری اقصے

مسجدے هذا وهو فی الصحیحین وقوله من حدیث
ابی ذر وقد سئله ای مسجد وضع فی الارض اول
فقال المسجد الحرام قال ثم ای قال المسجد الاقصی
الحدیث وهو متفق علیه وحدیث عبد الله بن عمرو لما
بنی سلیمان البیت سال ربه ثلاثا ساله حکما
یصادف حکمه فاعطاه ایاه وساله ملکا لا ینبغی
لاحد من بعده فاعطاه ایاه وساله ان لا یؤم احد
هذا البیت لا یرید الا الصلوة فیه الا رجع من خطیئته
کیوم ولدته امه وانا ارجو ان یکون قد اعطاه الله ذلک
وهو فی مسند احمد وصحیح الحاکم وفی الباب حدیث
رابع دون هذه الاحادیث رواه ابن ماجة فی سننه
وهو حدیث مضطرب ان الصلوة فیه تفضل بخمسین
الف صلوة وهذا محال لان مسجد رسول الله
افضل منه والصلوة فیه تفضل علی غیره بالف صلوة
وقد روی فی مسجد بیت المقدس التفضیل بخمسمائة
وهو اشبه وصح انه علیه السلام اسری به الیه وانه
صلی فیه وام المرسلین فی تلک الصلوة وربط البراق
بحلقة الباب وعرج منه وصح عنه ان المؤمنین یتحصنون
به من یاجوج وماجوج فهذا المجموع ما یصح فیه
من الاحادیث قلت وکذا ثبت ان المهدی مع المؤمنین
یتحصنون به من الدجال وان عیسی علیه السلام
ینزل من منارة مسجد الشام فیاتی فیقتل الدجال و
یدخل المسجد وقد اقیم الصلوة فیقول المهدی
تقدم یا روح الله فیقول انما هذه الصلوة اقیمت لک
فیتقدم المهدی ویقتدی به عیسی علیه السلام ثنا

تیسری یہ تیسرے مسجد ہے یہ صحیحین میں ہے اور قول آنحضرت کا
جو ابوذر نے روایت کیا ہے ابوذر نے پوچھا کون سے
مسجد پہلے زمین میں بنائی گئی ہے فرمایا مسجد حرام کہا
پھر کونسی فرمایا مسجد اقصیٰ الخ یہ متفق علیہ ہے اور حدیث
عبداللہ بن عمرو کی جب سلیمان علیہ السلام نے وہ گھر بنایا تو اللہ تعالی
سے تین سوال کئے ایک یہ حکم جو تیری حکم کے موافق ہو اللہ تعالی
نے اسکو دیدیا دوسرا ایسا ملک کہ کسی کو تیرے پیچھے نہ ملے تو اللہ تعالی
نے اسکو دیدیا تیسرا یہ کہ جو شخص قصد نماز سے اس گھر میں امامت کرای
گناہوں سے ایسا ہو جاوے گویا آج ہی اسکو اسکی ماں نے جنا ہے اور میں
ظن کرتا ہوں کہ اللہ تعالی نے یہ بھی اسکو دیدیا ہے یہ حدیث مسند
امام احمد اور صحیح حاکم میں بھی ہے اور اس باب میں سوا انکے ایک اور
چوتھی حدیث ہے جو ابن ماجہ نے سنن میں روایت کی ہے اور مضطرب ہے یعنی ایک
نماز اسمیں پچاس ہزار درجہ زیادہ ور جگہہ نماز پڑھنے سے فضیلت رکھتی
ہے اور یہ محال ہے اسلئے کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے
اور اسمیں ایک نماز ہزار درجہ باقی مسجد سے بہتر فضیلت رکھتی ہے اور مسجد
بیت المقدس کے فضیلت پانچ سو نماز کی برابر مروی ہے اور یہ روایت اشبہ
ہے اور صحیح ہو چکا ہے کہ آنحضرت نے معراج کی رات میں سیر اس طرف کیا
ہے اور اوسجگہ نماز پڑھی اور سب رسولوں کے امامت کرائی اور براق دروازہ
کے حلقہ سے باندھا اور اوسجگہ سے آسمان کو تشریف لے گئے اور صحیح ہوا
ہے کہ مومن اسجگہ یاجوج ماجوج سے پناہ پکڑینگے یہ مجموعہ انکی صحیح حدیثون
کا جو اوسکی فضیلت میں مروی ہوئی ہیں میں کہتا ہوں اسیطرح یہ بھی ثابت ہوا
ہے کہ امام مہدی بعہ مومنون کے دجال سے اسجگہ پناہ پکڑینگے اور عیسی
علیہ السلام شام کی مسجد کے منارے سے اترینگے اور دجال کو قتل کرکے مسجد میں
داخل ہونگے اور جب نماز کا وقت ہوگا تو مہدی کہینگے اے روح اللہ امامت
کرائیے کہینگے یہ نماز آپکے لئے ہے تکبیر کہی گئی ہے تب مہدی امام اور

بانه من جملة الائمة ثم يصلي عيسى عليه السلام في
سائر الايام **فصل** ومنها احاديث صلوات
الايام والليالي كصلوة يوم الاحد وليلة الاحد
ويوم الاثنين وليلة الاثنين الى اخر الاسبوع كل
احاديثها كذب وقد تقدم بعض ذلك وكذلك
احاديث صلوة الرغائب والجمعة من رجب وكلها
كذب واشبهها ما رواه عبد الرحمن بن منده
وهو صدوق عن ابن جهضم وهو واضع الحديث
حدثنا علي بن محمد بن سعيد البصري حدثنا ابي
حدثنا خلف بن عبد الله الصغاني عن حميد بن
انس يرفعه رجب شهر الله وشعبان شهري ورمضان
شهر امتي الحديث ولا تغفلوا عن اول جمعة من
رجب فانها ليلة تسميها الملئكة الرغائب و
ذكر الحديث المكذوب بطوله قال ابن الجوزي
اتهموا به ابن جهضم ونسبوه الى الكذب قال و
سمعت عبد الوهاب الحافظ يقول رجاله مجهولون فتشت
عليهم جميع الكتب فما وجدتهم قال بعض
الحفاظ بل لعلهم لم يخلقوا قلت اما صدر الحديث
وهو قوله رجب شهر الله وشعبان شهري و
رمضان شهر امتي فقد ذكره ابو الفتح بن ابي
الفوارس في اماليه عن الحسن مرسلا كما ذكره
السيوطي في جامع الصغير واما قوله وكل حديث
في ذكر صوم رجب وصلوة بعض الليالي فيه فهو
كذب مفترى ففيه بحث اذ قد ورد في صيام
رجب احاديث متعددة ولو كانت ضعيفة

اسمین اشارہ ہے کہ یہ خاصہ اسی امت کا ہی بعد اسکی عیسے علیہ السلام بھی
دونون مین امامت کرائینگے **فصل** بعض اون دنون کے نمازین اور رات
اور دنکے ہین مثل یکشنبہ کی دن و رات کی نماز اور دوشنبہ
کے دن و رات کی نماز تا آخر ہفتہ تک - یہ سب حدیثین کذب
ہین اور کچھہ حال انکا پیچھے گذر چکا ہے اور اسیطرح رغائب کے
نماز کی حدیثین جو اول جمعہ رجب مین پڑہتے ہین یہ سب کذب
ہین اور اونکی مثل یہ روایت ہی جو عبد الرحمن بن منده نے
(اور یہ صادق ہی) ابن جہضم سے (یہ حدیثونکا بنانیوالا ہی)
روایت کی ہی کہا اوسنے حدیث کی ہمسے علی بن محمد بن سعید
بصری نے کہا حدیث کی ہمسے خلف بن عبد اللہ صغانی نے حمید بن انس
سے اوسنے مرفوع کیا ہی رجب اللہ تعالے کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ
اور رمضان میری امت کا مہینہ ہی الحدیث اور ہمین کہ اول جمعہ رجب
مین غافل نہ ہو جاؤ اسلئے کہ وہ ایسی رات ہی جسکو فرشتے رغائب کی رات کہتے
ہین اور پورا ٹکڑا حدیث کا اوسنے لمبی حدیث مین بیان کیا ہی کہا ابن
جوزی نے اس حدیث کی تہمت ابن جہضم کو لگاتی ہین اور کذب کیطرف
اوسکو منسوب کرتی ہین کہا اوسنے مینے حافظ عبد الوہاب سے سنا ہی کہ وہ کہتا تہا
راوی اسکے مجہول ہین مینے بہت کتابین انکی تلاش مین دیکھی ہین
لیکن انکو کہین نہ پایا کہا بعض حفاظ نے شاید انکا خلیفہ ہی نہین ہوا
مین کہتا ہون لیکن ابتدا اس حدیث کا کہ رجب اللہ تعالے کا مہینہ ہے
اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اسکو ابو الفتح اور ابن
ابی الفوارس نے امالی مین حسن سے مرسل روایت کیا ہی جیسا کہ سیوطی نے
جامع صغیر مین ذکر کیا ہے لیکن اسکے اس قول مین کہ رجب کے
روزے کے بیچ مین اور بعض راتون کی نمازین مین کوئی روایت صحیح نہین
ہوئی اسمین بحث ہی اسلئے کہ رجب کے روزے بہت حدیثون سے ثابت
ہین اگرچہ ضعیف ہین + + + + + +

لكنها يتقوى بعضها ببعض وقد وردت نبذا
منها في رسالة الادب في رجب وفي القوام الصوام
ايضا نعم بعض ما ورد فيه موضوع كما بينه بقوله
كحديث من صلى بعد المغرب اول ليلة من رجب
عشرين ركعة جاز على الصراط بلا حساب وحديث
من صام يوما من رجب وصلى ركعتين يقرأ في كل
ركعة مائة مرة آية الكرسي وفي الثانية مائة مرة
قل هو الله احد لم يمت حتى يرى مقعده من الجنة
قال واقرب ما جاء فيه ما رواه ابن ماجة في سننه
ان رسول الله عليه السلام نهى عن صيام رجب قلت
وهو محمول على اعتقاد وجوبه كما كان في الجاهلية
والا فلم يقل احد من العلماء بكراهة صومه +
فصل ومن ذلك احاديث صلوة ليلة النصف من
شعبان كحديث يا علي من صلى ليلة النصف من
شعبان مائة ركعة بالف قل هو الله احد قضى الله
له كل حاجة طلبها تلك الليلة وساق خرافات
كثيرة واعطى سبعين الف حوراء لكل حوراء سبعون
الف غلام وسبعون الف ولدان الى ان قال و
يشفع والداه كل واحد منهما في سبعين الفا و
العجب ممن شم رائحة العلم بالسنة ان يغتر بمثل
هذا الهذيان ويصليها وهذه الصلوة وضعت في
الاسلام بعد الاربع مائة ونشأت من بيت المقدس
فوضع لها عدة احاديث منها من قرأ ليلة
النصف الف مرة قل هو الله احد الحديث بطوله
وفيه يبعث الله اليه مائة الف ملك يبشرونه

لیکن بعض کو بعض سے تقویت ہو جاتی ہے اور بیشک کچھ اسکا بیان رسالہ
الادب فی رجب مین اور قوام الصوام مین کیا ہے ہان بعض حدیثین
موضوع ہین جیسا کہ اوسنے بیان کیا ہے مثل اس حدیث کی جو شخص
بعد مغرب کے رجب کی اول رات مین بیس رکعت پڑھے پل صراط سے
بلا حساب گذریگا **حدیث** جو شخص ایک دن رجب میں روزہ
رکھے اور دو رکعت نماز پڑھے ہر ایک مین سو مرتبہ آیۃ الکرسی
اور بھی دوسرے مین سو مرتبہ قل ہو اللہ احد نہین مرتا جبتک اپنی
جگہہ جنت مین نہ دیکھ لے کہا اسکے قریب یہ روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزون سے منع کیا ہے مین کہتا ہون
یہ اسکے لئے حکم ہے جو اعتقاد وجوب کا رکھتا ہو جیسا کہ جاہلیت مین تھا
ورنہ کسی عالم نے ان روزون کو مکروہ نہین کہا **فصل** اسی قسم
سے یہ حدیثین ہین **حدیث** شعبان کی نصف
رات مین نماز پڑھنی **حدیث** اے علی جو کوئی شعبان
کی رات مین سو رکعت پڑھے ہر رکعت مین ہزار مرتبہ قل ہو
اللہ احد اللہ تعالی اوسکی حاجت کو جو اوس سے مانگے پوری کرتا
ہے تا کہ اوسنے بہت خرافات ذکر کیں اور اوسے ستر ہزار حورین
ساتھ ستر ہزار غلام اور لڑکے دیئے حتی کہ کہا اوسکے ماں باپ
اوسکے ستر ہزار کی شفاعت کرینگے اور تعجب ہے اس
شخص سے جو کچھ علم کی بو رکھتا ہو پھر ایسے ہذیان باتون پر
فریفتہ ہو اور ایسی نمازین پڑھین - یہ نماز اسلام مین
چار سو برس کے بعد بنائی گئی ہے اور سب سے پہلے
بیت المقدس مین پیدا ہوئی ہے اسکے فضیلت مین
بہت حدیثین مروی ہین بعض انمین سے ہے جو شخص نصف رات مین ایک
ہزار مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے الخ اسمین ہے اوسکی طرف
اللہ تعالی ہزار فرشتہ خوشخبری کیلئے بھیجتا ہے +

وحدیث من صلی لیلة النصف من شعبان ثلث عشر رکعة یقرأ فی کل رکعة ثلاثین مرة قل هو الله احد شفع فی عشرة قد استوجبوا النار وغیر ذلک من الاحادیث التی لا یصح منها شیٔ

فصل ومنها رکاکة الفاظ الحدیث وسماجتها بحیث یمجها السمع ویدفعها الطبع • کحدیث اربع لا یشبع من اربع انثی من ذکر وارض من مطر وعین من نظر واذن من خبر قلت رواه ابو نعیم فی الحلیة عن ابی هریرة وابن عدی والطبرانی عن عائشة رضی الله عنها کما فی الجامع الصغیر الا انه قال وعالم من علم بدل واذن من خبر فالحدیث ضعیف لا موضوع وحدیث ارحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر وعالم یتلاعب به الصبیان قلت وحدیث الحاکة والاساکفة والصواغین او صنعة من الصنایع المباحة فکذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ لم یذم الله ورسوله الصنایع المباحة قلت قد یذم لما فیها من الامور المکروهة والمحرمة لیجتنب عنها کما بینته فی شرح عین العلم من مراتب المکاسب قال ومن ذلک • حدیث من فارق الدنیا وهو سکران دخل القبر سکران وبعث سکران وامر به الی النار سکران الی جبل یقال له سکران • حدیث ان لله ملکا اسمه عمارة علی فرس من یاقوت طوله مد بصره تدور فی البلدان ویقف فی الاسواق ینادی لیغلوا کذا وکذا ولیرخص کذا وکذا • وحدیث ان الله ملکا یقال له عمارة ینزل علی حمار

بعض انسی یہ ہی جو شخص نصف شعبان کی رات مین تیرہ رکعت پڑہے ہر ایک رکعت مین تیس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہے وہ دس ایسے آدمیون کیلیے شفاعت کریگا جو آگ کی لائق ہونگی اور اس باب مین اور حدیثین بہی ہین صحیح انمین کوئی نہین

فصل بعض اونمین یہ ہی کہ حدیث کی الفاظ ایسے رکیک ہون جو آدمی کی طبیعت اور کان اونکو برا جانین مثل ان حدیثون کے **حدیث** چار چیزون کا چار چیزون سے پیٹ نہین بہرتا عورت کا مرد سے زمین کا بارش سے آنکہہ کا نظر سے کان کا خبر سے مین کہتا ہون اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین ابی ہریرہ سے اور ابن عدی و طبرانی نے عائشہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے مگر اسنے بدلی کان خبر سے یہ کہا ہی کہ عالم علم سے پس حدیث ضعیف ہی موضوع نہین ہے **حدیث** رحمت کرو عزیز قوم پر جو ذلیل ہو جائی اور غنی قوم پر جو محتاج ہو جائی اور عالم پر جسکے ساتہہ لڑکے کہیلین — مین کہتا ہون حدیث جولاہی اور موچی اور سنیارے اور کسی مباح صنعت کی سب آنحضرت پر کذب ہی اسلئے کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مباح صنعت کی مذمت نہین کرتے مین کہتا ہون کبہی مذمت کی جاتی ہی اسلئے کہ اسمین امور محرم اور مکروہہ ہوتے ہین تا کہ اُنسے پرہیز کیجائی جیسا کہ مین نے شرح عین العلم مین بیان کیا ہے — کہا اوسنے اوسے قسم سے ہی یہ **حدیث** جو شخص دنیا کو حالت مستی مین چہوڑی قبر مین اسی حالت سی داخل ہوگا اور مستی کی حالت مین اوٹہایا جائیگا اور اوسی حالت مین اسکیلئے آگ کا حکم پہاڑ کیطرف کیا جائیگا جسکا نام سکران ہی **حدیث** اللہ تعالی کا ایک فرشتہ ہی نام اوسکا عمارہ ہے یاقوت کی گہوڑی پر سوار ہو کر جسکا طول دراز نظر کے برابر ہی شہرون مین پہرتا ہی اور بازارون مین کہڑے ہو کر آواز کرتا ہی فلانی فلانی شئی مہنگے کرو اور فلانی فلانی ارزان

(متن)

من حجارة كل يوم فيسعر **فصل** ومنها احاديث ذم الحبشة والسودان كلها كذب كحديث دعوني من السودان انما الاسود لبطنه وفرجه وحديث الزنجي اذا شبع زنى واذا جاع سرق قلت رواه ابن عدي بسند ضعيف عن عائشة وزاد فيه وان فيهم لسماحة ونجدة كما في الجامع الصغير وحديث اياكم والزنجي فانه خلق مشوه وحديث انه راى طعاما فقال لمن هذا قال العباس للحبشة اطعمهم قال لا تفعل ان جاعوا سرقوا وان شبعوا زنوا **فصل** ومنها احاديث ذم الترك واحاديث ذم الخصيان واحاديث ذم المماليك كحديث لو علم الله في الخصيان خيرا لاخرج من اصلابهم ذرية يعبدون الله قلت وقد تقدم وحديث شر المال في اخر الزمان المماليك قلت رواه ابو يعلى بسند لا باس به عن ابن عمر كما في الجامع الصغير واما حديث تركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة فرواه ابو داود والحاكم في مستدركه عن ابن عمرو وكذا حديث اتركوا الترك ما تركوكم فان اول من يسلب امتي ملكهم وما خولهم الله بنو قنطورا رواه الطبراني عن ابن مسعود كذا في الجامع الصغير وقنطورا جارية ابراهيم الخليل ولدت له اولادا منهم الترك والصين كذا في النهاية **فصل** ومنها ما يقترن بالحديث من القرائن التي يعلم بها انه باطل مثل حديث وضع الجزية عن اهل خيبر

(ترجمہ)

اور بہاؤ بنا تا ہے **فصل** بعض انمین سے حدیثین مذمت حبشہ اور سودان کی ہین سب کذب ہین **حدیث** میرے آگے سے سوڈان کا ذکر نہ کرو اسلئے کہ سیاہی پیٹ اور فرج کے لئے ہوتی ہی **حدیث** زنگی کا جب پیٹ بہر جائے زنا کرتا ہے اور جب بہوکہا ہی چوری کرتا ہی میں کہتا ہون ابن عدی نے سند ضعیف سے عائشہ سے روایت کی ہے اور یہ زیادتی بیان کی ہے کہ انمین جوانمردی اور دلیری ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے **حدیث** بچو تم زنگیوں سے اسلئے کہ انکی پیدایش قبیح ہے **حدیث** آنحضرت نے طعام دیکھا فرمایا کسکا ہے کہا عباس نے میں حبشیونکو دیتا ہوں فرمایا نہ دے جب بہوکے ہوتے ہیں چوری کرتے ہیں اور جب سیر ہوتے ہین زنا کرتے ہیں **فصل** بعض انمین ترک اور خصیون اور غلامون کے مذمت مین ہیں **حدیث** اگر اللہ تعالی خصیون مین نیکی جانتا تو اونکی پیٹہون سے اولاد پیدا کرتا جو اوسکی عبادت کرتے میں کہتا ہون اسکا حال پیچہے گذر چکا ہے **حدیث** برا مال آخر زمانہ مین غلام ہین مین کہتا ہون ابو یعلی نے سند لاباس سے ابن عمر سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر مین ہے لیکن یہ حدیث چہوڑو حبشہ کو جبتک وہ تمکو چہوڑین اسلئے کہ کعبہ کا خزانہ کوئی نہین نکالیگا مگر حبشیون سے ذو سویقتین اسکو ابو داؤد اور حاکم نے مستدرک مین ابن عمر سے روایت کیا ہی اور اسیطرح ہے یہ حدیث کہ چہوڑو ترکون کو جبتک تمکو ترک کرین اسلئے کہ انکا بادشاہ پہلے میری امت کو دور کریگا اور اللہ تعالی نے بنو قنطورا کا مالک نہین کیا یہ طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہی ایسا ہی جامع صغیر مین ہے اور قنطورا ابراہیم خلیل اللہ کی لونڈی کا نام ہے اس سے اولاد پیدا ہوئی جو ترک اور چین مین بستی ہین **فصل** بعض انمین سے حدیث کی ساتھ ایسے قرینے ملجائین جنسے معلوم ہو جائے کہ یہ باطل ہے مثل اس حدیث کی اہل خیبر سے جزیہ اتارا گیا + +

فهذا كذب من عدة وجوه احدها ان فيه
شهادة سعد بن معاذ وسعد قد توفي قبل
ذلك في غزوة الخندق وثانيها ان فيه وكتب
معاوية بن ابي سفيان هكذا ومعاوية انما
اسلم زمن الفتح وكان من الطلقاء وثالثها
ان الجزية لم تكن نزلت حينئذ ولا يعرفها
الصحابة ولا العرب وانما انزلت بعد عام تبوك
وحينئذ وضعها النبي عليه السلام على نصارى
نجران ويهود اليمن ولم يؤخذ من يهود المدينة
لانهم وادعوه قبل نزولها ثم قتل من قتل
منهم واجلى بقيتهم الى خيبر والى الشام وصالح
عليه السلام اهل خيبر قبل فرض الجزية فلما
نزلت آية الجزية استقر الامر على ما كان عليه و
ابتدأ ضربها على من لم يتقدم له معه عليه
السلام صلح فمن ههنا وقعت الشبهة في اهل
خيبر ورابعها ان فيه انه وضع عنهم الكلف و
السخر ولم يكن في زمانه عليه السلام لا كلف ولا
سخر ولا مكوس خامسها انه لم يجعل لهم عهدا
لازما بل قال نقركم ما شئنا فكيف يضع عنهم
الجزية التي يصير لاهل الذمة بها عهد لازم
مؤبد ثم لا يثبت لهم امانا لازما مؤبدا سادسها
ان مثل هذا مما يتوفر الهمم والدواعي على نقله
فكيف يكون قد وقع ولا يكون علمه عند حملة
السنة من الصحابة والتابعين وائمة الحديث و
ينفرد بعلمه ونقله اليهود سابعها ان اهل خيبر

یہ کاذب ہی کئی وجہ سے ایک انمیں یہ ہی اسمین شہادت سعد بن معاذ
کی ہے اور سعد پہلے اس سے جنگ خندق مین فوت ہوگئے دوسری یہ ہی
اسمین ہے کہ معاویہ ابن سفیان نی اسطرح لکھا۔ حالانکہ معاویہ بعد زمانہ
فتح مکہ کی اسلام لایا ہی اور طلقا سے تہا تیسری یہ ہی کہ جزیہ اسوقت
اترا ہی نہیں تھا اسکو صحابہ اور عرب نہیں جانتے تھے یہ بعد سال
تبوک کی نازل ہوا ہے اور اوسوقت آنحضرت نے نصارے
نجران اور یہود یمن پر مقرر کیا اور مدینہ کے یہودیوں سے
نہ لیا اسلیئے کہ انہون نے پہلے نزول کے اسکو چہوڑ دیا تہا
پہر مقتول ہوا جو ہوا اور باقیون کو خیبر اور شام کیطرف جلاوطن
کردیا اور آنحضرت نی اہل خیبر سے قبل فرض ہونی جزیہ کے
صلح کی پہر جب آیۃ جزیہ کی نازل ہوئی ٹھہر گیا امر جسپر اب
ہے اور پہلے جزیہ اسپر لگایا گیا جو آنحضرت کی پاس صلح
کے لئے نہ آیا اسی جگہہ سے اہل خیبر کے حق مین شبہہ
واقع ہوا ہے چوتھی وجہ یہ ہے اسمین ہے کہ ان سے
تکلیف اور فرمانبرداری رکہی گئی تھی اور آنحضرت کے
زمانہ مین تکلیف اور فرمانبرداری اور نگمون ساری نہ تھے
پانچوین وجہ یہ ہے کہ انکے ساتھ کوئی اقرار لازم نہ کیا گیا
تہا بلکہ یہ تہا جبتک چاہین ہم تمکو رکھین پس کسطرح
اونسے جزیہ دور ہوسکتا ہے جس سے اہل جزیہ کی ساتھ
ہمیشہ کا عہد ہو جاتا ہے چھٹی وجہ یہ ہی ایسی خبر کے بہت
ناقل ہوتے ہین کس طرح ممکن ہے کہ یہ خبر واقع
ہوئی ہو اور کوئی صحابہ اور تابعین اور امامان
حدیث سے نہ جانتا ہو اسکی ناقل اور عالم فقط یہود
ہے نکلیں ۔ ساتوین وجہ یہ ہے کہ اہل خیبر نے

+ + + + + + + + + + + + + +

لم يتقدم لهم من الاحسان ما يوجب ومنع الجزية
فانهم حاربوا الله ورسوله وقاتلوه وقتلوا
اصحابه وسلوا السيوف في وجوههم وسموا النبي عليه
السلام وآووا اعداءه المحاربين له المحرضين
على قتاله فمن اين يقع هذا الاعتناء بهم في اسقاط
هذا الفرض جعله الله عقوبة لمن لم يدن منهم
بدين الاسلام ثامنها ان النبي عليه السلام لم
يسقطها عن الابعدين عنه مع عدم معاداتهم
له كاهل اليمن واهل نجران فكيف يضع عن
الخيبريين الادنين مع شدة معاداتهم له وكفرهم
وعنادهم ومن المعلوم انه كلما اشتد كفر
الطائفة وتغلظت عداوتهم كانوا احق بالعقوبة
لا باسقاط الجزية تاسعها انه عليه السلام لو
اسقط عنهم الجزية كما ذكروا لكانوا من احسن الكفار
حالا ولم يحسن بعد ذلك ان يشترط لهم اخراجهم
من ارضهم وبلادهم متى شاء فانه اهل الذمة
الذين يقرون بالجزية لا يجوز اخراجهم من
ارضهم وديارهم ما داموا ملتزمين لاحكام
الذمة فكيف اذا روعي جانبهم باسقاط الجزية
واعفوا من الصغار الذي يلحقهم باداءها
فاي صغار بعد ذلك اعظم من نفيهم من
بلادهم وتشتتهم في ارض الغربة فكيف يجمع
هذا وهذا عاشرها ان هذا لو كان حقا
لما اجتمع الصحابة والتابعون والفقهاء كلهم
على خلافهم وليس في الصحابة رجل واحد

کوئی ایسا احسان آنحضرت سے نہین کیا کہ جس سے جزیہ کے
مستحق ہو جائین بلکہ انہون نے اللہ اور رسول سے جنگ کیا اور
آنحضرت اور اونکے صحابہ سے مقاتلہ کیا اور تلوارین کھینچین اور آنحضرت
کو زہر دیا اور آنحضرت کے دشمنون کو جو لوگون کو جنگ پر انگیختہ کرتی تھے
جگہہ دی پس کسطرح اونکی ساتھ یہ بی پرواہی ہوسکتی ہے اور اُن سے
فرض اونسے ساقط ہوسکتا ہے اللہ تعالے نے اُنپر یہ عذاب ڈالا
ہے کہ انسے کوئی مسلمان نہین ہوا آٹھوین وجہ یہ ہے کہ آنحضرت نے
جزیہ دور رہنے والون سے ساقط نہین کیا باوجودیکہ ان سے دشمنی
تھی مثل اہل یمن اور اہل نجران کی تو خیبر والون سے باوجودیکہ قریب
ہین اور دشمنی اور کفر اور عداوت مین زیادہ ہین کیونکر ساقط
ہوگا اور ظاہر ہے کہ جس گروہ مین کفر اور عداوت زیادہ ہوتی
ہے وہ سخت عذاب کے لائق ہوتا ہے نہ لائق جزیہ کی ساقط کرنے
کی۔ نوین وجہ یہ ہے اگر آنحضرت انسے جزیہ ساقط کرتے جیساکہ یہ لوگ
ذکر کرتے ہین تو اور کافرون سے اچھا حال ہوتا اور اونسے یہ شرط کرنی
لائق نہ تھی کہ جب ہم چاہینگے تم کو زمین اور شہر سے نکالدینگے
اسلیے کہ وہ ذمی ہوگئے جب اقرار جزیہ کا کرلیا پس جبتک احکام
ذمہ کو مانتے رہینگے انکا گھرون اور زمین سے خارج کرنا جائز نہین ہوگا
چہ جائیکہ جب انکی جزیہ ترک کرنے سے رعایت کی گئی اور ذلت سے جو
وقت ادار جزیہ کی لائق ہوتی ہے معاف کی گئی۔ پس کون سے
ذلت اس سے زیادہ ہے جب انکو گھرون سے باہر کردیا اور غیر زمین
مین پراگندہ کیے گئے پھر کیونکر ایسی ایسی باتین جمع ہونگی
دسوین وجہ یہ ہے اگر یہ حق ہوتا تو صحابہ اور تابعی
اور فقہا سب کے سب اسکی خلاف پر کیون جمع ہوتے
حال آنکہ کوئی آدمی صحابیون مین ایسا نہین

+ + + + + + + + + + + + + +

قال لا يجب الجزية على الخيابرة ولا في التابعين ولا في الفقهاء بل قالوا اهل خيبر وغيرهم في الجزية سواء وقد صرحوا بان هذا الكتاب كذب مكذوب كالشيخ ابي حامد والقاضي ابي الطيب و القاضي ابي يعلي وغيرهم وذكر الخطيب البغدادي هذا الكتاب وبين انه كذب من عدة وجوه (**فصل**) وذكر جوامع وضوابط كلية في هذا الباب فمنها احاديث الحمام بالتخفيف لا يصح منها شئ كحديث كان يعجبه النظر الى الحمام وحديث كان يعجب النظر الى الخضرة والاترج والحمام الاحمر قلت اخرج الطبراني وابن السني وابو نعيم عن علي وابو نعيم عن عائشة انه عليه السلام كان يعجبه النظر الى الاترج وكان يعجبه النظر الى الحمام الاحمر وروى ابن السني وابو نعيم عن ابن عباس كان يعجبه النظر الى الخضرة والماء الجاري كذا في الجامع الصغير وحديث شكى رجل الى رسول الله الوحدة فقال له لو اتخذت زوجا من حمام فانسك واصبت عن فراخه وحديث اتخذوا الحمام المقاصيص فانها تلهي الجن عن صبيانكم قلت رواه الشيرازي في الالقاب والخطيب والديلمي عن ابن عباس و ابن عدي عن انس بلفظ اتخذوا هذه الحمام المقاصيص في بيوتكم فانها تلهي الجن عن صبيانكم كذا في الجامع الصغير وقال زكريا ابن يحيى الساجي بلغني ان ابا البختري دخل على الرشيد وهو يطير الحمام فقال هل تحفظ في هذا شيئا فقال حدثني هشام عن ابيه عن عائشة ان النبي عليه السلام كان

جسنی خیبریون پر جزیہ کی وجوب کا انکار کیا ہو اور نہ کوئی تابعیون اور فقیہون مین ہے بلکہ سب نی کہا ہی کہ اہل خیبر وغیرہ جزیہ مین برابر ہین - اور لوگون نے تصریح کی ہے کہ یہہ کتاب کاذب ہی مثل شیخ ابے حامد اور ابی الطیب اور قاضی ابی یعلی وغیرہ اور خطیب بغدادی نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہہ کئی وجہون سی کاذب ہے (**فصل**) اس باب کے قواعد کلیہ کی بیان مین بعض اون سے یہہ ہی کہ کبوتر کے باب مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی مثل اس حدیث کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبوتر کا دیکہنا بہت پسند آتا تہا آنحضرت سبزی اور ترنج اور کبوتر سرخ کا دیکہنا دوست رکہتے تہے مین کہتا ہون طبرانے اور ابن السنی اور ابو نعیم طب مین ابی کبشہ سے اور ابن السنی اور ابو نعیم نے علی سے اور ابو نعیم نے عائیشہ سی روایت کی ہے کہ آنحضرت ؐ کو ترنج کا اور کبوتر سرخ کا دیکہنا بہت پسند آتا تہا - اور ابن السنی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت سبزی اور پانی جاری کا دیکہنا بہت پسند کرتے تہے ایسا جامع الصغیر مین ہی حدیث ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا کہ مین اکیلا ہون فرمایا ایک جوڑا کبوتر ونکا لیئو جب وہ الفت کرینگے انسے بچے پیدا ہو جاینگے حدیث کبوترونکو رکہو اسلیئے کہ یہہ تمہاری لڑکونسے جنونکو کہیل مین ڈالتی ہین مین کہتا ہون یہہ شیرازی نی القاب مین اور خطیب اور دیلمی نے ابن عباس سے اور ابن عدی نے انس سے ان الفاظ سی روایت کی ہی ان کبوترونکو گہرون مین رکہو اسلیئے کہ یہہ جنونکو تمہاری لڑکون سے کہیل مین ڈالتی ہین ایسا ہی جامع الصغیر مین ہی اور کہا زکریا بن یحیی الساجی نے مجہی پونچا ہی کہ ابا البختری رشید کی داخل ہوا اور وہ کبوتر اڑا رہا تہا کہا کیا تو اسمین کوئی حدیث یاد رکہتا ہی کہا میری پاس ہشام نی اپنی باپ سے اوس نے عائشہ سے حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

يطير الحمام فقال الرشيد اخرج عني ثم قال لولا
انه من قريش لعزلته يعني من القضاء قلت
هذا عذر بارد فانه اذا ثبت عنده كذبه سيما
على رسول الله عليه السلام سقط عدالة واستحق العزل
قال وهو الذي دخل المهدي فوجده يلعب بالحمام
فروى له حديث لا سبق الا في خف او نصل او حافر
او جناح فلما خرج قال اشهد ان قفاك قفا كذاب
ثم امر بذبح الحمام وقال السبب كذب هذا على رسول
الله عليه السلام قال وارفع شئ جاء فيها حديث انه
رأى رجلا يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطانة
قلت هذا ليس بموضوع كما قال الحافظ العسقلاني
بل يرتقي الى الحسن وله شواهد (**فصل**)
ومنها احاديث اتخاذ الدجاج ليس فيها حديث
صحيح كحديث الدجاج غنم فقراء امتي و
حديث امر الفقراء باتخاذ الدجاج والاغنياء
باتخاذ الغنم قلت روى ابن ماجة من حديث
ابي هريرة ان النبي عليه السلام امر الاغنياء
باتخاذ الغنم وامر الفقراء باتخاذ الدجاج وقال
عند اتخاذ الاغنياء الدجاج ياذن الله بهلاك
القرى قال الدميري وفي اسناده علي بن
عروة الدمشقي قال ابن حبان كان يضع
الحديث اقول والظاهر ان الحديث ضعيف
لا موضوع وقد شرحت معناه في بهجة
الانسان في مهجة الحيوان (**فصل**) ومنها
احاديث ذم الاولاد كلها كذب من اولها

کبوتر اڑاتے تھے کہا رشید نے اسجگہہ سے نکل جا پھر کہا اگر یہہ قریش
سے نہ ہوتا تو مین اسکو قضا سے معزول کر دیتا مین کہتا ہون یہہ عذر
بارد ہے اسلیئے کہ جب کذب اسکا ثابت ہو گیا خصوصا آنحضرت
پر عدالت اسکی ساقط ہو گئی اور معزولی کا مستحق ہو گیا کہا یہہ وہ
ہی جو مہدی پر داخل ہوا اور وہ کبوترون سے کھیلتا تھا
اسکو یہہ حدیث سنائی نہین جائز مسابقت مگر اونٹ اور تیر اور
گھوڑے اور چوپائی مین جب وہ نکلا کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تیرا
پیچھا کذاب کا ہی پھر کبوترونکے ذبح کا حکم دیا اور کہا اسی سبب سے آنحضرت
پر کذب بولا ہی اور مرفوع تر حدیث اس باب مین یہہ مروی ہی کہ آنحضرت
نے ایک آدمی کو کبوتر کے پیچھے جاتی دیکھا فرمایا شیطان ہے پیچھے شیطان
لگا ہوا ہی مین کہتا ہون یہہ موضوع نہین ہے جیسا کہ حافظ عسقلانی نے
کہا ہے بلکہ حسن کے مرتبہ کو پہنچتی ہے اور اسکی شواہد ہین (**فصل**)
بعض اونسے مرغی رکہنے کے حدیثین ہین انمین کوئی حدیث صحیح نہین
جیسے مرغیان امت کے فقیرون کے بکریان ہین اور حدیث مین فقیرون کو
مرغیون کے رکہنے کا حکم دیتا ہون اور غنیونکو بکریون کے رکہنے کا مین کہتا
ہون ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہی کہ نبی علیہ السلام نے غنیونکو
بکریون کے رکھنے کا حکم دیا ہی اور فقیرون کو مرغیونکی رکہنے کا اور
فرمایا غنیونکی بکران رکہنے سے اللہ تعالی گائون کے ہلاک کرنیکا
حکم دیتا ہی۔ کہا دمیری نے اوس کے سند مین علی بن عروہ
دمشقی ہے کہا ابن حبان نے یہہ حدیثین بنایا کرتا تھا
مین کہتا ہون ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہی
موضوع نہین اور مین نے اوس کے معنے بہجۃ الانسان
نے فی مہجۃ الحیوان مین بیان کیئے ہین (**فصل**)
بعض اون سے اولاد کے مذمت کے حدیثین
اول سے آخر تک سب کی سب کذب ہین

الی اخرہا الحدیث لو یربی احدکم بعد الستین
ومائة جرو کلب خیر له من ان یربی ولدا و
حدیث اذا کان الولد غیظا والمطر قیظا و
حدیث لایولد بعد ستمائة مولود ولله فیه
حاجة (**فصل**) ومنها احادیث التواریخ
المستقبلة وقد تقدمت الاشارة الیها وهو
کل حدیث فیه اذا کانت سنة کذا وکذا احل
کذا وکذا الحدیث یکون فی رمضان هدة
توقظ النائم وتقعد القائم وتخرج العواتق
من خدورها وفی شوال مهمهة وفی ذی القعدة
تمیز القبائل بعضها من بعض وفی ذی الحجة
تراق الدماء وحدیث یکون صوت فی رمضان
اذا کانت لیلة النصف منه لیلة الجمعة یصعق
له سبعون الفا ویصم سبعون الفا قلت رواه
ابو نعیم عن شهر بن حوشب مرسلا انه
علیه السلام قال یکون فی رمضان صوت
وفی شوال ثم مهمة وذی القعدة تتحارب
القبائل وفی ذی الحجة ینتهب الحاج وفی المحرم
ینادی مناد من السماء الا ان صفوة الله من
خلقه فلان یعنی المهدی فاسمعوا له واطیعوا و
رواه الحاکم وغیره عن عمرو بن شعیب عن
ابیه عن جده مرفوعا فی ذی القعدة تجاذب
القبائل وعامئذ ینهب الحاج فیکون ملحمة بمنی
حتی یهرب صاحبهم فیبایع بین الرکن والمقام
وهو کاره یبایعه مثل عدة اهل بدر یرضی عنه

حدیث اکیسو ساٹھہ سال کے بعد تم مین سے ہر ایک کے لیے اولاد
پالنے سے کتی کا بچہ پالنا بہتر ہے **حدیث** جب اولاد غصہ والی ہو
اور بارش سے نا امید ہے **حدیث** چہہ سو برس کے بعد کوئی لڑکا
پیدا نہین ہوگا جو اللہ تعالے کو اوس کی حاجت ہو (**فصل**)
بعض اون سے وہ حدیثین ہین جنہین تاریخ آیندہ کا ذکر ہو
کچھہ حال اونکا پیچھے گذر چکا ہے وہ ایسی حدیث ہی جسمین ذکر ہو
کہ جب فلان سال ہوگا تو اسمین یہہ ہوگا **حدیث** رمضان
مین ایک آواز ہوتا ہے سوئی ہوئی کو جگاتا ہے اور کھڑی
ہوئی کو بٹھلاتا ہے اور کوارینکو پردی سی نکالتا ہے اور شوال
مین جنگل اور ذیقعدہ مین قبیلہ ایک دوسرے سے متمیز ہوجاتی
ہین اور ذی حج مین خون بہتے ہین **حدیث** جب رمضان کے
نصف مین جمعہ کی رات ہوتا اوسمین آواز ہوتا ہی ستر ہزار اوسمین
بیہوش ہوجائینگے اور ستر ہزار آپسمین مجاینگے مین کہتا ہون
ابو نعیم نے شہر بن حوشب سے مرسل روایت کی ہے کہ آنحضرت
نے فرمایا ہے رمضان مین آواز ہوگا اور شوال مین جنگل اور
ذیقعدہ مین قبیلہ آپسمین جنگ کرینگے اور ذی حج مین حاجی لوٹے
جائینگے اور محرم مین آوازہ دینے والا آوازہ دیگا
خبردار برگزیدہ آدمی اللہ تعالے کے نزدیک فلان ہے یعنی
مہدی اوس کے بات سنو اور اوس کے اطاعت
کرو۔ یہہ حاکم وغیرہ نے عمرو بن شعیب سے اور انہون نے
باپ سے اوس دادا سے مرفوع روایت کی ہے اور
ذیقعدہ مین قبیلے کھینچے جائینگے اور اسے سال
حاجی لوٹے جائینگے اور جنگ ہوگا تاکہ مالک انکا
بھاگ جائیگا پہر بیعت اوس کے رکن اور مقام کے درمیان
ہوگی حالانکہ وہ بیعت کو مکروہ جانیگا مثل تعداد اہل بدر کی راضی ہوئی اوسی مہدی سے

ساکن السماء وساکن الارض یعنی المہدی وحدیث
عند راس مائة یبعث اللہ ریحا باردة یقبض اللہ
فیہا روح کل مؤمن وحدیث اذا کانت سنة
ثلاثین ومائة کان الغرباء قرآن فی جوف ظالم
ومصحف فی بیت قوم لا یقرؤن فیہ ورجل
صالح بین قوم سوء وحدیث اذا کانت سنة
خمس وثلاثین ومائة خرجت شیاطین
حبسہم سلیمان بن داؤد فی جزائر البحر فذہب
منہم تسعة اعشارہم الی العراق یجادلونہم
بالقرآن وعشر بالشام وحدیث اذا کانت
سنة خمسین ومائة فخیر اولادکم البنات وحدیث
اذا کانت سنة ستین ومائة کان کذا وکذا
وحدیث اصحابی اہل ایمان وعمل الی الاربعین
واہل بر وتقوی الی الثمانین واہل تواصل و
تراحم الی العشرین ومائة واہل تدابر وتقاطع
الی الستین ومائة ثم الہرج الہرج وحدیث الآیات
بعد المائتین وحدیث اذا اتت علی امتی ثلاثمائة
وستون سنة فقد حلت لہم العزبة والترہب
علی رؤس الجبال (**فصل**) ومنہا الاکتحال
یوم عاشوراء والتزین والتوسعة والصلوة فیہ
وغیر ذلک من فضائلہ لا یصح منہا شیٔ ولا
حدیث واحد غیر احادیث صیامہ وماعداہا
فباطل وامثل ما فیہا حدیث من وسع علی
عیالہ یوم عاشوراء وسع اللہ علیہ سائر سنتہ
قال الامام احمد لا یصح ہذا الحدیث فانہ لا یلتزم

آسمان اور زمین کے رہنے والے **حدیث** سو سال کے
سر پر اللہ تعالی سرد ہوا بھیجیگا اسمین ہر مومن کا روح قبض کرلیگا
حدیث جب ایکسو تیس سال گذرینگے تو غریب قرآن کے مانند
پیٹ ظالم مین ہونگے اور قرآن کیطرح اوس قوم کی گھر مین جو اسکو نہین
پڑہتے اور مرد صالح کی طرح جو برے قوم مین ہو **حدیث** جب سن
ایکسو پینتیس ہوگا تو وہ شیطان نکلین گے جنکو سلیمان بن داؤد
علیہ السلام نے جزائر بحر مین قید کیا ہے تو نو حصہ عراق کیطرف
جاکر قرآن کے ساتھ اون سے جنگ کرین گے اور ایک حصہ
شام کی طرف جائیگا **حدیث** جب سن ایک سو پچاس
ہوگا تو بہتر اولاد تمہاری اسوقت لڑکیاں ہین **حدیث**
جب سن ایکسو ساٹھ ہوگا تو یہ یہ ہوگا **حدیث** میرے
اصحاب چالیس سن تک ایمان والے اور عمل والے ہین اور
اسی سن تک صاحب بر اور تقوی کے ہین اور ایک سو بیس
تک صاحب تواصل اور تراحم کے ہین (یعنے آپسمین وصل
اور رحم کرین گے) اور ایک سو ساٹھ تک صاحب تدابر و
تقاطع کے ہین (یعنے آپسمین قطع کرینگے) بعد اس کے جنگ
ہے **حدیث** آفات دو سو برس کے بعد ہین **حدیث** جب میرے
امت پر تین سو ساٹھ سال گذرینگے تو انکو مسافری اور پہاڑون
پر اکیلے رہنا حلال ہوگا (**فصل**) انمین عاشورا کے دن
سرمہ لگانا اور زینت کرنے اور فراخی کرنے اور اسمین
نماز پڑہنے وغیرہ اونمین کوئی شئے صحیح نہین ہے اور کوئی
حدیث صحیح نہین سوائے روزے کی حدیثونکی اور ما سوائے
ان کے سب باطل ہین اور اچھی تر اون سے یہہ روایت
ہے جو شخص دسوین محرم کو اپنے عیال پر فراخی کریگا اوسپر اللہ تعالی تمام برس
فراخی کریگا۔ کہا امام احمد نے یہہ حدیث صحیح نہین ہے مین کہتا ہون عدم صحت سے ثبوت نفی

من عدم صحته ثبوت وضعه وغايته انه
ضعيف فقد رواه الطبراني في الاوسط و
البيهقي عن ابي سعيد كما في الجامع الصغير
وفيه ايضا من اكتحل بالاثمد يوم عاشوراء
لم ترمد ابدا رواه البيهقي عن ابن عباس
انتهى قال واما احاديث الاكتحال والادهان
والطيب فمن وضع الكذابين وقابلهم آخرون
فاتخذوه يوم تألم وحزن والطائفتان مبتدعتان
خارجتان عن السنة واهل السنة يفعلون
ما امر به النبي عليه السلام في الصوم ويجتنبون
ما امر به الشيطان من البدع قلت فينبغي لمن يكتحل
في يوم عاشوراء ان يكون تبعا للحديث لا اظهار
اللفرح والحزن كما هو طريق الخوارج المضادة
للروافض وقد اشتهر عن الروافض في بلاد
العجم من خراسان وعراق بل في بلاد ما وراء
النهر منكرات عظيمة من لبس السواد والدق
في البلاد وجرح رؤسهم وابدانهم بانواع
من الجراحة ويدعون انهم محبوا اهل البيت
وهم بريؤن منهم (**فصل**) ومنها ذكر
فضائل السور وثواب من قرأ سورة كذا فله اجر
كذا من اول القرآن الى اخره كما يذكره الثعلبي
والواحدي في اول كل سورة والزمخشري في اخرها
وكذا اتبعه البيضاوي وابو السعود المفتي قال
عبد الله بن المبارك اظن الزنادقة وضعوها
انتهى قد اعترف بوضعها وقال قصدت ان اشغل

غایت یہہ ہی کہ ضعیف ہوگی طبرانی نے اوسط مین اور
بیہقی نے ابو سعید سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر مین
ہے - اور یہی اوسے مین ہے جو شخص عاشورہ کے دن سرمہ لگاوے
تو اوس کے آنکھین ہمیشہ بیمار نہین ہوتین - یہہ بیہقی نے
ابن عباس سے روایت کی ہے انتہے کہا اوس نے حدیثین
سرمہ اور تیل اور خوشبوئی کے کذابون کے بناوٹ ہاین
اور دوسرون نے اسکا مقابلہ کرکے اوسکو غم اور حزن کا دن
مقرر کرلیا یہہ دونون گروہ بدعتی مین سنت سے خارج
ہین اہل سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو روزون کی بابت
بجالاتے ہین - اور بدعتون سے جو شیطان کا حکم ہے بچتے
ہین مین کہتا ہون اوس شخص کو جو عاشورہ کی دن سرمہ لگاتا ہے
حدیث تابع ہونا چاہیے نظاہر کرنا خوشی اور غم کا جیسا کہ طریق خوارج
اور روافض کا ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہین اور خراسان
اور عراق بلکہ ماوراء النہر کے شہرون مین ہے رافضیون کے
بہت برے کام مشہور ہین جیسے کپڑے اور دیوارین کو سیاہ کرنا
اور سر اور بدن پر قسم قسم کے زخم لگانے اور دعوے کرتے ہین
کہ ہم اہل بیت کی محب ہین حالانکہ وہ اسے بُرے ہین -
(**فصل**) بعض اون سے سورتون کے فضیلت کا
ذکر اور بیان ثواب اس شخص کا جو فلانے فلانی سورت پڑھے
اول قرآن سے لیکر آخر تک جیسا کہ ثعلبی اور واحدی ہر سورت
کے اول مین بیان کرتے ہین اور زمخشری آخر مین
اور ایسا ہی بیضاوی اور مفتی ابو السعود اس کا تابع ہوئے
ہین - کہا عبد اللہ بن مبارک نے مین ظن کرتا ہون شاید یہہ
زندیقون کے بناوٹ ہے انتہی اور اونکی وضع کا یقین کرلیا ہے اور کہا
میرا قصد یہہ ہی کہ آدمی قرآن کا شغل رکھین

الناس بالقران عن غيره وقال بعض
جهلاء الوضاعين في هذا النوع نحن نكذب
لرسول الله عليه السلام ولا نكذب عليه ولم
يعلم هذا الجاهل انه من قال عليه ما لم يقل
فقد كذب عليه واستحق الوعيد الشديد
(فصل) ومما وضعه جهلة المنتسبين
الى السنة في فضل الصديق حديث ان الله
يتجلى للناس عامة يوم القيمة ولابي بكر خاصة
وحديث ما صب الله في صدري شيئا الا صببته
في صدر ابي بكر وحديث كان اذا اشتاق الى الجنة
قبل شيبة ابي بكر وحديث انا وابو بكر كفرسي
رهان وحديث ان الله لما اختار الارواح
اختار روح ابي بكر وحديث عمر كان رسول الله
عليه السلام وابو بكر يتحدثان وكنت كالزنجي
بينهما وحديث لو حدثتكم بفضائل عمر
عمر نوح في قومه ما فنيت وان عمر حسنة
من حسنات ابي بكر وحديث ما سبقكم ابو بكر
بكثرة صوم ولا صلوة وانما سبقكم بشيء وقر في
صدره وهذا من كلام ابي بكر بن عياش فانه
وقد سبق بلفظ ما فضلهم والكلام عليه
قال واما وضعه الرافضة في فضائل علي فاكثر
من ان يعد قال الحافظ ابو يعلى قال الخليلي
في كتاب الارشاد وضعت الرافضة في فضائل
علي واهل البيت نحو ثلاثمائة الف حديث ولا
يستبعد هذا فانك لو تتبعت ما عندهم

اور بعض جہال وضاعون نے کہا ہے۔ ہم حضرت کی نفع
کے لیے جھوٹھ بولتے ہین نہ ضرر کے لیئے۔ اور اس جاہل
نے یہہ نہین معلوم کیا کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
جھوٹھہ بولے خواہ کسی غرض سے بولی وہ مستحق سخت عذاب
کا ہوتا ہے (فصل) بعض اون سے جاہلون نے رجو
سنت کی طرف منسوب ہین) حضرت ابوبکر صدیق کی فضیلت
مین حدیثین بنائی ہین **حدیث** اللہ تعالے آدمیون کی
لیئے عموماً ظاہر ہوگا اور ابوبکر کے لیئے خصوصاً **حدیث**
جو شئے اللہ تعالی نے میرے دلمین ڈالی ہے مین نے وہ ابوبکر
کے دلمین ڈالدی ہے **حدیث** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب جنت کی مشتاق ہوتی ابوبکر کے داڑھی پر بوسہ دیتے **حدیث**
میری اور ابوبکر کے مثال دو گھوڑے مرمون کی ہے **حدیث**
اللہ تعالی نے جب روحون کو پسند کیا تو ابوبکر کا روح پسند کیا **حدیث**
حضرت عمر کا قول ہے جب رسول اللہ اور ابوبکر آپسمین باتین کرتی تھی
مین زنگی کی طرح ان دونون مین ہوتا تھا **حدیث** اگر مین
عمر کی فضیلیں نوح ع کی عمر کی برابر بیان کرتا ہون تو تمام نہ ہونگی اور
عمر ابوبکر کی نیکیون سے ایک نیکی ہے **حدیث** ابوبکر تمپر بہت نماز
روزونسے سبقت نہین لیگیا لیکن اوس شئے سے جو اوس کے دلمین
ثابت ہوئی ہے۔ یہہ کلام ابوبکر بن عیاش کے ہے مین کہتا ہون
کلام اوسپر (ما فضلکم) مین گذر چکی ہے کہا اوس نے لیکن علی کے
فضائل جو رافضیون نے بنائی ہین شمار سے اکثر ہین کہا حافظ
ابویعلی نے کہا خلیلی نے کتاب الارشاد مین رافضیون
نے علی اور اہل بیت کی فضیلت مین تین لاکھ حدیث بنائی
ہے۔ اور یہہ بعید نہین ہے اگر تو اون کے کتابون
کے تتبع کرے۔ + + + + ۱۰

من ذلك وجدت الامر كما قال ومن ذلك ما وضع
بعض جهلة اهل السنة فى فضائل معاوية قال
اسحق بن راهوية لا يصح فى فضل معاوية بن
ابى سفيان عن النبى عليه السلام شئ ومن
ذلك ما وضعه الكذابون فى مناقب ابى حنيفة
والشافعى على التنصيص على اسميهما وكذا
ما وضعه الكذابون ايضا فى ذمهما ومن ذلك
الاحاديث فى ذم معاوية وذم عمرو بن العاص
وذم بنى امية ومدح المنصور والسفاح وكذا
ذم يزيد والوليد ومروان بن الحكم وكذا كل
حديث فى بغداد وذمها والبصرة والكوفة
ومرو وقزوين وعسقلان والاسكندرية
ونصيبين وانطاكية فهو كذب وكذا كل حديث
فى تحريم ولد العباس على النار وكل حديث فى
ذكر الخلافة فى ولد العباس وكذا كل حديث فى
مدح اهل خراسان الخارجين مع عبد الله بن
على وولد العباس وكذا احاديث عدد الخلفاء
من اولاد العباس وكذا حديث ان مدينة كذا
وكذا من مدن الجنة او من مدن النار وحديث
ذم ابى موسى من اقبح الكذب وحديث نظر رسول
الله عليه السلام الى معاوية وعمرو بن العاص
وقال اركسهما فى الفتنة ركسا ودعهما الى النار
دعا كذب وكذا كل حديث فيه ان الايمان لا يزيد
ولا ينقص فكذب وقابلهم من وضعها طائفة
اخرى فوضعوا احاديث الايمان يزيد وينقص

تو معلوم کر لیگا کہ امر ایسا ہی ہے جیسا کہ اونسے کہا ہے - اور اسی
قسم سے ہین جو اہل سنت سے بعض جاہلونے معاویہ کی فضیلت
مین بنائی ہین - کہا اسحق بن راہویہ نے معاویہ کی فضیلت مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت ثابت نہین ہے
اور اوسی قسم سے ہین جو بعض کذابون نے ابوحنیفہ اور شافعی کے
نام لیکر اون کے مناقب بنائے ہین اور ایسی ہی ہین جو کذابون
نے اونکی مذمت مین بنائی ہین اور اسے قسم سے ہین معاویہ
اور عمرو بن العاص اور بنی امیہ کی مذمت کی حدیثین
اور منصور اور سفاح کی صفت کی - اور ایسے ہی ہے یزید اور
ولید اور مروان بن الحکم کی مذمت اور اسی طرح بغداد اور
اوسکی مذمت اور بصرہ اور کوفہ اور مرو اور قزوین اور عسقلان
اور اسکندریہ اور نصیبین اور انطاکیہ کی حدیثین سب جھوٹھی
ہین - اور اسی قسم کی ہین وہ حدیثین جنمین عباس کے
اولاد کی آگ مین جانیکی حرمت کا بیان ہے اور وہ حدیثین
جن مین عباس کے اولاد کی خلافت کا ذکر ہے اور وہ حدیثین
جو اہل خراسان کی مدح مین ان لوگون کے حق مین جو عبد اللہ
بن علی اور عباس کے اولاد کے ساتھہ نکلے ہین وارد ہوئین
اور وہ حدیثین جنمین عباس کے اولاد خلیفونکی تعداد آئی ہے
اور وہ حدیثین جن مین ذکر ہے کہ فلان فلان شہر جنت کی
شہرون سے ہے یا دوزخ کے شہرون سے - یہہ سب جھوٹھی ہین حدیث
ابو موسی کی مذمت یہ بڑا کذب ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے معاویہ و عمرو بن العاص کو دیکھا اور کہا ان دونون کو فتنہ مین اونٹا کر
اور دونون کو آگ مین ڈال کذب ہے اور اسیطرح وہ حدیثین ذکر کی گئی ہین جنمین
کذب ہے اور دوسرے گروہ نے انکا مقابلہ کر کے حدیثین بنائی ہین کہ ایمان
گھٹتا بڑھتا ہے + + + +

وقال وهذا الكلام صحيح وهو اجماع السلف حكاه
الشافعي وغيره ولكن هذا اللفظ كذب قلت
ومعنى اللفظ الاول ايضا صحيح عند المحققين
في المتأخرين وانما الكلام في ثبوت سندها فيؤيد
الحديث الاول ما رواه احمد وابوداود و
الحاكم والبيهقي عن معاذ بسند صحيح قال
وهذا مثل اجماع الصحابة والتابعين وجميع
اهل السنة على ان القران كلام الله منزل غير
مخلوق وليس هذا اللفظ حديثه عليه السلام

فصل وكل حديث في التنشيف بعد الوضوء فانه
لا يصح وكذا حديث مسح الرقبة في الوضوء باطل قلت وقد
ثبت في حديث وائل انه عليه السلام مسح ظاهر رقبته رواه
الترمذي وبه استحبه علماءنا قال واحاديث الذكر على اعضاء
الوضوء كلها باطلة واقرب ما روي فيها احاديث التسمية
على الوضوء وقد قال الامام احمد لا يثبت في التسمية على الوضوء حديث
انتهى ولكنها احاديث حسان قلت اذا كانت الاحاديث هنا فكيف
يقال انها لا يثبت ثم التسمية على الوضوء لعله اراد بها على اعضاء
والا ففي ابتدائه ثابت اجماعا فانه سنة مؤكدة
عند الجمهور وواجبة عند الامام احمد و
في رواية ابي داؤد لا صلوة لمن لا وضوء له
ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه وفي رواية
ابن ماجة اقتصر على الجملة الثانية ثم اعلم
انه لا يلزم من كون اذكار الوضوء غير ثابتة
عنه عليه السلام ان يكون مكروها او بدعة
بل مع هذا انها مستحبة استحبها العلماء

اور کہا یہہ کلام صحیح ہے اوسپر سلف کا اجماع ہی یہہ حکایت شافعی
وغیرہ نی کی ہی لیکن یہہ الفاظ کذب ہین۔ مین کہتا ہون معنی پہلی
لفظ کی بہی پہلی محققین کے نزدیک صحیح ہین لیکن کلام تو
ثبوت سند مین ہے۔ پہلی حدیث کی موید یہ حدیث ہی جو احمد
اور ابوداؤد اور حاکم اور بیہقی نے معاذ سے ساتہہ سند صحیح
کے روایت کی ہے کہا اوس نے اوسپر اجماع صحابہ اور تابعین
اور جمیع اہل سنت کا ہی کہ کلام اللہ منزل ہی مخلوق نہین ہے
حالانکہ یہہ الفاظ آنحضرت سے ثابت نہین

فصل جس حدیث مین وضو کی اعضاؤنکی پانی خشک کرنیکا ذکر ہی وہ کوئی صحیح نہین ہے
اور اسیطرح وضو مین گردن کے مسح کی حدیث باطل ہی مین کہتا ہون
حدیث وائل کی ثابت ہی کہ آنحضرت نے گردن کے اوپر کیطرف مسح کیا
ہے یہہ ترمذی نے روایت کی ہی اور ہمارے عالمون نے اسکو مستحب قرار
دیا ہی۔ کہا حدیثین ذکر کے اعضاء وضو پر سب کے سب باطل ہین اور
قریب تر انسے حدیث بسم اللہ کی ہی اور کہا امام احمد نے وضو پر بسم اللہ
پڑہنے مین کوئی حدیث ثابت نہین لیکن حدیثین حسن ہین مین کہتا
ہون جب حدیثین حسن ہوئین تو انکو کسطرح کہا جائیگا کہ وہ ثابت نہین
وضو پر بسم اللہ پڑہنے سے اسکا ارادہ شاید اعضاؤن پر پڑہنیکا ہوگا ورنہ
ابتدا مین تو اجماعا ثابت ہی اسلیے کہ جمہور کی نزدیک سنت مؤکدہ ہے
اور امام احمد کے نزدیک واجب ہی اور ابی داؤد مین ہی جسکا وضو
نہ ہوا اسکی نماز نہین ہوتی۔ اور نہین وضو اس شخص کا
جو اس پر بسم اللہ نہ پڑہے۔ اور ابن ماجہ نے
دوسرے جملہ پر ہے اقتصار کیا ہے۔ جاننا
چاہیئے کہ عدم ثبوت ذکر سے اعضاء وضو پر لازم
نہین آتا کہ وہ مکروہ یا بدعت سیئہ ہو۔ بلکہ یہہ
مستحب ہے بڑے بڑے عالمون + +

الاعلام والمشائخ الكرام لمناسبة كل عضو بما يليق فی المقام وقال وحديث التشهد بعد الفراغ من الوضوء وقول المتوضئ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمد عبده ورسوله اللهم اجعلنی من التوابين واجعلنی من المتطهرين وفی حديث آخر رواه تقی بن مخلد فی مسنده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك فهذا الذكر بعده والتسمية قبله هو الذي رواه اهل السنن والمسانيد قلت وقد بينت طرقه فی شرح حصن الحصين

(فصل) وكذا تقديرا اقل الحيض بثلاثة ايام واكثره بعشرة باطل قلت وله طرق متعددة رواه الدارقطنی وابن عدی فی الكامل والعقيلی وابن الجوزی وتعدد الطرق ولو ضعفت يرقی الحديث الی الحسن فالحكم عليه بالوضع لا يستحسن قال وكذلك حديث لا صلوة لمن عليه صلوة قال ابراهيم الحربی سألت احمد بن حنبل عن هذا الحديث فقال لا اعرفه قال الحربی ولا سمعت انا بهذا فی حديث رسول الله قلت ولائمتنا فی وجوب الترتيب بين القضاء والاداء احاديث ثابتة غير ذلك

(فصل) ومن الاحاديث الباطلة حديث من بشرنی بخروج نيسان ضمنت له علی الله الجنة وحديث من اذی ذميا فقد اذانی

اور مشائخون نے ہر اعضاء کی لائق کوئی دعاء دیکھکر اوسکو مستحب قرار دیا ہے اور کہا حدیث تشہد کے وضوء کی فراغت کے بعد اور وضو کرنیوالے کا یہہ قول گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین کوئی لائق عبادت کی مگر اللہ جو اکیلا ہی اسکا کوئی شریک نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندہ اسکا ہی اور رسول اسکا یا اللہ مجھے توبہ کرنیوالون سی کر اور مجھی پاک لوگون سے کر اور دوسری حدیث مین جو تقی بن مخلد نے مسند مین روایت کی ہی پاک ہی تو ای رب ہماری اور تیری صفت کرتے ہین مین گواہی دیتا ہون نہین کوئی لائق عبادت کی مگر تو تجھسی بخشش مانگتا ہون اور تیری طرف رجوع کرتا ہون اس روایت کو یعنی یہہ ذکر کرنا بعد وضوء کی اور بسم اللہ پڑھنی قبل وضوء کی اہل سنن اور مسانید نی ذکر کیا ہی مین کہتا ہون مین نے اوسکی طرق شرح حصن حصین مین کہدئی ہین

(فصل) اقل حیض کے تین دن تک مقرر کرنی اور اکثر کی دس دن تک باطل ہی مین کہتا ہون اوسکی بہت طرق ہین جنکو دارقطنی اور ابن عدی نے کامل مین اور عقیلی اور ابن جوزی نے روایت کیا ہی اور بہت طرق اگرچہ ضعیف ہون حدیث کو حسن کر دیتی ہین پس اوسپر وضع کا حکم کرنا اچھا نہین ہی کہا اوس نے یہہ حدیث ہی نہین نماز ہوتی اوس کے جسکے ذمے کوئی دوسری نماز ہو کہا ابراہیم حربی نے مین نے احمد بن حنبل سی اس حدیث کی نسبت سوال کیا انہنے جواب دیا کہ مین اوسکو نہین جانتا کہا حربی نے مین نے بھی یہہ حدیث کہین نہین سنی۔ اور ہماری اماموں کے پاس قضاء نمازون کے وجوب ترتیب کے لیئے اس کے سوا اور بہت حدیثین ہین

(فصل) یہہ احادیث باطلہ ہین حدیث جو کوئی مجھے نیسان کے نکلنے کی خوشخبری دی مین اوس کے لیے جنت کا ضامن ہون حدیث جس نے ذمی کو ایذا دے اوس نے مجھے ایذا دے

قلت وفی روایة الخطیب عن ابن مسعود من
اذی ذمیا فانا خصمه ومن کنت خصمه فقد
خصمته یوم القیمة قال وحدیث یوم صومکم
یوم نحرکم قلت وقد سبق الکلام علیه وحدیث
للسائل حق وان جاء علی فرس قلت قد تقدم
الکلام علیه مستوفی قال ومن ذلک حدیث
لولا کذب السائل ما افلح من رده قال العقیلی لیس
فی هذا الباب شئ یثبت عن النبی علیه السلام
قلت سبق الکلام علیه ایضا ومن ذلک احادیث
التحذیر من التبرم بحوائج الناس لیس فی هذا
شئ صحیح قال العقیلی قد روی فی هذا الباب
احادیث لیس فیها شئ یثبت وکذلک احادیث
السخی قریب من الله قریب من الناس قریب
من الجنة والبخیل عکسه قال الدارقطنی لا یثبت
فیها حدیث بوجه قلت رواها الترمذی
عن ابی هریرة والبیهقی عن جابر والطبرانی
فی الاوسط عن عائشة کما فی الجامع الصغیر
ومن ذلک حدیث اتخذوا السراری فانهن
مبارکات الارحام قال العقیلی لا یصح فی السراری
عن النبی علیه السلام شئ (فصل)
ومن هذا احادیث مدح العزوبة کلها باطلة
قلت حدیث خیرکم فی المائتین کل خفیف الحاذ الذی
لا اهل له ولا ولد رواه ابو یعلی عن حذیفة مرفوعا
قال السخاوی وفی معناه احادیث کثیرة منها
ما رواه الحارث بن ابی اسامة من حدیث ابن مسعود

ومن طلب الخير من الرحماء ومن حسان الوجوه قال العقيلي ليس في هذا الباب
شئ يثبت عن النبي عليه السلام ومن ذلك احاديث اتخذ ... من التبرم

مین کہتا ہون خطیب نے ابن مسعود سے روایت کی ہے جسنے ذمی
کو ایذا دے مین اسکا دشمن ہون اور جسکا مین دشمن ہوا قیامت
کے دن اُسسے جھگڑونگا کہا اور **حدیث** تمہاری روزیکا دن
نحر کا دن ہے مین کہتا ہون کلام اوسپر پیچھے گذر چکی ہے **حدیث**
سوالی کا حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آوی مین کہتا ہون کلام
اوسپر پیچھے گذر چکے ہے کہا اوس نے اسی قسم کے یہ حدیث
ہے اگر سوالی جھوٹھ نہ بولے تو نہ خلاصی پائے جو اوسکو رد کرے
کہا عقیلی نے اس باب مین کوئی ایسے شئے نہین جو آنحضرت سے
ثابت ہو مین کہتا ہون اوسپر بھی کلام پیچھے گذر چکی ہے اسی قسم
سے حدیثین ہین جنمین یہہ ذکر ہی کہ حسین منہون اور رحم والون سے
خیر طلب کرنی چاہیئے کہا عقیلی نے اس باب مین کوئی شئے آنحضرت سے
ثابت نہین اسی قسم کی یہہ حدیثین جنمین ذکر ہے بخل سے ڈرانیکا
ساتھہ حاجات لوگونکے۔ اس باب مین ہے کوئی حدیث صحیح
نہین ہی کہا عقیلی نے اس باب مین بہت حدیثین مروی ہین انمین
صحیح کوئی نہین ہی ایسی ہی یہہ حدیثین ہین سخی قریب ہی آدمیونکا
قریب ہی جنت سے اور بخیل اوسکے برعکس ہے کہا دارقطنی نے اسمین کوئی حدیث
ثابت نہین ہی مین کہتا ہون اسکو ترمذی نے ابوہریرہ سے اور بیہقی نے جابر سے اور طبرانی نے اوسط
مین عائشہ سے روایت کیا ہی جیسا کہ جامع صغیر مین ہی اسی قسم کی یہہ حدیث لونڈیان رکھو
اسلیے کہ اونکی رحمون مین برکت ہی کہا عقیلی نے لونڈیونکے باب مین آنحضرت سے
کوئی حدیث ثابت نہین **فصل** اس قسم کی ہین وہ حدیثین جنمین مجرد رہنے
کی مدح کا ذکر ہے سب باطل ہین مین کہتا ہون حدیث کہ تم مین
بہتر دوسوین مین وہ ہی جسکا عیال کم ہو) ابو یعلی نے حذیفہ سے مرفوعًا
بیان کیا ہی کہا سخاوی نے اوسکے معنے مین بہت حدیثین ہین
بعض اون سے یہہ ہے جو حارث بن ابی اسامہ
نے ابن مسعود سے مرفوعًا روایت کی ہے

مرفوعا سیاتی علی الناس زمان یحل فیہ
العزوبۃ الحدیث وہ یہ ہے کہ رواہ الدیلمی عن حذیفۃ
بن الیمان مرفوعا خیر نساءکم بعد ستین و
مائۃ العواقر وخیر اولادکم بعد اربع وخمسین
البنات ومنہا ما فی الترمذی عن ابی امامۃ
مرفوعا ان اغبط اولیائی عندی لمؤمن
خفیف الحاذ الحدیث وقد اخرجہ احمد والبیہقی
فی الزہد والحاکم فی مستدرکہ وقال ہذا اسناد
للشامیین صحیح عندہم ولم یخرجاہ انتہی
ورواہ ابن ماجۃ ایضا فی طریق اخر عن ابی
امامۃ ومن شواہدہ ما للخطیب وغیرہ من
حدیث ابن مسعود رفعہ اذا احب اللہ العبد
اقتناہ لنفسہ ولم یشغلہ بزوجۃ ولا ولد و
للدیلمی عن انس رفعہ یأتی علی الناس
زمان لان یربی احدکم جرو کلب خیر لہ
من ان یربی ولدا من صلبہ قال ومن ذلک
احادیث البیہقی عن قطع السدر قال العقیلی
لا یصح فی قطع السدر شئ وقال احمد لیس فیہ
حدیث صحیح قلت وقد رواہ ابوداؤد بسند
صحیح والضیاء عن عبد اللہ بن حبشی
من قطع سدرۃ صوب اللہ رأسہ فی النار
وفی روایۃ الدیلمی عن علی مرفوعا سید الشجر
السدرۃ قال ومن ذلک ما تقدم من الاشارۃ
الی بعضہ من احادیث مدح العدس والرز
والباقلاء والباذنجان والرمان والزبیب

آدمیون پر ایک ایسا زمانہ آئیگا جسمین رانڈ رہنا حلال ہے الخ
بعض اونمین یہ ہی جو دیلمی نے خذیفہ بن الیمان سے مرفوع روایت
کی ہے ایک سو ساٹھ سال کے بعد بہتر تمہاری عورتین وہ ہین جو
نہ جنین اور بعد چون سال کے تمہارے لئے بہتر اولاد بیٹیان ہین
بعض اونمین جو ترمذی مین ابی امامہ سے مرفوع ہے تحقیق پسندیدہ میرے نزدیک
میرے دوستون سے وہ مومن ہے جسکا عیال کم ہو الخ اور احمد اور بیہقی نے
زہد مین اور حاکم نے مستدرک مین بھی روایت کی ہے اور کہا یہہ
اسناد شامیون کی ہے اون کے نزدیک صحیح ہے اور ان دونون نے
اسے روایت نہین کی انتہی اور ابن ماجہ نے بھی دوسرے طریق سے
ابی امامہ سے روایت کی ہے اور اسکا شاہد خطیب وغیرہ مین ابن مسعود
سے ہے جب اللہ تعالی کسی آدمی کو دوست رکھتا ہے اوسکو اپنے نفس کے لئے
چن لیتا ہے اور اسکو اولاد اور بیوی مین مشغول نہین کرتا اور دیلمی
نے انس سے مرفوع روایت کی ہے لوگون پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ
اوسمین کتے کا بچہ پالنا بہتر ہے حقیقی اولاد پالنے سے کہا اور نے
اسی قسم سے یہہ حدیثین ہین جنمین بیرے کے قطع کرنے کی
ممانعت ہے کہا عقیلی نے بیرونکے کاٹنے مین کوئی حدیث صحیح نہین
ہوئی اور کہا احمد نے اسمین کوئی حدیث صحیح نہین ہے مین کہتا
ہون ابوداؤد نے سند صحیح سے اور ضیاء نے عبد اللہ بن
حبشی سے روایت کی ہے جو کوئی بیرونکو کاٹیگا اللہ تعالے
اسکو آگ مین سر کے بل الٹا کرے گا۔ اور دیلمی مین
علی سے مرفوع روایت ہے سردار درختون سے
بیرے ہے۔ کہا اوس نے اسی قسم کے ہین
وہ حدیثین جنکا اشارہ پیچھے گذر چکا ہے جن مین
ذکر مسور اور چاول اور باقلے اور انار اور انگور

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣
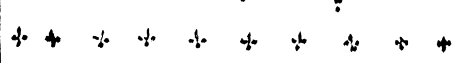
والهندباء والكراث والبطيخ والجوز والجبن
والهريسة وفيها جزء كله كذب من اوله الى اخره
واقرب ملجاء فيها حديث افضل طعام الدنيا
والاخرة اللحم وقال العقيلي لا يصح في هذا المتن
عن النبي عليه السلام شئ قلت قد تقدم
سيد طعام الدنيا والكلام عليه مبسوطا
وقال ومن هذا حديث النهي عن قطع
اللحم بالسكين فانه من صنع الاعاجم
قال الامام احمد ليس بصحيح وكان رسول
الله عليه السلام يحتز من لحم الشاة ويأكل
قلت وفي الترمذي انه عليه السلام قطع اللحم
بالسكين وبسطت الكلام عليه في شرح
شمائله قال ومن ذلك احاديث النهي عن
الاكل في السوق كلها باطلة قال العقيلي لا يثبت
في هذا الباب شئ عن النبي عليه السلام ومن
ذلك احاديث البطيخ وفضله وفيه جزء قال
الامام احمد لا يصح في فضل البطيخ شئ الا ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يأكله قلت وفي
الجامع الصغير البطيخ قبل الطعام يغسل البطن
غسلا ويذهب بالداء اصلا رواه ابن عساكر
عن بعض عمات النبي عليه السلام وقال
شاذ لا يصح انتهى وهو يفيد انه غير موضوع
كما لا يخفى (**فصل**) ومن تلك احاديث
فضائل الازهار كحديث فضل النرجس والورد
والمرزنجوش والبنفسج والبان كلها كذب ومن

اور ہندبا اور گندنا اور تربوز اور اخروٹ اور پنیر اور
ہریسہ کا ہے ان کے حال میں ایک کتاب ہے اول سے
آخر تک کذب ہے اور ان سے عمدہ حدیث یہ ہے دنیا اور آخرت
کی طعاموں سے افضل گوشت ہے کہا اس میں آنحضرت سے کوئی
روایت صحیح نہیں اور میں کہتا ہوں اسکا حال اور اوسپر کلام تفصیلاً
پیچھے گذر چکی ہے اور کہا اسی قسم کی یہ حدیث ہے چھری سے گوشت
کاٹنا منع ہے اس لئے کہ یہ عجمیوں کا کام ہے - کہا امام احمد
نے صحیح نہیں ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بکریوں کا گوشت کاٹتے تھے اور کہاتے تھے میں کہتا ہوں
ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے چھری سے گوشت
کاٹا اور میں نے کلام اوسپر شرح شمایل ترمذی میں تفصیلاً
کیے ہے کہا اسی قسم کی ہیں حدیثیں جنمیں بازار میں کہانے
سے منع کیا ہے سب کے سب باطل ہیں - کہا عقیلی نے اس باب
میں کوئی شئے آنحضرت سے ثابت نہیں ہے اسی قسم کی حدیثیں
تربوز کی جنمیں اونکی فضیلت کا ذکر ہے اس میں ایک رسالہ
ہے کہا امام احمد نے تربوز کی فضیلت میں آنحضرت سے کوئی
شئے ثابت نہیں مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہاتے
تھے میں کہتا ہوں جامع صغیر میں ہے کہ تربوز قبل
طعام کی معدہ کو دہو دیتا ہے اور بیماری کو بالکلیہ دور کر دیتا
ہے ابن عساکر نے آنحضرت کی بعض پھوپھیوں سے روایت کی ہے
اور کہا شاذ ہے صحیح نہیں انتہے اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ یہ موضوع نہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے -
فصل اسے قسم سے شگوفوں کے فضیلت کی حدیثیں
جنمیں نرگس اور گلاب اور مرزنجوش اور بنفشہ
اور البان کے فضیلت کا ذکر ہے سب کے سب کذب ہیں -

ذلك احاديث فضائل الديك وقد تقدم

(فصل) ومن ذلك احاديث الترمذى

اربع من سنن المرسلين السواك والطيب

والحناء فسمعت شيخنا الحجاج المزى يقول هذا

غلط من بعض الرواة وانما هو الختان بالنون

لكن كذلك رواه المحاملى عن شيخ الترمذى قال

والظاهر ان اللفظة وقعت فى اخر السطر فسقط

منها النون فرواه بعضهم الحناء وبعضهم وانما

هو الختان قلت وهذا بعيد لان مدار الدين ايضا

على تحقق الرواية ومدار الرواية على الفاظ المشايخ

لا على كتابة ما فى الكتاب والله الملهم بالصواب

قال وصح حديث الخضاب بالحناء والكتم

قلت كما فى الشمائل للترمذى وغيره وفى رواية

الطبرانى والخطيب عن ابن عمر مرفوعا سيد

ريحان اهل الجنة الحناء قال ومن ذلك التختم

بالعقيق قال العقيلى لا يثبت فى هذا شئ عن

النبى عليه السلام قلت تقدم حديث تختموا

بالعقيق والكلام عليه ومن ذلك حديث النهى

ان تقص الرؤيا على النساء قال العقيلى لا يحفظ

من وجه يثبت ومن ذلك احاديث انه لا يدخل

الجنة ولد زنى قال ابو الفرج ابن جوزى قد ورد

فى ذلك احاديث ليس فيها شئ يصح وهى معارضة

بقوله (ولا تزر وازرة وزر اخرى) قلت ليست

معارضة لها ان صحت فانه لم يحرم الجنة لفعل

ابويه بل لان النطفة الخبيثة لا تخلق منها طيب

اسی قسم سے ہین مرغی کے فضیلت کی حدیثین اور انکا حال پہلے گذر

چکا ہی **فصل** اسے قسم سے ہین یہ حدیثین جنمین مہندی اور اوسکی

فضیلت او صفت کا ذکر ہی اسمین ایک رسالہ ہی کوئی شئی اس سے صحیح

نہین ہی اور منجملہ حدیث اسباب مین ترمذی کے ہے چار چیزین پیغمبرونکی

سنتون سی ہین مسواک اور خوشبوئی اور مہندی مین نے شیخ سے سنا ہے

کہ وہ کہتا تہا حجاج مزی سے کہ یہ بعض راویونسے غلطی ہی یہ لفظ

ختان ہے جسکے معنی ختنہ کی ہین لیکن محاملی نے شیخ ترمذی سے اسی طرح

روایت کی ہی کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لفظ آخر سطر مین ہوگا اسلیے آ

نون گر گیا ہی بعضون نے حنا کہا ہی بعضونے ختان کہا۔ مین کہتا ہون

یہہ بعید ہے مدار عقل کا روایت پر ہی اور مدار روایت کا الفاظ مشایخ پر نہ کتاب

کے کتابت پر اللہ تعالے صواب پر الہام کرنیوالا ہی کہا حدیث خضاب کی مہندی

اور وسمی سے صحیح ہی مین کہتا ہون جیسا کہ شمائل ترمذی وغیرہ مین ہے

اور طبرانی او خطیب مین ابن عمر سے مرفوع روایت ہی سردار خوشبوؤن

اہل جنت سی مہندی ہی اور اسی قسم سی ہی حدیث عقیق کے انگوٹھی بنوانے

کی کہا عقیلی نے اسمین آنحضرت سی کوئی شئی ثابت نہین مین کہتا ہون

اس حدیث پر کلام پہلے گذر چکی ہی اسی قسم سے ہی یہ حدیث جسمین ذکر

ہے کہ عورتونکو خواب نہ بتلانا چاہئے۔ کہا عقیلی نے یہہ عمدہ

وجہ سے محفوظ نہین ہے اسی قسم کی یہ حدیث ولد الزنا

جنت مین داخل نہ ہوگا۔ کہا ابو الفرج ابن جوزی نے

ایسی بہت حدیثین آئے ہین ان مین صحیح کوئی نہین

اور یہ اس آیت کی معارض ہے ہے (کوئی ایک دوسرے کا

بوجہ نہ اوٹہائیگا) مین کہتا ہون اگر یہہ صحیح ہوجائے

تو بہی معارض نہین ہے اس لیئے کہ ماں باپ کے فعل

سے اسپر جنت حرام نہین ہوا بلکہ اسلیے کہ نطفہ خبیثہ سے غالباً

پاک شئی پیدا نہین ہوتے

\+ \+ \+

فی الغالب ولا یدخل الجنۃ الا نفس طیبۃ
فان کان فی ھذا الجنس طیبۃ دخلت الجنۃ و
کان الحدیث من العام المخصوص وقد ورد
فی ذمہ انہ شر الثلاثۃ وھو حدیث حسن و
معناہ صحیح فھذا لاعتبار فان شر الابوین عارض
وھذا نطفۃ خبیثۃ فشرہ من اصلہ وشر الابوین
من فعلھما انتھی وتقدم الکلام علیہ فی لفظ
ولد الزنی لا یدخل الجنۃ واما حدیث ولد الزنی
شر الثلاثۃ فرواہ احمد وابوداؤد بسند صحیح
والحاکم فی مستدرکہ والبیھقی عن ابی ھریرۃ
وزاد الطبرانی والبیھقی عن ابن عباس رضی
اللہ عنھما اذا عمل بعمل ابویہ وفی النھایۃ
قیل ھذا جاء فی رجل بعینہ کان موسوما
بالشر وقیل ھو عام وانما صار ولد الزنی شرا
من والدیہ لانہ شرھم اصلا ونسبا وولادۃ
لانہ خلق من ماء الزانی والزانیۃ فھو ماء خبیث
وقیل لان الحد یقام علیھما فیکون تمحیصا
لھما وھذا لا یدری ما یفعل بہ فی ذنوبہ

فصل ومن ذلک حدیث لیس لفاسق
غیبۃ قال الدارقطنی والخطیب قد ورد من
طرق وھو باطل قلت رواہ الطبرانی بسند
ضعیف عن معاویۃ بن حیدۃ بھذا
اللفظ ویؤیدہ حدیث اترعون عن ذکر
الفاجر متی تذکروہ فاذکروہ یعرفہ الناس
رواہ الخطیب فی روایۃ مالک عن ابی ھریرۃ

اور جنت مین نہ داخل ہوگا مگر نفس پاک اگر اس جنس مین کوئی
نفس پاک ہوا تو جنت مین داخل ہوگا پہر یہہ عام مخصوص البعض
ہوجایگی اور اوسکی مذمت مین یہ حدیث وارد ہوئی ہے کہ یہہ تینون
سے شریر ہی یہ حدیث حسن ہی اور معنی اوسکی صحیح ہین پس اس تقریر
پر کچھہ غبار نہین ہے اسلیئے کہ شر مان باپ کا عارضی ہے اور یہ
نطفہ خبیثہ ہے اسکا شر اصلی ہے اور مان باپ کے فعل کا یہ شر ہی
انتہی اور اسکا حال پیچہے گذر چکا ہے لیکن یہ حدیث ولد الزنا تینون سے
شریر ہے اسکو احمد اور ابوداؤد نے سند صحیح سے اور حاکم نے مستدرک
مین اور بیہقی نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے اور طبرانی نے اور بیہقی
نے ابن عباس سے یہ زیادتی کے ہے جب اپنی مان باپ کا عمل کرے
اور نہایہ مین ہے بعضون نے کہا ہی یہ خاص ایک مرد کے حق مین
ہے جسکا نام شر تہا اور بعضون نے کہا ہے عام ہے اور مان باپ
سے اسلیئے زیادہ برا ہوا کہ برائی اوسکی اصلی اور نسبی اور ولادتی ہے
کیونکہ زانی اور زانیہ کے پانی سے پیدا ہوا ہے اور
وہ پانی خبیث ہی اور بعضون نے کہا یہ اس لیئے کہ حد
ان دونون پر قایم کی جاتی ہے پس انکے یہ آزمایش
ہوا اور یہہ معلوم نہین کہ یہ سبب گناہ کے اسکے ساتھ
کیا ہوگا

فصل اسی قسم کی ہے یہ حدیث
فاسق کے غیبت نہین ہے کہا دارقطنی اور خطیب نے کئی
طرق سے آئی ہے اور باطل ہے مین کہتا ہون یہہ
طبرانی نے ساتھہ سند ضعیف کی معاویہ بن حیدہ سے
ان الفاظ سے روایت کی ہے اور یہ حدیث اوس کے
موید ہے کیا تم فاسق کے ذکر کرنے رعایت کرتے ہو اسکا
ذکر کرو تاکہ لوگ اوسکو معلوم کرلین یہ خطیب نے مالک سے
اوس نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے

وفی لفظ اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه
الناس اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس
رواه ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والحکیم فی
نوادر الاصول والحاکم فی الکنی والشیرازی فی
الالقاب وابن عدی والطبرانی والبیہقی والخطیب
عن بہز بن حکیم عن ابیه عن جده کذا فی
الجامع الصغیر وقد یستفاد هذا المعنی من
قوله تعالی (لا یحب الله الجهر بالسوء من القول
الا من ظلم) قال ومن ذلک احادیث النهی
عن سب البراغیث قال العقیلی لا یصح فی
البراغیث عن النبی علیه السلام شئ قلت
وهذا غریب منه فقد روی احمد والبزار والبخاری
فی الادب والطبرانی فی الدعوات عن انس
ان رسول الله علیه السلام سمع رجلا یسب
برغوثا فقال لا تسبه فانه ایقظ نبیا للصلوٰة
الفجر ومن ذلک احادیث اللعب بالشطرنج
اباحة وتحریما کلها کذب علی رسول الله علیه
السلام وانما یثبت فیه المنع عن الصحابة قلت
قد تقدم حدیث من لعب بالشطرنج والکلام
علیه ومن ذلک حدیث لا تقتل المرأة اذا ارتدت
قال الدارقطنی لا یصح هذا الحدیث عن رسول
الله علیه السلام قلت صح نهیه علیه السلام
عن قتل النساء قال ومن ذلک حدیث من اهدی
الیه هدیة وعنده جماعة فهم شرکاؤه
قال العقیلی لا یصح فی هذا الباب شئ وقال

دوسرے روایت مین ہے کیا تم فاجر کے ذکر کے (کہ لوگ اسکو
معلوم نہ کرین) رعایت کرتے ہو ذکر کرو فاجر کا تاکہ لوگ اسی خوف
کرین۔ اسکو ابن ابی الدنیا نے ذم الغیبۃ مین اور حکیم نے
نوادر الاصول مین اور حاکم نے کنی مین اور شیرازی نے القاب
مین اور ابن عدی اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم سے
اوس نے باپ سے اونسے دادا سے روایت کی ہے ایسا ہی
جامع صغیر مین ہے اور اس آیت سے بھی یہ معنی مستفاد ہو سکتے
ہین (نہین دوست رکہتا اللہ تعالے اونچی آوازی کو ساتھ برائی کی مگر
اسی جو مظلوم ہو) کہا انھین قسم کی ہین یہ حدیثین جنہین پسوؤن کو گالی
دینے کے ممانعت کا ذکر ہے کہا عقیلی نے پسوؤنکے حقمین آنحضرت
سے کوئی روایت ثابت نہین ہے مین کہتا ہون یہ غریب بات
ہے اسلیئے کہ احمد اور بزار اور بخاری نے ادب مین اور طبرانی نے
دعوات مین انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پسو کو گالی دیتے سنا فرمایا اسکو گالی
نہ دو اسلیئے کہ اوس نے ایک نبی کو صبح کی نماز کے لیئے اوٹھایا تہا۔ اسی
قسم کی ہین حدیثین شطرنج کے مباح ہونے مین اور حرمت
کے سب کذب ہین ہان صحابہ سے اوسکی ممنوعیت ثابت ہے
اور یہ حدیث اور اوسپر کلام پیچھے گذر چکی ہے۔ جو شخص شطرنج
سے کہیلے اسی قسم کی ہے جب عورت مرتد ہو جاوے اوسکو
قتل نہ کرنا چاہیئے۔ کہا دارقطنی نے یہ آنحضرت سے ثابت
نہین ہے۔ مین کہتا ہون یہ حدیث صحیح ہے کہ عورتونکو
قتل نہ کرنا چاہیئے کہا اسی قسم کی ہے یہ حدیث جسکی
طرف ہدیہ بھیجا جاوے۔ اور اوس کے پاس کچھ
آدمی ہون تو وہ اوس کے شریک ہین کہا
عقیلی نے اسباب مین کوئی شئے ثابت نہین ہے کہا

البخاري في صحيحه باب من اهدى له هدية وعنده
جلساؤه فهو احق قال ويذكر عن ابن عباس ان
جلساءه شركاؤه ولم يصح قلت وقد تقدم الكلام
عليه في حرف الميم ومن ذلك حديث ان عبد الرحمن
بن عوف يدخل الجنة حبوا قال شيخنا الامام
عن رسول الله عليه السلام قلت اراد شيخه
ابن تيمية ومن ذلك احاديث الابدال والاقطاب
والاغواث والنقباء والنجباء والاوتاد كلها باطلة
عن رسول الله عليه السلام واقرب ما فيها حديث
لا تسبوا اهل الشام فان فيهم البدلاء كلما مات
رجل منهم ابدل الله مكانه رجلا اخر ذكره احمد
ولا يصح ايضا فانه منقطع قلت قد وردت
الاحاديث والاثار مرفوعا وموقوفا على الصحابة
الابرار والتابعين الاخيار جمعها الحافظ السيوطي
في رسالة مستقلة سماها الخبر الدال على وجود
القطب والاوتاد والنجباء والابدال

(فصل)

ومن ذلك احاديث المنع من رفع اليدين في
الصلوة عند الركوع والرفع منه كلها باطلة لا يصح
منها شئ كحديث ابن مسعود الا اصلي بكم صلوة
رسول الله عليه السلام قال فصلى فلم يرفع يديه
الا في اول مرة قال ابن المبارك قد ثبت حديث
سالم عن ابيه يعني في الرفع ولم يثبت ابن مسعود
كحديثه الاخر صليت مع رسول الله عليه السلام
وابي بكر وعمر فلم يرفعوا الا عند افتتاح الصلوة
وهو منقطع لا يصح قلت حديث ابن مسعود

بخاری نے صحیح مین باب جسکی طرف کچھ ہدیہ کیا جاوے
اور اوسکی پاس اوسکے ہمنشین ہون تو وہی اوسکی لائق ہے کہا اور
ابن عباس سے مروی ہے کہ جلیس اوسکی اوسمین شریک ہین
اور یہ صحیح نہیں۔ مین کہتا ہون کلام اوسپر حرف میم مین گذر چکے
ہے اسی قسم کے ہے یہ حدیث عبد الرحمان بن عوف جنت مین
گھٹنون پر داخل ہوگا کہا ہمارے شیخ نے یہ آنحضرت سے ثابت نہین
مین کہتا ہون مراد شیخ سے ابن تیمیہ ہے اسی قسم سے حدیثین ابدال اور اقطاب
اور غوث اور نقیب اور نجیب اور اوتاد کی سب کے سب باطل ہین اور
اقرب سب سے یہ حدیث ہے اہل شام کو گالین نہ دو اسلیے کہ انمین ابدال
ہوتے ہین جب کوئی اونمین سے مرتا ہے اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسرے کو کھڑا
کرتا ہے اسکو امام احمد نے ذکر کیا ہے اور صحیح نہیں اسلیے کہ منقطع ہے
مین کہتا ہون بہت حدیثین اور آثار مرفوع اور موقوف صحابون اور
تابعین سے وارد ہوئی ہین حافظ سیوطی نے ایک رسالہ
مستقل مین جسکا نام الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء
والابدال ہے سب کو جمع کیا ہے

(فصل)

اسی قسم کے ہین جتنے نماز مین رکوع اور سجود کے وقت رفع
یدین کرنا منع ثابت ہوتا ہے سب کے سب باطل ہین انسے
کوئی ثابت نہیں ہے مثل حدیث ابن مسعود کے کیا نہ
تمکو مین نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ دکھلاؤن کہا راوی نے
اوس نے نماز پڑھی تو رفع یدین نہ کیا مگر پہلے دفعہ کہا ابن
مبارک نے حدیث سالم کے اپنے باپ سے رفع یدین کے حق مین
ثابت ہے اور ابن مسعود کی حدیث ثابت نہین مثل اوسکی دوسرے حدیث
کی یعنے آنحضرت اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی
اونھون نے رفع یدین نہین کیا مگر شروع کے وقت یہ منقطع ہے صحیح نہیں
مین کہتا ہون حدیث ابن مسعود کو + + + + + + +

رواه ابوداود والترمذی قال الترمذی
حدیث حسن واخرجه النسائی عن ابن
المبارك بسندهما فما نقل عن ابن المبارك
غیر ضائر بعد ما ثبت بالطریق التی ذکرناها
ومناظرة الاوزاعی مع الامام ابی حنیفة
رحمه الله مشهورة وروی الطحاوی ثم
البیهقی بسند صحیح عن الاسود قال رأیت
عمر بن الخطاب رفع یدیه فی اول تکبیرة
ثم لا یعود وروی الطحاوی ان علیا رفع
یدیه فی اول التکبیر ثم لم یعد قال وحدیث
یزید بن ابی زیاد عن ابی لیلی عن البراء ان
رسول الله علیه السلام كان اذا افتتح الصلوة
رفع یدیه الی قریب اذنیه ثم لا یعود قال
الشافعی ذهب بعض الناس الی تغلیط یزید
وقال الامام احمد هذا حدیث واه قلت
اذا ثبت من طرق اخری لا یضر ضعف هذا
بل یصلح للتقوی به قال وحدیث وکیع عن
ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن
عباس وعن نافع عن ابن عمر قالا قال رسول
الله علیه السلام یرفع الایدی عند سبع
مواطن عند افتتاح الصلوة واستقبال
القبلة والصفا والمروة والموقفین والجمرتین
لا یصح رفعه والصحیح رفعه عن ابن
عمر وابن عباس قلت وعلی تقدیر عدم صحة
رفعه یکفینا صحة وقفه لا سیما وهو فی حکم المرفوع

ابوداؤد اور ترمذی نے بیان کیا ہے۔ اور کہا ترمذی
نے یہہ حسن ہے۔ اور نسائی نے ابن مبارک سے دونو
سندون سے روایت کی ہے۔ پہر جو ابن مبارک
سے منقول ہے وہ ضرر نہین دیتا جب دوسرے طرق
سے ثابت ہو چکی جو ہمنے ذکر کیا ہے اور مناظرہ اوزاعی کا امام
ابوحنیفہ کے ساتہہ مشہور ہے۔ اور طحاوی نے بعد اوسکے بیہقی نے
سند صحیح سے اسود سے روایت کی ہے کہا اوس نے
مین نے عمر بن خطاب کو دیکہا کہ اونہون نے رفع یدین
پہلی تکبیر کے وقت کیا پہر نہ کیا۔ اور طحاوی نے
روایت کی ہے کہ علی نے پہلی تکبیر مین رفع الیدین کیا
پہر نہ کیا۔ کہا اوس نے حدیث ابن ابی زیاد کے ابی لیلے
سے اوس نے براء سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
شروع کرتے رفع یدین کانون تک کرتے پہر نکرتے کہا شافعی
نے بعض آدمیون نے یزید کو تغلیط کی طرف منسوب کیا
ہے اور کہا امام احمد نے یہہ حدیث واہی ہے۔ مین کہتا ہون
جب یہہ حدیث دوسرے طریق سے ثابت ہو چکی تو اسکا ضعف
کچہہ ضرر نہین دیتا بلکہ قوت کی صلاحیت رکہتا ہے کہا اوس نے
حدیث وکیع کی۔ ابن ابی لیلے سے اوسنے حکم سے اوسنے مقسم سے اوسنے
ابن عباس سے اور نافع سے اوسنے ابن عمر سے کہا دونو
نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سات
جگہہ مین ہاتہہ اوٹہائے جائین پہلی تکبیر کے وقت اور قبلہ اور
صفا اور مروہ کے استقبال کے وقت اور دونو موقفون
اور جمرون کے وقت اسکا رفع کرنا صحیح نہین۔ بلکہ ابن عمر
اور ابن عباس سے یہہ روایت مرفوعاً ثابت ہے مین کہتا ہون
اگر اسکا مرفوع ہونا ثابت نہو تو ہمارے لیے موقوف ہی کفایت کرتی ہے اسلیے کہ یہہ حکم مرفوع مین ہے

اذ لا يقال مثل هذا من قبل الرأي كيف وقد
روي عليه السلام لا يرفع الايدي الا في سبع مواطن
حين يفتتح الصلوة وحين يدخل المسجد الحرام
فينظر الى البيت وحين يقوم على الصفا والمروة
وحين يقف مع الناس عشية عرفة وبجمع و
المقامين حين يرمي الجمرة وذكره البخاري معلقا
في كتابه المفرد في رفع اليدين فقال وقال وكيع
عن ابن ابي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن
عباس عنه عليه السلام لا يرفع الايدي الا في
سبع مواطن في افتتاح الصلوة واستقبال
الكعبة وعلى الصفا والمروة وبعرفات وفي بجمع وفي
المقامين عند الجمرتين قال وحديث اورده
البيهقي في الخلافيات من رواية عبد الله بن عوف
الخزار حدثنا مالك عن الزهري عن سالم عن ابيه
ان النبي عليه السلام كان يرفع يديه ثم لا يعود
قلت وقد صح عنه خلاف ذلك فيحمل على
نسخ الاول فتأمل فقول ابن القيم من شم روائح
الحديث على بعد شهد بالله انه موضوع
مدفوع قال وحديث ابن الزبير كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في اول الصلوة
ثم لم يرفعهما هو موضوع قلت هذا مدفوع
بانه يوافق ما ثبت عن ابن مسعود وغيره
فالحكم المطلق بوضعه من غير علة في سنده
غير مشروع قال وحديث ضعف محمد بن عكاشة
الكرماني عن انس موقوفا من رفع يديه في الركوع

الطبراني بنسخة عن ابن ابي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس عنه

اسلیے کہ اسطرح فکر سے نہین کہا جاتا کسطرح ہو حالانکہ طبرانی نے ابن
ابی لیلی سے اونسے حکم سے اونسے مقسم سے اونسے ابن عباس سے
اونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے رفع یدین نکیا جائے
مگر سات مکانون مین جب نماز شروع کیجائے اور جب مسجد حرام مین داخل ہو
اور بیت اللہ کو دیکھے اور جب صفا مروہ پر کھڑا ہو اور جب عرفہ کی رات
آدمیون کیساتھ کھڑا ہو اور جمع کرے اور دو مقامون مین جب جمرہ کو رمی کرے
اسکو بخاری نے تعلیقاً کتاب المفرد مین جو رفع الیدین مین ہے ذکر کیا ہے
کہا اونسے کہا وکیع نے ابن ابی لیلی سے اونسے حکم سے اونسے مقسم سے
اونسے ابن عباس سے اونسے آنحضرت سے کہ نہ رفع الیدین کرے کوئی
مگر سات مکانون مین شروع نماز مین اور استقبال قبلہ
مین اور صفا مروہ پر اور عرفات مین اور جمع مین اور دونو مقامون
مین دونو جمرون کے پاس کہا اوس نے اسحدیث کو بیہقی نے خلافیات
مین عبد اللہ بن الخزار سے کہا اوس نے حدیث کی ہمسے مالک نے
زہری سے اونسے سالم سے اوس نے اپنے باپ سے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے پھر دوسری مرتبہ نکرتے
مین کہتا ہون آنحضرت سے خلاف اسکا صحیح ہو چکا ہے اب پہلی کو
نسخ پر محمول کیا جائیگا۔ پس قول ابن قیم کا (کہ جو دور سے
حدیث کی بو سونگھتا ہے کہیگا کہ یہہ موضوع ہے) مدفوع ہے کہا
اونسے اور حدیث ابن زبیر کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول
نماز مین رفع یدین کرتے پھر نکرتے موضوع ہے مین کہتا ہون
یہہ قول درست نہین اسلیے کہ ابن مسعود وغیرہ کی حدیث سے (جو
ثابت ہو چکی ہے) موافق ہے۔ پھر سوائے کسی علت کے
اوس پر مطلقاً وضع کا حکم کرنا مشروع نہین۔ کہا
اوس نے اس حدیث کو محمد بن عکاشہ کرمانی نے
بنایا ہے جو انس سے موقوف مروی ہے جو شخص رکوع مین رفع یدین کرے

فلاصلوة له قبح الله واضعه قلت ولو صح
يحمل على انه لاصلوة كاملة له

فصل

ومن ذلك حديث ان الناس يوم القيمة
يدعون بامهاتهم لا باٰبائهم قلت هو باطل
قال محمد بن كعب بامامهم قيل بامهاتهم قيل
وفيه ثلاثة اوجه من الحكم احدها لاجل
عيسى عليه السلام الثاني لشرف الحسن والحسين
الثالث لئلا يفتضح اولاد الزنى ذكره البغوي
في تفسيره معالم التنزيل قال والاحاديث
الصحيحة بخلافه قال البخاري في صحيحه باب
يدعى الناس يوم القيمة باٰبائهم ثم ذكر حديث
ينصب لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدرته
يقال هذه غدرة فلان بن فلان وفي الباب
احاديث غير ذلك قلت ويمكن الجمع باختلاف
المواقف والله سبحانه اعلم

فصل

ومن ذلك حضر رسول الله صلى الله عليه و
سلم سماعا ورقص حتى شق قميصه فلعن
الله واضعه ما اجراه على الكذب وحديث
لو احسن احدكم ظنه بحجر لنفعه هو من
وضع المشركين عباد الاوثان انتهى وقد
تقدم وحديث اتخذوا مع الفقراء
ايادي فان لهم دولة يوم القيمة موضوع
قلت ليس كذلك كما تقدم وحديث من عشق
فعف وكتم ومات فهو شهيد موضوع
قلت ليس كذلك كما سبق وحديث من اكل

اوسکی نماز نہین ہوتی۔ اللہ تعالے اوسکی بنانیوالے کو خوار
کرے اگر صحیح ہو جاوے تو اسپر محمول ہوگی کہ نماز کامل نہین ہوتے

فصل اسی قسم سے ہے یہہ حدیث کہ آدمی قیامت کے دن
اپنی ماؤن کے نام سے پکاری جاوینگی نہ باپون کے نام سے۔ باطل ہے
مین کہتا ہون کہا محمد بن کعب نے باون کے نام سے بعضے اماموں
کے نام سے پکاری جاینگی بعضون نے کہا ہے اوسمین تین وجہ سے
حکم ہو سکتا ہے ایک یہہ کہ سبب عیسے علیہ السلام کے دوسرا شرافت امام
حسن و حسین کے تیسرا اسلیئے کہ زانیون کی اولاد خوار نہو یہہ بغوی
نے تفسیر معالم التنزیل مین ذکر کیا ہے کہا اوسنے احادیث صحیحہ
اوسکی خلاف پر ہین۔ بخاری نے صحیح مین لکھا ہے باب قیامت
کے دن آدمی اپنے اپنے باپون کے نام سے پکاری جاینگے پہر
اوسنے یہہ حدیث ذکر کی ہے ہر فریبی کیلیئے قیامت کے دن
جہنڈا موافق اوسکی فریب کے کہڑا کیا جاویگا کہا جاویگا یہہ
فلان بن فلان کا فریب ہے اور بابمین اوسکے سوا اور حدیثین ہین
مین کہتا ہون سب کے تطبیق اسطرح ہوسکتی ہے کہ اختلاف وقف پر
عمل کیا جاوے واللہ سبحانہ اعلم **فصل** اسی قسم سے ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم راگ پر حاضر ہوئے اور کودی کہ آپکا کرتا پہٹ گیا اللہ تعالے
اوسکی بنانیوالی پر لعنت کرے کیسی اوسنے جہوٹھ پر دلیری کی ہے
حدیث اگر کوئی شخص پتہر کیساتھ اپنا یقین درست کرے تو
اسکو وہ نفع دیگی یہہ مشرکون کی بناوٹ ہے جو بتون کی عبادت
کرتے ہین انتہی اسکا حال پیچہے گذر چکا ہے **حدیث** فقیرون سے رفاقت بناؤ اور
کہ قیامت کے دن انکا غلبہ ہوگا موضوع ہے مین کہتا ہون اسطرح نہین
جیسا پیچہے گذر چکا ہے **حدیث** جو شخص عاشق ہوا اور (برائی
سے) بچا اور (اوسنے عشق کو) چہپایا اور مر گیا تو وہ شہید ہے موضوع
مین کہتا ہون اسطرح نہین جیسا پیچہے گذر چکا ہے **حدیث** جو شخص

مغفور له غفر له موضوع قلت وهو كذالك
كما تقدم قال وغاية ما روي فيه انه منام رآه
بعض الناس قلت رؤيا المنام لا عبرة بها في
اثبات الحديث عنه عليه السلام وحديث
من قص اظفاره مخالفا لم ير في عينيه رمدا
من اقبح الموضوعات قلت قد تقدم وحديث
اذا دعت احدكم امه وهو في الصلوة فليجب و
اذا دعاه ابوه فلا يجب يرويه عبد العزيز
بن ابان القرشي الاموي قال البخاري تركوه
وقال ابن معين وغيره كذاب روى احاديث
موضوعة وحديث جابر في التشهد وفي اوله
بسم الله التحيات لله يرويه حميد بن الربيع
عن ابي عاصم عن ابن جريج عن ابي الزبير عنه
قال ابن معين حميد هذا كذاب وقال
النسائي ليس بشيء قلت هذا يقتضي ضعفه
لا وضعه كيف وقد رواه الطبراني في الكبير
والاوسط عن ابن الزبير مرفوعا بسم الله
وبالله خير الاسماء التحيات لله الحديث
ذكره العلامة الجزري في الحصن مع التزامه
ان يكون جميع ما فيه صحيحا

کے بخشتے ہوے کیساتھہ کہانا کہائی وہ بھی بخشا جاتا ہی مین
کہتا ہون یہہ اسیطرح ہے جیسا کہ پیچھے گذرا ہے کہا اونی غایت
یہہ ہی کہ یہہ خواب ہو جو بعض آدمیون نے دیکھی ہو مین کہتا ہون
خواب سے حدیث ثابت نہین ہوسکتی **حدیث** جو شخص اپنے
ناخن مخالف اتاری اپنی آنکھون مین بیماری نہ دیکھیگا۔
یہہ وضعی ہے مین کہتا ہون پیچھے گذر چکی ہے **حدیث** جب کسیکو
تمسے اسکی مان نماز پڑھتے وقت بلاوے تو چاہیئے کہ جواب دے اور
جب باپ بلاوے تو نہ بولے یہہ روایت عبد العزیز بن ابان قرشی
نے کی ہے کہا بخاری نے لوگون نے اسکو ترک کردیا ہی کہا ابن
معین وغیرہ نے کذاب ہی اوسنے بہت حدیثین موضوع روایت
کی ہین **حدیث** تشہد جابر کی جسکے اول مین بسم اللہ التحیات
للہ ہی حمید بن الربیع نے ابی عاصم سے اوس نے ابن
جریج سے اوس نے ابی الزبیر سے اوس نے جابر سے روایت
کی ہے کہا ابن معین نے یہہ حمید کذاب ہی اور کہا نسائی نے
یہہ کچھہ شئے نہین مین کہتا ہون اس سے اسکا ضعف نکلتا
ہے نہ واضع ہونا۔ یہہ کسطرح ہو حالانکہ طبرانی نے کبیر اور اوسط
مین ابن الزبیر سے مرفوع روایت کی ہے شروع کرتا ہون
ساتھہ نام اللہ کے اور ساتھہ نام اللہ کے جو سب نامون سے بہتر ہے
سب عبادتین اللہ تعالی کے لیے ہین الخ اسکو علامہ جزری نے حصن مین
ذکر کیا ہے باوجودیکہ اوسنے التزام یہہ کیا ہے کہ اوس مین جو حدیثین ہین صحیح ہون

تمت

واضح ہو کہ اس کتاب کا ترجمہ مولوی فضل حق مشہور فضل احمد صاحب سلمہ اللہ ساکن موضع دلادر ضلع گوجرانوالہ نے کیا ہے اور بسبب
... فہرست کی ہے اسکا ترجمہ نہین کیا چونکہ یہہ مولوی صاحب خاص پنجاب کے رہنے والے ہین اور اکثر پنجابی الفاظ سے واقف ہو
اسلئے میرا یہہ خیال ہے کہ اسکے ترجمہ مین کہین کہین کچھ غیر مطابق زبان ہندوستان کے ہو البتہ مطلب اسکا فوت نہین ہوئیگا۔ راقم محی الدین مہتمم مطبع